

صَلَحِ إِمَامِ حَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
اور  
آغازِ ملوکیت

مرتب

ڈاکٹر شہزاد حسین قاضی

ناشر: إمام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)  
موڈاسا، آروٹی، کجرات، انڈیا۔



# صَلَحِ إِمَامِ حَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اور

## آغازِ ملوکیت

مرتب

ڈاکٹر شہزاد حسین قاضی

ناشر

إمام جعفر صادق فاؤنڈیشن  
(اہل سنت)

موڈاسا، ارولی، گجرات، انڈیا۔



نام : صلح امام حسن علیہ السلام اور آغازِ ملوکیت

(Sulhe Imam Hasan علیہ السلام Aur Aagaze Mulookiyyat)

مرتب : ڈاکٹر شہزاد حسین قاضی

پروف ریڈنگ : علامہ دیوان محسن شاہ (گجرات)

سن اشاعت : 3 جمادی الآخر، سن 1443 ہجری

7<sup>th</sup> January, 2022

کمپوزنگ اینڈ پبلی کیشن : امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)

موڈاسا، ارولی، گجرات، انڈیا

:: ملنے کا پتہ ::

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن  
(اہل سنت)

ڈاکٹر شہزاد حسین قاضی

موڈاسا، ارولی، گجرات، انڈیا

Contact No. 85110 21786

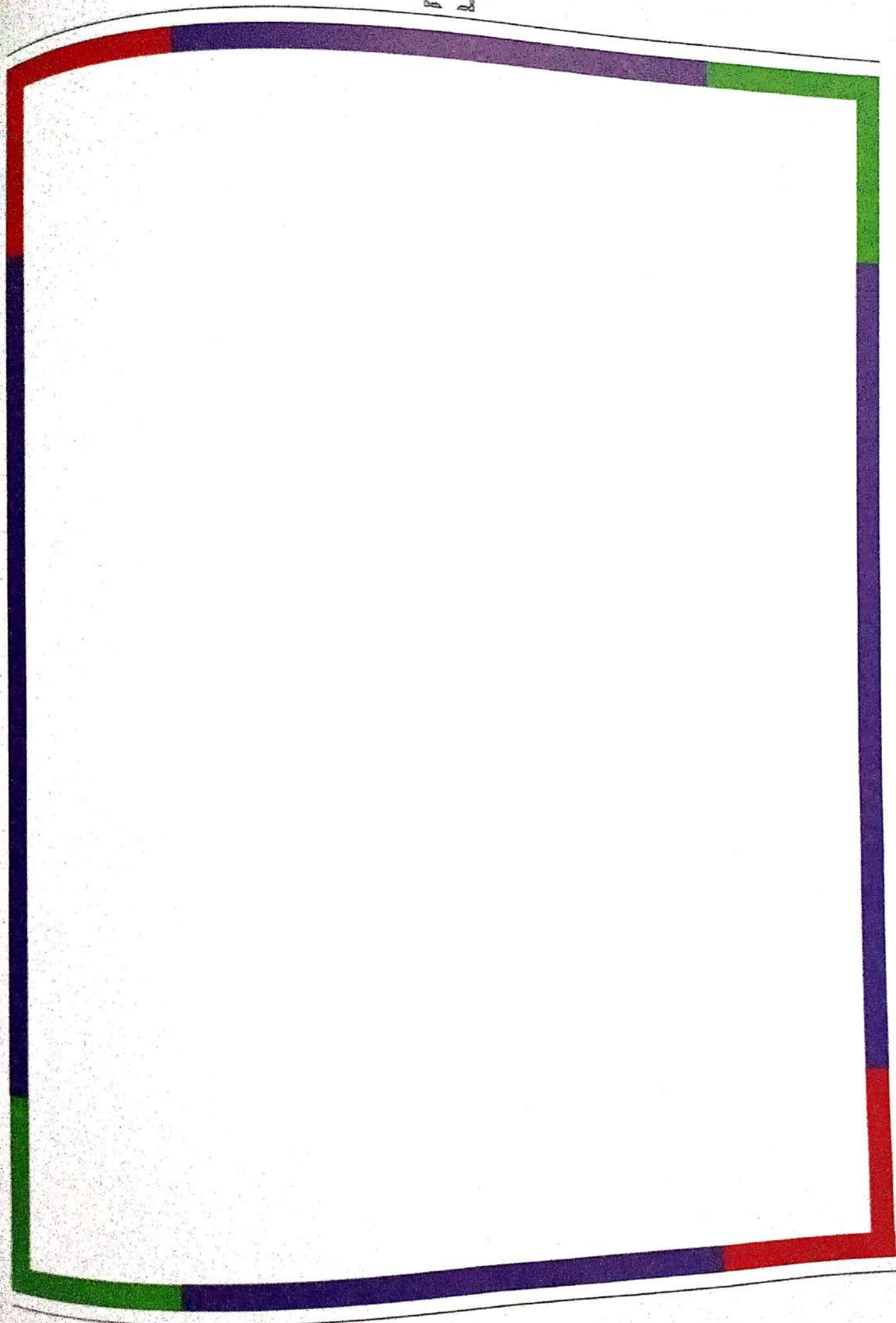


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا  
عَلَى النَّبِيِّ وَأَهْلِ الْبَيْتِ كُلِّهِمْ  
وَمَنْ هُمُؤَا آلِ بَيْتٍ جَلَّ فِي الْعِظَمِ  
الدِّينُ مِنْ بَيْتِهِمْ قَدْ جَاءَ لِلْأُمَمِ

﴿اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ﴾







# فہرست

## مقدمہ

- 32 • اہل کساء۔ اہل بیت : صحیح مسلم کی ایک حدیث
- 33 • حدیث ثقلین : صحیح مسلم
- 34 • چار جنتی عورتیں
- 35 • فاطمہ میرے (بدن کا) ٹکڑا ہے : صحیح حدیث
- 36 • سیدنا علی، حسن، حسین و فاطمہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت - صحیح حدیث
- 37 • مناقب امام مولا علی علیہ السلام : حدیث طبر
- 38 • جنتی عورتوں کی سردار : سیدہ فاطمہ و جنتی جوانوں کے سردار : سیدنا حسنین
- ”مجھے اپنی امت کے سلسلے میں سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے اماموں اور
- 39 حکمرانوں سے ہے۔“ : صحیح حدیث
- 40 • فتنہ ناصبیت - ناصبی کسے کہتے ہیں ؟
- 42 • امام مولا علی علیہ السلام سے بغض : منافق کی پہچان : صحیح مسلم کی حدیث
- 42 • ناصبی کی پہچان



44

• ناصبیت بمقابلہ رافضیت

45

• ”بُغْضِ اہل بیت اور محبتِ بنو امیہ“ اہل سنت کبھی اس بدبختی میں ملوث نہیں ہوئے

47

• اہل بیت سے بُغْضِ حرام ہے۔ صحیح حدیث

50

• حدیثِ سفینہ

52

• مشاجراتِ صحابہ کو بیان کرنا کیسا ہے؟

53

• نبی ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں۔

53

• شانِ صحابہ: رافضیت کو جواب: صحیح مسلم کی ایک حدیث

54

• ناصبی فتوے بازوں کو امام شافعی رحمہ اللہ کا جواب



## باب - 1

## فضائلِ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

- 62 • سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشابہت: صحیح بخاری کی ایک حدیث
- 63 • حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے شانہ اقدس پر سوار: صحیح بخاری کی ایک حدیث
- اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے
- 64 • اُس سے محبت رکھ: صحیح مسلم کی ایک حدیث
- 65 • نانا اور نواسے ایک ہی سواری پر: صحیح مسلم کی ایک حدیث
- نانا نبی کریم ﷺ کے ساتھ منبر پر نواسہ رسول ﷺ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما:
- 66 • صحیح بخاری کی ایک حدیث
- 67 • نبی کریم ﷺ کا اپنے نواسوں کے لیے خطبے کا روک دینا: سنن ترمذی کی صحیح حدیث



## باب - 2

## سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ

- 72 • شہادتِ مولا علی رضی اللہ عنہ سے متعلق ایک صحیح حدیث
- 75 • مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ: مُستدرک للحاکم کی صحیح حدیث
- 78 • امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ: مُسنَدِ احمد بن حنبل
- 79 • امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ: صحیح ابن حبان
- 81 • امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ: مصنف ابن ابی شیبہ
- 82 • امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ: مسند ابو یعلیٰ
- 84 • امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ: تاریخ طبری



### باب - 3

## پنجم خلیفہ راشد سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما

- 88 • ایک فاسد تاویل اور اُس کا رد
- 91 • مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے امام حسن رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نہیں بنایا۔ صحیح روایت
- 94 • مسئلہ ولی عہدی پر ایک خلاصہ
- ولی عہدی پر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جواب:
- 95 • صحیح بخاری کی ایک حدیث
- 97 • مُستدرک علی صحیحین کی روایت
- 98 • تفسیر ابن کثیر کا حوالہ
- 102 • صحیح بخاری: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ: مسلمانوں کے مشورے کے بغیر بیعت نہیں
- 109 • مُستدرک احمد کی صحیح روایت
- 116 • امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما۔ پنجم خلیفہ راشد: امام حسن بن علی کی بیعت
- 117 • حدیث سفینہ: شرح جامع الترمذی



- 119 • حدیث سفینہ : مسند ابو داؤد طیالسی
- 120 • حدیث سفینہ : سنن ابی داؤد
- 121 • حدیث سفینہ : مسند احمد بن حنبل
- 122 • حدیث سفینہ : مشکوٰۃ المصابیح
- 123 • حدیث سفینہ : سلسلہ احادیث الصحیحہ
- 124 • حدیث سفینہ : مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح
- 124 • مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 126 • ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 127 • حدیث سفینہ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
- 129 • ابوبکر بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 130 • قاضی عیاض کا قول
- 130 • شارح الطحاویہ کا قول
- 131 • منہاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 131 • علامہ ابن حجر مہتمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 132 • حدیث سفینہ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 133 • خلفائے راشدین کی اطاعت کا حکم : قرآن کی روشنی میں
- 134 • خلفائے راشدین کی اطاعت : لازم ہے - ایک صحیح حدیث
- 135 • خلفائے راشدین کی اطاعت کا حکم : صحیح حدیث کی روشنی میں



## باب - 4

## صلح امام حسن رضی اللہ عنہ و مولا علی رضی اللہ عنہ : فضیلت و جنگِ جمل

- 143 سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی قنوتِ نازلہ
- 145 قنوتِ نازلہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
- 147 صلح پر قرآن پاک کی آیات
- 148 امام حسن رضی اللہ عنہ اور تین گروہ
- 150 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا پچھتاوا
- 153 سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ
- سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی تو کیا مولا علی رضی اللہ عنہ کا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنا غلط تھا ؟
- 155 سب سے پہلے اسلام لانے والے : سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
- 156 ام المؤمنین سیدہ خدیجہ علیہا السلام کے بعد سب سے پہلے اسلام لانے والے
- 157 المستدرک علی صحیحین کی صحیح روایت
- 157 تمام صحابہ میں سب سے زیادہ فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے ہیں : امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
- صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث : فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم : تم (علی رضی اللہ عنہ) میرے نزدیک ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت ہارون علیہ السلام ، ہاں ، میرے بعد کوئی نبی نہیں
- 159 علی قرآن کی تاویل پر جنگ کریں گے : صحیح حدیث
- 161 خصائص علی کی ایک حدیث
- 162 مسند احمد کی صحیح حدیث



- 168 مصطفیٰ بن ابی شیبہ کی صحیح روایت
- 170 لوگو! علی رضی اللہ عنہ کی شکایت مت کیا کرو: صحیح حدیث
- 171 علی رضی اللہ عنہ سے محبت ایمان کی علامت ہے: صحیح حدیث
- 172 میری امت میرے بعد تیرے خلاف بغاوت کرے گی: مستدرک علی صحیحین کی ایک حدیث

### افضلیت و مقام: امام مولا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

- 174 حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بیت سے ہیں اُن پر کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 175 عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور فضیلت اہل بیت
- 176 مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: فتاویٰ رضویہ
- 178 مولا علی رضی اللہ عنہ کی جنگیں: قرآن کی روشنی میں

### جنگِ جمل

- 179 مولا علی رضی اللہ عنہ کا سورہ حجرات کی آیت پر عمل جنگِ جمل میں
- 179 حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی جنگِ جمل سے واپسی
- 180 حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا قاتل مروان بن حکم
- 181 سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا قاتل جہنمی ہے
- 182 ام المؤمنین طیبہ طاہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، جنگِ جمل اور ایک صحیح حدیث
- 183 مجمع الزوائد کی صحیح احادیث
- 184 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا پچھتاوا
- 185 مصطفیٰ بن ابی شیبہ کی ایک صحیح حدیث
- 189 سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تعظیم کرنا

## باب - 5

### جنگِ صفّین :

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ و باغی گروہ

• امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جن سے مولا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی اُن سے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے

196

صلح کیوں کی؟

### جنگِ صفّین

197

• مولا علی رضی اللہ عنہ کا سورہ حجرات کی آیت پر عمل جنگِ صفّین میں

198

• صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ : کون ہے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ؟

199

• صحیح حدیث : فضائلِ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

200

• عمار رضی اللہ عنہ کو شیطان سے پناہ حاصل ہے، صحیح بخاری کی حدیث

202

• عمار رضی اللہ عنہ کا ایمان : صحیح حدیث

203

• فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا : صحیح بخاری کی احادیث

205

• صحیح مسلم میں حدیث ہے

206

• مسند احمد کی صحیح احادیث



- 209 • مُسند احمد کی صحیح احادیث
- 210 • سنن الکبریٰ بیہقی کی صحیح احادیث
- 212 • مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث
- 213 • عمار رضی اللہ عنہ کو باغی گروہ قتل کرے گا، متواتر حدیث: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 214 • امام عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 215 • امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 216 • امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 217 • امام محمد بن جعفر کتانی کا قول
- 218 • امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی باطل تاویل
- 220 • امیر معاویہ کی تاویل پر اہل سنت کا موقف
- 221 • امیر معاویہ کی تاویل دور کی کوڑی: حافظ ابن کثیر
- 222 • مولا علی رضی اللہ عنہ کا لاجواب جواب: امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 223 • محدث ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 225 • عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل جہنمی ہے: صحیح حدیث
- 227 • صحیح مسلم کی ایک حدیث: جو لوگ میرے اصحاب کی طرف منسوب ہیں اُن میں بارہ منافق ہیں
- 228 • قیامت میں کچھ صحابہ کو بائیں جانب لے جایا جائے گا: صحیح بخاری کی ایک حدیث

## باب - 6

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باغی تھے : اہل سنت کا اجماع

- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ :  
234 امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باغی ہیں
- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ : ”جس نے علی رضی اللہ عنہ سے اُن کی خلافت کے زمانے میں  
238 جنگ کی وہ ’باغی‘ ہے۔“
- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ : ”اگر ہم اُس زمانے (جنگِ صفین) میں ہوتے تو امیر  
239 معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کرتے۔“
- امام جصاص رحمۃ اللہ علیہ کا قول  
244
- امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا قول  
246
- امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول  
247
- امام برہان الدین مرغینانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول  
248
- حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول  
249
- علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا قول  
253



- 254 • ”باغی“ سے مراد ”امیر معاویہ کی جماعت“: شرح مشکوٰۃ المصابیح
- 256 • کیا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے؟: علامہ عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- 257 • امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باطن میں باغی تھے: علامہ ملا علی قاری، حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 259 • امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باغی ہیں: مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ
- 261 • سیدنا حمزہ سید الشہداء ہیں: صحیح حدیث
- 262 • مسند احمد کی صحیح حدیث: اُحد میں سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبایا گیا
- 265 • تاریخ طبری کی ایک روایت ابوسفیان نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش میں نیزہ مارا
- 267 • اُحد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم اور سیدہ فاطمہ زہراء و امام مولا علی رضی اللہ عنہما
- 268 • امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اہل بیت کے ناموں کے ساتھ لفظ ’علیہ السلام‘ کا استعمال
- 269 • صحیح مسلم کی احادیث

## باب - 7

## صلح امام حسن رضی اللہ عنہ

- امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جن سے مولا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی اُن سے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کیوں کی؟  
274
- امام حسن رضی اللہ عنہ کا قرآن پر عمل: صلح امام حسن میں  
275
- صلح کا واقعہ  
278
- امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کی پیش کش نہیں کی: صحیح بخاری کی حدیث  
279
- امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلیفہ راشد کی بیعت نہیں کی نہ ہی صلح  
285
- صلح کی پیش کش امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کی تھی  
287
- بخاری کی ایک اور حدیث  
290
- امت کو قتل و خوں ریزی سے بچانے کے لیے صلح  
292
- امام حسن رضی اللہ عنہ و امام مولا علی رضی اللہ عنہ پر کفر کے فتوے اور امت میں مسلمانوں پر  
293
- فتوے بازی کا آغاز  
294
- امام حسن رضی اللہ عنہ کا خیمہ لونا گیا



- 295 • حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی صلح کی ایک اور وجہ: سیاست معاویہ رضی اللہ عنہ
- 296 • حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سلطنت سپرد کرنا
- 297 • صلح سے پہلے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا اپنے ساتھیوں سے خطاب
- 298 • نفاق کی بنیاد پر صلح: ایک اور صحیح حدیث
- 301 • ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 304 • عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 306 • ابن تیمیہ کا قول
- 307 • شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 308 • مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 309 • صلح نفاق پر ہوگی: ابو داؤد کی ایک صحیح حدیث

باب - 8

صلحِ امام حسن رضی اللہ عنہ کی شرائط

- 318 • صلحِ امام حسن رضی اللہ عنہ کی شرطیں
- 328 • صلحِ امام حسن رضی اللہ عنہ کی شرطوں میں کس نے تحریف کی؟
- 329 • کیا امام حسن رضی اللہ عنہ نے بیعتِ اطاعت کر لی تھی؟
- 330 • صلح کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ
- 331 • صلح کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ اسد الغابہ سے
- 333 • صلح کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ سیرِ اعلام النبلاء سے
- ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت: فرمانِ امام حسن رضی اللہ عنہ: میں اہل قبلہ سے کسی کے خلاف
- 336 جنگ کرنا چاہتا تو سب سے پہلے آپ (امیر معاویہ) ہی سے لڑتا۔
- 337 • کیا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو مدینے کا گورنر بنایا تھا؟
- 338 • دورِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں مدینہ کے گورنر



## باب - 9

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ : کاٹ کھانے والی بادشاہت کے پہلے امیر (بادشاہ)

- 343 • امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بادشاہت : آغازِ ملوکیت : ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 345 • مسند احمد کی ایک صحیح حدیث
- 347 • ”کُفَّ اللسان“ والے زندوں میں مُردہ (کُفَّ اللسان یعنی بالکل چپ رہنا)
- امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے بادشاہ ہیں، خلیفہ راشد نہیں : اہل سنت کا عقیدہ : مسند احمد
- 349 • اور مشکوٰۃ کی ایک حدیث
- 351 • ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- 352 • علامہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- 353 • علامہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور قول : امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں ہیں
- 354 • علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- 355 • مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- 356 • بارہ (12) خلفاء والی حدیث کا خلاصہ
- 357 • امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حدیثِ اِثْنَا عَشَرَ (12 خلفاء والی حدیث)
- 360 • علامہ غلام رسول سعیدی کا عقیدہ
- 361 • شارح ترمذی علامہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

## باب - 10

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و مناقب میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔

- 365 • امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و مناقب میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔
- 365 • صحابی رسول عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
- 366 • امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- 367 • امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حجر عسقلانی کا عقیدہ
- 370 • علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- 371 • شانِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں موضوع احادیث؟
- 371 • حدیث موضوع کی تعریف
- 372 • حدیث گھڑنے والی جماعت
- 374 • حدیث موضوع کا حکم: امام مولائے کائنات علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول: صحیح بخاری کی ایک حدیث
- 375 • حدیث گھڑنے کی ممانعت: صحیح مسلم کی احادیث
- 376 • بلا تحقیق حدیث بیان کرنے سے ممانعت
- 377 • امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول
- 378 • ضعیف راویوں سے روایت کرنے کی ممانعت
- 378 • حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول
- 379 • امام جوینی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- 380 • امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا موضوع احادیث پر فتویٰ
- 380 • موضوع احادیث اور علامہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- 383 • جامع ترمذی کی ایک حدیث اور محقق عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ



عبدالحق محدث دہلوی کا قول

کیا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تب وحی تھے؟ صحیح مسلم کی ایک حدیث  
صحیح مسلم کی حدیث موضوع؟؟

صحیح حدیث کی زد میں آقا ﷺ کی گستاخی

اللہ ﷻ اُس کا پیٹ نہ بھرے: صحیح مسلم کی ایک حدیث

مفتی احمد یار خاں نعیمی کا دفاع امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرنا  
دلائل التبیۃ کی ایک حدیث

نبی ﷺ کی نافرمانی - پیٹ سیر نہ ہونے کی وجہ بنی

سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینے والے شخص: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

ایک کا تب وحی جو بعد میں گمراہ ہو گیا: صحیح بخاری کی ایک حدیث

صحیح مسلم کی ایک حدیث

مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث

قرآن کسی کا تب کا محتاج نہیں ہے

### امیر معاویہ رضی اللہ عنہ طلقاء تھے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا طلقاء سے ہونا

امیر معاویہ طلقاء تھے: شارح العقیدہ الطحاویہ کا قول

طلاق کا معنی، اُن کی حیثیت اور طلقاء کی تقرری پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ندامت

صحابہ طلقاء کو قتل کرنا چاہتے تھے: صحیح مسلم کی ایک حدیث

مشہور صحابی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

کے ساتھ شریک ہوتی تھیں

اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کی نظر میں طلقاء دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے

## باب - 11

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی شرائط

416

• کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صلح کی شرائط کی پابندی کی؟

416

• امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شرطیں پوری نہیں کیں: فتح الباری کی ایک روایت

## شرط - 1

”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ جلّ جلالہ کی کتاب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقے کے مطابق نظام حکومت چلائیں گے۔“

418

418

• قرآن کے احکامات کی خلاف ورزی: صحیح مسلم کی ایک حدیث

421

• سود کا حکم اور امیر معاویہ کی رائے: ابن ماجہ کی ایک حدیث

423

• صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم عبادہ بن صامت کا قول

424

• شراب اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: ”مسند احمد بن حنبل رحمہ اللہ“ کی صحیح حدیث

426

• حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے کا ایک واقعہ

429

• نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو بدلا گیا: سنت کو تبدیل کرنے والا شخص بنو اُمیہ سے ہوگا: صحیح حدیث

430

• حج میں تلبیہ پر پابندی اور بغض علی رضی اللہ عنہ

433

• صحیح ابن خزيمة کی ایک صحیح حدیث

434

• صحیح مسلم کی حدیث: علی رضی اللہ عنہ سے بغض منافق کی پہچان ہے

435

• گورنر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مروان ملعون اور عید کا خطبہ نماز سے پہلے: صحیح بخاری کی ایک حدیث

437

• صحیح مسلم کی ایک حدیث

438

• صحیح مسلم کی ایک اور حدیث



- 440 • سب سے پہلے جس نے نمازِ عید سے قبل خطبہ دیا: مردان بن حکم ملعون
- 441 • امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنت کو بدلا
- 442 • امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا فطر کے احکامات کو بدلنا: صحیح مسلم سے دو احادیث
- امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا لین دین کے احکامات کو بدلنا: صحیح مسلم سے ایک حدیث (علامہ غلام
- 444 رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح سے)
- 447 • ملوکیت کی دہشت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا 'امر بالمعروف'
- 447 • ملوکیت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ
- 449 • صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ کا عمل اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- 451 • ملوکیت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ
- 452 • سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ و سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی توہین: صحیح بخاری کی ایک حدیث

### شرط - 2

456 ”سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی جماعت کے لوگ جو صلح کے بعد ہتھیار ڈال چکے ہیں، اُن کے خلاف کسی قسم کی انتقامی کارروائی نہیں کی جائے گی۔“

- 456 • حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مولا علی رضی اللہ عنہ کے چاہنے والوں پر ظلم
- 457 • صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حُجر بن عدی رضی اللہ عنہ
- 461 • امیر معاویہ کے گورنر زیاد کا خطبہ لمبا کرنا
- 462 • حُجر بن عدی رضی اللہ عنہ کی گرفتاری مُستدرک کی روایت
- 465 • حُجر بن عدی رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کا قتل



468

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ڈانٹنا

469

سیدنا حجر رضی اللہ عنہ کی شہادت پر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا رونا

### شرط - 3

470

”آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ’خمس‘ (مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ) جو اللہ جل جلالہ نے قرآن میں مقرر کیا، بدستور عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی اولاد کو ملے گا جیسا کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے ادوار سے ملتا آرہا ہے۔“

### شرط - 4

471

”سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما پر بنو امیہ کے منبروں سے ہونے والا سب و شتم کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا جائے گا۔“

### شرط - 5

471

”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے بعد کسی کو جانشین مقرر نہیں کریں گے بلکہ اُمت کو خلیفہ کے چناؤ کے لیے شوریٰ (مسلمانوں کی صلاح کار سمیتی) پر چھوڑیں گے۔“

## باب - 12

بنو امیہ کا امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما پر سب و شتم (صحیح احادیث کی روشنی میں)

476

ایک باطل تاویل کا رد

478

مردہ لوگوں کو گالی مت دو: صحیح بخاری کی ایک حدیث

478

مسلمان کو برا کہنا فسق ہے: صحیح مسلم کی ایک حدیث

479

علی علیہ السلام کو گالی دینا (سب و شتم کرنا) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی (سب و شتم کرنا) دینا: صحیح حدیث



جس نے علی رضی اللہ عنہ کو تکلیف دی اُس نے مجھے تکلیف دی: صحیح حدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے والے کے لیے دردناک عذاب: قرآن

جس نے علی سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے مجھ سے بُغض رکھا اُس

نے اللہ سے بُغض رکھا: صحیح حدیث

بنو اُمیہ کا مولا علی رضی اللہ عنہ کو برا-بھلا (سب و شتم) کہنا: حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور سب و شتم مولا علی رضی اللہ عنہ: صحیح مسلم کی ایک حدیث

ابن ماجہ کی ایک صحیح حدیث

امام حسن رضی اللہ عنہ کا مولا علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے والوں کو جواب

مغیرہ بن شبیبہ رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کو سب و شتم: صحیح احادیث: مُسند احمد بن حنبل سے

سُنن ابو داؤد کی حدیث

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان بن حکم کو گورنرِ مدینہ بنایا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت

کی تھی: صحیح حدیث

مروان بن حکم اور سب و شتم مولا علی رضی اللہ عنہ: صحیح بخاری کی ایک حدیث

”مروان“ کا باپ ”حکم“۔ لعنتی آدمی: صحیح حدیث

ایک خواب جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھل کر مسکرانا چھوڑ دیا: صحیح حدیث

مروان بن حکم: گستاخِ اہل بیت علیہم السلام

آل مروان اور سب و شتم مولا علی رضی اللہ عنہ: صحیح مسلم کی ایک حدیث

بُغضِ علی رضی اللہ عنہ کی انتہا: بنو اُمیہ کا ”علی“ نامی بچوں کو قتل کرنا

## باب - 13

## شہادتِ امام حسن رضی اللہ عنہ

- 524 • مصنف ابن ابی شیبہ کی صحیح روایت
- 531 • امام حسن رضی اللہ عنہ کا جنازہ
- 533 • امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پہلو میں دفن ہونے سے روکا جانا
- شہادتِ نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو امیر معاویہ کا مصیبت نہ سمجھنا:
- 535 • صحیح احادیث کی روشنی میں
- 535 • سنن ابو داؤد کی حدیث
- 540 • مسند احمد کی حدیث
- 541 • سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ کی ایک حدیث
- 542 • شہادتِ امام حسن رضی اللہ عنہ پر امیر معاویہ کا خوشی کا اظہار کرنا۔ ایک تاریخی روایت



## باب - 14

## ملوکیت کا نتیجہ: سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت

- 548 • ”حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں“ ترمذی کی ایک حدیث
- امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت میں رہنے سے بڑا فتنہ میں (امام حسین رضی اللہ عنہ) نہیں جانتا ہوں:
- 549 امام حسین رضی اللہ عنہ کا ایک خط: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام
- 552 • ملوکیت کا نتیجہ: امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت
- 554 • یزید کو نائب نہ بنائیں: ایک انصاری صحابی کی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت: صحیح حدیث
- 558 • امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید پلید کی بیعت
- 560 • عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جیسے نامور صحابی نے یزید کی بیعت کر لی
- 563 • سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک، صحیح بخاری کی ایک حدیث
- 565 • بدر کا بدلہ تھا کر بلا: یزید پلید کا سر حسین رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرنا
- 567 • یزید کے حامیوں کو امام ابن جوزی رضی اللہ عنہ کا جواب
- 569 • شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدمہ: صحیح حدیث
- 572 • شہادت حسین رضی اللہ عنہ پر جنتاؤں کا رونا
- 573 • امام اہل سنت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا غم حسین رضی اللہ عنہ
- علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا خراج عقیدت

## مآخذ و مراجع

• مآخذ و مراجع

## مقدمہ





الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين و  
على آله الطيبين الطاهرين وابعين واصحابه الراشدين المهديين اجمعين۔  
اما بعد! فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم۔



قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۖ

ترجمہ : تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

(سورة الشعراء: 42:23) (ترجمہ: کنز الایمان)

اور اللہ ﷻ سورة الاحزاب میں فرماتا ہے :

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۖ

ترجمہ : اللہ تو یہی چاہتا ہے، اے نبی کے گھر والوں کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

(سورة الاحزاب: 33:33) (ترجمہ: کنز الایمان)

اللہ ﷻ نے قرآن کریم میں نبی ﷺ کے اہل بیت یعنی گھر والوں کی پاکیزگی سورة الاحزاب میں بیان کی اور سورة الشعراء میں محمد رسول اللہ ﷺ کی پوری اُمت کو ان سے موذت کا حکم دیا ہے۔ اس موذت کے حکم میں پوری اُمت یعنی صحابہ کرام، تابعین، طبع تابعین، ائمہ دین، اولیائے کرام، غوث، قطب، ابدال، صوفی، یہاں تک کہ تمام اُمت رسول اللہ ﷺ شامل ہیں۔ اب سوال یہ اُٹھتا ہے کہ ”نبی کے اہل بیت“ سے کون مراد ہیں؟

نبی کریم ﷺ کے اہل بیت کون ہیں اس کے جواب میں ہم یہاں ”صحیح مسلم“ کی دو احادیث پیش کر رہے ہیں۔



## اہل کساء - اہل بیت : صحیح مسلم کی ایک حدیث

۹۱۶ - کتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم / باب (۸ و ۹)

## ۹ - باب فضائل اهل بيت النبي ﷺ

۶۱ - (۲۴۲۴) - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، وَاللَّفْظُ لَأَبِي بَكْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، عَنْ زَكْرِيَّا، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ ضَمِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا غُلْبَةُ مِرْطَ مَرْحَلٍ، مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

۹۱۷ - کتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم / باب (۱۰ و ۱۱)

فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ. ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَدْخَلَهُ. ثُمَّ قَالَ: «إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَذِيبَ عَنْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَنَطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا» (الاحزاب: ۳۳).

صحیح مسلم شریف

إمام أبو الحسن مسلم بن الحجاج  
القشيري النيسابوري  
توفي سنة ۲۶۱ هـ

وكانت كتابه هاهنا في نسخة

طبعة من نسخة المكتبة الوطنية في باريس



۳۱۵ - کتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم

صحیح مسلم (سوم)

## نبی ﷺ کے اہل بیت کے فضائل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ صبح کے وقت گئے درآں حالیکہ آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے حضرت حسن بن علی آئے۔ آپ نے ان کو اس چادر میں لے لیا پھر حسین آئے اور آپ کی چادر میں داخل ہو گئے پھر حضرت سیدہ فاطمہ آئیں اور آپ نے ان کو اس چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت علی آئے آپ نے ان کو بھی چادر میں لے لیا پھر یہ آیت پڑھی: ”اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تم سے نجاست دور کرنے کا اور تم کو پورا پورا پاک کرنے کا ہی ارادہ فرماتا ہے۔“

## ۹ - بَابُ فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

۶۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، وَاللَّفْظُ لَأَبِي بَكْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، عَنْ زَكْرِيَّا، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ ضَمِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا غُلْبَةُ مِرْطَ مَرْحَلٍ، مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

سابقہ حوالہ (۵۴۱۲)

صحیح مسلم شریف

جلد سوم

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین

مترجم: مولانا محمد رفیع الدین



حدیث ثقلین : صحیح مسلم

[illegible]

صحابہ رسول سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لیے مدینہ اور مکہ کے درمیان اُس تالاب پر کھڑے ہوئے جس کو ”حُمّ“ کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ”اے لوگو! سنو میں ایک بشر ہوں، عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا (یعنی فرشتہ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اُس کو لیک کر لوں گا، میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، اُن میں سے پہلی ”اللہ کی کتاب“ ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، اللہ کی کتاب پر عمل کرو اور اُس کو مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب کی طرف رغبت دلائی پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے ”اہل بیت“ ہیں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کو یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کو یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔“ حصین (طابعی) نے (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے) کہا: ”اے زید رضی اللہ عنہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کون ہیں؟“ ”کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے نہیں ہیں؟“ آپ (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی اہل بیت سے ہیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت وہ ہیں جن پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صدقہ حرام کر دیا گیا۔“ کہا: ”وہ کون ہیں؟“ کہا: ”وہ آل علی رضی اللہ عنہ، آل عقیل رضی اللہ عنہ، آل جعفر رضی اللہ عنہ اور آل عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔“ کہا: ”ان سب پر صدقہ حرام ہے؟“ کہا: ”ہاں۔“

(صحیح مسلم (اردو)، کتاب: فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم، باب: فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: 306-304/3، رقم: 6175، 6178، انٹرنیشنل نمبر: 6225، 6228)



چار جنتی عورتیں

اُمّ المؤمنین سیدہ خدیجہ علیہا السلام و سیدہ فاطمہ زہراء بتول علیہا السلام چار جنتی عورتوں میں شامل ہیں اور یہ بات صحیح حدیث ہے:

سے ثابت ہے :

سلسلہ  
احادیث صحیحہ (اُردو)



تحقيق  
فصل السابع عشر في معرفة الأجزاء التي هي لبناني

تَرْجُمَةُ تَبَرُّبٍ وَقَوْلُهُ  
 سَنَدُ الْكَلْبِ إِذَا كُنَّ عِبْدُ الْإِنْسَانِ أَرْبَعُ  
 سَنَدٍ فَتَنَّهُ أَبُو يُؤْمُرُ مَحْضُوهُ أَعْمَالُ

الكتاب الإلكتروني  
جامعة نكرو، نشي ديلي-2  
Ph. 26986973, 26386534

فضائل و مناقب اور معائب و نقائص

باب: افضل النساء

٣٤٧- عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ، قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَحْطَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: ((تَدْرُونَ مَا هَذَا؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ نِسَاءٍ أَهْلٍ

عورتوں میں سب سے افضل کون

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چار خطوط کھینچے پھر پوچھا: ”کیا تم ان لکیروں کے بارے میں جانتے ہو؟“ انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”اہل جنت عورتوں میں سب

سلسلة الاحاديث الصحيحة

Dec

سے افضل یہ چار ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد (ؓ)،  
مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم۔“

الْجَنَّةُ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مَرْيَمَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ. (الصحيحه: ١٥٠٨)

تخريج: الصحيحة ١٥٠٨- أحمد (١/ ٢٩٣) طحاوي في مشكل الآثار (١/ ٥٠) حاكم (٢/ ٥٩٣) طبراني (١١٩٣٨).

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چار خطوط کھینچے پھر پوچھا: ”کیا تم ان لکیروں کے بارے میں جانتے ہو؟“ انہوں نے کہا، ”اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت عورتوں میں سب سے افضل یہ چار ہیں: ”خدیجہ بنت خویلد علیہا السلام، فاطمہ علیہا السلام بنت محمد ﷺ، مریم بنت عمران علیہا السلام اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم علیہا السلام۔“

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، امام طحاوی، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے۔

شیخ ناصر الدین البانی نے اس ”حدیث“ کو ”صحیح“ کہا ہے۔

(سلسلۃ الاحادیث صحیحہ (اردو): 3/499-500، رقم: 3470)

## فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے: صحیح حدیث

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نقل کرتے ہیں اور شیخ ناصر الدین البانی نے اپنی ”صحیحہ“ میں حدیث نقل کی ہے:

### فضائل و مناقب اور مناقب و فضائل

۵۱۹

#### فاطمہ کی فضیلت کا بیان

مسور کہتے ہیں کہ حسن بن حسن نے میری بیٹی سے نکاح کرنے لئے مجھے پیغام بھیجا میں نے قاصد سے کہا: اسے کہنا کہ وہ مجھے شام کو ملے۔ اس نے مسور سے (وقت کے مطابق) ملاقات کی۔ مسور نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور کہا: اللہ کی قسم! مجھے کوئی نسی اور ازدواجی رشتہ و قرابت تمہارے نسب و حسب اور نسی و ازدواجی تعلق و قرابت سے بلا کر محبوب نہیں ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فاطمہ میرے (بدن کا) ٹکڑا ہے جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے اور قیامت والے دن سب احساب و انساب منقطع ہو جائیں گئے ماسوائے میرے نسب و قرابت اور دامادگی کے۔“ (اس حدیث کے بعد غور کر کہ) تیرے گھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی ہے اگر میں نے اپنی بیٹی سے بھی تیری شادی کر دی تو وہ پریشان ہوگی (ایسی صورت میں میرا اور میری بیٹی کا کیا ہے؟) حسن بن حسن نے اسے معذور سمجھا اور چل دیے۔

باب: من فضل فاطمة رضي الله عنها  
۳۵۲۱۔ عن اليسر: أنه بعث إليهم حسن بن حسن يخطب إليهم، فقال له: قل له: فليقلني في العترة، قال: فقلني، فحمد الله الحسنة، وأثنى عليه، ثم قال: أما بعد، أيها الله، ما من نسب ولا سبب ولا صهر أحب إلي من نسبكم [وسببكم] وصهركم، ولكن رسول الله ﷺ قال: ((فاطمة بضعة مني، يعضني ما يعضها، ويسطني ما يسطها، وإن أنساب يوم القيامة تنقطع غير نسبي ونسبي وصهري)) وعندك إتيانها، ولو زوجتك لفضتها ذنب، فاطلقوا عاذراً له.  
[الصحيح: ۱۹۹۵]

تخریج: الصحیحہ ۱۹۹۵۔ احمد (۳/۳۳۳) و من طریقہ (۱۵۸/۳) طبرانی فی الکبیر (۲۲/۳۰۵) مختصراً۔  
فوائد: معلوم ہوا عورت کائنات کی جیسی بھی عظیم ہستی ہو دوسری شادی سے پریشان ہو جائے ایک قدرتی معاملہ ہے۔ اسی لیے مسور نے اپنی بیٹی کا نکاح فاطمہ کی بیٹی پر نہ کیا۔ نیز سوائے دل میں اہل بیت کی خیر خواہی کا بھی پتہ چلا ہے۔

## سلسلہ احادیث صحیحہ (اردو)



تحریر  
فلاحیہ جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)

ترجمہ: تنویر و قوائد  
استاذ المدینہ: ابراہیم عبداللہ رازح علیہ السلام  
استاذ المدینہ: ابو یونس محمد بن محمد عثمان علیہ السلام

الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگار، دہلی ۱۱۰۲۵  
Ph. 2696673, 26985534

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فاطمہ میرے (بدن کا) ٹکڑا ہے، جو چیز اُسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے، جو چیز اُسے خوش کرتی ہے، وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے اور قیامت والے دن سب احساب و انساب منقطع ہو جائیں گے ماسوائے میرے نسب، رشتہ و قرابت اور دامادگی کے۔“

شیخ ناصر الدین البانی نے اس ”حدیث“ کو ”صحیح“ کہا ہے۔

(سلسلہ الاحادیث صحیحہ (اردو)، 3/519، رقم: 3521)



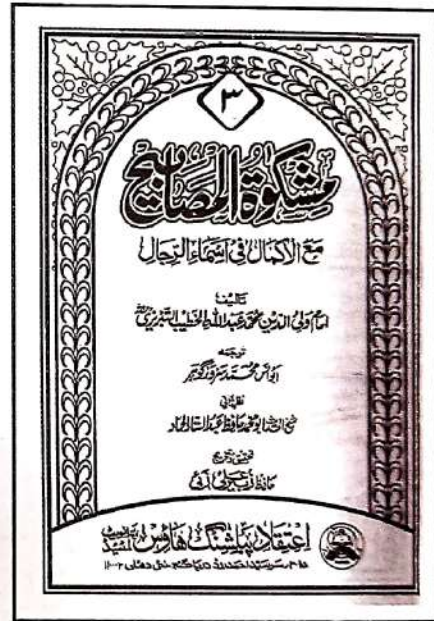
امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



قارئین کرام! قرآن و احادیث کی روشنی میں ”موذّت و محبّت اہل بیت“ ہر مسلمان پر فرض ہے چاہے وہ صحابی ہو یا تابعی، محدث ہو یا مفسر، فقہاء ہو یا مجددین، غوث ہو یا ابدال، قطب ہو یا خواجہ، قلندر ہو یا مخدوم یا کوئی عام مسلمان۔ اہل بیت کی تمام ہستیاں قابلِ احترام ہیں مگر حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدنا امام مولا علی علیہ السلام کی شان میں جو احادیث بیان فرمائی ہیں ایسی احادیث نہ صحابہ کرام میں سے کسی کے بارے میں فرمائی نہ ہی اپنے اہل بیت میں سے کسی شخصیت کے بارے میں فرمائی۔ فضائلِ مولا علی علیہ السلام میں جامع ترمذی میں ایک حدیث ہے جسے ”مشکوٰۃ“ میں امام تبریزی رحمہ اللہ نے بھی نقل کیا ہے اور اہل حدیث محدث شیخ زبیر علی زئی نے جسے ”حسن“ کہا ہے۔ یہ حدیث ”حدیث طیر“ کے نام سے مشہور ہے۔

### مناقبِ امام مولا علی علیہ السلام : حدیث طیر

کتاب المناقب والصفات	636/3	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
۶۰۹۴: وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ كَلْبٌ، فَقَالَ: «أَكَلْتُمُ الْبَيْتَ بِأَخْتِ خَلْقِكِ الْإِنْسَانُ بِأَكْلِ مَعْنَى هَذَا الْكَلْبِ». فَجَاءَهُ عَلَى عَهْدِهِ فَأَكَلَ مَعَهُ. وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.		
۶۰۹۵: وَأَمَّا الْحَدِيثُ الْآخَرُ فَهُوَ: «يَا عَلِيُّ! كُنْ كَمَا كُنَّ رُسُلُ اللَّهِ ﷺ أَصْحَابُهُ وَكَانَتْكَ الْبَنَاتُ الْبَنَاتُ». وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.		
۶۰۹۶: وَأَمَّا الْحَدِيثُ الْآخَرُ فَهُوَ: «يَا عَلِيُّ! كُنْ كَمَا كُنَّ رُسُلُ اللَّهِ ﷺ أَصْحَابُهُ وَكَانَتْكَ الْبَنَاتُ الْبَنَاتُ». وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.		
۶۰۹۷: وَأَمَّا الْحَدِيثُ الْآخَرُ فَهُوَ: «يَا عَلِيُّ! كُنْ كَمَا كُنَّ رُسُلُ اللَّهِ ﷺ أَصْحَابُهُ وَكَانَتْكَ الْبَنَاتُ الْبَنَاتُ». وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.		



”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کے پاس (پکا ہوا) ایک پرندہ رکھا تھا، آپ ﷺ نے دعا مانگی، ”یا اللہ! مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس لے آ تاکہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے۔“ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ پرندہ کھایا۔“

(جامع ترمذی (اردو)، ابواب المناقب، باب: مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: 2/813، رقم: 1655، انٹرنیشنل نمبر: 3721؛ مشکوٰۃ المصابیح (اردو)، 3/536، رقم: 6094، انٹرنیشنل نمبر: 6094)



جنتی عورتوں کی سردار: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

جنتی جوانوں کے سردار: سیدنا حسنین رضی اللہ عنہما

امام ترمذی نے اپنی ”سنن“ میں نقل کیا ہے:

بَابُ إِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنَ سَيَّدَا حَبَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
حسن و حسین جنتی نو جوانوں کے سردار ہوں گے  
3781- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
إِسْرَافِيلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ الْوَيْهَلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ زُرَّانٍ عَنْ حَبِيبِ  
عَنْ حَلِيفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أُمِّ مَيِّمَةَ عَنْ هَذِهِ؟ حَدَّثَنِي بِهَذَا مَا كَانَ مِنْهُ لِي مِنْ مَعْرِفَةٍ  
(3779) ضعيف: أخرجه أحمد: 991/1 وابن حبان: 6974. (3780) صحيح الإسناد.  
(3781) صحيح: أخرجه أحمد: 391/5 والحاكم: 381/3 وابن حبان: 6960. والطبرانی في الكبير: 2006.

بَابُ إِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنَ سَيَّدَا حَبَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
حسن و حسین جنتی نو جوانوں کے سردار ہوں گے  
3781- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
إِسْرَافِيلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ الْوَيْهَلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ زُرَّانٍ عَنْ حَبِيبِ  
عَنْ حَلِيفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أُمِّ مَيِّمَةَ عَنْ هَذِهِ؟ حَدَّثَنِي بِهَذَا مَا كَانَ مِنْهُ لِي مِنْ مَعْرِفَةٍ  
(3779) ضعيف: أخرجه أحمد: 991/1 وابن حبان: 6974. (3780) صحيح الإسناد.  
(3781) صحيح: أخرجه أحمد: 391/5 والحاكم: 381/3 وابن حبان: 6960. والطبرانی في الكبير: 2006.

جامع سنن ترمذی  
تصحیح  
مجلد اول  
صفحہ ۱۰۰  
پر  
۳۷۸۱  
۳۷۸۰  
۳۷۷۹

**ترجمہ:** (صحابی رسول ﷺ) حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ میری ماں نے مجھ سے پوچھا: ”تم نبی ﷺ کے پاس کب گئے تھے؟“ میں نے کہا: ”میں اتنے دنوں سے آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکا، تو انہوں نے مجھے بہت ڈانٹا تو میں نے اُن سے کہا، ”آپ مجھے نبی ﷺ کے پاس جانے دیجیے تاکہ میں مغرب کی نماز آپ ﷺ کے ساتھ پڑھوں اور اپنے اور آپ کے لیے بخشش کی دعا کرنے کا سوال کروں، چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، آپ ﷺ نے مغرب پڑھی پھر عشاء کی نماز پڑھ کر چلے گئے، میں آپ ﷺ کے پیچھے گیا تو آپ ﷺ نے میری آواز سن کر فرمایا: ”کون ہو؟ حذیفہ ہو؟“ میں نے عرض کی: ”جی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں کیا کام ہے؟ اللہ ﷻ تمہاری اور تمہاری ماں کی بخشش فرمائے۔“ (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا، اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام عرض کرے اور مجھے خوش خبری دے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت والوں کی عورتوں کی سردار ہوں گی اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنتی نو جوانوں کے سردار ہوں گے۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے اسرائیل کی حدیث سے ہی جانتے ہیں۔  
شیخ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔

(سنن ترمذی (اردو)، 4/533-534، رقم: 3781، انٹرنیشنل نمبر: 3781)



اہل بیت کرام کی شان میں بے شمار احادیث نبی کریم ﷺ کے زبانِ اقدس سے وارد ہوئیں جنہیں اہل سنت کے محدثین کرام نے نقل کی ہیں اور اہل بیت کے موثقت و محبت عقیدے کو بنیادی اور مضبوط بنایا ہے۔ مگر دن بہ دن ناصبیت، رافضیت اور خارجیت اپنے عروج پر پہنچ رہی ہیں۔ خود کو اہل سنت کہلانے والے تینوں مکاتب فکر اہل حدیث، بریلوی اور دیوبندی میں ناصبیت کے اثرات بڑی تعداد میں نظر آرہے ہیں۔

**”مجھے اپنی اُمت کے سلسلے میں سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے اماموں اور حکمرانوں سے ہے۔“**

صحیح حدیث

افسوس کہ بات تو آج یہ ہے کہ اہل سنت کے ائمہ، علماء اور پیر و صوفیوں کی کچھ تعداد عوام کو ذکرِ اہل بیت سے شیعیت و رافضیت کا ڈر بتا کر دور کر رہی ہے۔ بغضِ اہل بیت میں موضوعِ احادیث کو مجموعہ بنا کر کتابیں چھاپی جا رہی ہے۔ کچھ خانقاہوں سے اہل بیت کی محبت کرنے والوں پر طرح طرح کے فتوے نکالنے کو مسجد کے خطیب و مولویوں سے کہا جا رہا ہے۔ دارالعلوم و مدرسوں کا یہ حال ہے کہ جس مکاتب فکر سے یہ خانقاہ یا سلسلے سے تعلق ہے اُسی کے مطابق Syllabus پڑھایا جائے گا، اتنا ہی بتایا جائے گا اور آپ کو بھی مسجدوں کے امام بن کر عوام کو اتنا ہی بتانا ہے۔ اگر کوئی آپ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہے یا آپ کی رائے سے قرآن و سنت کی روشنی میں اختلاف رکھتا ہے تو فوراً اُس پر بد مذہب یا رافضی۔ شیعہ یا صلح گلی کا فتویٰ لگا دو، بات ختم۔

آج اُمت اور مسجد کے کچھ ائمہ کا یہ ماحول دیکھ کر نبی کریم ﷺ کی حدیث پیش کرنا چاہوں گا جو صحیح ہے۔ جسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی ”مسند“ میں، امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی ”مستدرک“ میں نقل کیا ہے۔ اور جسے مشہور محقق شیخ ناصر الدین البانی نے ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔

سلسلة الاحادیث الصحيحة

باب: الحکام المصلون

۱۷۲۲: (أَخُو مَا أَخَا عَلَى أُمِّي الْأُمَّةُ الْمُفْلُونَ) وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ غَمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ، وَأَبِي الْوَدَّاءِ، وَأَبِي ذَرِّ الْغَفَارِيِّ، وَتَوَاتَرَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَقَدَّزَ ابْنُ أَبِي وَغَلِي بْنُ أَبِي عَالِبٍ۔ [الصحيح: ۱۵۸۲]

تخریج: الصحيح ۱۵۸۲۔ ابو نعیم فی الحلیة (۳۶/۱) احمد (۳۲/۱) بمعنا، احمد (۳۲۱/۱) احمد (۱۳۵/۵) ابو داؤد (۳۲۵۲) ترمذی (۲۲۲۲) احمد (۱۴۸/۵) احمد (۱۲۳/۳) مطولاً ابن ابی عاصم فی السنة (۱۰۰)

باب: گمراہ کن حکمرانوں کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اپنی امت کے سلسلے میں سب سے زیادہ خوف کرنا کرنے والے اماموں اور حکمرانوں سے ہے۔“

حدیث سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا ابو درداء، سیدنا ابو ذر غفاری مولائے رسول سیدنا ثوبان سیدنا شداد بن اوس اور سیدنا علی بن ابوطالب رحمہم اللہ سے مروی ہے۔

سلسلة الاحادیث الصحيحة

باب: الحکام المصلون

۱۷۲۲: (أَخُو مَا أَخَا عَلَى أُمِّي الْأُمَّةُ الْمُفْلُونَ) وَرَدَ مِنْ حَدِيثِ غَمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ، وَأَبِي الْوَدَّاءِ، وَأَبِي ذَرِّ الْغَفَارِيِّ، وَتَوَاتَرَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَقَدَّزَ ابْنُ أَبِي وَغَلِي بْنُ أَبِي عَالِبٍ۔ [الصحيح: ۱۵۸۲]

تخریج: الصحيح ۱۵۸۲۔ ابو نعیم فی الحلیة (۳۶/۱) احمد (۳۲/۱) بمعنا، احمد (۳۲۱/۱) احمد (۱۳۵/۵) ابو داؤد (۳۲۵۲) ترمذی (۲۲۲۲) احمد (۱۴۸/۵) احمد (۱۲۳/۳) مطولاً ابن ابی عاصم فی السنة (۱۰۰)



رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اپنی اُمت کے سلسلے میں سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے اماموں اور حکمرانوں سے ہے۔“

یہ حدیث سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ، سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، مولائے رسول سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ، سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔  
(سلسلۃ الاحادیث صحیحہ (اردو): 2/262، رقم: 1723)

بے شک! رافضیت کا رد ہونا چاہیے اور اُن کے باطل عقائد کا ہمیں جواب بھی دینا چاہیے مگر ایسا نہ ہو کہ اُن کو جواب دینے کے چکر میں ہم عقائد اہل سنت ہی کی حدوں کو پار کر کے ناصبیت کے دائرے میں آ پہنچے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم سمجھے کہ یہ ”ناصبیت“ کیا ہے؟

## فتنہ ناصبیت - ناصبی کسے کہتے ہیں؟

اس دور میں فتنہ ناصبیت بہت ہی ترقی پر ہے مگر بھولی بھالی عوام کو یہ تک پتہ نہیں ہے کہ ناصبی کسے کہتے ہیں؟ یہ ’ناصبی‘ لفظ عربی کا ہے اور ’نصب‘ سے بنا ہے جس کا معنی اردو میں ہوتا ہے ”دشمنی کرنا“۔

شرح النہجۃ الشریفہ

وفي باب الايمان واليمين بين الحرورية والمعتزلة، وبين المرجئة والجمعية.

وفي اصحاب رسول الله ﷺ بين الروافضيين والخواارج.

والطحاوي رحمه الله في بائعيات المعتزلة لمعتزلة ومنهج اهل السنة والجماعة في اصحاب رسول الله ﷺ، حيث قال: ”اوتبع اصحاب رسول الله ﷺ حب الصحابة رضی اللہ عنہم، هو من الحب في الله، والحب في الله واجب لكل المسلمين، فكل من آمن بالله ورسوله تجب محبته على قلوب ما يعرف به من الايمان والنزوى والعمل الصالح، وحق الناس من ذلك الواجب هم اصحاب الرسول ﷺ، لما خصهم الله به من لفظة محبتهم للرسول ﷺ التي لا يشركهم فيها احد من جاء بعدهم.“

وقوله: ”اولا نفرد في حب احد منهم.“

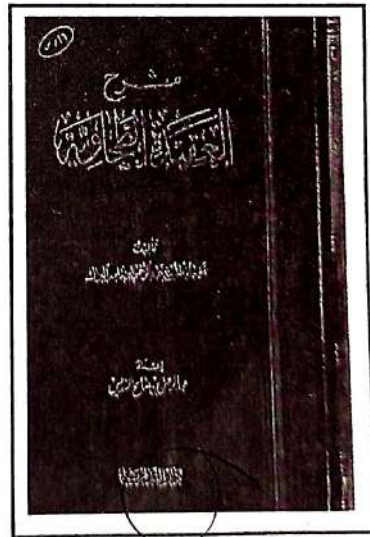
الافراط: الفلو وتجاوز الحد، والواجب الاعتدال والتوسط بينهم الافراط والتفريط، فكل انحراف فانه يهود إلى احد الطرفين: إما انحراف بالافراط وتجاوز وغلو، أو تفريط وتقصير وجفاء، وكلاهما انحراف عن الصراط، والحق ما وافق الصراط المستقيم.

وقوله: ”اولا نفرد من احد منهم.“

ولا نفرد من احد منهم كما تفعل الروافضی أو الخوارج، بل نوالهم جميعا، وعند الرافضة مقولة: ”ولا ولا، إلا براء“ فلا يكون الانسان عندهم موافقا لاهل بيت الرسول إلا إذا تبرا من أبي بكر وعمر، فمنعهم ان من والى ابا بكر وعمر، فقد انفس علیا، ومن ابتغى علیا [انفس علیا] [انفس علیا].

انهم من انفس علیا فهو ناصبي هذا صحيح، لكن زعمهم: ان من والى ابا بكر وعمر فقد انفس علیا هذا من الباطل، بل اهل السنة

١٧٧



شرح عقیدہ الطحاویہ میں ہے :

”اور ہم کسی سے تبرائ نہیں کرتے تھے، جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کیا وہ ناصبی ہے۔“

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ ناصبی کو پہچانے کیسے؟  
علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ ”دُرّ منثور“ میں سورہ محمد کی آیت نمبر 30 کی تفسیر سے لکھتے ہیں :

تفسیر در منثور جلد ششم 99

الْقَوْلُ ۱ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝ وَلَتَبْلُوُنَّكُمْ حَتّٰی تَعْلَمَ الْبِلَاجُ بَيْنَ  
وَسَلْمٍ وَالْظُّلْمِ ۚ بَيْنَ ۚ وَتَبْلُوُنَّكُمْ اَحْبَارُكُمْ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَلُّوْا  
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَسَأَلُوْا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰی لَنْ  
يُّغْنُوْا اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَسَيُحْطٰٓ اَعْمَالُهُمْ ۝

”کیا خیال کرتے ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر نہیں کرے گا ان کے  
دلی کھلوں کو۔ اور اگر ہم چاہیں تو آپ کو دکھا دیں یہ لوگ سو آپ پہچان تو چکے ہیں ان کو ان کے چہرے سے۔ اور  
آپ ضرور پہچان لیا کریں گے انہیں ان کے انداز گفتگو سے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہارے اعمال کو۔ اور ہم  
ضرور آ رہا ہیں تمہیں تاکہ ہم دیکھ سکیں تم میں سے جو معروف جہاد ہے جس اور سر کرنے والے ہیں، اور ہم  
پہچن سکیں تمہارے حالات کو۔ بے شک جو لوگ خود بھی کفر کرتے رہے اور لوگوں کو بھی روکنے والے ہیں اللہ کی راہ  
سے اور مخالفت کرتے رہے رسول (کریم) کی یاد جو دیکھنا ظاہر ہو چکی ان کے لیے راہ ہدایت وہ قطعاً اللہ تعالیٰ  
کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا کارندہ کر دے گا۔“

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ اُمّ حبیب النبیؓ فی  
قُلُوْبِهِمْ قُرْبَی ۚ اَنَّ لَنْ یُّخْبِرَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ کَاْمِیْمٍ یَّہِیْہِہٖہٗ خِیَالِی ۚ کرتے ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی)  
بیماری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو ظاہر نہیں کرے گا کتنی ان کے نبیؐ اور اس حد کو جو ان کے دلوں میں موجود ہے  
(است ظاہر نہیں کرے گا) پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو منافقین کے بارے میں آگاہ فرمایا اور آپ ﷺ  
منافقین میں سے ہر آدمی کو اس کا نام سے ذکر فرماتے تھے۔

امام ابن مردودہ اور ابن مساکر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِی لَحْنِ الْقَوْلِ  
کے بارے میں فرمایا کہ آپ نہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض رکھنے کے سبب ضرور پہچان لیں گے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ  
اقدس میں منافقین کو صرف حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے کے سبب پہچانتے تھے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی : وَلَتَبْلُوُنَّكُمْ  
حَتّٰی تَعْلَمَ الْبِلَاجُ بَيْنَ الْاَیِّہِہٖہٗ خِیَالِی ۚ اور پھر کہا : اے اللہ! ہمیں معاف فرما، ہمیں پہچانے اور ہمارے حالات کو نہ چک (اعمال کو)  
”اللّٰہُمَّ عَافِنَا وَاسْقِنَا وَلَا تَقِلْ اَعْمَارَنَا“۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَلَتَبْلُوُنَّكُمْ حَتّٰی تَعْلَمَ

تفسیر در منثور جلد ششم 99

اُمّ حَبِیْبَ النَّبِیِّؓ فِی قُلُوْبِهِمْ قُرْبَی ۚ اَنَّ لَنْ یُّخْبِرَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۝ وَ  
لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِی لَحْنِ الْقَوْلِ ۝

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی رحمہ اللہ

ترجمہ قرآن

ضیاء الانشیرینی پیر محمد کریم شاہ لازمی ریلوے

مترجمین

سید محمد تقی شاہ محمد یونس شاہ محمد نور محمد علی

ادارہ ضیاء الحقین بمیرہ شریف

ضیاء الحقین آن پبلیکیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

”امام ابن مردویہ رحمہ اللہ اور ابن عساکر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِی لَحْنِ الْقَوْلِ  
کے بارے میں یہ فرمایا کہ آپ انہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے ساتھ بغض رکھنے کے سبب ضرور پہچان لیں گے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس  
میں منافقین کو صرف علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنے کے سبب پہچانتے تھے۔

(دُرّ منثور (اردو)، 99-98/6)



## امام مولا علی علیہ السلام سے بغض : منافق کی پہچان صحیح مسلم کی حدیث

ابو احسین امام مسلم رحمہ اللہ اپنی صحیح میں ”کتاب الایمان“ میں حدیث نقل کرتے ہیں :

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”قسم ہے اُس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔“

(صحیح مسلم کتاب الایمان، 1/110، رقم: 237، انٹرنیشنل نمبر: 240)

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَالْقَاسِمُ كَهْ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عِدِّي بْنِ قَابِتٍ عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَوَّأَ النَّفْسَ لَهَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْإِنْفِ الْأَيْمَنِ عَنِ النَّاسِ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تم سے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔

الترمذی (۲۷۲۶) السنن (۵۰۳۲-۵۰۳۷) ابن ماجہ (۱۱۴)



## ناصبی کی پہچان

”ناصبی دشمنِ اہل بیت علیہم السلام کو کہتے ہیں۔“ ناصبی کوئی ایسا گروہ نہیں ہے جو خارجیوں کی طرح اکٹھا ہوا ہو، یہ 1400 سال سے اُمتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے چھپے ہوئے ہیں جیسے ملیریا ہونے والے انسان کے جسم میں ملیریا کے Parasites (جراثیم)۔ جب کسی انسان کو ملیریا کا مچھر یعنی انافیلِس مچھر کاٹتا ہے تو اُس کے ذریعے Malarial Parasites انسان کے خون میں داخل ہو جاتے ہیں، بالکل اسی طرح ناصبی بھی ایمان لا کر اُمتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو گئے۔ مگر یہ Malarial Parasites انسان کے خون میں ظاہری طریقے سے نہ رہ کر انسان کے پیٹ میں ”تلی“ (Spleen) میں چھپے رہتے ہیں اور انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ اُسے Malaria ہو چکا ہے، نہ ہی اُس کے جسم میں ایسے کوئی آثار نظر آتے ہیں۔ بالکل اسی طرح ناصبی اُمت میں ہونے کے باوجود عوام کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ ناصبی ہے جیسے جسم کو پتہ نہیں چلا کہ اُسے Malaria ہو چکا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس وقت Laboratory Test کیا جائے تو اُس میں بھی Malaria Negative آئے گا بالکل اسی طرح ناصبی کبھی خود کو ناصبی نہیں مانے گا بلکہ کئی دفعہ وہ ”تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا“ کے گیت گاتا ہوا نظر آئے گا۔

تو جس طرح Malaria کے Parasites جیسے ہی تلی سے نکل کر جسم میں خون کے ساتھ پھرنے لگتے ہیں فوراً جسم اُن کی پہچان کے لیے اپنے اوپر ”بخار“ کے آثار پیدا کرتا ہے جس میں ڈھنڈ بھی لگنے لگتی ہے اور اگر ایسے سردرد بخار میں Laboratory Test کیا جائے تو اب Malaria Positive آئے گا۔ ہے نا تعجب کی بات؟ یہ Malarial Parasite (جراثیم) جسم میں تلی میں موجود تھے مگر پتہ نہیں چلا مگر جیسے ہی یہ خون میں پورے جسم میں پھیلنے لگے تو جسم نے اُن کی پہچان کے لیے اپنے اوپر سرد بخار کو جاری کیا تو اُس بخار میں اُن کی پہچان ہو گئی۔

بالکل اسی طرح اُمت میں ناصبی کی پہچان یہی ہے کہ اُس کے آگے جیسے ہی ذکرِ اہل بیت علیہ السلام کیا جائے گا تو جیسے جسم میں بخار پیدا ہوا یہ بھی بھڑک جائیں گے اور فوراً اہل بیت علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ دوسروں کا ذکر بھی چھیڑ دیں گے اور مقامِ اہل بیت کو کس طرح گھٹایا جائے اُس کی کوشش میں لگ جائیں گے۔ ہم آج کل کے ناصبیوں کی پہچان میں یہ Symptoms پیش کر رہے ہیں۔

- (1) شانِ اہل بیت بیان ہونے پر فوراً دوسروں کا ذکر چھیڑ دینا۔
- (2) جنگِ جمل اور جنگِ سفین میں مولا علی رضی اللہ عنہ کو حق پر نہیں ماننا۔
- (3) دفاعِ صحابہ کے نام پر سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی حقانیت کو چھپانا۔
- (4) بخاری۔ مسلم و حدیث کی معتبر کتابوں کی اُن احادیث کو چھپانا یا اُن کا رد کرنا جس میں جنگِ سفین کے باغی گروہ کا ذکر ہے اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی حقانیت بیان ہوتی ہے۔
- (5) دفاعِ صحابہ کرام کے نام پر شانِ اہل بیت میں صحیح حدیثوں کا انکار کرنا یا موضوع بنانا۔
- (6) دفاعِ صحابہ کے نام پر صحابہ کو معصوم بتانے کی کوشش کرنا، جیسے صحابہ کرام سے گناہ ہو ہی نہیں سکتا۔
- (7) صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کو غلط طریقے سے پیش کر کے پوری بات نہ بتانا۔
- (8) اہل بیت علیہ السلام کے 12 اماموں کو شیعوں کے امام بتانا۔
- (9) ماہِ محرم میں کربلا کا بیان نہ کر کے دوسروں کے ذکر کو چھیڑ دینا۔
- (10) ماہِ محرم میں واقعہ کربلا بیان نہ کر کے اُمت کو جائز و ناجائز کے فتوؤں میں الجھا دینا۔
- (11) ماہِ محرم میں غمِ حسین کی مخالفت کر کے خوشیاں منانے کے بہانے ڈھونڈنا۔
- (12) یزید کی ولی عہدی کو صحیح بتانے کے لیے ”سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا“ اس مثال کو پیش کر کے مروانیت کو فروغ دینا۔ (معاذ اللہ)



## ناصریت بمقابلہ رافضیت

مسکبِ اہل سنت کے لیے یہ دونوں یعنی ناصریت اور رافضیت نقصان دہ ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں رافضیت زیادہ خطرناک ہے کیوں کہ ناصریت اتنی مشہور نہیں ہے کہ رافضیت کی طرح باقاعدہ فرقہ ہو۔ مگر غور سے دیکھا جائے تو ناصریت اسی وجہ سے رافضیت سے زیادہ خطرناک ہے کیوں کہ ناصریت الگ فرقہ نہ ہونے کی وجہ سے ناصریت خود کو اہل سنت کہلانے والے بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث، ان تینوں گروہ میں چھپے رہتے ہیں اور اپنا کام انجام دیتے رہتے ہیں۔ ناصریت، کیوں خطرناک ہیں اس کی کچھ وجوہات مندرجہ ذیل ہیں :

(1) ناصریت منکرینِ حدیث ہیں۔ یہ لوگ اہل بیت کی شان میں صحیح حدیثوں کا بھی انکار کر دیتے ہیں اور اسے دفاعِ صحابہ کا نام دیتے ہیں۔

(2) ناصریت اس وجہ سے خطرناک ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ اہل سنت کے علماء ہی سمجھے جاتے ہیں۔ عوام ان کو اہل سنت سمجھ کر ان کی ہر بات مان لیتی ہے اور بھولی بھالی عوام اس طرح انجانے میں ہی ناصریت کا شکار ہو جاتی ہے۔

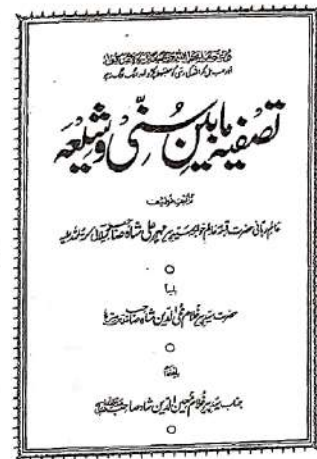
(3) ان لوگوں کی کچھ مخصوص شخصیات ہے، یہ (ناصریت) جب بھی بولیں گے انہی کے حق میں بولیں گے چاہے پوری اُمت کے علماء کے فیصلے کو رد ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اگر یہ لوگ کسی صحابی رسول ﷺ کی تعریف بھی کریں گے تو ان کا مقصد صحابی رسول ﷺ کی تعریف نہیں بلکہ اپنی من پسند شخصیات کے لیے راہ نکالنا ہوگا۔

(4) اپنی چند شخصیات کو بچانے کے لیے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحابیت کا ہی انکار کر دیں گے اور غیر صحابی شخصیتوں کا تقابل تاریخِ اسلامی کے بعد بدکردار لوگوں سے کریں گے تاکہ ان حکمرانوں کے دور کو خلافتِ راشدہ سے بہتر یا برابر قرار دینے میں بھی نہیں شرماتے۔

(5) ناصریت زدہ لوگوں کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ان کی من پسند شخصیات کے مظالم کا شکار اُمت کے نفوسِ قدسیہ کے تمام تر احسانات و خدمات کو ٹھکرا دیں گے، بلکہ ان مظالم کا قصور وار بھی مظلوم محسنین کو ٹھہرائیں گے۔

## ”بُغضِ اہلِ بیت اور محبتِ بنو اُمیہ“ اہلِ سنت کبھی اس بد بختی میں ملوث نہیں ہوئے

سید پیر مہر علی شاہ گولڈوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”تصفیہ مابین سُنی و شیعہ“ میں ”وجہ تالیف“ میں لکھتے ہیں :



”تخالفِ مذہبی مابین سُنی و شیعہ“ کوئی نیا اختلاف نہیں جسے رفع کرنے کے لیے طالبانِ حق موجودہ زمانے کے علماء سے التجا کریں، اس سے قبل سلفِ صالحین رضی اللہ عنہم حسبِ تدبیرِ الہیہ وقتاً فوقتاً اہلِ بیتِ کرام سے محبت رکھنے کے وجوب اور خلفائے اربعہ کی حقانیت کے اہم موضوع پر نہایت شائستہ انداز میں اظہارِ خیال فرماتے چلے آئے ہیں۔

البتہ حال ہی میں اس تخالف میں ایک نئے رُجحان (Trend) کا اضافہ ہوا ہے اور یہ سمجھا جانے لگا ہے کہ اہلِ سنت والجماعت ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اہلِ بیتِ کرام کے خلاف بُغض اور بنو اُمیہ کے ساتھ محبت رکھیں، حالانکہ اہلِ سنت کبھی بھی اس شقاوت میں ملوث نہیں ہوئے اور اُن کے عقائد رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے دوستی و موَدّت، مدارِ ایمان اور فرضِ مانی گئی ہے۔



آج کل جب بھی اہل بیت کا ذکر شروع کیا جاتا ہے فوراً کچھ لوگ دوسروں کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں اور اہل بیت کے ذکر، فضائل و مناقب کو کم کرنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں، ایسے ناصبیوں کے بارے میں امام اہل سنت ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی المعروف امام شافعی رحمہ اللہ کیا خوب فرماتے ہیں :

اشاعت نمبر: ۴۷

اِنْ مِنْ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ. (رواہ البخاری)

## دِيَوَانُ

## الإمام الشافعي

ابن عبد الله محمد بن ادریس الشافعی  
(۱۵۰ھ - ۲۰۴ھ / ۷۶۷ء - ۸۲۰ء)

## ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کاپور دہلی دامت برکاتہم

## ناشر

(حضرت مولانا مفتی احمد دہلوی صاحب (دامت برکاتہم)  
جامعہ علوم القرآن، جہوسر، بھڑوچ، گجرات، احمد

دِيَوَانُ الإمام الشافعي

۲۵۶

دِيَوَانُ الإمام الشافعي

## حُبُّ الْفَاطِمِيَّةِ

- ۱ إِذَا فِي مَجْلِسٍ نَذَرُ عَلِيًّا  
جب ہم کسی مجلس میں حضرت علیؑ کا ذکر کرتے ہیں  
وَسِبْطِيهِ وَفَاطِمَةَ الزُّكِّيَّةِ  
اور حسینؑ اور فاطمہ زکریہؑ کی یاد تازہ کرتے ہیں  
۲ يُقَالُ تَجَاوَزُوا يَا قَوْمُ هَذَا  
تو کہا جاتا ہے اے لوگو! اس کو چھوڑ دو  
فَهَذَا مِنْ حَدِيثِ الرَّافِضِيَّةِ  
کیونکہ یہ روافض والی باتیں کر رہا ہے  
۳ بَرَأْتُ إِلَى الْمُهْمِيْنِ مِنْ أَنَاسٍ  
میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے لوگوں سے برأت ظاہر کرتا ہوں  
يَرَوْنَ الرَّفُضَ حُبَّ الْفَاطِمِيَّةِ  
جو اولاد فاطمہؑ سے محبت کو رفس سمجھتے ہوں

۱۔ سِبْطِيهِ : السبط ولد الإبن والإبنة ، وهما الحسن والحسين

۳۔ الْمُهْمِيْنُ : أسماء الله الحسنى، المُسَيِّطِرُ.

”جب ہم کسی مجلس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں،

اور حسین رضی اللہ عنہما اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یاد تازہ کرتے ہیں،

تو کہا جاتا ہے کہ اے لوگو! اس کو چھوڑ دو،

کیوں کہ یہ روافض والی باتیں کر رہا ہے،

میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے لوگوں سے برأت ظاہر کرتا ہوں،

جو اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت کو رفس سمجھتے ہوں۔“

(دیوان الامام الشافعی (اردو)، صفحہ: 256)



## اہل بیت سے بغض حرام ہے۔ صحیح حدیث

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث نقل کی ہے اور شیخ ناصر الدین البانی نے اس کو اپنی کتاب ”صحیحہ“ میں نقل کیا ہے:

<p>۵۲۳</p> <p>اہل بیت سے بغض رکھنا حرام ہونے کا بیان</p> <p>سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو آدمی ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔“</p> <p>تخریج: الصحیحۃ ۲۴۸۸۔ حاکم (۱۵۰/۳) ابن حبان (۲۹۷۸) البزار (الکشف: ۳۳۳۸) من طریق آخر عندہ۔</p> <p>فوائد: اہل بیت سے محبت ایمان کا حصہ اور جنت میں داخلے کا سبب بھی ہے۔</p>	<p>فوائد و مناقب اور معائب و نقائص</p> <p>باب: تحریم بغض اہل البیت</p> <p>۳۶۱۱: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَبْغِضُنَا أَهْلُ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ)). [الصحیحۃ: ۲۴۸۸]</p>	<p>أحادیث صحیحہ</p> <p>بکسٹون اسلامک سنٹر</p> <p>۲۰۲۳ء</p>
--	---	--

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جو آدمی اہل بیت سے بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ اُسے جہنم میں داخل کرے گا۔“

شیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ”صحیح“ کہا ہے اور اس کے ضمن میں لکھتے ہیں: اہل بیت سے محبت ایمان کا حصہ اور جنت میں داخلے کا سبب بھی ہے۔“

(سلسلۃ الاحادیث صحیحہ (اردو): 3/563، رقم: 3611)

آج کے دور میں اہل بیت کی گستاخی جیسے روزمرہ کی بات ہو گئی ہے، کبھی ”دعوتِ اسلامی“ جیسی تنظیم کے امیر ”محمد الیاس عطار قادری“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مولا علی رضی اللہ عنہ کو بھائی کہنے پر سوال اٹھاتے ہیں تو کبھی امام حسین رضی اللہ عنہ کے آخری سجدے میں وضو اور کچھ پڑھنے نہ پڑھنے پر بیان کرتے نظر آتے ہیں، تو کبھی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ ملوکیت کے ظلم و ستم کے دفاع کو دفاعِ صحابہ کا نام دے کر دیوبند مکاتبِ فکر کے مولانا مفتی تقی عثمانی جیسے عالم مولانا سید مودودی صاحب کی ”خلافت و ملوکیت“ کے رد میں ”حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق“ جیسی تاریخی روایتوں پر مبنی کتاب لکھتے ہیں۔ افسوس ”کچھوچھ“ جیسی خانقاہ حصارِ شاہ رسالت، امام الاولیاء سیدنا مولا علی علیہ السلام کے والد ماجد، محسنِ اسلام، سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کو کافر ثابت کرنے کے لیے نوجوان لڑکوں کو مناقشہ کرواتا ہے اور بتلاتی ہے کہ جیسے سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا کفر اہل سنت کا بنیادی عقیدہ ہے جب کہ مفتی حرین سید قاضی دحلان مکی رضی اللہ عنہ علامہ عطا محمد بندیا لوی چشتی رضی اللہ عنہ اور علامہ صائم چشتی رضی اللہ عنہ جیسے اہل سنت کے کئی نامور علماء و صوفیا سیدنا ابو طالب علیہ السلام کو ایمان والوں میں شمار کرتے ہیں۔ اسی خانقاہ کچھوچھا کے سید مولانا ہاشمی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی کاٹ کھانے والی بادشاہت کو خلافتِ راشدہ ثابت کرنے کے لیے ”امیر معاویہ“ - خلیفہ راشد جیسی کتاب لکھتے ہیں جو اُن کے برادر سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے زیرِ نظر لکھی گئی ہے اور تاریخی



روایتوں پر مبنی ہے اور کبھی کوئی کم عقل مولوی شجر رسالت کی شاخیں شمر بار صاحب زادی رسول، سیدہ کائنات، سیدہ، طیبہ، طاہرہ، اُمّ انبیہ، سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو کبھی کہیں خانقاہی مولانا ”صلحِ امام حسن“ کے نام پر لوگوں کو گمراہ کرتے نظر آتے ہیں۔ آج کے اس پرفتن دور میں اہل بیت کی شان میں گستاخی جیسے عام بات ہو گئی ہے۔ یہ دین و سنت کی کون سی خدمت ہو رہی ہے؟

”صلحِ امام حسن رضی اللہ عنہ“ اسلامی تاریخ کا ایک حساس واقعہ ہے جس پر سالوں سے ظاہری گفتگو نہیں کی جاتی اور جب کہ اب کچھ فرقہ پرست اور مفاد پرست لوگوں نے اس کو اپنے نظریات سے پیش کرنے کا آغاز کیا ہے، جس سے عوام تو عوام، مسجدوں کے امام اور خطیب بھی گمراہ ہو رہے ہیں اور اس عنوان کو ”مشاجراتِ صحابہ“ اور ”دفاعِ صحابہ“ کا نام دے کر خاموش رہنے کو کہا جاتا ہے۔

جہاں تک خاموش رہنے کی بات ہے تو ہم خود یہی چاہتے ہیں کہ ایسے مسئلوں پر خاموشی بہتر ہے کیوں کہ اُمت ویسے بھی دورِ حاضر میں اتنے مسائل سے دو چار ہو رہی ہیں کہ ایسے نازک مسئلوں میں لوگوں کو الجھا کر دین کی کون سی خدمت ہوگی؟ مگر جب خود کو اہل سنت کے ٹھیکے دار بتانے والی خانقاہوں کے پیر اور تنظیمیں اس خاموشی کو توڑ کر ایسے مسئلوں میں ایک طرف، باطل اور اپنے نظریات کے مطابق خیالی فلسفوں پر مبنی باتیں پیش کرنے لگتے ہیں تو اب ان کا جواب تو بنتا ہے۔ جب آپ چاہتے ہی ہو کہ ایسے مسئلوں پر اہل سنت کی خاموشی کو ختم کیا جائے تو پھر کھل کر بات کرنی بھی فرض ہے۔

ہم نے اسی وجہ سے اس کتاب کو ہندی رسم الخط (اور اردو زبان) میں تیار کر کے لوگوں تک حق پہنچانا ضروری سمجھا کیوں کہ ہندستان کی زیادہ تر عوام اہل سنت اُردو پڑھنا لکھنا نہیں جانتی اور یہی وجہ ہے کہ ایسے نام نہاد فرقہ پرست پیر اور صوفیوں کے لیے عوام کو دھوکا دینا آسان ہو جاتا ہے۔

ہم نے اس کتاب میں ”صلحِ امام حسن رضی اللہ عنہ“ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ صلح کی شرطوں کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی صحیح احادیث و روایتوں سے ذکر کیا ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے صلحِ امام حسن رضی اللہ عنہ کی کسی بھی شرط کو پورا نہیں کیا۔ جو لوگ دفاعِ صحابہ و مشاجراتِ صحابہ کے نام پر اہل بیت اور خاص کر کے سیدنا مولا علی علیہ السلام و سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی حقانیت کو چھپاتے ہیں میں اُن سے یہاں کچھ گفتگو ضروری سمجھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے :

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ط

ترجمہ : اور پوری ہے تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں۔

(سورة الانعام: 115: 6)

## إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ

ترجمہ : بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی کا۔

(سورۃ النحل: 16:90)

سارے موجودات کا خالق جب عادل ہے تو وہ مسلمانوں کو بھی اسی عدل کا حکم دیتا ہے۔ پھر انسانوں کی راہبری کے لیے جسے اپنے پیغمبر مقرر کرتا ہے اُسے بھی عدل و انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے خدائی احکام کی روشنی میں اسی نظامِ عدل کو قائم کیا اور معاشرے سے ہر ظلم و بربریت کو نکال دیا۔ پھر اسی طرح اس نظامِ عدل و انصاف کو پانچویں خلفائے راشدین نے آگے بڑھایا۔ مگر پانچویں خلیفہ راشد امام حسن رضی اللہ عنہ کی دست برداری سے ملوکیت کے ظلم کی ایسی چٹکی چلی کہ آج بھی امتِ اس میں پستی جارہی ہے۔ مگر افسوس ملوکیت کے پہلے مالک امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جو کہ طلقاء میں سے ہیں انہیں خلیفہ راشد بتانے کے لیے اب کتابیں لکھی جارہی ہیں اور ایسی ہی ایک کتاب بریلوی مسلک کے مشہور خطیب سید ہاشمی میاں جیلانی کچھوچھوی کی کتاب جو سن 2014 عیسوی میں شائع ہوئی، جس کا نام ہے ”حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد“۔ تعجب تو اس بات پر ہے کہ اہل سنت کے نامور محدث اس بات پر متفق ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد نہیں بلکہ اسلامی تاریخ کے پہلے بادشاہ ہیں مگر پھر بھی مولانا صاحب نے روایتوں کا پلندہ بنا کر اُس میں فلسفہ اور منطق کا مسئلہ چھڑک کر انہیں خلیفہ راشد بتانے کی کوشش کی۔

الحمد للہ ہم نے اس کتاب میں اُن کی کچھ باتوں کا رد صحیح احادیثوں سے ہی کیا ہے نہ کہ اپنی خود کی رائے سے۔ مگر پھر بھی یہاں اس پر مختصر ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

ہمارے خلفائے راشدین کچھ اس طرح ہیں :

(1) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ : ان کو بنو ثقیف کے حادثے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حالات کے پیش نظر خلیفہ بنایا تھا، نہ انہوں نے خلافت کی خواہش ظاہر کی نہ اپنا نام پیش کیا۔ ان کی خلافت دو (2) سال رہی۔



- (2) **سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ** : انہوں نے بھی نہ خود اپنا نام پیش کیا، نہ خواہش کا اظہار کیا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے مشورے سے مقرر فرمایا۔ ان کی خلافت دس (10) سال رہی۔
- (3) **سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ** : دولت مند ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں کو نوازتے رہے، اپنی ذات کے لیے بیت المال سے کچھ نہ لیا۔ ان کی خلافت بارہ (12) سال رہی۔
- (4) **سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما** : بالکل درویش صفت، دنیا سے بیزار، آخرت کے طلب گار، نہ خلافت کی تمنا نہ اپنا نام پیش کیا۔ لوگوں نے مسجد میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر بیعت فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت پانچ (5) سال چھ (6) مہینے رہی۔
- (5) **سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما** : سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو بھی لوگوں نے خلیفہ بنایا، نہ آپ نے خود اپنا نام پیش کیا نہ اس کی آرزو کی۔

یہ تھے مسلمانوں کے حقیقی خلفائے راشدین جن کے بارے میں فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا:

### حدیث سفینہ

((قَالَ: الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ مُلْكًا.))  
 آپ ﷺ نے فرمایا: ”خلافت تیس (30) سال رہے گی۔ پھر یہ بادشاہت میں بدل جائے گی۔“

(اس حدیث پر اس کتاب میں طویل گفتگو کی گئی ہے۔)

(مسند احمد بن حنبل (اردو)، 10/312، رقم: 22264؛ سنن ابی داؤد (اردو)، 8/290، رقم: 4646-4647؛ مسند ابوداؤد الطیالسی (اردو)، 2/102-103، رقم: 1203؛ مشکوٰۃ المصابیح، 3/237، رقم: 5359)

اگر ان پانچوں خلیفہ راشد کی خلافت کا وقت ملایا جائے تو امام حسن رضی اللہ عنہ پر تیس (30) سال ختم ہو جاتے ہیں پھر بھی سید ہاشمی میاں جیسے عالم دین نے خلافتِ خاصہ اور عامہ کی بے بنیاد تاویل کر کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ راشد بتانے کی ناکام کوشش کی ہے۔

جب اس حدیث کے راوی خادمِ رسول ﷺ، صحابیِ رسول ﷺ، سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے جب پوچھا گیا: ”بنو اُمیہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خلافت اُن میں ہے“ تو سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بنو زرقاء۔ بلکہ وہ بہترین بادشاہوں میں سے ہیں۔“

تعب ہے، صحابیِ رسول ﷺ جسے بادشاہ کہے اُسے آج کل کے صوفی و عالمِ خلافتِ خاصہ اور عامہ کی Terminology میں اُلجھا کر خلیفہ راشد ثابت کرنا چاہے، کیا سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ جو صحابیِ رسول ﷺ و خادمِ رسول ﷺ تھے اُن کو یہ ”خاصہ“ اور ”عامہ“ کا علم نہیں تھا؟

اہل سنت کے محدثین کرام کی ایک بہت بڑی جماعت ”حدیثِ سفینہ“ کو ”قوی“ مانتی ہے جس میں نامور محدثین کے نام کچھ اس طرح ہیں:

- (1) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی: 241 ہجری)
- (2) امام ترمذی رحمہ اللہ (متوفی: 297 ہجری)
- (3) امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ (متوفی: 287 ہجری)
- (4) امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ (متوفی: 310 ہجری)
- (5) امام ابن حبان رحمہ اللہ (متوفی: 354 ہجری)
- (6) امام حاکم نیشابوری رحمہ اللہ (متوفی: 405 ہجری)
- (7) ابن تیمیہ (متوفی: 728 ہجری)
- (8) امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی: 748 ہجری)
- (9) امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی: 852 ہجری)
- (10) علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (متوفی: 1420 ہجری)
- (11) شیخ زبیر علی زئی (متوفی: 1435 ہجری)



## مشاجراتِ صحابہ کو بیان کرنا کیسا ہے؟

ہمارے یہاں جب بھی مشاجراتِ صحابہ پہ گفتگو ہوتی ہے تو اُسے بیان کرنے سے منع کیا جاتا ہے مگر افسوس کہ قرآن اس پر کیا بیان کرتا ہے اُس کا کوئی ذکر نہیں کرتا؟

اللہ ﷻ نے قرآن میں حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ (۱۳۱)

ترجمہ: اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اُس کی راہ نہ پائی۔ (سورہ طہ: 121)

یہ قرآن میں اس لیے نہیں فرمایا گیا کہ قیامت تک حفاظِ کرام اور مسجدوں کے امام نمازوں میں بار-بار پڑھ کر نعوذ باللہ سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ نہ کرتے رہیں۔

قرآن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا گیا:

إِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتٌ مِّنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا

ترجمہ: ”جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں“ (سورہ آل عمران: 122)

حَتَّىٰ إِذَا فُشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا أَرْكُم مَّا تُحِبُّونَ ط

ترجمہ: ”یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا“ (سورہ آل عمران: 152)

ان آیت کی ترجمے اور تفسیریں آپ اپنے-اپنے مسلک کے علماء سے بھی پوچھ لیں۔ ہم نے یہاں بریلوی مسلک کے مولانا احمد رضا خان رحمہ اللہ کا ترجمہ ”کنز الایمان“ سے پیش کیا ہے۔

اسی طرح کی کتنی ہی کمزوریوں کا ذکر اللہ ﷻ قرآن کریم میں بیان کرتا ہے، ایسا ہی صحیح احادیثوں میں صحابہ کرام کی کمزوریوں کا بیان عام ملتا ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے ذکر کیا گیا کہ ہمارے سامنے توحید باری تعالیٰ کا عقیدہ نکھر کر آسکے کہ اللہ ﷻ ہی ہے جس سے کسی کمزوری اور خطا کا صادر ہونا کسی بھی صورت میں ممکن نہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ جب بڑی-بڑی شخصیتوں سے خطا ہوئی تو اسے سامنے رکھ کر بعد والے اپنی اصلاح کر لیں۔ کہیں اُن کی طرح غلطی پر غلطی نہ کرتے جائیں۔ اس طریقہ اصلاح کا نام ”توبین صحابہ“ نہ رکھ لیں، یہ بہت بڑا فریب ہے۔ ہمیں ایسے فریب اور فریب دینے والوں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

## نبی ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ”سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں۔“

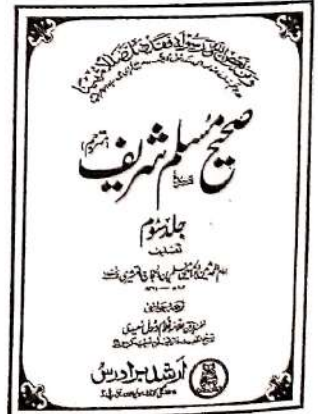
اہل سنت کے محدثین کے نزدیک سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے عادل کا مطلب یہ ہے کہ رسول ﷺ کی حدیث روایت کرنے میں ہر صحابی عادل ہے، کسی صحابی سے یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ انہوں نے کوئی غلط اور جھوٹی حدیث نبی ﷺ کی طرف منسوب کی ہو۔ اس سلسلے میں سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معیار پر ہیں۔ باقی بشری کمزوریاں اُن میں بھی تھیں۔ اسی لیے کسی بھی صحابی کے نام کا ”بے گناہ بے خطا“ یہ نعرہ عقیدہ اہل سنت کے خلاف ہے۔“

جب اہل سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ”معصوم عن الخطا“ نہیں مانتے تو واضح ہو گیا کہ ”خلافت علی منہاج النبوة“ کو ختم کر کے اُس کی جگہ بادشاہی نظام رائج کرنا روح اسلام کے خلاف عمل تھا جس کی سزا ہم آج تک بھگت رہے ہیں۔

## شانِ صحابہ : رافضیت کو جواب : صحیح مسلم کی ایک حدیث

خبردار! مشاجراتِ صحابہ کو بیان کرنے پر کوئی یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غلطیوں کی وجہ سے اُن پر لعن تعن کر سکتے ہیں، نعوذ باللہ من ذالک۔ اہل سنت کا یہ عقیدہ بالکل نہیں ہے۔

صحیح مسلم (سوم)	۳۹۲	۴۴۔ کتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم
۶۴۳۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شِقَاقٌ فَسَبَّ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مَذَّةَ أَحَدِهِمْ وَلَا تَصِفَهُ. البخاري (۳۶۷۳) ابوداؤد (۴۶۵۸) الترمذی (۳۸۶۱) م	۱۶۱	حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید اور حضرت عبد الرحمن بن عوف کے درمیان کوئی مناقشہ تھا حضرت خالد نے ان کو برا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے اصحاب میں سے کسی کو برا نہ کہو کیونکہ تم میں سے اگر کسی فحش نے احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خیرات کیا تو وہ ان میں سے کسی ایک کے دے ہوئے مد (ایک کلو گرام) یا نصف مد کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔





حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی مناقشہ تھا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں (حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو) برا کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو) فرمایا: ”میرے اصحاب میں سے کسی کو برا نہ کہو، کیوں کہ تم میں سے اگر کسی شخص نے اعد پہاڑ کے برابر سونا بھی خیرات کیا تو وہ اُن میں سے کسی ایک کے دیے ہوئے مد (ایک کلوگرام) یا نصف مد کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔“

[صحیح مسلم (اردو)، کتاب: فضائل الصحابہ، باب: سب صحابہ کی تحریم - 3/392، رقم: 6435، انٹرنیشنل نمبر: 6488؛

صحیح بخاری (اردو)، انٹرنیشنل نمبر: 3673]

## ناصبی فتوے بازوں کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب

اس کے باوجود اگر ناصبی، رافضیت کے فتوے دینے سے بعض نہ آئیں تو اُن کے لیے امام اہل سنت امام محمد بن ادریس شافعی المعروف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی: سن 204 ہجری کا وہ جواب ہی کافی ہے جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محبت اہل بیت کی وجہ سے اُس وقت کے ناصبی اور یزیدی علماء کے رافضی - شیعہ کا الزام لگانے پر اُن کو دیا تھا اور وہ آپ کے دیوان میں اس طرح مذکور ہے:

دیوان الإمام الشافعی

۱۷۳

دیوان الإمام الشافعی

۳۔ إِنَّ كَسَانَ رَفَضًا حُبَّ آلِ مُحَمَّدٍ  
تو جن دنس کو اہر ہے محبت کرنا رضی ہے

۴۔ وَأَخْبِرُهُمْ أَنِّي مِمَّنِ الشَّافِعِي  
اور انہیں بتادے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں

فَلْيُفْهَدِ الشُّقْلَانِ أَنِّي رَافِضِي  
تو جن دنس کو اہر ہے محبت کرنا رضی ہوں

لِسَوْلَاءِ أَهْلِ الْبَيْتِ لَيْسَ بِشَاقِصٍ  
جو اصل بیت کی محبت کے عہد کو تو نہیں سکتا

تشریح: امام صاحبؒ کو مخالفین بار بار رافضی ہو دیکھا طعن دیتے تھے، آپ نے کئی بار اپنے عقائد مختلف انداز میں ظاہر فرمائے پھر بھی بعض حاسد شر پھیلاتے تھے، اس پر یہ اعلان فرما رہے ہیں کہ دنیا بھر کے حجاج جب مزدلفہ سے مٹی واپس آئیں، تو بلند آواز سے اعلان کر دو کہ اگر رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے محبت رکھنے کا نام رافضی ہے، تو بے شک میں رافضی ہوں، خلفاء اربعہ کے بارے میں آپ کے اشعار گزشتہ اوراق میں گزر چکے ہیں، بحر کے وقت اعلان اسلئے کروا رہے ہیں کہ وہ سکون کا وقت ہوتا ہے۔

❁

۳۔ الرَّافِضِيُّ: وَالرَّافِضَةُ، ج، الرِّوَاغِضُ، فرقة من الشيعة تستحل الطعن في الصحابة، وسئلوا بالرِّافِضَةِ، لأنهم رَفَضُوا إمامهم، زيد بن علي، لما نهاهم عن سب أبي بكر وعمر بن الخطاب رضي الله عنهما (معجم لغة الفقهاء)

۴۔ الشُّقْلَانِ: سارے لوگ، جن سے لکھ رہی تھیں کہ جماعت، ج، اَنْفَاقًا، ثلثة نفر، تین آدمی، يوم النفر أو النغير، ہارویں ڈی ایچ، جس میں مائی مٹی سے کہ معتزل کی طرف رخ کرتا ہے۔

اشاعت نمبر: ۴۷

إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً. (رواه البخاری)

**دِيَوَانُ**

**الإمام الشافعي**

ابو عبد الله محمد بن ادریس الشافعی  
(۱۵۰ھ - ۲۰۴ھ / ۷۶۷ء - ۸۲۰ء)

**ترجمہ و تشریح**

حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کا پوروی دامت برکاتہم

**ناشر**

(حضرت مولانا مفتی) احمد پولوی صاحب (دامت برکاتہم)

جامعہ علوم القرآن، جہوسر، بھروچ، گجرات، الهند

”اگر آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا فرض ہے،  
تو جن و انس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں  
اور انہیں بتا دے کہ میں اُن لوگوں میں سے ہوں،  
جو اہل بیت کی محبت کے عہد کو توڑ نہیں سکتا۔“

(دیوان الامام الشافعی (اردو)، صفحہ: 173)

الحمد للہ! میں نے اس کتاب میں ”صلح امام حسن رضی اللہ عنہ“ کے موضوع کو کتبِ احادیث کی صحیح روایتوں کی روشنی میں بیان کیا ہے اور کچھ جگہ پر جہاں کتبِ احادیث کی روایتیں نہیں ملی وہاں تاریخی روایتیں پیش کی ہیں۔ اس کتاب کا اصل مقصد سیدنا امام مولا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما و سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی حقانیت، فکرِ امتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صبر و استقامت کو عوام کے سامنے پیش کرنا ہے نہ کہ کسی صحابی پر تنقید (ٹیکا) کرنا۔

یہ کتاب اہل سنت کا دعویٰ کرنے والے تینوں مکاتبِ فکر اہل حدیث، بریلوی اور دیوبند کے عوام اور خواص (اہل علم) کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہے، اسی لیے میں نے اس کتاب میں اہل حدیث، بریلوی اور دیوبند کے علماء، محدثین، شارح و پبلی کیشنز (ناشر) کی کتابوں سے Scan Pages کے ساتھ حوالہ جات پیش کیے ہیں۔ اہل علم کے لیے خاص اُردو اور عربی Scan Pages بھی پیش کیے ہیں۔

اس کتاب کو بہتر بنانے کی پوری کوشش کی ہے مگر پھر بھی ”انسان خطا کا پتلا ہے۔“ اگر اس کتاب میں کسی جگہ لفظی یا معنوی غلطی وارد ہوئی ہو تو معافی کا طلب گار ہوں۔ کتاب کے آخر میں اُن تمام کتابوں کے نام، مصنف اور مطبوعات کو پیش کیا گیا ہے جن کے حوالہ جات اس کتاب میں موجود ہیں۔



اس کتاب میں شروع سے میری حوصلہ افزائی کرنے والے اور اس کتاب کی پروف ریڈنگ کا اہم کام انجام دینے والے اور میری غلطیوں پر ہمیشہ بڑے بھائی کی طرح اصلاح کرنے والے حضرت علامہ محقق دیوان محسن شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان کے بغیر شاید اس کتاب کا کام بہت ہی مشکل تھا۔ اللہ جل جلالہ روز قیامت اہل بیت پاک علیہم السلام کے صدقے طفیل ان کو اور ان کے گھر والوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں جام کوثر عطا فرمائے۔ آمین۔

اور اس کتاب کی ٹائپنگ سے لے کر پرنٹنگ تک اپنی ذمہ داری ادا کرنے والے امام جعفر صادق فاؤنڈیشن کی پوری ٹیم کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں نے اس کتاب میں برادرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم و دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا امام مولا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما و نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اولادِ بتول علیہا السلام سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی حقانیت کو صحیح احادیث کی روشنی میں پیش کر کے ناصبیت اور خارجیت کے مقابلے میں حق کا پرچم بلند کرنے کی ادنیٰ سی کاوش کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسے اُمتِ مسلمہ کو قرآن و سنت و عترتِ رسول کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رہنے اور دوسروں کو حق کی طرف لوٹنے کا سبب بنائے اور اللہ کریم سے میری دعا ہے کہ اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے اور روزِ قیامت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مجھے اور میرے گھر والوں کو عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں وحدہ لا شریک لہ اللہ رب العزت، کی بارگاہ میں وہی دعا کرتا ہوں جو امام اہل سنت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے

اپنے دیوان میں مانگی ہے :

دیوان الإمام الشافعی ۹۳ دیوان الإمام الشافعی

آل النبی ذریعتی ...

قال الإمام الشافعی، يذكر لوشه بال بيت النبي ﷺ ورجاله المعقود عليهم:

۱ آل النبی ذریعتی  
وہم ذریتہ ورجالہ المعقود علیہم  
اور انہیں کو حق تعالیٰ کے حضور میں اپنا وسیلہ مانتا ہیں

۲ اُزجرو بہم اُعطی عدا  
میں امید کرتا ہوں کہ کل قیامت کے دن

نصیح: اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت، ایمان میں ترقی و کمال پیدا کرتی ہے؛ اسلئے کہ محبت محبوب کے حکموں کی اطاعت، محبوب کی رضا جوئی بلکہ ادا پر لدا ہونے کا نام ہے۔ پھر محبت میں درجہ بدرجہ آگے بڑھنا آخرت کی کامیابی کے منازل طے کرنے کا بہترین وسیلہ ہے۔ کبھی وہ قبولِ عمل ہے جو بالآخر عاشق کو معشوق سے ملائی دیتا ہے، چاہئیں سے شوق دیکھ کا یہ لازمی نتیجہ اور حاصل ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے "أحبوا الله لما يعلوكم من نعمه، وأحبوا بني نبي الله، وأحبوا أهل بيته بحسبي" (رواہ الصرمدي) امام شافعی نے مذکورہ دو شعر میں اسی فرمان رسول ﷺ کی ترجمانی کی ہے، کیونکہ اہل بیت کی محبت تقاضی ہے رسول اللہ ﷺ کی محبت کی اور رسول ﷺ کی محبت ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا اور حق تعالیٰ کی محبت وسیلہ ہے اخروی سرخروئی کا، جسکی تائید ایک اور روایت سے بھی ہوتی ہے "عن انس، أن رجلاً قال يا رسول الله، متى الساعة؟ قال: ولعل ما أعددت لها؟ قال ما أعددت لها إلا أني أحب الله ورسوله، قال أنت مع من أحببت" (متفق علیہ) اور ظاہر ہے عشق و محبت کا یہ عمل کمال اطاعت و بندگی کروا کر عاشق و محب کو محبوب و معشوق والی جنت یا درجہ میں یقیناً لے جائیگا۔ اسلئے کہ آپ ﷺ نے حدیث مذکور میں خود معیت کو ذکر فرمایا ہے۔

۱۔ الملوقة: ذرع (ف) ذراعاً و طوع (س) ذراعاً عند الرجل واليه، سفارش کرنا، اللذیعة، وسیلہ، ذراع۔  
ذراع: وسیلہ، ذراع (ض) وسیلہ، إلى الله بقول أو وسیلہ، کسی عمل یا ذریعہ سے اللہ کا قرب حاصل کرنا، الذیعة، ذریعہ، تقرب، ج، وسیلہ، وسائل، وسائل۔  
۲۔ الضحفة: ج، ضحائف و ضحيف، کلمہ ہوا و ق کا فہ، فتر، ضحيفة الوجہ، چہرہ کی کمال، کہا جاتا ہے، من ضحيفة وجهك، اپنی آبرو محفوظ رکھو۔

اشاعت نمبر: ۴۷

إن من الشعر حكمة. (رواه البخاري)

**ديوان**

**الإمام الشافعي**

ابن عبد الله محمد بن إدريس الشافعي  
(۱۵۰ھ ۲۷۰ھ — ۲۴۰ھ ۸۵۰ھ)

**ترجمہ و تشریح**

حضرت مولانا عبداللہ صاحب کا پودروی دامت برکاتہم

**ناشر**

(حضرت مولانا مفتی) احمد دیولوی صاحب (دامت برکاتہم)

جامعہ علوم القرآن، جبوسر، بھروچ، گجرات، الہند

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اولاد میری نجات کا ذریعہ ہیں

اور انہیں کو حق تعالیٰ کے حضور میں اپنا وسیلہ مانتا ہوں۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ کل قیامت کے دن

انہیں کے وسیلہ سے مجھے میرا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا“

(دیوان الامام الشافعی (اردو)، صفحہ: 93)

خادم در زہراء بتول

ڈاکٹر شہزاد حسین یاسین میاں قاضی

(B.A.M.S., M.J.M.C.), (Excellence in School Education (C.U.))

موڈاسا، ارولی، گجرات، انڈیا





باب - 1

فضائلِ سیدنا  
امام حسن رضی اللہ عنہ



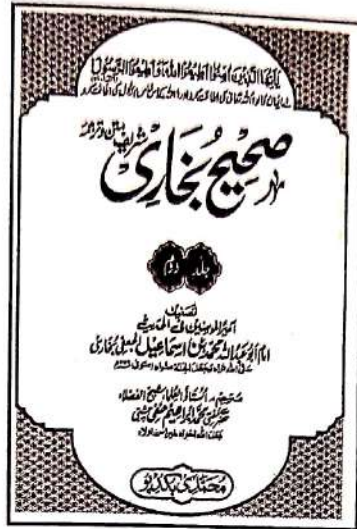


قارئین کرام! کتاب کا آغاز اُس ہستی کے فضائل سے شروع کیا جا رہا ہے جو اس کتاب ”صلح امام حسن اور آغاز ملوکیت“ کی اہم شخصیت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی شان میں بے شمار صحیح احادیث و روایتیں ہیں اور سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی شان میں بھی بے شمار احادیث ہیں مگر کتاب طویل نہ ہو اور کتاب کا اصل موضوع بنا رہے، اس کے پیش نظر صرف چھ (6) عنوان پر صحیح احادیث پیش کر رہا ہوں۔



## سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی مئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت

صحیح بخاری کی ایک حدیث



کتاب المناقب	۴۵۵	بخاری شریف (ترجم) جلد دوم
<p>(947) محمد بن مسلم زہری سے روایت ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قدر مشابہ تھے اتنا اور کوئی مشابہ نہ تھا۔</p>		<p>۹۴۷- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ</p>

ترجمہ

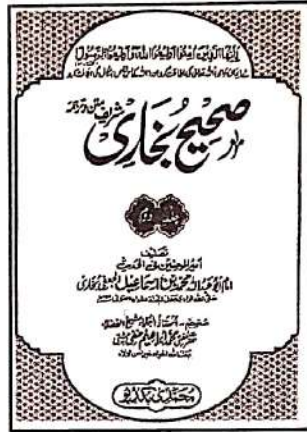
محمد بن مسلم زہری سے روایت ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے مئی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قدر مشابہ تھے اتنا اور کوئی مشابہ نہ تھا۔“ (1)

1. صحیح بخاری (اردو)، 2/455، رقم: 947، انٹرنیشنل نمبر: 3752

## حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ اقدس پر سوار

### صحیح بخاری کی ایک حدیث

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لاڈلے نواسوں سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، جس طرح بزرگ اور والدین اپنے گھر کے بچوں کو کندھوں پر سوار کرتے ہیں بالکل اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے جگر گوشوں کے لیے سواری بنتے تھے۔ اس سلسلے میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں حدیث موجود ہیں۔



بخاری شریف - (مترجم) جلد دوم	۴۵۴	کتاب المناقب
۹۴۴- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمُنْهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَجِبْهُ	(944) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا درانحالیکہ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔	

### ترجمہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، درانحالیکہ (اس حال میں کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: ”اے اللہ جلالہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔“ (1)

1. صحیح بخاری (اردو)، 2/454، رقم: 944، انٹرنیشنل نمبر: 3749، صحیح مسلم (اردو)، 3/314، رقم: 6208، 6209،

انٹرنیشنل نمبر: 6258، 6259



اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے اُس سے محبت رکھ

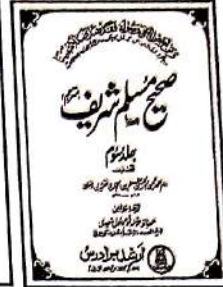
صحیح مسلم کی ایک حدیث

صحیح مسلم (سوم) ۳۱۳ ۴۴- کتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم

۶۲۰۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ مَرْثُومَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِيَحْسِنَ اللَّهُ لِي أَجِبًا فَأَجِبَهُ وَأَخِيبَ مَنْ يُجِيبُهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے اس سے محبت رکھ۔

بخاری (۲۱۲۲-۵۸۸۴) ابن ماجہ (۱۴۲)



سلسلۃ الاحادیث الصحیحة

۳۵۸

فی ذلک قال: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَجِبُهُ فَأَجِبْهُ، وَأَخِيبَ مَنْ يُجِيبُهُ)). (الصحيح: 2817)

کی لڑائی میں داخل کر کے کہ۔ آپ جتنے نے اپنا منہ کھول کر اس کے منہ کو اپنے منہ میں داخل کیا (یعنی اس کے: ذہن کا پھیر لیا) پھر فرمایا: "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس سے محبت رکھ" اس سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔

توضیح: الصحيح: ۲۸۱۷، الادب المفرد (۱۸۳) احمد (۱/۲۵۳) حاکم (۲/۶۸۸) مسلم (۵/۲۳۳) ترمذی (۵۸۸۳) مختصر من طریق آخر۔

ترجمہ: اس میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے الپنا محبت کا بیان ہے۔

فضائل و مناقب اور صحابہ و تابعین

باب: فضل حسن بن علی

۳۳۸۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا كُنْتُ حُضًا لَطُ إِدُ قَامَتْ عَنَابِي فَتَوَلَّاهُ وَكَانَ أَلُ النَّبِيِّ ﷺ خَرَجَ نَوْمًا فَوَضَعْنِي فِي الْمَسْجِدِ فَأَخْلَعَنِي، فَأَخْلَعْتُ مَعَهُ، فَمَا مَخْلَعْنِي خَتِي جِئْتُ سُوْقِي فَنُيْ قَبْلَهُ، فَكَلَامُ: ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَنَا مَعَهُ خَتِي حَتَّى الْمَسْجِدَ، فَمَخْلَعْنِي فَخَتْنِي ثُمَّ قَالَ: ((لَنْ لُكَاغُ أَذْغِي لُكَاغُ)) فَخَاءُ حَسَنَ بَنَتًا فَوَقَعَ فِي جِصْمِهِ، ثُمَّ أَذْغَلْتُ نَدَا فِي لُجْنِهِ، ثُمَّ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ قَبْلَهُ بِلُحْيَةٍ

سیدنا حسن بن علی کی فضیلت کا بیان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں تو میری آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں، وجہ یہ ہے کہ نبی ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے، میں مسجد میں تھا، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا، میں آپ کے ساتھ چل دیا، آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی حتیٰ کہ ہم بنو قینقاع بازار پہنچ گئے، آپ ﷺ نے وہاں چکر لگایا اور ادھر ادھر دیکھا، پھر واپس پلٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا، یہاں تک کہ ہم مسجد میں پہنچ گئے۔ آپ ﷺ وہاں حبوہ باندھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: "چھوٹا بچہ کدھر ہے؟ چھوٹے کو ذرا بلا کر لاؤ۔" تو حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے، آپ ﷺ کی گود میں گر پڑے اور اپنا ہاتھ آپ ﷺ کی داڑھی میں داخل کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے اپنا منہ کھول کر اُن کے منہ کو اپنے منہ میں داخل کیا (یعنی اُن کے ہونٹوں کا بوسہ لیا)، پھر فرمایا: "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے اُس سے محبت رکھ۔" (۱)

سلسلۃ الاحادیث الصحیحة

۳۵۸

فی ذلک قال: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَجِبُهُ فَأَجِبْهُ، وَأَخِيبَ مَنْ يُجِيبُهُ)). (الصحيح: 2817)

کی لڑائی میں داخل کر کے کہ۔ آپ جتنے نے اپنا منہ کھول کر اس کے منہ کو اپنے منہ میں داخل کیا (یعنی اس کے: ذہن کا پھیر لیا) پھر فرمایا: "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس سے محبت رکھ" اس سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔

توضیح: الصحيح: ۲۸۱۷، الادب المفرد (۱۸۳) احمد (۱/۲۵۳) حاکم (۲/۶۸۸) مسلم (۵/۲۳۳) ترمذی (۵۸۸۳) مختصر من طریق آخر۔

ترجمہ: اس میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے الپنا محبت کا بیان ہے۔

ترجمہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں تو میری آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں، وجہ یہ ہے کہ نبی ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے، میں مسجد میں تھا، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا، میں آپ کے ساتھ چل دیا، آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی حتیٰ کہ ہم بنو قینقاع بازار پہنچ گئے، آپ ﷺ نے وہاں چکر لگایا اور ادھر ادھر دیکھا، پھر واپس پلٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا، یہاں تک کہ ہم مسجد میں پہنچ گئے۔ آپ ﷺ وہاں حبوہ باندھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: "چھوٹا بچہ کدھر ہے؟ چھوٹے کو ذرا بلا کر لاؤ۔" تو حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے، آپ ﷺ کی گود میں گر پڑے اور اپنا ہاتھ آپ ﷺ کی داڑھی میں داخل کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے اپنا منہ کھول کر اُن کے منہ کو اپنے منہ میں داخل کیا (یعنی اُن کے ہونٹوں کا بوسہ لیا)، پھر فرمایا: "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے اُس سے محبت رکھ۔" (۱)

صحیح مسلم (اردو)، 3/314، رقم: 6206، انٹرنیشنل نمبر: 6256۔ سلسلۃ الاحادیث صحیحہ (اردو)، 3/457-458، رقم: 3376



صحیح مسلم کی ایک حدیث

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



## نانا نبی کریم ﷺ کے ساتھ منبر پر نواسہ رسول ﷺ

### حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما

صحیح بخاری کی ایک حدیث

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی ”صحیح“ میں حدیث نقل کرتے ہیں:

بخاری شریف (ترجمہ) جلد دوم	۴۵۳	کتاب المناقب
۴۵۳- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو	(941) حسن بصری سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوبکرہ (نفع بن	

بخاری شریف (ترجمہ) جلد دوم	۴۵۴	کتاب المناقب
مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَآلِهِ مَرَّةً وَيَقُولُ إِنِّي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ	حارث) سے سنا انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے منبر شریف پر سنا درانحالیکہ حضرت حسن (بن علی رضی اللہ عنہما) آپ کے ایک پہلو میں تھے۔ آپ ایک دفعہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک بار حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے میرا یہ بیٹا سید ہے۔ اللہ عزوجل ان کے ذریعے مسلمانوں کی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔	



ترجمہ

حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوبکرہ (نفع بن حارث) سے سنا، انہوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے منبر شریف پر سنا درانحالیکہ (اس حال میں کہ) حضرت حسن (بن علی رضی اللہ عنہما) آپ کے ایک پہلو میں تھے۔ آپ ﷺ ایک دفعہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک بار حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے: ”میرا یہ بیٹا سید ہے اللہ جل جلالہ ان کے ذریعے مسلمانوں کی (دو) جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔“ (۱)

1. صحیح بخاری (اردو)، 2/453-454، رقم: 941، انٹرنیشنل نمبر: 3746

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے نواسوں کے لیے خطبے کا روک دینا

سنن ترمذی کی صحیح حدیث

امام ترمذی اپنی ”سنن“ میں حدیث نقل کرتے ہیں:

<p>3774 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ قَالَ:—</p> <p>سَمِعْتُ أَبِي بَرِيْدَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قُبَيْصَانُ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرَانِ فَتَزَلُّ رِجْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْخَبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((صَلَّى اللَّهُ عَلَيْمَا أَمْوَالَكُمْ وَأَوْلَادَكُمْ فَتَنَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَيْثُ وَرَفَعْتُهُمَا)).</p> <p>سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبے دے رہے تھے کہ اچانک حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) آگئے، ان پر سرخ علیہما قبصان احمران یمشیان و یعتران فتنزل رجل رسول اللہ ﷺ من الخبر فحملہما و وضعہما بین یدئہ ثم قال: ((صلی اللہ علیہما اموالکم و اولادکم فنظرت إلی ہذین الصبیین یمشیان و یعتران فلم أصبر حتی قطعْتُ حیثُ و رفعتہما)).</p> <p>ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے (ترجمہ) تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو صرف آزمائش ہیں۔ (التغابن: 15) میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا جو چل رہے تھے اور اُنک کر گر رہے تھے، تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کو روک کر ان دونوں کو اٹھایا۔“</p> <p><b>وضاحت:</b>..... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے حسین بن واقد کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔</p> <p>(3773) أخرجه البخاری: 3704. وأبو داود: 4662. والنسائی: 1410. وأحمد: 37/5. والإرواء: 1597.</p> <p>(3774) صحيح: أخرجه أبو داود: 1109. وابن ماجه: 3600. والنسائی: 1413. وأحمد: 354/5.</p>	<p><b>جامع سنن ترمذی</b></p> <p>مع مختصر شرح الیف الإمام العلامة أبو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ النخعی (۲۰۰-۲۴۰ھ)</p> <p>جلد چہارم ویسویہ حصہ دوم</p> <p>مولانا علی قاری قادیان محقق: علامہ محمد ناصر الدین البانی ناشر: دار الفکر بیروت</p> <p>اعتقاد بنیادین اسلام ۱۱۰۰ھ</p>
--	---

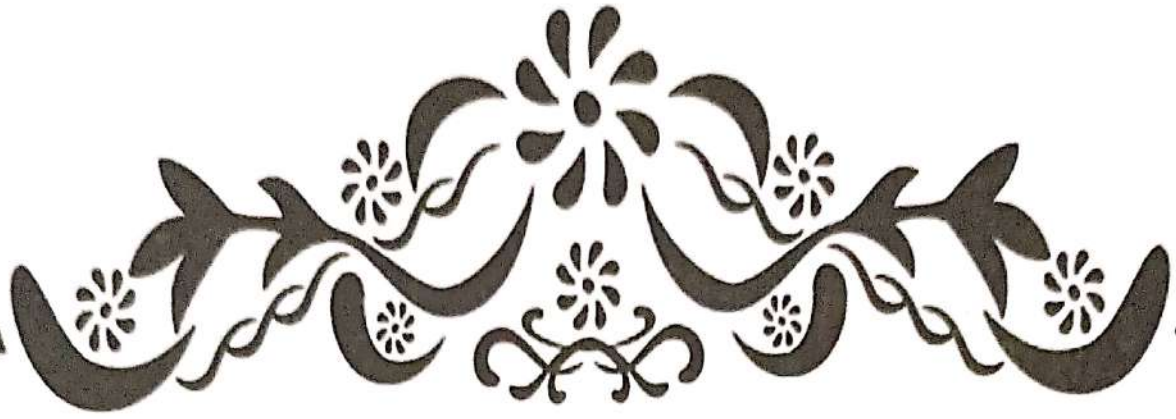


سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک (حضرت امام) حسن و حسین رضی اللہ عنہما آگئے، اُن پر سرخ گرتے تھے، وہ چلتے ہوئے گر رہے تھے، تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ممبر سے نیچے اُترے، انہیں اٹھایا اور اپنے سامنے بیٹھا دیا پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے (ترجمہ) تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو صرف آزمائش ہیں۔ (سورہ التغابن: 15: 64)“ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا جو چل رہے تھے اور اُنک کر گر رہے تھے، تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کو روک کر ان دونوں کو اٹھایا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے حسین بن واقد کے طریق سے ہی جانتے ہیں۔ شیخ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(۱)</sup>







## باب - 2

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت  
کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ







”صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اُس سے پہلے کے واقعات کے بارے میں علم حاصل کیا جائے۔“ ”صلح امام حسن رضی اللہ عنہ“ کا لفظ تو زور شور سے بیان کیا جاتا ہے مگر امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ کیسے بنے؟ کیا آپ خلیفہ راشد ہیں؟ اور آپ نے صلح کیوں کی؟ ان سوالوں پر اہل علم ممبروں پر خاموش رہتے ہیں۔ جس طرح کسی واقعے کو سمجھنے کے لیے اُس کے پس منظر سے واقف ہونا ضروری ہے بالکل اُسی طرح ”صلح امام حسن رضی اللہ عنہ“ کو سمجھنے کے لیے اُن واقعات کو سمجھنا ضروری ہے جو اس صلح کا پس منظر ہے۔ کتاب طویل نہ ہو اس لیے ہم صرف اُن واقعات کو یہاں بیان کریں گے جو امام مولا علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد شروع ہوئے۔

کتاب کا اصل موضوع بنا رہے اس لیے امام مولا علی علیہ السلام کی شہادت کا واقعہ بیان نہیں کر رہا ہوں صرف ایک حدیث بیان کرنے کے بعد آپ علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ کے صاحبزادہ کبیر سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے جو خطبہ دیا اُسی سے کتاب کے موضوع کی شروعات کر رہا ہوں۔

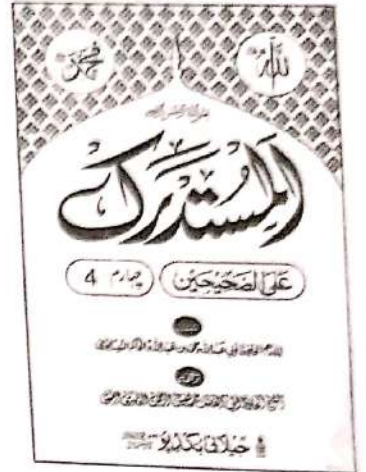


## شہادت مولا علی رضی اللہ عنہ سے متعلق ایک صحیح حدیث

کتاب مغرۃ الصحابة

۲۷۹

المستدرک (مترجم) جلد چہارم



4679 - أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِيٍّ، ثنا أَبِي وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِيٍّ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْنِمِ بْنِ الْمُخَارِبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَنِيمٍ، عَنْ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيُّ بْنُ رَافِعٍ فِي غَزْوَةِ ذِي الْعُشَيْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقَامَ بِهَا، رَأَيْنَا نَاسًا مِنْ بَنِي مُذَلِّجٍ يَمْعَلُونَ فِي غَيْبِ لَهْمٍ فِي نَخْلٍ، فَقَالَ لِي عَلِيُّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانَ، هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ هَؤُلَاءَ فَتَنْظُرَ كَيْفَ يَمْعَلُونَ؟ فَجِئْنَاهُمْ، فَتَنَظَرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ نَسَاعَةً، ثُمَّ غَشِيَنَا النَّوْمُ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيُّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صُورٍ مِنَ النَّخْلِ فِي دَفْعَاءٍ (1)، مِنَ التَّرَابِ، فَبَيْنَمَا قَوْلُ اللَّهِ مَا يَقْظَنَا إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُنَا بِرَجْلِهِ وَقَدْ تَرَبَّعْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّفْعَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا تَرَابٍ لِمَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ التَّرَابِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَحَدُكُمْمَا بِأَشَقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَحَبُّهُمَا لِيَوْمِ الدِّينِ غَفَرُ (2) وَالسَّاقَةُ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلَى هَذِهِ - يَعْنِي قُرْنَهُ - حَتَّى تَبْتَغِ هَذِهِ مِنَ الدَّمِّ - يَعْنِي لِحْيَتَهُ - هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهَذِهِ الزِّيَادَةِ، إِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، ثُمَّ أَبَا تَرَابٍ

﴿ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ ”ذی العشرہ“ کے موقع پر میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کے فریق تھے جب رسول اللہ ﷺ نے وہاں پڑاؤ کیا تو ہم نے بنی مدلج کے کچھ لوگوں کو دیکھا جو ایک باغ میں ایک چشمے پر کام کر رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوالیقظان کیا خیال ہے؟ ہم وہاں چلے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟۔ چنانچہ ہم وہاں پر جا پہنچے کچھ دیر ہم ان کو دیکھتے رہے پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہو گیا، اس لئے میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ درختوں کے ایک جھنڈ میں مٹی پر لیٹ کر سو گئے، خدا کی قسم! (ہم بہت دیر تک سوئے رہے) حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے آکر خود ہمیں اپنے پاؤں سے بلا کر اٹھایا، زمین پر لیٹنے کی وجہ سے ہمارے جسم خاک آلود ہو چکے تھے، (ہمارے بدن پر مٹی کا اثر دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ان دو آدمیوں کی خبر نہ دوں جو سب سے زیادہ بد بخت ہیں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(۱) تو مغمود کا اخیر جس نے اونٹنی کی کوچیں کالی تھیں۔

(۲) وہ شخص جو تیرے پیٹ پر (یعنی سر پر) مارے گا حتیٰ کہ خون سے تیری یہ (یعنی داڑھی مبارک) تر ہو جائے گی۔

یہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو اس اضافے کے ہمراہ نقل نہیں کیا، امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ابوحازم کی سہل بن سعد سے روایت کردہ وہ حدیث نقل کی ہے جس میں ”ثم ابا تراب“ کے الفاظ ہیں۔



حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”غزوہ ”ذی العشیرہ“ کے موقع پر میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کے فریق تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا تو ہم نے بنی مدجن کے کچھ لوگوں کو دیکھا جو ایک باغ میں ایک چشمے پر کام کر رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ”اے ابوالیقظان کیا خیال ہے؟ ہم وہاں چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ چنانچہ ہم وہاں پر جا پہنچے، کچھ دیر ہم ان کو دیکھتے رہے پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہو گیا، اس لیے میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ درختوں کے ایک جھنڈ میں مٹی پر لیٹ کر سو گئے، خدا کی قسم! (ہم بہت دیر تک سوتے رہے) حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر خود ہمیں اپنے پاؤں سے ہلا کر اٹھایا، زمین پر لیٹنے کی وجہ سے ہمارے جسم خاک آلود ہو چکے تھے، (ہمارے بدن پر مٹی کا اثر دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ابوثراب (یعنی مٹی والے) اٹھو!“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اُن دو آدمیوں کی خبر نہ دوں جو زیادہ بدبخت ہیں؟“ کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (پہلا بدبخت) قوم ثمود کا اُحیمر (نامی شخص) جس نے اُونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اور دوسرا (بدبخت) وہ شخص جو تیرے یہاں پر (یعنی سر پر) مارے گا حتیٰ کہ خون سے تیری یہ (یعنی داڑھی مبارک) تر ہو جائے گی۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو اس اضافے کے ہمراہ نقل نہیں کیا، تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابو حازم کی سہل بن سعد سے روایت کردہ وہ حدیث نقل کی ہے جس میں ”قُم أَبَا ثَرَاب“ کے الفاظ ہیں۔<sup>(1)</sup>

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی سند کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ شیخ ناصر الدین البانی نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور اسے اپنی ”سلسلۃ الصحیحہ“ میں نقل کیا ہے۔

1. المستدرک علی صحیحین (اردو)، 4/279-280، رقم: 4679، انٹرنیشنل نمبر: 4679



## سلسلہ احادیث صحیحہ

### سلسلہ احادیث صحیحہ (اردو)



تحریر: علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ترجمہ: حبیب الرحمن  
مترجم: علامہ ابن عبد المنان راجح  
مترجم: ابو یونس محمد احمد اعوان

الکتاب انٹرنیشنل  
جامعہ تکر، نئی دہلی ۱۱۰۰۵۰  
Ph: 20086973, 20085534

آغاز تخلیق انبیاء علیہم السلام اور مخلوقات کے عجیب حالات

باب خبر مطعون علی

۳۰۹۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ (مُرْسَلًا):  
«أَشْفَى الْأَوَّلِينَ عَاقِرُ النَّاقَةِ، وَأَشْفَى  
الْآخِرِينَ الَّذِي يُطْعَمُكَ يَا عَلِيُّ. وَأَشَارَ إِلَى  
حَيْثُ يُطْعَمُ». [الصحيحه: ۱۰۸۸]

۳۰۷

علیؑ کو نیزہ مارے جانے کی خبر کا بیان

عبداللہ بن انسؓ مرسل بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”پہلے لوگوں میں سب سے بڑا بد بخت وہ تھا جس نے (حضرت صالحؑ کے معجزہ) کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دی تھیں اور اے علیؑ! پچھلے لوگوں میں بد بخت ترین وہ ہوگا جو تجھ پر نیزے کا وار کرے گا۔“ پھر آپ ﷺ نے نیزے والی جگہ کی طرف اشارہ بھی کیا۔

### سلسلہ الاحادیث الصحیحہ

۳۰۸

تخریج: الصحيحه ۱۰۸۸۔ ابن سعد (۳۵/۳) مرسلًا، طبرانی فی الکبیر (۱۷۳) حاکم (۱۱۳/۳) عن علی بن عیسیٰ بن احمد (۲۶۳/۳) عن عمار بن جنت۔

فوائد: سیدنا علیؑ کا قاتل عبدالرحمن بن ملجم تھا۔



## علیؑ کو نیزہ مارے جانے کی خبر کا بیان

عبداللہ بن انسؓ مرسل بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”پہلے لوگوں میں سب سے بڑا بد بخت وہ تھا جس نے (حضرت صالحؑ کے معجزہ) کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دی تھی اور اے علیؑ! پچھلے لوگوں میں بد بخت ترین وہ ہوگا جو تجھ پر نیزے کا وار کرے گا! پھر آپ ﷺ نے نیزے والی جگہ کی طرف اشارہ بھی کیا۔

علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (۱)



مولانا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ

(الجزء الثالث) ٣١- كتاب معرفة الصحابة رضي الله تعالى عنهم  
٢٠٥

وفي سر ما قضيت ، فإنك تقضي ولا تقضى عليك ، وإنه لا يذل من واليت ، تباركت ربنا وتعاليت .

٤٨٦٧- حدثنا أبو محمد الحسن بن محمد بن يحيى ابن أخي طاهر العقيقي الحسيني ثنا  
 إسماعيل بن محمد بن إسحاق بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين حدثني عمي علي  
 ابن جعفر بن محمد حدثني الحسين بن زيد عن عمر بن علي عن أبيه علي بن الحسين قال :  
 خطب الحسن بن علي الناس حين قتل علي ، فحمد الله وأثنى عليه ، ثم قال : لقد قبض في  
 هذه الليلة رجل لا يسبقه الأولون بعمل ، ولا يدره الآخرون ، وقد كان رسول الله صلى الله  
 عليه وعلى آله وسلم يحضه رايته فيقاتل وجيريل عن يمينه ، وميكائيل عن يساره ، فما يرجع  
 حتى يفتح الله عليه وما ترك علي أهل الأرض صفراء ولا بيضاء إلا سبعمائة درهم فضلت  
 من عطاياه أراد أن يتباع بها خادما لأهله .

ثم قال: أيها الناس من عرفني فقد عرفني، ومن لم يعرفني فأنا الحسن بن علي، وأنا ابن النبي، وأنا ابن الوصي، وأنا ابن البشير، وأنا ابن النذير، وأنا ابن الداعي إلى الله بإذنه، وأنا ابن السراج المنير، وأنا من أهل البيت الذي كان جبريل ينزل إلينا ويصعد من عندنا، وأنا من أهل البيت الذي أذهب الله عنهم الرجس وطهرهم تطهيراً، وأنا من أهل البيت الذي افترض الله مودتهم على كل مسلم، فقال تبارك وتعالى لنبيه صلى الله عليه وعلى آله وسلم: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّدَّ لَهُ بِهَا حِسَابًا﴾ [الشورى: ٢٣]، فأقراف الحسنة مودتنا أهل البيت (ع).

٤٨٦٨- أخبرنا أبو بكر محمد بن أحمد بن بالويه ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل حدثني أبي ثنا عبد الرزاق أن أبا جريح أخبرني جعفر بن محمد عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم سمى الحسن بن علي يوم سابعه وأنه اشتق من اسمه اسم حسين، وذكر أنه لم يكن بينهما إلا الخليل<sup>(١)</sup>.

٤٨٦٩- حدثنا أبو عبد الله الأصبهاني ثنا الحسن بن الجهم ثنا الحسين بن الفرج ثنا محمد بن عمر<sup>(١)</sup> حدثني عبد الله بن جعفر عن أم بكر بنت المسور قالت : كان الحسن بن

(٥) قلت: ليس بصحيح. (الذهبي).

(٢) الواقدي وهو محمد بن عمر كذاب، وأم بكر بنت المسور مجهولة.

امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ المستدرک للحاکم سے  
(تلخیص: امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ)

المُسْنَدُ  
عَلَى الصَّحِيحَيْنِ

ابو حامد الحافظی ابی عبد اللہ الحاکم النیسابوری  
رحمۃ اللہ علیہ

طبعة متضمنة اشعاراً للذهي رحمه الله

بِذِيهِ

مَتَّبِعْ أَوْهَامَ الْحَاكِمِ الَّتِي يَكْتُمُ عَلَيْهَا الذَّهَبِيَّ

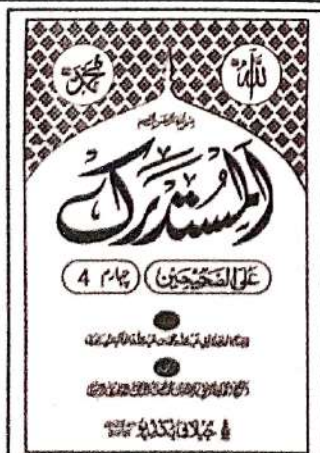
مذی عیبر الرحمہ مقبل بن قنادی الیادعی

المقالة الثانية

دارالبحرین للطباعة والنشر والتوزيع

المستند ٢ (جزء) جلد ١١٨ ۳۳۵ کتاب متون الفقهیہ

مَعِينًا. وَأَنَا مِنْ أَقْبَلِ الْيَسْبِ الْإِلَهِي أَذْعَبَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَكَفَّرَ عَنْهُمْ تَطَهُّرًا. وَأَنَا مِنْ أَقْبَلِ الْيَسْبِ الْإِلَهِي  
تَحْرِضُ اللَّهُ مَوَافَقَتَهُمْ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ



المجلد 2 (جزء جلد دوم) ۱۳۳ کتاب تفرقة الصغرى

4802- عَلَّمَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ التَّيْمِيُّ الْحَنَفِيُّ، حَقَّقَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ، حَقَّقَنِي عَقِيْبُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ  
مُحَمَّدٍ، حَقَّقَنِي الْمُحْسِنُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: عَلِمْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ  
النَّسَائِيَّ مِنْ قَبْلِ عَلِيٍّ لَعَمْرُؤُ اللَّهِ وَتَقَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ فَحِشَ بِي عَلَيْهِ الْبَلَاءُ رَجُلٌ لَا يَسْتَفِهُ الْأَوَّلُونَ بِعَدْلٍ  
وَلَا يَلْمِزُ كَمَا الْأَعْرَابُ، وَقَدْ كَانَ زَمَنُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رَأْيَهُ الْقَبْلَ، وَجَنُودُ عَنْ بَيْتِهِ،  
وَيُكَفِّلُ عَنْ بَيْتِهِ، لَمَّا يَرْتَعِ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَتَرَكَ عَلَى نَهْلِ الْأَرْضِ مَفْرَافًا، وَلَا يُنْهَضُ إِلَّا سَبْعَ  
يَأْفَاقٍ يَزْعُمُ فَكَلْتُ مِنْ عَهْدِهِ أَنْ لَا يَنْتَاحَ بِهَا عَدِيمًا لَأَعْلَى، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ  
لَمْ يَخْرِفْ لِقَاءَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَآلِ ابْنِ الْحَبِي، وَآلِ ابْنِ الرُّوسِي، وَآلِ ابْنِ الْجَبِي، وَآلِ ابْنِ الْبَلْبَرِ، وَآلِ ابْنِ  
الْمَدَائِي، يَكِلِ اللَّهُ بَأْفَهُ، وَآلِ ابْنِ الشَّرَاحِ الْبَلْبَرِ، وَآلِ ابْنِ نَهْلِ الْبَيْتِ الْبَلْبَرِ كَانَ جَنُودُ نَهْلِ الْبَيْتِ وَتَقَدَّرَ مِنْ

4802- صحیح ابن میمان کتاب طباطبائی علیہ السلام عن شاذلیہ اشعریہ ذکر معانی شریعی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ  
برائتہ صحت 704 تصنیف ابن ابی ثبیۃ کتاب الفضائل فی ائمتنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ صحت 31455 تفسیر کلمی  
لنکستی کتاب التعلیق ذکر غیر الحسن بن علی صحت 8141 مستند احمد بن حنبل مستند الفهرست برائتہ مستند اقل  
فیہ و مشورین علیہ علیہم اجمعین صحت الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحت 1672 غیر الخازن مستند  
جیزاثر مستند الحسن بن علی رضی اللہ عنہ صحت 1194 مستند ابی یحییٰ البرقانی مستند الحسن بن علی بن ابی طالب  
صحت 661 جیم الجملۃ للاحقری باب الخلفاء بنی امیہ صحت 2194 المعجم الکبیر للابرقینی باب اعداء حسن بن علی  
مؤید المصلح بن علی بن ابی طالب علیہ السلام صحت 2652



ہاں ہے، انشاء اللہ کے لئے اللہ سے دعا ہے کہ:

قُلْ اِنْ تَحِبُّوْنَ الْحَيٰۤاتِ دُنٰی الدُّنْيَا فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝

”تم فرماؤ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں ملے گا کہ تم قرابت کی محبت اور عیال کے کام سے ہم اس کے لئے اس میں اور غریبوں کو مدد نہ کرو۔“ (ترجمہ کنز الایمان، امام محمد رضا)

اس آیت مقدسہ میں ملک کام سے مراد ”ہم اہل بیت کی محبت کرنا“ ہے۔

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ وَمَن يَقْرِفْ حَسَنَةً نَّرِزْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا (1)

”تم فرماؤ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر قربت کی محبت اور جو نیک کام کرے، ہم اُس کے لیے اُس میں اور خوبی بڑھائیں (ترجمہ: کنز الایمان) (1)

اس آیت مقدسہ میں نیک کام سے مراد ”ہم اہل بیت سے محبت کرنا“ ہے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ”تلخیص“ میں اس روایت کو ”صحیح“ قرار دیا ہے۔ (2)

تخریج

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، امام حبان رحمۃ اللہ علیہ، ابن ابی شیبہ، ابن بڑار رحمۃ اللہ علیہ، امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدثین نے نقل کیا ہے حافظ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مکمل نقل کرنے کے بعد کہا: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت بہت اختصار کے ساتھ: روایت کی ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی سند اور ”مسند البراء“ کی بعض اسناد اور ”کبیر“ میں امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی سند حسن ہے۔ (3)

۲۰۲ ————— کتاب المناقب / الباب: ۴-۲۶-۴ / الأحادیث: ۱۴۷۹۸-۱۴۷۹۹

۳۷-۴-۲۶-۴ - باب خطبة الحسن بن علي رضي الله عنهما

۱۴۷۹۸ - عن أبي الطفيل قال: خطبنا الحسن بن علي بن أبي طالب فحمد

الله وأثنى عليه، وذكر أمير المؤمنين علياً رضي الله عنه خاتم الأوصياء، ووصي

الأنبياء، وأمين الصديقين والشهداء، ثم قال:

يا أيها الناس لقد فارقكم رجل ما سبقه الأولون ولا يدره الآخرون، لقد كان

۱- زيادة بقضيها السابق.

۱۴۷۹۵ - رواد الطبراني في الكبير رقم (۱۶۱).

۱۴۷۹۶ - رواد الطبراني في الكبير رقم (۱۷۲).

۱۴۷۹۷ - رواد الطبراني في الكبير رقم (۱۷۱).

۱۴۷۹۸ - رواد أحمد رقم (۱۷۲۰) عن عمرو بن حنبل قال: خطبنا الحسن، ورقم (۱۷۱۹) عن غيره.

خطبنا الحسن. والبراء رقم (۲۵۷۵) عن هيرة (۲۵۷۵) عن أبي رزین.

۲۰۳ ————— کتاب المناقب / الباب: ۴-۲۶-۴ / الحديث: ۱۴۷۹۹

رسول الله ﷺ يعطيه الراية لفيصل جبريل عن يمينه، وميكائيل عن يساره، فما يرجع حتى يفتح الله عليه، ولقد قبضه الله في الليلة التي قبض فيها نبي موسى، وخرج بروحه في الليلة التي خرج فيها بروح عيسى ابن مريم، وفي الليلة التي أنزل الله - عز وجل - فيها الفرقان، والله ما تركك كعباً ولا فطنة، وما لي بيت ما له إلا سبع مئة وخمسون درهماً فطنت من عطائه، أراد أن يشترى بها عباداً لأم كلثوم.

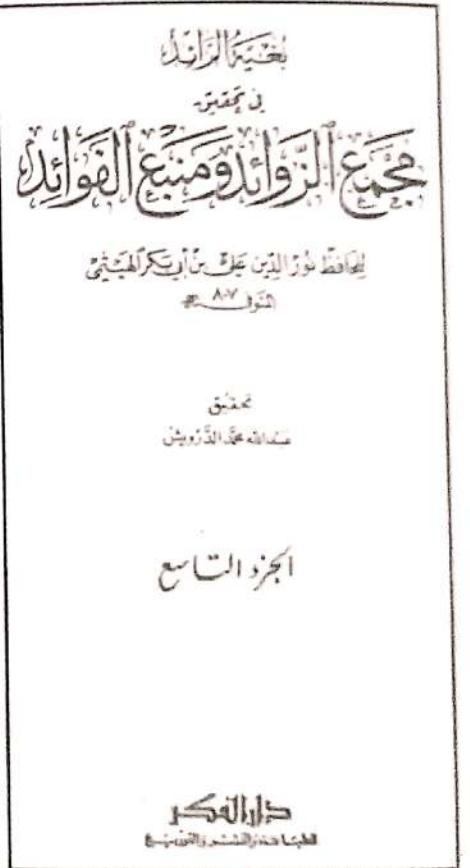
ثم قال: من عرفني فقد عرفني، ومن لم يعرفني، فانا الحسن بن محمد ﷺ ثم تلا هذه الآية قول يوسف: ﴿وَأَنْتَ أَتَىٰ آتَايَ إِتْرَافِيَّمْ وَتَشَافَىٰ وَمَشَقَّابِ﴾ (۱).

ثم أخذ في كتاب الله ثم قال: أنا ابن البشير، أنا ابن النذير، وأنا ابن النبي، أنا ابن الداعي إلى الله بإذنه، وأنا ابن السراج المنير، وأنا ابن الذي أرسل رحمة للعالمين، وأنا من أهل البيت الذين أذهب الله عنهم الرجس وطهرهم تطهيراً، وأنا من أهل البيت الذين افترض الله - عز وجل - موقعتهم وولائتهم، فإنا لما أنزل على محمد ﷺ: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾ (۲).

۱- سورة يوسف: الآية: ۲۸.

۲- سورة الشورى، الآية: ۲۳.

۱۴۷۹۹ - رواد أبو يعلى رقم (۱۷۵۷) (۱۷۵۸).



سورة اشعراء: آیت-23، القرآن-

المستدرک علی صحیحین (اردو)، 4/334، رقم: 4802، ومعہ تلخیص الذہبی (عربی) 3/205، رقم: 4867 رقم

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (عربی)، 10/202-303، رقم: 14798



## امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ: مسند احمد بن حنبل

۱۷۲۰۔ حدثنا وکیع، عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن عمرو بن حنبل،

قال:

خطبنا الحسن بن علي بعد قتل علي رضي الله عنهما، فقال: لقد  
فارقكم رجل بالأمس ما سبقه الأولون بعلم، ولا أدركه الآخرون، إن  
كان رسول الله ﷺ ليعتبه، ويعطيه الراية، فلا ينصرف حتى يفتح له، وما  
ترك من صفراء ولا بيضاء، إلا سبع مئة درهم من عطائه كان يرصدها  
لخادم لأهله<sup>(۱)</sup>.

۱۷۲۱۔ حدثنا عبد الرزاق، أخبرنا سفيان، عن أبي إسحاق، عن يزيد بن أبي  
مریم، عن أبي الخوارج:

عن الحسن بن علي: أن رسول الله ﷺ علمه أن يقول في الوتر...  
فذكر مثل حديث يونس<sup>(۲)</sup>.

= وأخرجه ابن أبي شيبة ۶۸/۱۲ عن شريك، عن أبي إسحاق، عن عاصم بن  
ضمرة، عن الحسن بن علي.  
وأخرجه أحمد بن حنبل في «فضائل الصحابة» (۱۰۲۶) عن وکیع، عن شريك، عن  
عاصم، عن أبي رزین، عن الحسن بن علي، إلى قوله: «ولا يدركه الآخرون».  
وأخرجه باطول مما هنا أبو يعلى (۶۷۵۸) من طريق خالد بن جابر، عن أبيه،  
والحاكم ۱۷۲/۳ من طريق عمرو بن علي بن الحسين، عن أبيه، كلاهما عن الحسن بن  
علي. وانظر ما بعده.

(۱) حسن، عمرو بن حنبل، وروى عنه اثنان، وذكره ابن حبان في «الثقات»  
۱۷۳/۵، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين.  
وأخرجه ابن أبي شيبة ۷۵/۱۲ عن وکیع، بهذا الإسناد، دون قوله: «وما ترك من  
صفراء...» وانظر ما قبله.  
(۲) إسناده صحيح، وانظر (۱۷۱۸).

۲۴۷

مسند  
الأصل محمد بن حنبل

(۱۶۴، ۲۴۱ هـ)

أشرف على تصحيحه  
الشيخ شعيب الأرنؤوط

عقود هذا المرحوم في داره  
مكتبة الأرنؤوط عادل مرشد  
الجزء الثالث

مؤسسة الرسالة

مسند احمد بن حنبل کے محقق شیخ شعيب ارنؤوط نے اس حدیث کی سند کو 'حسن' کہا ہے۔<sup>(۱)</sup>

۱. مسند احمد بن حنبل (عربی)، 3/247، رقم: 1720

## امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ: صحیح ابن حبان

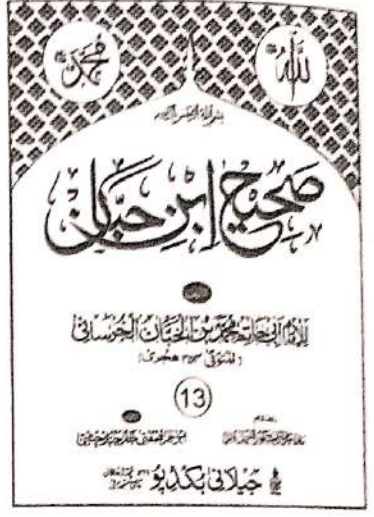
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا  
جھنڈا لے کر اللہ کے کافر دشمنوں کی  
طرف نکلنے کا بیان

حضرت حمزہ بن ہرم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے سنا وہ اٹھے اور انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا پس فرمایا: اے لوگو! بے شک تم سے کل ایک آدمی جدا ہوا جس سے کسی نے سبقت نہیں کی اور نہ دوسرے لوگ انہیں جانتے ہیں کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا اور انہیں جھنڈا عطا کیا تھا تو وہ فتح ہونے تک واپس نہیں آئے۔ جبریل علیہ السلام ان کی دائیں طرف تھے اور حضرت میکائیل علیہ السلام ان کی بائیں طرف انہوں نے سفید و زرد کچھ نہیں چھوڑا مگر سات سو درہم کی ان عطایا میں سے ارادہ کیا تھا کہ اس سے خادم خریدیں گے۔

82- ذُكِرَ وَصِفَ مُخْرُوجَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرَأْيِهِ إِلَى أَعْدَاءِ اللَّهِ الْكُفْرَةِ

6936- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُمَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، قَامَ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ أَسَى رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ، لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ الْمُبْعَثَ، فَيُعْطِيهِ الرَّأْيَةَ، فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهِ، مَا تَرَكَ بِيضَاءَ وَلَا صَفَرَاءَ إِلَّا سَبَعُ مِائَةٍ وَرَهْمٍ فَضَلَّتْ مِنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا.

6936- رجاله لغات رجال الشيخين، خير هيرة بن يريم، فقد روى له أصحاب السنن، ولم يرو عنه غير أبي إسحاق وأبي فاختة، وهذه المؤلف، وقال أحمد لا بأس به، وقال النسائي تاجر لا يكون به بأس ويحيى وعبد الرحمن لم يتركا حديثه، وقد روى غير حديث منكرين وقال ابن معين مجهول، قلت هو قلد تويعن وإسماعيل بن أبي خالد لا يعلم متى سمع من أبي إسحاق وهو السجعي ولكن روى له مسلم في صحيحه من روايته عنه، وهو في مصنف ابن أبي شيبة جلد 12 صفحہ 74 - 73. وأخرجه ابن سعد جلد 3 صفحہ 38 عن عبد الله بن موسى وعبد الله بن نعيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانی رقم الحديث 2719 من طريق محمد بن الحسن المزني، عن إسماعيل بن أبي خالد، به. وأخرجه أحمد في المسند جلد 1 صفحہ 199. والخصائص رقم الحديث 1014، والطبرانی رقم الحديث 2718 من طريق شريك بن عبد الله، وابن سعد جلد 3 صفحہ 38، والطبرانی رقم الحديث 2725 من طريق الأجلح بن عبد الله، والطبرانی رقم الحديث 2717 من طريق يزيد بن عطاء، والنسائي في الخصائص رقم الحديث 23 من طريق يونس بن أبي إسحاق، والطبرانی رقم الحديث 2722 من طريق يزيد بن أبي أنيسة، و رقم الحديث 2723 من طريق سفیان الثوري، و رقم الحديث 2724 من طريق علي بن عباس، سمعهم عن أبي إسحاق السجعي، به. وأخرجه ابن أبي شيبة جلد 12 صفحہ 69 - 68 عن شريك.





امام ابو حاتم محمد بن حبان خراسانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 354 ہجری اپنی کتاب 'صحیح ابن حبان' کتاب الاخبار (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم کے مناقب میں احادیث کا بیان، مرد و خواتین کے ناموں کے ساتھ میں 'حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کا جھنڈا لے کر اللہ ﷻ کے کافر دشمنوں کی طرف نکلنے کا بیان' میں حدیث نقل کرتے ہیں۔

### ترجمہ

حضرت بئیرہ بن یریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے سنا وہ اٹھے اور انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا پس فرمایا: "اے لوگو! بے شک تم سے گزشتہ کل ایک آدمی جدا ہوا جس سے کسی نے سبقت نہیں کی اور نہ بعد میں آنے والے لوگ اُن کو پہنچ سکتے ہیں کہ اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اور انہیں جھنڈا عطا کیا تھا تو وہ فتح ہونے تک واپس نہیں آئے۔ جبرئیل علیہ السلام اُن کی دائیں طرف تھے اور میکائیل علیہ السلام اُن کی بائیں طرف، انہوں نے سفید و زرد کچھ نہیں چھوڑا مگر سات سو (700) درہم کے، اُن عطایا میں سے ارادہ کیا تھا کہ اس سے خادم خریدیں گے۔

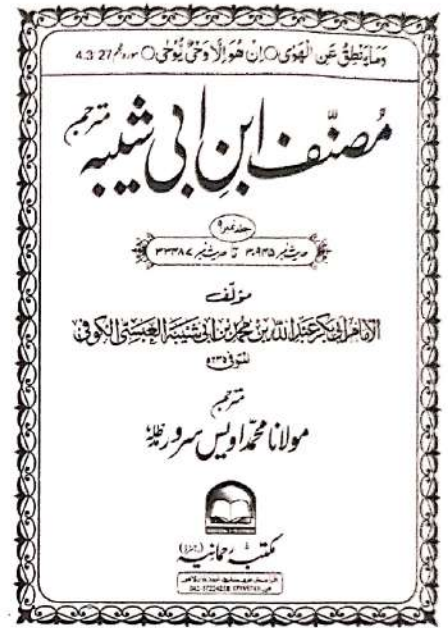
اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں اور رجال شیخین کے ہیں۔ (1)

1. امام ابی حاتم محمد بن حبان فی صحیح (اردو) - 526-13/525، باب: 82، رقم: 6936

## امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ: مصنف ابن ابی شیبہ

”علامہ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابو شیبہ کوفی رحمہ اللہ متوفی 230 ہجری“ اپنی کتاب ’مصنف ابن ابی شیبہ‘ میں ’کتاب الفضائل‘ میں ’فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما‘ میں روایت نقل کرتے ہیں۔

## ’مصنف ابن ابی شیبہ‘



(۲۲۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبِشٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ وَفَاةِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ . (احمد ۱۹۹)

(۳۲۷۷۲) حضرت عمرو بن حبشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہم سے خطاب فرمایا: تحقیق کل تم سے وہ شخص جدا ہو گیا کہ پہلے لوگ اس کے علم کو نہیں پاسکے اور نہ بعد والے پاسکے۔ رسول اللہ ﷺ ان کو جھنڈا عطا کرتے تھے پھر وہ واپس نہیں لوٹتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرمادیتا۔

ترجمہ

حضرت عمرو بن حبشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہم سے خطاب فرمایا: ’تحقیق کل تم سے وہ شخص جدا ہو گیا کہ پہلے لوگ اُس کے علم کو نہیں پاسکے اور نہ بعد والے پاسکے۔‘



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو جھنڈا عطا کرتے تھے پھر وہ واپس نہیں لوٹتے تھے یہاں تک کہ اللہ ﷻ اُن کو فتح عطا فرما دیتا۔<sup>(1)</sup> امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب 'خصائص علی رضی اللہ عنہ' میں 'ذکر: خبر حسن بن علی رضی اللہ عنہ' میں حدیث نمبر- 22 میں اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

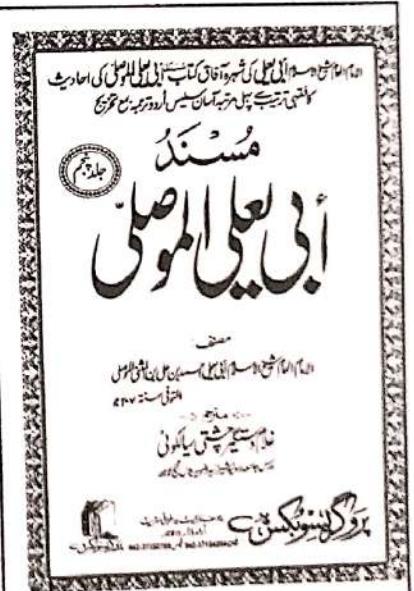
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی 'مسند' میں اس کو نقل کیا ہے۔  
امام بن بزار نے 'مسند' میں: حدیث نمبر 1194 میں اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

### امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ: مسند ابو یعلیٰ

'امام الہمام شیخ الاسلام ابو یعلیٰ احمد بن علی بن علی بن مثنیٰ الموصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 307 ہجری' اپنی کتاب 'مسند ابی یعلیٰ' میں 'مسند سیدنا امام حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما' میں سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

6725 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ قَالٍ: وَحَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ خَالِدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مِثْلَ هَذَا وَزَادَ فِيهِ: وَفِيهَا تَيْبٌ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ. وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا سَبَقَهُ أَحَدٌ كَانَ قَبْلَهُ، وَلَا لِحَقِّهِ أَحَدٌ كَانَ بَعْدَهُ، وَإِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَعُهُ فِي السَّرِيَّةِ وَجَبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ، وَاللَّهُ مَا تَرَكَ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا لَعَانَ مَائَةٍ، أَوْ سَبْعَ مَائَةٍ دَرَاهِمٍ أَرْصَدَهَا لِخَادِمٍ يَشْتَرِيهَا

مُسْنَدُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
6724 - حَدَّثَنَا السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا قِيلَ عَلَى قَامَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ خَطِيْبًا، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَنَسَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، وَاللَّهِ لَقَدْ قَتَلْتُمُ السَّلِيلَةَ رَجُلًا فِي لَيْلَةٍ نَزَلَ فِيهَا الْقُرْآنُ، وَفِيهَا رُفِعَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَفِيهَا قُتِلَ يُوْشَعَ بْنِ نُونٍ قَتَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ،



6724 - الحديث في المقصد العلى برقم: 1346. وأورده الهيمى فى مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 146.  
6725 - الحديث سبق برقم: 6724 لراجعہ.

1. مصنف ابن ابی شیبہ (اردو)، 9/514، کتاب فضائل - رقم: 32773



6724

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے خطبہ دینے کے لیے، آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ جل جلالہ کی حمد بیان کی اور ثنا بیان کی، فرمایا: حمد و ثنا کے بعد تم نے آج رات ایک آدمی کو قتل کیا ہے، ایسی رات جس میں قرآن کی آیتیں نازل ہوئیں، اس میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اٹھایا گیا، اسی میں حضرت یوشع بن نون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خادم کو قتل کیا گیا۔<sup>(1)</sup>



6725

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اسے اسی کی مثل روایت ہے اور اُس میں یہ الفاظ زائد ہیں: اور اس میں قوم بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی اور فرمایا: قسم بخدا! اُن سے کسی نے سبقت نہیں لی جو اُن سے پہلے ہوئے اور نہ ہی کوئی اُن کو پیچھے سے جا کر پہنچ سکا جو اُن کے بعد ہوئے ہیں اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو کسی سریہ (جنگ) میں بھیجا تو جبرائیل علیہ السلام اُن کے دائیں طرف اور میکائیل علیہ السلام اُن کے بائیں طرف رہے، بہ خدا! اُنہوں نے نہ کسی زرد رنگ کی چیز (دینار) کو چھوڑا نہ سفید (درہم) کو مگر آٹھ سو (800) یا نو سو (900) درہم، وہ بھی اُنہوں نے اُس خادم، کی قیمت ادا کرنے کے لیے چھوڑے جو آپ نے اپنی زندگی میں خریدا تھا۔<sup>(1)</sup>

امام طبرانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو 'معجم الاوسط' میں حدیث نمبر - 2194 میں اور 'معجم الکبیر' میں حدیث نمبر - 2652 میں نقل کیا ہے۔



## امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ: تاریخ طبری

علامہ ابو جعفر محمد بن جریر طبری رضی اللہ عنہ متوفی 310 ہجری اپنی تاریخ کی مشہور کتاب 'تاریخ الامم والملوک' میں لکھتے ہیں۔

جلد دوم

713

تاریخ طبری



### حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا خطاب

ابن سنان القزازی نے ابو عاصم، سکین بن عبد العزیز حفص بن خالد کی سند سے ابو خالد بن جابر کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت علی قتل کئے گئے تو حضرت حسن خطبہ دینے کھڑے ہوئے: ”تم نے رات ایک شخص کو قتل کر دیا ہے۔ ایسی رات جس میں قرآن نازل ہوا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اُٹھائے گئے۔ جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی حضرت یوشع بن نون شہید کئے گئے۔ خدا کی قسم جو لوگ پہلے گزرے ہیں وہ بھی علیؑ نے آگے نہیں بڑھ سکتے اور نہ وہ لوگ جو بعد میں آئیں گے۔ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ انہیں لشکر دے کر روانہ فرماتے اور جبرئیل میکائیل ان کے دائیں بائیں ہوتے۔ خدا کی قسم انہوں نے کچھ سونا چھوڑا ہے اور نہ کچھ چاندی چھوڑی ہے۔ صرف آٹھ سو باسات سو درہم اپنے خادم کے لئے چھوڑے ہیں۔“

### • حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا خطاب

ابن سنان قزازی نے ابو عاصم، سکین بن عبد العزیز، حفص بن خالد کی سند سے ابو خالد بن جابر کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے: ”تم نے رات ایک شخص کو قتل کر دیا ہے، ایسی رات جس میں قرآن نازل ہوا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اُٹھائے گئے۔ جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی حضرت یوشع بن نون شہید کیے گئے۔ خدا کی قسم! جو لوگ پہلے گزرے ہیں وہ بھی علی رضی اللہ عنہ سے آگے نہیں بڑھ سکتے اور نہ وہ لوگ جو بعد میں آئیں گے۔ خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ انہیں لشکر دے کر روانہ فرماتے اور جبرئیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام ان کے دائیں بائیں ہوتے۔ خدا کی قسم! نہ انہوں نے کچھ سونا چھوڑا ہے اور نہ کچھ چاندی چھوڑی ہے۔ صرف آٹھ سو (800) یا سات سو (700) درہم اپنے خادم کے لئے چھوڑے ہیں۔“

باب - 3

پنجم خلیفہ راشد  
سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما





اس باب میں شہادتِ سیدنا  
امام مولا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے  
بعد سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما  
خلیفہ کیسے بنے؟ اور آپ کی خلافت  
”خلافتِ راشدہ“ میں شامل ہے؟  
اس عنوان پر صحیح احادیث سے  
استدلال کیا جائے گا۔



## ایک فاسد تاویل اور اُس کا رد

اہل حدیث (محمود احمد عباسی وغیرہ) اور دیوبند مکاتب فکر (مفتی تقی عثمانی وغیرہ) کے علماء کی کچھ تعداد یزید کی ولی عہدی جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کی تھی اُس کو حق بجانب بتانے کے لیے اکثر ایک دلیل یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ ”جس طرح سیدنا علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام حسن علیہ السلام خلیفہ بنے بالکل اُسی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو اپنا ولی عہد بنا لیا تو اُس میں برا کیا کیا؟“ افسوس تو اب اس بات کا ہے کہ آج کل بریلوی علماء بھی یزید کی ولی عہدی کو صحیح ثابت کرنے کے لیے اُسی راہ پر چل پڑے ہیں۔

بریلوی مسلک کے مشہور خطیب سید محمد ہاشمی اشرفی جیلانی صاحب کی کتاب ”حضرت امیر معاویہ خلیفہ راشد“ جو حضرت سید محمد مدنی میاں اشرفی کے فیضانِ نظر لکھی گئی ہے اُس میں ’عہدِ امام حسن رضی اللہ عنہ‘ صفحہ نمبر 111 پر ”تاریخ طبری“ جلد - 6، صفحہ - 85 اور المسعودی کی ”مروج الذهب و معادن الجوہر“ کے حوالے سے امام حسن علیہ السلام کی خلافت کی بیعت کے بارے میں کچھ یوں لکھا ہے :

## عہدِ امام حسن رضی اللہ عنہ :-

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر جب ابنِ مسلم نے حملہ کیا تو زہراؓ کو وار کے اثرات پورے جسم اطہر میں پھیل گئے۔ جب زندگی کی امید کا ہر تار دھیرے دھیرے ٹوٹنے لگا تو لوگوں نے عرض کیا کہ ہم آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے ’حسن بن علی‘ سے بیعت کر لیں فرمایا:

نعم ان رضیتم۔ ہاں اگر تم سب راضی ہو تو۔

علامہ ابن الاثیر نے جواب کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

وما امرکم ولا نهکم۔ نہ میں حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے روکتا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ جواب تاریخ طبری جلد ۶ صفحہ ۸۵ اور مروج الذهب جلد ۲ صفحہ ۳۲ پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

اس ارشادِ مرتضوی سے معلوم ہوا کہ باپ کے بعد بیٹے کا خلیفہ ہونا نہ شرعاً معیوب ہے اور نہ ہی خالص سنتِ قیصر و کسریٰ۔ ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یقیناً منع کرتے کہ باپ کے بعد بیٹا خلیفہ نہیں ہو سکتا۔

بہر حال امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت شروع ہوئی اور اس طرح امت نے اس بات کی بنیاد ڈال دی کہ باپ کے بعد بیٹا بھی خلیفہ المسلمین ہو سکتا ہے۔

## اُردو عبارت :

”سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر جب ابن ملجم نے حملہ کیا تو زہر آلود تلوار کے اثرات پورے جسم اطہر میں پھیل گئے۔ جب زندگی کی اُمید کا ہر تار دھیرے دھیرے ٹوٹنے لگا تو لوگوں نے عرض کیا کہ ہم آپ کے بعد آپ کے صاحب زادے حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لیں؟ فرمایا: ہاں، اگر تم سب راضی ہوں تو۔“

علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے جواب کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”نہ میں حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے روکتا ہوں۔“ اس ارشاد مرتضوی سے معلوم ہوا کہ باپ کے بعد بیٹے کا خلیفہ ہونا نہ شرعاً معیوب ہے اور نہ ہی خالص سنت قیصر و کسریٰ۔ ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یقیناً منع کرتے کہ باپ کے بعد بیٹا خلیفہ نہیں ہو سکتا۔

بہر حال امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت شروع ہوئی اور اس طرح اُمت نے اس بات کی بنیاد ڈال دی کہ باپ کے بعد بیٹا بھی خلیفۃ المسلمین ہو سکتا ہے۔<sup>(1)</sup>

اسی کتاب میں ’مسئلہ ولی عہدی‘ کے بیان میں صفحہ نمبر 154-155 پر واپس سید ہاشمی میاں لکھتے ہیں:

## مسئلہ ولی عہدی:-

مفتی آگرہ علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں مسئلہ خلافت کی کوئی تفصیل نہ قرآن کی آیت میں ہے نہ حدیث میں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ فعل موجود ہے کہ انھوں نے اپنی زندگی میں اپنے بعد کے خلیفہ کا تعین فرما دیا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ جائز ہے کہ خلیفہ وقت اپنے بعد کے خلیفہ کا انتخاب کر سکتا ہے یہ حرام اور ناجائز نہیں۔<sup>ح</sup> اب میں یہ کہتا ہوں کہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ باپ کے بعد بیٹا خلیفہ ہو سکتا ہے۔ ان دونوں باتوں کو ملا کر غور کرنے سے نتیجہ وہی نکلتا ہے جو مفتی آگرہ مرحوم نے پیش کیا۔

پس اگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد کے لیے یزید (پلید) کو نامزد کر دیا تو شرعاً کوئی فعل حرام نہ کیا۔



## اُردو عبارت:

”مفتی اگرہ مرحوم فرماتے ہیں، مسئلہ خلافت کی کوئی تفصیل نہ قرآن کی آیت میں ہے نہ حدیث میں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ فعل موجود ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے بعد کے خلیفہ کا تعین فرما دیا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ جائز ہے کہ خلیفہ وقت اپنے بعد کے خلیفہ کا انتخاب کر سکتا ہے، یہ حرام اور ناجائز نہیں۔

”اب میں یہ کہتا ہوں کہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ باپ کے بعد بیٹا خلیفہ ہو سکتا ہے۔

پس اگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد کے لیے یزید (پلید) کو نامزد کر دیا تو شرعاً کوئی فعل حرام نہ کیا۔<sup>(1)</sup> معاذ اللہ! کیا اُمت میں باپ کے بعد بیٹا خلیفہ بنے اس بات کی بنیاد امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے شروع ہوئی؟ یزید کی ولی عہدی جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی موت سے کئی سال پہلے ہی کروائی اُس سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بری کرنے کے لیے مولا علی علیہ السلام و امام حسن رضی اللہ عنہ پر باپ بیٹے کی خلافت کی رسم شروع کرنے کا الزام لگایا جائے یہ سراسر نا انصافی ہے۔ چلو اس بات سے یہ بات تو واضح ہو گئی کہ آپ مانتے تو ہو کہ یزید جبراً خلیفہ نہیں بنا تھا بلکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہی اُسے مقرر کیا تھا۔

اب رہا سوال امام حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت و خلافت کا تو قارئین کرام ذرا غور سے پڑھیے گا!

امام حسن رضی اللہ عنہ کو امام مولا علی علیہ السلام نے اپنا ولی عہد مقرر نہیں کیا بلکہ اُمت کے ارکان دولت<sup>(2)</sup> نے آپ کو خلیفہ راشد بنایا جس کا حوالہ ہم حدیث کی کتابوں سے پیش کرنے جا رہے ہیں: اور اہل علم کو معلوم ہے کہ جب کوئی تاریخی روایت کے خلاف کتب حدیث کی صحیح روایت پیش کی جائے تو صحیح روایت کو ہی مانا جائے گا نہ کہ تاریخی روایت کو۔ ہمیں تعجب تو اس بات پر ہے کہ سید ہاشمی میاں جیسے عالم دین کے مطالعہ میں حدیث کی ایسی مشہور و معروف کتابیں اور اُس میں موجود صحیح روایت نہیں گزری۔

1. سید ہاشمی میاں فی حضرت امیر معاویہ خلیفہ راشد (اردو)، صفحہ: 154-155

2. مفتی غلام رسول جماعتی فی امام حسن اور خلافت راشدہ (اردو)، صفحہ: 141



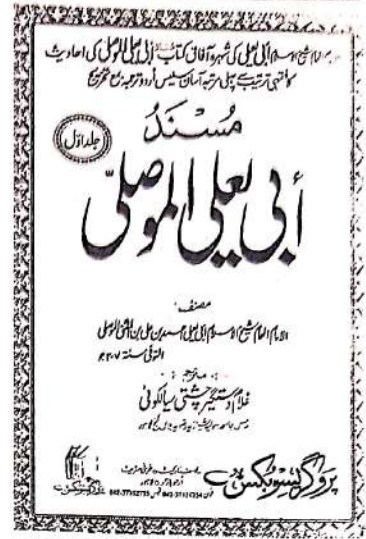


مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

372

مسند ابو یعلیٰ الموصلی (ہند ازل)

مسند ابی یعلیٰ الموصلی سے مولا علی رضی اللہ عنہ کا  
قول: میں تمہیں اُسی طرح چھوڑ کر  
جاؤں گا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ہمیں (بغیر خلیفہ کے) چھوڑا تھا۔



حضرت عبداللہ بن سحیح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ  
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم کو خطبہ دیا، فرمایا: وہ ذات جس  
نے دانہ کو پھاڑا اور جان کو پیدا کیا، ضرور ہر دور یہ دائمی  
اور سرخون سے رنگا جائے گا۔ ایک آدمی نے کہا: اللہ کی  
قسم! ایسا کوئی نہیں کرے گا، ہم اپنی اولاد کو سمجھائیں  
گے۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ کو یاد کرتا ہوں یا میں اللہ کی  
قسم کھاتا ہوں کہ مجھے قتل ہی کیا جائے گا۔ ایک آدمی نے  
عرض کی: اے امیر المومنین! کیا آپ خلیفہ نہیں مقرر

586 - حَدَّثَنَا أَبُو خَيْفَةَ، حَدَّثَنَا جَوَيْرٌ، عَنْ  
الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي  
الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ  
أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: وَالَّذِي لَلَّيْتُ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ  
لِخَصْبَتَيْنِ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، بَقِيَتْ لِحَبَّةٍ مِنْ دَمِ رَأْسِهِ،  
قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ لَا يَقُولُ ذَاكَ أَحَدٌ إِلَّا أَبُوْنَا  
عِزَّتَهُ، فَقَالَ: أَذْكُرُ اللَّهَ، أَوْ أَنْشُدُ اللَّهَ، أَنْ تُقْتَلَ بِي  
إِلَّا لِبَابِلَى، فَقَالَ رَجُلٌ: أَلَا تَسْتَخْلِفُ يَا أَمِيرَ

584 - نظر الحديث رقم: 538 .

585 - أخرجه أحمد جلد 1 صفحہ 130 . وعزاه الہیثمی فی مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 137 الی المصنف .

586 - أخرجه أحمد جلد 1 صفحہ 122، 126، 131، 385، 415 . وابنه عبد اللہ فی زوائد المسند جلد 1

صفحہ 130 . وابن ماجہ فی المقدمة رقم الحديث: 19 و 20 باب: تعظیم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم . والدارمی فی المقدمة جلد 1 صفحہ 145، 146 باب: تناول حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .

مسند ابو یعلیٰ الموصلی (جلد اول)

373

مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَتَرُكُكُمْ إِلَى مَا تَرَكُكُمْ  
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: لِمَا  
تَقُولُ لِنَا إِذَا لَقِيتَهُ؟ قَالَ: أَقُولُ: اللَّهُمَّ تَرَكْنِي  
لِيَهُمْ مَا بَدَا لَكَ، ثُمَّ تَوَلَّيْتَنِي وَتَرَكْتَكَ فِيهِمْ، فَإِنْ  
بَدَا أَصْلَحَتَهُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَسَدْتَهُمْ

کریں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! لیکن میں تم کو دیے  
ی چھوڑوں گا جس طرح حضور ﷺ نے چھوڑا ہے۔  
انہوں نے آپ سے عرض کی: آپ اللہ کے حضور کیا  
کہیں گے جب اُس سے ملیں گے؟ آپ نے فرمایا: میں  
عرض کروں گا کہ اے اللہ! تو نے مجھے اُن میں چھوڑے  
رکھا سامنے ہے جو تیرے لیے واضح ہوا پھر مجھے موت  
دی اور میں نے ان میں تجھے چھوڑا اگر تو چاہے تو ان کی  
اصلاح فرما اور اگر چاہے تو ان کو تباہ کر۔

ترجمہ

مسند ابو یعلیٰ اور مسند البرز ارکی روایت میں ہے: عبد اللہ بن سُبَیْح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ  
نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (پھر اُس سے نباتات نکالے) اور مخلوقات کو  
پیدا فرمایا، ایک وقت آئے گا کہ میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے رنگ دیا جائے گا۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا:  
”اللہ کی قسم! جو کوئی بھی ایسی حرکت کرے گا ہم اُس کو اُس کے اہل و عیال سمیت تباہ و برباد کر دیں گے۔“ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا: ”میں تمہیں اللہ ﷻ کا خوف دلاتا ہوں کہ ایسی حرکت مت کرنا، میرے قتل کے بدلے میں صرف میرے قاتل کو ہی قتل  
کرنا۔“ اُس شخص نے عرض کیا: ”اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے بعد ہمارے لیے اپنا کوئی خلیفہ مقرر فرما دیں۔“ سیدنا  
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”نہیں! بلکہ میں تمہیں اُسی طرح چھوڑ کر جاؤں گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (بغیر خلیفہ کے)  
چھوڑا تھا۔“ لوگوں نے عرض کیا ”جب اللہ ﷻ سے ملاقات ہوگی تو کیا جواب دیں گے؟“ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں عرض  
کروں گا کہ اے اللہ ﷻ! میں اُن میں رہا جب تک تو نے مجھے اُن میں رکھا اور جب تو نے مجھے موت دے دی تو میں نے  
تجھے اُن پر نگران چھوڑ دیا، اب تیری مرضی ہے، چاہے تو اُن کی اصلاح فرما دے اور چاہے تو اُن کو تباہ و برباد فرما دے۔“ (1)  
کتاب کے محقق شیخ حسین سلیم اسد نے اس روایت کی سند کو حسن کہا ہے۔ اور محدث ابن حجر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع  
الزوائد میں اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (2)

1. مسند ابو یعلیٰ (اردو)، جلد: 1، صفحہ: 372، 373، رقم نمبر: 586

2. مسند ابو یعلیٰ (عربی)، جلد: 1/443، رقم: 330 (عربی)



قارئین کرام غور سے مسندِ ابی یعلیٰ اور مجمع الزوائد کی روایت پڑھیے، جو صحیح روایت ہے۔ جس کی سند کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدث نے صحیح کہا ہے۔ اس میں صاف الفاظ ہیں کہ جب مولا علی علیہ السلام سے خلیفہ مقرر فرمانے کے لیے کہا گیا تو آپ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ میں تمہیں اُسی طرح چھوڑ کر جاؤں گا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (بغیر خلیفہ کے) چھوڑا تھا۔“ جب لوگوں نے بہت زور دیا اور خوفِ خدا یاد دلایا تب بھی مولا علی علیہ السلام نے یہی کہا کہ، ”میں عرض کروں گا کہ اے اللہ ﷻ! میں اُن میں رہا جب تک کہ تو نے مجھے اُن میں رکھا اور جب تو نے مجھے موت دے دی تو میں نے تجھے اُن پر نگران چھوڑ دیا، اب تیری مرضی ہے، چاہے تو اُن کی اصلاح فرما دے اور چاہے تو اُن کو تباہ و برباد فرما دے۔“

”کتبِ حدیث کی اس صحیح روایت کے حوالے سے صاف ہو چکا ہے کہ سیدنا امام حسن علیہ السلام کو اُن کے والد امام مولا علی علیہ السلام نے نہیں بلکہ اُمت کے ”ارکانِ دولت“ جس میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثریت تھی انہوں نے خلیفہ منتخب کیا تھا۔ سید ہاشمی میاں جیسے سنی عالم سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ ایسی حدیث کی کتاب کی صحیح روایت پر تاریخی روایت کو ترجیح دیں گے۔ صحیح روایت کے مطابق اب یہ بات ثابت ہو گئی کہ باپ کے بعد بیٹے کو خلیفہ بنانے کی قیصر و کسریٰ کی رسم اسلام میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ و امام حسن رضی اللہ عنہ سے نہیں بلکہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ و یزید پلید سے شروع ہوئی۔

### مسئلہ ولی عہدی پر ایک خلاصہ

مولانا سید ہاشمی میاں کچھ چھوٹی یہاں ایک اور بات مفتی آگرہ کے حوالے سے پیش کر رہے ہیں کہ:

”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ فعل موجود ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے بعد کے خلیفہ کا تعین

(Appointment) فرما دیا۔“

بعد میں مولانا سید ہاشمی میاں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اسی فعل کو بنیاد بنا کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے یزید پلید کو ولی عہد بنانے کو درست بتانے کی کوشش کی ہے۔ نیز انہوں نے لکھا ہے: ”ان دونوں باتوں کو ملا کر (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا اور امام مولا علی علیہ السلام کے بعد امام حسن علیہ السلام کو خلیفہ بنایا گیا) غور کرنے سے نتیجہ وہی نکلتا ہے جو مفتی آگرہ مرحوم نے پیش کیا۔“

مزید آگے لکھتے ہیں:

”پس اگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد کے لیے یزید (پلید) کو نامزد کر دیا تو شرعاً کوئی فعل حرام نہ کیا۔“

ذرا غور کیجیے، سید ہاشمی میاں صاحب نے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو اپنے بیٹے یزید کو ولی عہد بنایا اُس کو درست بتانے کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا تھا اس بات کو بنیاد بنایا۔ مگر سید ہاشمی میاں صاحب کے مطالعہ سے شاید صحیح بخاری اور مُستدرک علی صحیحین کی وہ صحیح روایت نہیں گزری جس میں یزید کی ولی عہدی کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے سے موازنہ (Comparison) کرنے پر اولادِ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جواب درج ہے۔

## ولی عہدی پر صحابی رسول ﷺ سیدنا عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جواب

### صحیح بخاری کی ایک حدیث

قارئین کرام! یزید پلید کی بیعت کے لیے مدینہ کے گورنر مروان بن حکم ملعون نے اُس وقت مسجد نبوی کے ممبر سے خطبہ دیا۔ جس میں مروان بن حکم نے لوگوں کو یہی مثال پیش کی کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی زندگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر سکتے ہیں تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اُسی طرح یزید کو ولی عہد مقرر کر رہے ہیں تو اُس وقت اُسی مجلس میں صحابی رسول سیدنا عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لا جواب کر دینے والا جواب صحیح بخاری اور مُستدرک علی صحیحین میں کچھ اس طرح درج ہے:



## صحیح بخاری کی حدیث

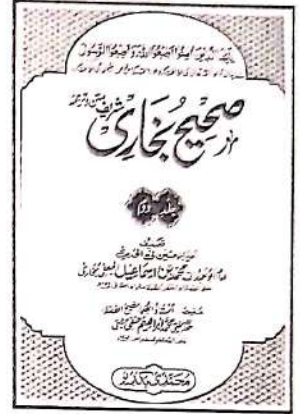
کتاب التفسیر

۹۹۶

بخاری شریف - (ترجمہ) جلد دوم

(1948) یوسف بن ماہک سے روایت ہے انہوں نے کہا مروان بن حکم حجاز کا امیر تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو مقرر کیا تھا۔ (مروان نے لوگوں کو جمع کر کے) خطبہ دیا اور یزید بن معاویہ کا ذکر کرنا شروع کر دیا تاکہ اس کے باپ کے بعد اس کی بیعت کی جائے۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مروان سے کچھ کہا۔ (یعنی اپنے لڑکوں کو جانشین بنانا یہ ہرقل و قیصر کا طریقہ ہے) مروان نے کہا حضرت عبدالرحمن کو پکڑو۔ حضرت عبدالرحمن ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہو گئے اور وہ ان کو پکڑنے پر قادر نہ ہو سکے۔ مروان نے کہا یہ وہ شخص ہے جس کے متعلق اللہ عزوجل نے یہ آیت مقدسہ وَالَّذِي قَالَ لَوْلَا اَنْتِ اَبْ لَكُمَا اَعِدَانِي نازل ہوئی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے جواب دیا اللہ عزوجل نے سوائے قصہ افک جس میں میری برأت نازل فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اولاد کے متعلق کچھ نازل نہیں فرمایا۔

۱۹۴۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِلِكٍ قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةَ فَهَضَبَ فَيَجْعَلُ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكُنْ يَتَابِعَ لَهُ بِهَيْئَةِ أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا فَقَالَ خُذُوهُ فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ هَذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ (وَالَّذِي قَالَ لَوْلَا اَنْتِ اَبْ لَكُمَا اَعِدَانِي) فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عَذْرِي



ترجمہ

یوسف بن ماہک سے روایت ہے انہوں نے کہا: مروان بن حکم حجاز کا امیر تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُس کو مقرر کیا تھا۔ (مروان نے لوگوں کو جمع کر کے) خطبہ دیا اور یزید بن معاویہ کا ذکر کرنا شروع کر دیا تاکہ اُس کے باپ کے بعد اُس کی بیعت کی جائے۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے مروان سے کچھ کہا (اس کی وضاحت آگے مستدرک کی حدیث میں ہے) (یعنی اپنے لڑکوں کو جانشین بنانا یہ ہرقل و قیصر کا طریقہ ہے) مروان نے کہا: حضرت عبدالرحمن کو پکڑو! حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہو گئے اور وہ اُن کو پکڑنے پر قادر نہ ہو سکے۔ مروان نے کہا: یہ وہ شخص ہے جس کے متعلق اللہ جل جلالہ نے یہ آیت مقدسہ وَالَّذِي قَالَ لَوْلَا اَنْتِ اَبْ لَكُمَا اَعِدَانِي نازل کی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے جواب دیا: ”اللہ جل جلالہ نے سوائے قصہ افک جس میں میری برأت نازل فرمائی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد کے متعلق کچھ نازل نہیں فرمایا۔“ (۱)

## مستدرک علی صحیحین کی روایت

المستدرک (جزء ہدیشم) ۶۱۵ کتاب الفتن والفتاح

8483 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَا أَخْبَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَوْنِيُّ الْحَافِظُ، قَالَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَزْوينِيُّ، قَالَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: لَمَّا بَاتَعَ مُعَاوِيَةُ لَانِيَّةَ بَرِيدَةَ، قَالَ مُرْوَانُ: سَنَةُ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: سَنَةُ هِرْقُلَ، وَقَيْصَرَ، فَقَالَ: أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ: (وَالَّذِي قَالَ لَوْلَيْدِيهِ أَفٍّ لَكُمَا) (الاحقاف: 17) الْآيَةَ، قَالَ: فَبَلَغَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: حَذَّبَ وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهِ، وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ أَبَا مُرْوَانَ وَمُرْوَانَ فِي صَلْبِهِ فَمُرْوَانُ قَصَصَ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✽ محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ جب معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کے لئے بیعت لی، تو مروان نے کہا: یہ ابو بکر کا طریقہ ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ ہرقل اور قیصر کا طریقہ ہے، اور فرمایا: یہ آیت تیرے بارے میں نازل ہوئی ہے

وَالَّذِي قَالَ لَوْلَيْدِيهِ أَفٍّ لَكُمَا آتَمِدَانِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَّتِ الْقُرُونُ مِنْ قَلْبِي وَهُمَا يُسْتَخَيَّرَانِ وَأَنَّكَ أَمِنُ بِمَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ يَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا أَسْطِيرُ الْأَوَّلِينَ

اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا اُف تم سے دل پک گیا، کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا۔ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

اس بات کی خیرام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی آپ نے فرمایا: اُس نے جھوٹ کہا۔ واللہ! ایسا نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروان کے باپ پر اُس وقت لعنت فرمائی جب مروان انہی اپنے باپ کی پشت پر تھا۔ چنانچہ مروان، اللہ تعالیٰ کی لعنت کا ایک حصہ ہے۔

⊗⊗ یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمہ اللہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔



محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کے لیے بیعت لی، تو مروان نے کہا: یہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا طریقہ ہے، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ ہرقل اور قیصر کا طریقہ ہے، اور فرمایا: یہ آیت تیرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَالَّذِي قَالَ لَوْلَيْدِيهِ أَفٍّ لَكُمَا آتَمِدَانِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَّتِ الْقُرُونُ مِنْ قَلْبِي وَهُمَا يُسْتَخَيَّرَانِ وَأَنَّكَ أَمِنُ بِمَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ يَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا أَسْطِيرُ الْأَوَّلِينَ

(ترجمہ) ”اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا اُف تم سے دل پک گیا، کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں۔“

(سورة الاحقاف 17:46) (ترجمہ: کنز الایمان، مولانا احمد رضا رحمہ اللہ)





وَالَّذِي قَالَ يُوَالِدِيَهُ أَقْبَلْتُكُمْ أَنْ تُعَادِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَّتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهِيَ  
يَسْتَعِينُ اللَّهُ وَيُكَفِّرُ عَنْ سَيِّئَاتِهِ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ قَيُّمٌ مَا هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ  
الْأَوَّلِينَ ۝ أُولَئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ  
وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝ وَاجْلِدْ مَنِ ارْتَضَىٰ مِنَّمَا عَمِلُوا وَلِيُوقِيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَ  
هُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ لَكُمْ صِيبَتُكُمْ فِي حَيَاتِكُمْ  
الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُبُوبِ بِمَا كُنتُمْ تَسْكُرُونَ فِي الْأَرْضِ  
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِنَّمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ۝

”اور جس نے کہا اپنے والدین کو افسوس ہے تمہارے حال پر کیا تم مجھے دھمکی دیتے ہو اس کی کہ میں (قبر سے) نکال جاؤں گا  
حالانکہ نذر چکی ہیں کئی صدیاں مجھ سے پہلے (ان میں سے تو کوئی اب تک زندہ نہ ہوا) اور اس کے والدین بارگاہ الہی میں  
فریاد کرتے ہیں (اور اسے کہتے ہیں) تیرا خانہ خراب ہوا ایمان لے آ۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچ ہے۔ تو وہ (جوانا) کہتا ہے نہیں میں  
یہ دھمکیاں مگر پہلے لوگوں کی فرسودہ کہانیاں۔ یہی وہ (بد بخت) ہیں جن پر عتاب ہو چکا ہے عذاب کا فرمان ان گروہوں میں  
جوان سے پہلے نذر چکے ہیں جنوں اور انسانوں میں سے۔ بے شک وہ سر اسر گھٹائے میں تھے۔ اور ہر ایک کے لئے مرتبے  
ہوں گے ان کے اعمال کے مطابق۔ اور اللہ تعالیٰ پورا پورا دے گا انہیں ان کے اعمال کا بدلہ اور ان پر قلم نہیں کیا جائے گا۔  
اور جس روز لا کھڑا کر دیا جائے گا کفار کو آگ کے سامنے (تو انہیں کہا جائے گا) تم نے ختم کر دیا تھا اپنی نعمتوں کا حصہ اپنی  
دنوی زندگی میں اور خوب لطف اٹھ لیا تھا تم نے ان سے، آج تمہیں رسوائی کا عذاب دیا جائے گا بوجہ اس گھمنڈ کے جو تم  
زمین میں ناحق کیا کرتے تھے اور بوجہ تمہاری نافرمانیوں کے۔“

والدین کے اطاعت گزاروں اور ان کی کامیابی اور نجات کا حال ذکر کرنے کے بعد بد بخت اور والدین کے نافرمانوں کا ذکر فرمایا۔  
وَالَّذِي قَالَ يُوَالِدِيَهُ أَقْبَلْتُكُمْ یہ آیت عام ہے۔ یہ قول کہ یہ آیت عبدالرحمن بن ابی بکر کے بارے میں نازل ہوئی، ضعیف ہے کیونکہ  
عبدالرحمن بن ابوبکر اسلام لائے اور ایمان پر قدم رکھے اور اپنے اہل زمانہ میں بہترین تھے۔ عوفی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی  
اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے بارے میں نازل ہوئی (1)۔ لیکن اس کی صحت محل نظر  
ہے۔ واللہ اعلم۔ ابن جریر، مجاہد رحمہما اللہ تعالیٰ اور دیگر کا قول یہی ہے۔ سدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی یہی ہے۔ فی الحقیقت اس آیت کا حکم



ہے اور سب کو شام ہے۔ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن مدینی سے روایت کیا ہے کہ جب مروان نے خطبہ دیا تو مسجد میں تھا۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کو یزید کے بارے میں صائب رائے سے نوازا اگر آپ نے اسے اپنا نائب مقرر کیا تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی تو اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ عبد الرحمن بن ابوبکر نے یہ سن کر کہا کیا یہ شہنشاہیت ہے؟ بخدا ابوبکر نے اسے اپنی اولاد اور اہل خانہ میں نہیں رکھا۔ جبکہ معاویہ نے اپنے بیٹے کی خاطر ایسا کیا ہے۔ تو مروان کہنے لگا کیا تو وہی نہیں ہے جس نے اپنے والدین سے یہ کہا تھا (اف لکھا؟) تو عبد الرحمن نے کہا کیا تو لعین کا بیٹا نہیں ہے تیرے باپ پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو فرمایا اے مروان! کیا تو نے عبد الرحمن کو یوں یوں کہا ہے؟ تو نے مجھ کوٹ بولا۔ یہ عبد الرحمن کے بارے میں نازل نہیں ہوئی بلکہ فلاں بن فلاں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ پھر مروان رونے لگا پھر منبر سے اتر اور آپ کے حجرے کے دروازے تک آیا۔ آپ رضی اللہ عنہما سے گفتگو کرتا رہا پھر واپس چلا (1)۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی روایت مختلف الفاظ سے ایک دوسری سند سے نقل کی ہے۔ نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور سند سے یہ روایت ذکر فرمائی ہے (2)۔

حافظ بن کثیر سورة الاحقاف کی آیت - 17 کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

”ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن مدینی سے روایت کیا ہے کہ جب مروان نے خطبہ دیا تو میں مسجد میں تھا۔ اُس نے کہا: اللہ ﷻ نے امیر المؤمنین کو یزید کے بارے میں صائب (اچھی) رائے سے نوازا، اگر آپ نے اُسے اپنا نائب مقرر کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی تو اپنا نائب مقرر کیا تھا۔“ عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر کہا، ”کیا یہ شہنشاہیت ہے؟ بخدا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُسے اپنی اولاد اور اہل خانہ میں نہیں رکھا جب کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کی خاطر ایسا کیا ہے۔“ تو مروان کہنے لگا: ”کیا تو وہی نہیں ہے جس نے اپنے والدین سے یہ کہا تھا۔“

وَالَّذِي قَالَ لِوَلَدَيْهِ اِفْ لَكُمْ اَتَعِدَانِي اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَلْبِي وَهُمَا يَسْتَفِهَانِ  
وَبَلَّكَ اَمِنْ ۖ اِنْ وَعَدَ اللّٰهُ حَقًّا فَيَقُولُ مَا هَذَا اِلَّا اَسْطِيزُ الْاَوَّلِينَ

”اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا اُف تم سے دل پک گیا، کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں۔“

(سورۃ الاحقاف 46:17) (ترجمہ: کنز الایمان، مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا، ”کیا تو لعین کا بیٹا نہیں ہے، تیرے باپ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو فرمایا ”اے مروان! کیا تو نے عبد الرحمن کو یوں یوں کہا ہے؟ تو نے جھوٹ بولا۔ یہ عبد الرحمن کے بارے میں نازل نہیں ہوئی بلکہ فلاں بن فلاں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔“ پھر مروان رونے لگا، پھر ممبر سے اُترا اور آپ رضی اللہ عنہما کے حجرے کے دروازے تک آیا۔ آپ رضی اللہ عنہما سے گفتگو کرتا رہا پھر واپس پلٹا۔

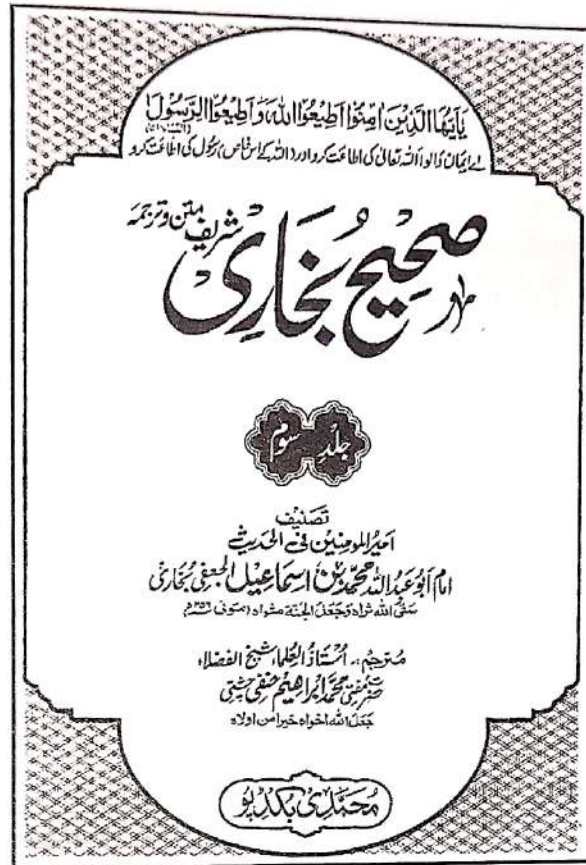
(1) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی روایت مختلف الفاظ سے ایک دوسری سند سے نقل کی ہے۔

(2) امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور سند سے یہ روایت ذکر فرمائی ہے۔<sup>(1)</sup>

قارئین کرام! بات واضح ہو گئی کہ اہل سنت کے محدثین و مفسرین کا عقیدہ ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو ولی عہد بنایا اُسے ہرگز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سنت نہیں کہا جائے گا۔ پھر بھی اب اس بات کو اور بھی واضح و صاف کرنے کے لیے صحیح بخاری سے خلیفہ دوم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خطبہ پیش کر رہے ہیں جو آپ نے آپ کی شہادت کے چند دنوں پہلے دیا تھا جس میں آپ نے خلیفہ کو مسلمانوں کے اختیار سے ہی مقرر کرنے پر زور دیا ہے۔



## صحیح بخاری: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ: مسلمانوں کے مشورے کے بغیر بیعت نہیں



کتاب البحارین

۷۵۷

بہارِ شریف (جز ۱) جلد ۱

1730- ابراہیم بن سعد نے صالح (بن کيسان) سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی انہوں نے کہا میں مہاجرین کے کچھ لوگوں کو قرآن حکیم پڑھا تھا ان میں سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک دفعہ میں میں ان کے گھر میں تھا (ابن اسحاق کی روایت میں ہے میں ان کے گھر آیا اور ان کو نہ پایا تو میں نے ان کی انتظار کی حتیٰ کہ وہ آ گئے) اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو آخری حج کیا ان کے ساتھ تھے (اور یہ سن بیس

۱۷۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَقْرَبَ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا اَنَا فِي مَنْزِلِهِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ لَمَّا اَخْبَرَهُ حَاجَةً حَاجَهَا اِذْ رَجَعَ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ لَوْ رَأَيْتَ



بخاری شریف (حرم) جلد سوم

۷۵۸

کتاب المعادین

رَجُلًا اتَى امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ فَقَالَ يَا امِيرَ  
 الْمُؤْمِنِينَ هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ  
 عُمَرُ لَقَدْ بَاتَعْتُ فُلَانًا قَوْلَ اللَّهِ مَا كُنْتَ بِنِعَةِ ابْنِي  
 بِحُكْمٍ إِلَّا قُلْتَهُ قَتَمْتُ فَقَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي إِنْ  
 شَاءَ اللَّهُ لَفَاتِمَ الْعَقِيَّةِ فِي النَّاسِ فَمَحَبَرُهُمْ  
 هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَفْضَحُوا أُمُورَهُمْ قَالَ  
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ  
 الْمُؤْمِنِينَ يَجْمَعُ رَمَاعَ النَّاسِ وَغَوَاةَهُمْ فَإِنَّهُمْ  
 هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى قُرْبِكَ حِينَ تَقُومُ فِي  
 النَّاسِ وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُطْبِرُهَا  
 عَنْكَ كُلُّ مُطْبِرٍ وَأَنْ لَا يَقُوهَا وَأَنْ لَا يَضَعُوهَا  
 عَلَى مَوَاضِعِهَا فَاثْمَلُ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا  
 دَارُ الْهَجْرَةِ وَالسُّنَّةُ تَتَخَلَّصُ بِأَهْلِ الْإِقْفَةِ  
 وَأَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُولَ مَا قُلْتُ مُتَمَجِّجًا فَيَقِي  
 أَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَاتِكَ وَيَضَعُونَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا  
 فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِي بِذَلِكَ  
 أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا  
 الْمَدِينَةَ لِي عُقُوبِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ  
 الْجُمُعَةِ عَجَلْتُ الرِّوَاخَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ  
 حَتَّى أَجِدَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بَنِي عُمَيْرٍ بَنِي نَفِيلٍ  
 جَالِسًا إِلَى رُكْنِي الْيَنْبَرِ فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسُّ  
 رُكْنِي رُكْنَهُ فَلَمَّ أَنْشَبَ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ  
 الْخَطَّابِ فَلَمَّا وَابَتْهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ  
 بَنِي عُمَيْرٍ بَنِي نَفِيلٍ لِيَقُولَنَّ الْعَقِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا  
 مِنْذُ اسْتُخْلِفَ فَانْكُرَ عَلَيَّ وَقَالَ مَا عَسَيْتُ أَنْ  
 يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْيَنْبَرِ  
 فَلَمَّا سَكَّتِ الْمُؤَذِّنُونَ قَامَ فَاتْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ  
 أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي قَاتِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قَدَّرَ  
 لِي أَنْ أَقُولَهَا لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيَّ أَجَلِي فَمَنْ

23 ہجری تھا) جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما میری طرف آئے تو کہا  
 کاش تم آج اس آدمی کو دیکھتے جو امیر المؤمنین (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) کے پاس  
 آیا اور کہا کیا تمہیں فلاں کے متعلق خبر ہے جو کہتا ہے اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
 وفات پا گئے تو میں فلاں (حضرت طلحہ بن عبید اللہ) کی بیعت کروں گا۔ بخدا  
 حضرت ابوبکر صدیق کی بیعت اچانک ہوئی تھی۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
 سخت غصہ میں آ گئے۔ پھر فرمایا میں ان شاء اللہ آج شام کو لوگوں کو خطاب کروں گا  
 اور میں ان کو ان لوگوں سے ڈراؤں گا جو ان کے حقوق غصب کرنا چاہتے ہیں۔  
 عبدالرحمن بن عوف نے کہا میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہما یہ سنا کر کیونکہ  
 موسم حج میں رذیلوں اور فسادوں کو جمع کرتا ہے جب آپ خطبہ کیا تو کھڑے ہوئے  
 گئے۔ یہی لوگ (آپ کے خطبہ کیلئے کھڑے ہونے کے وقت) آپ کے قریب  
 غلبہ کر لیں گے (اور آپ کے قریب عقلمند لوگوں کیلئے جگہ نہیں چھوڑیں گے) مجھے  
 اندیشہ ہے آپ خطبہ میں کوئی بات کریں گے یہ اس بات کو کسی اور نیت سے لوگوں  
 میں پورا پورا اٹھائیں گے، اڑائیں گے اور تشہیر کریں گے اور اس بات کی مراد نہ  
 پہچانیں گے اور اس کو اس کے مقام و محل پر نہیں رکھیں گے (یعنی اس کو غلط معنی پہنا  
 کر لوگوں تک پہنچائیں گے) آپ ٹھہر جائیں حتیٰ کہ آپ مدینہ منورہ پہنچ جائیں  
 مدینہ منورہ دار ہجرت اور رحمت ہے۔ وہاں سمجھ دار اور بزرگ کو منتخب کر کے ان کے  
 سامنے جو کہنا ہو بہت سوچ سمجھ کر کہیں۔ اس کی اس بات کو اہل علم محفوظ رکھیں گے  
 اور صحیح طریقہ سے اس کو اپنی جگہ پر رکھیں گے (جو اس کے مناسب ہے) یہ سن کر  
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میں ان شاء اللہ مدینہ منورہ پہنچ کر سب سے  
 پہلے خطبہ دوں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہم ذوالحجہ کے آخر میں مدینہ منورہ  
 آئے جب جمعہ المبارک کا دن آیا تو میں سورج جو چلتے ہی جلدی سے مسجد نبوی میں  
 پہنچا حتیٰ کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو منبر شریف کے کونے  
 کے پاس بیٹھا ہوا پایا۔ میں بھی ان کے پاس اتنا قریب بیٹھ گیا کہ میرا گھٹنا ان کے  
 گھٹنے کو مس کر رہا تھا۔ میں ابھی تھوڑا ہی ٹھہرا ہوں گا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ  
 تشریف لائے جب میں نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو میں نے حضرت سعید  
 بن زید بن عمرو بن نفیل سے کہا آپ آج شام ایسی بات کہیں گے جو بات آپ  
 نے جب بے خلیفہ بنے ہیں نہیں کہی۔ سعید بن زید نے میری بات تسلیم نہ کی اور  
 مجھے امید نہیں کہ وہ کوئی ایسی بات کہیں گے جس کو انہوں نے اس سے قبل نہیں کہا۔  
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے اور جب موزن خاموش ہو



## کتاب المحادیین

۷۵۹

بخاری و شریف (ترمذی جلد ۳)

مئے آپ کفرے ہوئے اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کی جس وہ لائق و مستحق ہے پھر فرمایا "اباعد" میں تم سے وہ بات کرنا والا ہوں جس کا کہنا میرے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔ میں نہیں جانتا شاید کہ میرے سامنے میری موت قریب ہے (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے موافقات میں سے جو آپ ان کی زبان پر جاری ہوا ایسے ہی واقع ہوا) جو اس کو سمجھ لے اور کماہنہ یاد کرنے تو اس کی سواری جہاں بھی پہنچے وہ اس کو بیان کرے (اس میں اہل علم و ضبط کیلئے مفروں میں تبلیغ کرنے پر ترغیب ہے) اور جس کو یہ اندیشہ ہو کہ اس نے اس کو سمجھا نہیں تو میں کسی کیلئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ پر جھوٹ باندھے۔ بلاشبہ اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ کی کتاب نازل فرمائی۔ اللہ جل ذکرہ نے جو کچھ آپ پر نازل فرمایا ان میں سے آیت رجم بھی تھی (وہ یہ ہے الشیخ والشیخۃ الخا زینا فارجموہما البتہ) ہم اس آیت رجم کو پڑھا اور سمجھا اور بہت اچھی طرح یاد رکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے (شادی شدہ) کو رجم کا حکم دیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا مجھے اس بات کا خوف کہ کہیں اگر لوگوں پر طویل زمانہ نزلنے کے بعد کوئی کہنے والا کہے اللہ کی قسم ہم کتاب اللہ میں رجم کی آیات (یا حکم) نہیں پاتے چنانچہ ایک فریضہ کے ترک کے باعث جس کو اللہ عزوجل نے نازل فرمایا گمراہ ہو جائیں اور رجم اللہ عزوجل کی کتاب میں حق اور ثابت ہے جو زنا کرے جب کہ وہ محسن ہو مرد ہو یا عورت جبکہ ان پر گواہی ثابت ہو جائے یا ناجائز حمل ہو جائے یا وہ اقرار کرے۔ پھر اللہ عزوجل کی کتاب میں جو پڑھتے تھے اس میں یہ بھی ہے کہ تم اپنے آباء کے نسب سے مت اعراض کرو کیونکہ یہ تمہارا کفران نعمت ہے۔ کہ تم اپنے باپ دادا کے نسب سے اعراض کر دیا (شک ہے کہ قرآن میں بھی تھا) تمہارا کفران نعمت ہے کہ اپنے باپ دادا کے نسب سے اعراض کرو۔ خبردار سنو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مدح میں مبالغہ نہ کرو جب کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی تعریف میں مبالغہ کیا گیا (کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہا السلام کو خدا کا بیٹا بنا دیا تھا) ہاں اس طرح کہو کہ وہ اللہ عزوجل کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر سنو مجھے خبر پہنچی ہے تم میں سے کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اللہ کی قسم اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو میں فلاں (حضرت طلحہ بن عبید اللہ) کی بیعت کروں گا کسی مرد کا یہ کہنا اس کو دھوکہ میں نہ ڈالے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک تھی اور وہ پوری ہو گئی۔ سنو یہی طرح تھی لیکن اللہ عزوجل نے اس کے شر کے بچا لیا تم میں سے کوئی بھی فضل و شرف میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثل نہیں۔ ہماری گردنیں اس تک

عَقَلَهَا وَوَعَاَهَا فَلْيَحْدِثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أُحِلُّ لَأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ وَاللَّهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُضِلُّوا بِتَرْكِ قَرِيبَةِ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِيَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِعْصَارُ ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آيَاتِنَا فَإِنَّهُ كُفِّرَ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آيَاتِنَا أَوْ إِنْ كُفِّرَ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آيَاتِنَا أَلَا تَمُورُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ يَقُولُ وَاللَّهِ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فَلَانًا فَلَا يَغْتَرُّنَ أَمْرُو أَنْ يَقُولَ إِنَّمَا كَانَتْ بَيِّنَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلَنَنْتَ وَتَمَكَّتْ أَلَا وَانْهَاقًا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ وَفِي خَرَفَا وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ يَقْطَعُ الْأَغْنَاقَ إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يَبَايِعُهُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ نِفَرَةً أَنْ يَقْتُلَا وَانْهَاقًا قَدْ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا حِينَ تَوَلَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَنْصَارَ خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَفِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُ لَا بِيْ بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ الطُّلُقُ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا هُنَا مِنْ







کتاب المحاربین

۷۶۱

بشار شریف (مترجم) جلد سوم

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا میں ناپسند سمجھا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نمارض کروں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بات چیت شروع کی اور وہ مجھ سے زیادہ حلیم و باوقار تھے۔ اللہ کی قسم جو تقریر میں نے اپنے ذہن میں تیار کر رکھی اور مجھے بہت پسند تھی وہ تقریر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فی البدیہہ کر دی اور انہوں نے کوئی بات نہیں چھوڑی یا اس سے بہتر کہہ دی حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا اے انصار تم نے جو فضائل بیان کئے تم اس کے اہل ہو اور یہ خلافت سوائے اس قبیلہ قریش کے سوچی بھی نہیں جاسکتی قریش پورے عرب میں باعتبار نسب اور گھر کے افضل ہیں اور میں تمہارے لئے ان دونوں میں سے ایک سے راضی ہوں۔ تم ان دونوں میں سے جس کی چاہو بیعت کر لو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا حالانکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اس بات (کہ ان میں سے کسی ایک کی بیعت کر لو) کے سوا میں نے کوئی بات ناپسند نہیں سمجھی۔ بخدا حال یہ ہے کہ مجھے آگے کر کے بغیر کسی گناہ کے میری گردن اڑادی جائے بہ نسبت اس کے کہ میں ایسی قوم کا امیر بنوں جن میں

عِنْدَ الْمَوْتِ نَسِينَا لَا أَحَدَهُ إِلَّا فَقَالَ قَائِلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِنَّا جُدُّنَاهَا الْمُحْكَمُ وَعَذِيقُهَا الْمَرْجَبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكُفِّرُ اللَّفْظُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ حَتَّى فُهِقَتْ مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَقُلْتُ أَبْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعْتُهُ الْأَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَتَلَ اللَّهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ وَإِنَّا وَاللَّهِ مَا وَجَدْنَا فِيهَا حَضَرَنا مِنْ أَمِيرٍ أَقْوَى مِنْ مَّبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِينَا أَنْ فَارِقَنَا الْقَوْمُ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةً أَنْ يُبَايَعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا لِقَامًا بِأَبْعَاهُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَلَمَّا نَخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ فَسَادًا فَحَسَنَ بَايَعِ رَجُلًا عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَلَّا يُبَايَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَفَرَّةٌ أَنْ يُفْتَلَا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ اے اللہ اگر یہ کہ موت کے وقت میرا نفس مجھے بہکا دے تو دوسری بات ہے۔ اس وقت ایسا نہیں ہے انصار میں سے کسی کہنے والے نے کہا (وہ حباب بن منذر بدری تھے) میں گاڑی ہوئی وہ خشک لکڑی ہوں جس خارش زدہ اونٹ اپنا جسم رگڑ کر خارش دور کرتا ہے۔ میں وہ پھل دار درخت ہوں جس میں پھل کے بوجھ کی وجہ سے تھوٹی لگا دی گئی ہو (یعنی قوم میں معتمد صاحب شرف ہوں جس کی رائے کی جاتی ہے) ہم (یعنی انصار) سے ایک امیر ہو گا اور اے قریش کے گروہ تم میں سے ایک امیر ہو گا۔ پھر شور و غل زیادہ ہو گیا اور آوازیں بلند ہونے لگیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا حتیٰ کہ مجھے اختلاف کا اندیشہ لاحق ہوا تو میں نے کہا اے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ پھیلاؤ (میں تمہاری بیعت کروں) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ پھیلا یا تو میں نے ان کی بیعت کی اور مہاجرین نے بھی ان کی بیعت کی۔ پھر انصار نے ان کی بیعت کی اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر غالب آ گئے۔ میں ان سے کسی کہنے والے نے کہا تم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا (یعنی خزانہ لانی اور سلب قوت کے باعث مقتول کی شکل کر دیا) میں نے کہا اللہ عز و جل نے حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کیا ہے حضرت عمر فاروق نے کہا بخدا ہم ہم جس معاملہ میں پڑے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین) ان معاملات میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت سے کو امر قوی تر نہیں پایا۔ ہمیں یہ اندیشہ تھا اگر ہم لوگوں کو چھوڑ دیں اور کسی کی بیعت نہ ہو یہ لوگ ہمارے بعد ان میں سے کسی کی بیعت کر لیں اس کے بعد لوگ کسی کی بیعت کریں گے تو پھر یا تو ہم ایسی بات میں ان کے تابع ہو جائیں جو ہمیں پسند نہیں۔ یا ہم ان کی مخالفت کرتے تو فساد برپا ہو جاتا چنانچہ جس نے مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی شخص سے بیعت کی تو نہ اس کی پیروی کی جائے اور اس کے تابعین کی کہ اس نے اپنے آپ اور اپنے ساتھی اور دونوں نے اپنی عزتوں کو ہلاکت کیلئے پیش کر دیا ہے۔





ابراہیم بن سعد نے صالح (بن کیسان) سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا: میں مہاجرین کے کچھ لوگوں کو قرآن حکیم پڑھاتا تھا اُن میں سے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک دفعہ مئی میں اُن کے گھر میں تھا۔ (ابن اسحاق کی روایت میں ہے میں اُن کے گھر آیا اور اُن کو نہ پایا تو میں نے اُن کا انتظار کیا حتیٰ کہ وہ آ گئے) اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو آخری حج کیا اُن کے ساتھ تھے (اور یہ سن 23 ہجری تھا) جب حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ واپس میری طرف آئے تو کہا کاش تم آج اس آدمی کو دیکھتے جو امیر المؤمنین (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا اور کہا کیا تمہیں فلاں کے متعلق خبر ہے جو کہتا ہے اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو میں فلاں (حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ) کی بیعت کروں گا، بخدا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہو گئی تھی۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سخت غصے میں آ گئے، پھر فرمایا میں ان شاء اللہ آج شام کو لوگوں کو خطاب کروں گا اور میں اُن کو اُن لوگوں سے ڈراؤں گا جو اُن کے حقوق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ایسا نہ کرو کیوں کہ موسم حج میں رزیلوں اور فسادپوں کو جمع کرتا ہے جب آپ خطبہ کے لیے کھڑے ہوں گے یہی لوگ (آپ کے خطبے کے لیے کھڑے ہونے کے وقت) آپ کے قریب غلبہ کر لیں گے (اور آپ کے قریب عقلمند لوگوں کے لیے جگہ نہیں چھوڑیں گے) مجھے اندیشہ ہے آپ خطبے میں کوئی بات کریں گے یہ اُس بات کو کسی اور نیت سے لوگوں میں پورا۔ پورا اٹھائیں گے، اڑائیں گے اور تشہیر کریں گے اور اُس بات کی مراد نہ پہچانیں گے اور اُس کو اُس کے مقام و محل پر نہیں رکھیں گے (یعنی اُس کو غلط معنی پہنا کر لوگوں تک پہنچائیں گے) آپ ٹھہر جائیں حتیٰ کہ آپ مدینہ منورہ پہنچ جائیں، مدینہ منورہ دارِ ہجرت اور سنت ہے۔ وہاں سمجھ دار اور بزرگ کو منتخب کر کے اُن کے سامنے جو کہنا ہو بہت سوچ سمجھ کر کہیں۔ اُس کی اس بات کو اہل علم محفوظ رکھیں گے اور صحیح طریقے سے اس کو اپنی جگہ پر رکھیں گے (جو اُس کے مناسب ہو) یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میں ان شاء اللہ مدینہ منورہ پہنچ کر سب سے پہلے خطبہ دوں گا۔ حضرت



ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم ذی الحجہ کے آخر میں مدینہ منورہ آئے، جب جمعۃ المبارک کا دن آیا تو میں سورج ڈھلتے ہی جلدی سے مسجد نبوی میں پہنچا حتیٰ کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو ممبر شریف کے کونے کے پاس بیٹھا ہوا پایا۔ میں بھی اُن کے پاس اتنا قریب بیٹھ گیا کہ میرا گھٹنا اُن کے گھٹنے کو مس کر رہا تھا۔ میں ابھی تھوڑا ہی ٹھہرا ہوں گا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جب میں نے اُن کو آتے ہوئے دیکھا تو میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے کہا: آپ آج شام ایسی بات کہیں گے جو بات آپ نے جب سے خلیفہ بنے ہیں نہیں کہی۔ سعید بن زید نے میری بات تسلیم نہ کی اور مجھے امید نہیں کہ وہ کوئی ایسی بات کہیں گے جس کو اُنہوں نے اس سے قبل نہیں کہا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ممبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے اور جب مؤذن خاموش ہو گئے، آپ کھڑے ہوئے، اللہ جلّ جلالہ کی حمد و ثنا کی جس کا وہ لائق اور مستحق ہے پھر فرمایا: ”انا بعد! میں تم سے وہ بات کرنے والا ہوں جس کا کہنا میرے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔ میں نہیں جانتا شاید کہ میرے سامنے میری موت قریب ہے (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے موافقات میں سے جو آپ اُن کی زبان پر جاری ہوا ایسے ہی واقع ہوا) جو اس کو سمجھ لے اور کما حقہ یاد کرے تو اُس کی سواری جہاں بھی پہنچے وہ اس کو بیان کرے.... پھر سنو مجھے خبر پہنچی ہے تم میں سے کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اللہ کی قسم! اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو میں فلاں (حضرت طلحہ بن عبید اللہ) کی بیعت کروں گا، کسی مرد کا یہ کہنا اُس کو دھوکے میں نہ ڈالے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک تھی اور وہ پوری ہو گئی۔ سنو! یہ اسی طرح تھی لیکن اللہ جلّ جلالہ نے اُس کے شر سے بچا لیا، تم میں سے کوئی بھی فضل و شرف میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثل نہیں۔ ہماری گردنیں اُس تک پہنچ سکیں (انقطاع گردن اُس کو دیکھنے کے امتناع سے تعبیر کیا گیا ہے) جس نے کسی شخص کی مسلمانوں کے باہم مشورے کے بغیر بیعت کی۔ نہ اُس کی پیروی کی جائے نہ اُس کے متبعین کی کہ (اُس نے اپنے آپ کو اور اپنے ساتھی اور اپنی عزتوں کو) قتل کے لیے پیش کر دیا ہے۔.... (1)



ایسی ہی ایک صحیح روایت دوسرے طریق سے 'مسند احمد' میں ہے :

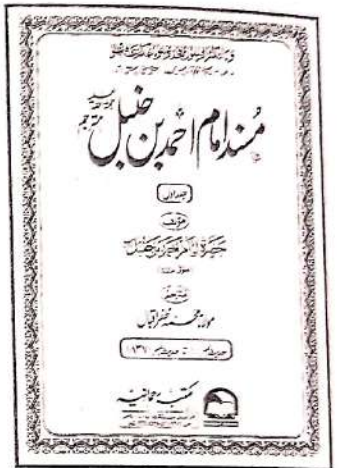
## مسند احمد کی صحیح روایت

مسند الخلفاء الراشدين ۳۳۲ مسند الامام احمد بن حنبل

### حَدِيثُ السَّقِيفَةِ

#### حدیث سقیفہ

(۳۹۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى رَحِيلِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَتِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَنْتَظِرُهُ وَذَلِكَ بِيَمْنَى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ فَلَانًا يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَايَعْتُ فَلَانًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي قَائِمٌ الْعِشْيَةِ فِي النَّاسِ فَمَحَدَرُهُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَفْصِلُوهُمْ أَمْرَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَقْبَلْ فَإِنَّ الْمَرْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ وَغَوَاةَهُمْ وَإِنَّهُمْ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ إِذَا قُمْتُ فِي النَّاسِ فَأَخْشَى أَنْ تَقُولَ مَقَالَةً يَطِيرُ بِهَا أَوْلِيكَ فَلَا يَعُومُهَا وَلَا يَصْعُومُهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا وَلَكِنْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهَجْرَةِ وَالسَّيَةِ وَتَخْلُصَ بِعِلْمَاءِ النَّاسِ وَأَشْرَافِهِمْ فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مَتَمَكِّنًا فَيَعُونَ مَقَالَاتِكَ وَيَصْعُومُونَهَا مَوَاضِعَهَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْنَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ سَالِمًا صَالِحًا لَأُكَلِّمَنَّ بِهَا النَّاسَ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عَقَبِ ذِي الْحِجَّةِ وَكَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَجَلْتُ الرِّوَاخَ صَكَّةَ الْأَعْمَى فَقُلْتُ لِمَالِكٍ وَمَا صَكَّةُ الْأَعْمَى قَالَ إِنَّهُ لَا يَبَالِي أَى سَاعَةٍ خَرَجَ لَا يَعْرِفُ الْحَرَ وَالْبَرْدَ وَنَحْوَ هَذَا فَوَجَدْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ عِنْدَ رُكْنِ الْمِنْبَرِ الْأَيْمَنِ قَدْ سَبَقَنِي فَجَلَسْتُ حِذَانَهُ تَحُكُّ رُكْبَتَهُ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ طَلَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قُلْتُ لَيَقُولَنَّ الْعِشْيَةَ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ مَقَالَةً مَا قَالَهَا عَلَيْهِ أَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ فَأَنْكَرَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ فَبَجَلَسَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَدُّونَ قَامَ فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنِّي قَائِلٌ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا لَا أَذْرى لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيَّ أَجَلِي كَمَنْ وَغَاها وَعَقَلَهَا فَلْيَحْدِثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَمَنْ لَمْ يَعْهَدْهَا فَلَا أَجَلَ لَهُ أَنْ يَكْلِبَ عَلَى إِنْ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَفَرَّانَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَضْلُوا بِتَرْكِ قِرْبَضِهِ قَدْ أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْجَمُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ رَزَى إِذَا





### مسند الخلفاء الراشدين

۳۳۳

مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ أَوْ الْحَجَلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ أَلَا وَإِنَّا قَدْ كُنَّا نَقْرَأُ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ أَلَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرَبُوا كَمَا أُطْرِيَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَايَعْتُ فَلَانًا فَلَا يَغْتَرَنَّ امْرُؤٌ أَنْ يَقُولَ إِنَّ بَيْعَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ فَلْتَةً أَلَا وَإِنَّهَا كَانَتْ كَذَلِكَ أَلَا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَفَى شَرِّهَا وَلَيْسَ فِيكُمْ الْيَوْمَ مَنْ تَقْطَعُ إِلَيْهِ الْأَعْنَاقُ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا وَإِنَّهُ كَانَ مِنْ خَيْرِنَا حِينَ تُوَفِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُمَا تَخَلَّفُوا فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخَلَّفَتْ عَنَّا الْأَنْصَارُ بِأَجْمَعِهَا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا نُوْمُهُمْ حَتَّى لَقِينَا رَجُلَانِ صَالِحَانِ قَدْ كَرَا لَنَا الَّذِي صَنَعَ الْقَوْمُ فَقَالَا آيِنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْتُ نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَا لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوهُمْ وَاقْضُوا أَمْرَكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَنَأْتِيَهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى جِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَإِذَا هُمْ مُجْتَمِعُونَ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ رَجُلٌ مِثْلِي فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَا لَهُ قَالُوا وَجِعٌ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَامَ خَطِيبُهُمْ فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَتَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِتَابَةُ الْإِسْلَامِ وَأَنْتُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ مِنَّا وَقَدْ دَقَّتْ دَافَةُ مِنْكُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْزِلُونَا مِنْ أَصْلَانَا وَيَحْضُنُونَا مِنَ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ قَدْ زَوَّرْتُ مَقَالَةَ أَعْجَبَنِي أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَهَا بَيْنَ يَدَيِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ كُنْتُ أَدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ وَهُوَ كَانَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رِسْلِكَ فَكِرِهْتُ أَنْ أُغْصِبَهُ وَكَانَ أَعْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ وَاللَّهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَنِي فِي تَرْوِيرِي إِلَّا قَالَهَا فِي بَيْدِيهِتِهِ وَأَفْضَلَ حَتَّى سَكَتَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا ذَكَرْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ أَهْلُهُ وَلَمْ تَعْرِفِ الْعَرَبُ هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا لِهَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ أَيُّهُمَا شِئْتُمْ وَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيدَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَلَمْ أَكْرَهُ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا وَكَانَ وَاللَّهِ أَنْ أَقْدَمَ فَتَضَرَّبَ عُنُقِي لَا يَقْرُبُنِي ذَلِكَ إِلَى إِثْمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا أَنْ تَغَيَّرَ نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا جَذِيلُهَا الْمُحَكِّكُ وَعَدَيْقُهَا الْمَرْجَبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ لِسَائِلِكَ مَا مَعْنَى أَنَا جَذِيلُهَا الْمُحَكِّكُ وَعَدَيْقُهَا الْمَرْجَبُ قَالَ كَأَنَّهُ يَقُولُ أَنَا ذَاهِيَتُهَا قَالَ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ حَتَّى خَشِيتُ الْإِخْتِلَافَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَهُ



مُسْنَدُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ ۲۳۳

الْأَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدًا فَقَتَلَ اللَّهُ سَعْدًا وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْنَا فِيهَا حَضْرًا أَمْرًا هُوَ أَقْوَى مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَشِينَا أَنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةً أَنْ يُحْدِثُوا بَعْدَنَا بَيْعَةً فَإِمَّا أَنْ تَتَابِعَهُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَإِمَّا أَنْ نُخَالِفَهُمْ فَيَكُونَ فِيهِ فَسَادٌ فَمَنْ بَايَعَ أَمِيرًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةِ الْمُسْلِمِينَ فَلَا بَيْعَةَ لَهُ وَلَا بَيْعَةَ لِلَّذِي بَايَعَهُ تَغَرُّةً أَنْ يَقْتُلَا قَالَ مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ لَقِيَاهُمَا عُيْمَرُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ الَّذِي قَالَ أَنَا جَدُّيْهَا الْمُحَكِّكُ وَعَدِيُّهَا الْمُرَجَّبُ الْحَبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ [صححه البخارى (٢٤٦٢) ومسلم (١٦٩١) وابن حبان (٤١٤)] [راجع: ١٥٤، ١٥٦، ٢٤٩]

(۳۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں جو آخری حج کیا ہے، یہ اس زمانے کی بات ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنی سواری کے پاس واپس آئے، میں انہیں پڑھایا کرتا تھا، انہوں نے مجھے اپنا انتظار کرتے ہوئے پایا، اس وقت ہم لوگ منیٰ میں تھے، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آتے ہی کہنے لگے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں فلاں شخص سے بیعت کر لوں گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج رات کو میں کھڑا ہو کر لوگوں کو اس گروہ سے بچنے اور احتیاط کرنے کی تاکید کروں گا جو خلافت کو غصب کرنا چاہتے ہیں، لیکن میں نے ان سے عرض کیا امیر المؤمنین! آپ ایسا نہ کیجئے، کیونکہ حج میں ہر طرح کے لوگ شامل ہوتے ہیں، شریک بھی ہوتے ہیں اور گھٹیا سوچ رکھنے والے بھی، جب آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کچھ کہنا چاہیں گے تو یہ آپ پر غالب آ جائیں گے، مجھے اندیشہ ہے کہ آپ اگر کوئی بات کہیں گے تو یہ لوگ اسے اڑالے جائیں گے، صحیح طرح اسے یاد نہ رکھ سکیں گے اور صحیح عمل پر اسے محمول نہ کر سکیں گے۔

البتہ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے جائیں، جو کہ دارالحرۃ اور دارالسنۃ ہے، اور خالصۃ علماء اور معززین کا گہوارہ ہے، تب آپ جو کہنا چاہتے ہیں کہہ دیں اور خوب اعتماد سے کہیں، وہ لوگ آپ کی بات کو سمجھیں گے بھی اور اسے صحیح محمل پر بھی محمول کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا اگر میں مدینہ منورہ صحیح سالم پہنچ گیا تو سب سے پہلے لوگوں کے سامنے یہی بات رکھوں گا۔

ذی الحجہ کے آخر میں جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو جمعہ کے دن میں اندھوں سے ٹکراتا ہوا صبح ہی مسجد میں پہنچ گیا، راوی نے ”اندھوں سے ٹکراتے“ کا مطلب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کسی خاص وقت کی پرداہ نہیں کرتے تھے، اور نہ ہی گرمی سردی وغیرہ کو خاطر میں لاتے تھے (جب دل چاہتا آ کر منبر پر رونق افروز ہو جاتے) بہر حال! میں نے منبر کی دائیں جانب حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو بیٹھے ہوئے پایا جو مجھ سے سبقت لے گئے تھے، میں بھی ان کے برابر جا کر بیٹھ گیا، اور میرے گھٹنے ان کے گھٹنے سے رگڑ کھا رہے تھے۔



مسند الخلفاء الراشدين ۳۳۵

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لاتے ہوئے نظر آئے، میں نے انہیں دیکھتے ہی کہا کہ آج یہ اس منبر سے ایسی بات کہیں گے جو اس سے پہلے انہوں نے کبھی نہ کہی ہوگی، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اس پر تعجب کا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ مجھے تو نہیں لگتا کہ یہ کوئی ایسی بات کہیں جواب سے پہلے نہ کہی ہو، اسی اثناء میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آ کر منبر پر تشریف فرما ہو گئے۔

جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہوا تو سب سے پہلے کھڑے ہو کر انہوں نے اللہ کی حمد و ثناء کی، پھر ”اما بعد“ کہہ کر فرمایا لوگو! میں آج ایک بات کہنا چاہتا ہوں جسے کہنا میرے لیے ضروری ہو گیا ہے، کچھ خبر نہیں کہ شاید یہ میری موت کا پیش خیمہ ہو، اس لئے جو شخص اسے یاد رکھ سکے اور اچھی طرح سمجھ سکے، اسے چاہئے کہ یہ بات وہاں تک لوگوں کو پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری جاسکتی ہو اور جو شخص اسے یاد نہ رکھ سکے، اس کے لئے مجھ پر جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حق کے ساتھ بھیجا، ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور ان پر نازل ہونے والے احکام میں رجم کی آیت بھی شامل تھی، جسے ہم نے پڑھا، اور یاد کیا، نیز نبی علیہ السلام نے بھی رجم کی سزا جاری فرمائی اور ان کے بعد ہم نے بھی یہ سزا جاری کی، مجھے خطرہ ہے کہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد کوئی یہ نہ کہنے لگے کہ ہمیں تو کتاب اللہ میں رجم کی آیت نہیں ملتی، اور وہ اللہ کے نازل کردہ ایک فریضے کو ترک کر کے گمراہ ہو جائیں۔

یاد رکھو! اگر کوئی مرد یا عورت شادی شدہ ہو کر بدکاری کا ارتکاب کرے اور اس پر گواہ بھی موجود ہوں، یا عورت حاملہ ہو، یا وہ اعتراف جرم کر لے تو کتاب اللہ میں اس کے لئے رجم کا ہونا ایک حقیقت ہے، یاد رکھو! ہم یہ بھی پڑھتے تھے کہ اپنے آباؤ اجداد سے اعراض کر کے کسی دوسرے کی طرف نسبت نہ کرو کیونکہ ایسا کرنا کفر ہے۔

یاد رکھو! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حد سے زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا، مجھے اس طرح مت بڑھانا، میں تو محض اللہ کا بندہ ہوں، اس لئے تم بھی مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہی کہو۔

مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ آپ لوگوں میں سے بعض لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ جب عمر مر جائے گا تو ہم فلاں شخص کی بیعت کر لیں گے، کوئی شخص اس بات سے دھوکہ میں نہ رہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک اور جلدی میں ہوئی تھی، ہاں! ایسا ہی ہوا تھا، لیکن اللہ نے اس کے شر سے ہماری حفاظت فرمائی، لیکن اب تم میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسا کوئی شخص موجود نہیں ہے جس کی طرف گردنیں اٹھ سکیں۔

ہمارا یہ واقعہ بھی سن لو کہ جب نبی علیہ السلام کا وصال مبارک ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہے، جبکہ انصار سب سے کٹ کر مکمل طور پر سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے، اور مہاجرین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اکٹھے ہونے لگے، میں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمارے ساتھ انصاری بھائیوں کی طرف چلیے۔

چنانچہ ہم ان کے پیچھے روانہ ہوئے، راستے میں ہمیں دو نیک آدمی ملے، انہوں نے ہمیں بتایا کہ لوگوں نے کیا کیا ہے؟



﴿مُسْنَدُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ﴾ ۳۳۶ ﴿

ابھ ہم سے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ آپ ان کے پاس نہ جائیں تو بہتر ہے، آپ اپنا معاملہ خود طے کر لیجئے، میں نے کہا کہ نہیں! ہم ضرور ان کے پاس جائیں گے۔ چنانچہ ہم سقیفہ بنی ساعدہ میں ان کے پاس پہنچ گئے، وہاں تمام انصار اکٹھے تھے، اور ان کے درمیان میں ایک آدمی چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہوا تھا، میں نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے پوچھا کہ انہیں کیا ہوا؟ لوگوں نے بتایا کہ بیمار ہیں۔

بہر حال! جب ہم بیٹھ گئے تو ان کا ایک مقرر کھڑا ہوا اور اللہ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد کہنے لگا کہ ہم اللہ کے انصار و مددگار ہیں، اور اسلام کا لشکر ہیں، اور اے گروہ مہاجرین! تم ہمارا ایک گروہ ہو، لیکن اب تم ہی میں سے کچھ ہماری جڑیں کاٹنے لگے ہیں، وہ ہماری اصل سے جدا کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور ہمیں کاروبار خلافت سے الگ رکھنا چاہتے ہیں۔

جب وہ اپنی بات کہہ کر خاموش ہوا تو میں نے بات کرنا چاہی کیونکہ میں اپنے دل میں ایک بڑی عمدہ تقریر سوچ کر آیا تھا، میرا ارادہ یہ تھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کچھ کہنے سے پہلے میں اپنی بات کہہ لوں، میں نے اس میں بعض سخت باتیں بھی شامل کر رکھی تھیں لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ حلیم اور باوقار تھے، انہوں نے مجھے روک دیا، میں نے انہیں ناراض کرنا مناسب نہ سمجھا، کیونکہ وہ مجھ سے بڑے عالم اور زیادہ پروقار تھے۔

بخدا! میں نے اپنے ذہن میں جو تقریر سوچ رکھی تھی، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کا ایک کلمہ بھی نہ چھوڑا اور فی البدیہہ وہ سب کچھ بلکہ اس سے بہتر کہہ دیا جو میں کہنا چاہتا تھا، یہاں تک کہ انہوں نے اپنی تقریر ختم کر لی، اس تقریر کے دوران انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اپنی جو نیکیاں ذکر کی ہیں، آپ ان کے اہل اور حقدار ہیں، لیکن خلافت کو پورا عرب قریش کے اسی قبیلے کا حق سمجھتا ہے کیونکہ یورے عرب میں حسب نسب اور جگہ کے اعتبار سے یہ لوگ ”مرکز“ شمار ہوتے ہیں، میں آپ کے لئے ان دو میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کی تجویز پیش کرتا ہوں، آپ جس مرضی کو منتخب کر لیں، یہ کہہ کر انہوں نے میرا اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔

مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پوری تقریر میں یہ بات اچھی نہ لگی، بخدا! میں یہ سمجھتا تھا کہ اگر مجھے آگے بڑھایا جائے تو میری گردن اڑادی جائے، مجھے یہ بہت بڑا گناہ محسوس ہوتا تھا کہ میں ایک ایسی قوم کا حکمران بنوں جس میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسا شخص موجود ہو، البتہ اب موت کے وقت آکر میرا مزاج بدل گیا ہے (یہ کس نفسی کے طور پر فرمایا گیا ہے)

انصار کے ایک آدمی نے کہا کہ مجھے ان معاملات کا خوب تجربہ ہے اور میں اس کے بہت سے پھلوں کا بوجھ لادے رہا ہوں، اے گروہ قریش! ایک امیر ہم میں سے ہوئے اور ایک امیر تم میں سے ہوگا، اس پر شور و شغب بڑھ گیا، آوازیں بلند ہونے لگیں اور مجھے خطرہ پیدا ہو گیا کہ کہیں جھگڑا نہ ہو جائے، یہ سوچ کر میں نے فوراً کہا ابوبکر! اپنا ہاتھ بڑھائیے، انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے ان کی بیعت کر لی، یہ دیکھ کر مہاجرین نے بھی بیعت کر لی اور انصار نے بھی بیعت کر لی، اور ہم وہاں سے کود کر



### مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۳۷

مُسْنَدُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

آگئے، اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ وہیں رہ گئے۔

کسی نے کہا کہ تم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مار ڈالا، میں نے کہا اللہ نے ایسا کیا ہوگا (ہم کیا کر سکتے ہیں؟) اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! آج ہمیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے واقعے سے زیادہ مضبوط حالات کا سامنا نہیں ہے، ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر لوگ جدا ہو گئے اور اس وقت کوئی خلیفہ نہ ہو تو وہ کسی سے بیعت کر لیں گے، اب یا تو ہم کچھ ناپسندیدہ فیصلوں پر انہیں اپنے اتباع پر قائم کریں، یا پھر ہم ان کی مخالفت میں احکام جاری کریں، ظاہر ہے کہ اس صورت میں فساد ہوگا۔

اس لئے یاد رکھو! جو شخص مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی شخص کی بیعت کرے گا اس کی بیعت کا کوئی اعتبار نہیں، اور نہ ہی وہ اس شخص کے ہاتھ پر صحیح ہوگی جس سے بیعت لی گئی ہے، اس اندیشے سے کہ کہیں وہ دونوں قتل نہ ہو جائیں۔

(۲۹۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَلْحَارِثِ بْنِ الْخَزَرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَقَالَ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ [صححه البخاری و صححه مسلم و سیاتی برقم (۱۳۱۲۵) سیاتی فی مسند أنس: ۱۳۱۲۵]

### ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ..... اس لیے یاد رکھو! جو شخص مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی شخص کی بیعت کرے گا اُس کی بیعت کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی وہ اُس شخص کے ہاتھ پر صحیح ہوگی جس سے بیعت لی گئی ہے، اس اندیشے سے کہ کہیں وہ دونوں قتل نہ ہو جائیں۔

شیخ ارتودوٹ نے اس روایت کی سند کو مسلم کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(۱)</sup>

قارئین کرام! یزید پلید کی ولی عہدی کو ثابت کرنے کے لیے جو اہل علم سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنے کو بنیادی دلیل بناتے ہیں کیا انہوں نے ان صحیح روایتوں کا مطالعہ نہیں کیا؟

جب مقرر ہونے والے دوم خلیفہ راشد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خود یہ خطبہ دے رہے ہیں کہ اب (جو کوئی) بغیر مسلمانوں کے مشورے کے بیعت لے گا اُس کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا تو یزید کی ولی عہدی جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بغیر مشورے کے اور صلح حسن کی شرط کو توڑ کر کی تھی کیا یہ خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نافرمانی نہیں ہے؟



## امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما - پنجم خلیفہ راشد

### امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی بیعت

اسی سال یعنی 40 ہجری میں اُن کے باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی۔ سب سے پہلے قیس بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ اپنا ہاتھ آگے کریں میں آپ کی بیعت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کی سنت اور مفسدین سے جنگ کرنے پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا، ”اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی کافی ہے۔ یہ سب شرطوں کو شامل ہے، اس کے بعد لوگوں نے بیعت کر لی۔<sup>(1)</sup>

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُن کے لشکر کے چالیس ہزار آدمیوں نے موت تک اُن کا ساتھ دینے کے وعدے سے بیعت کی تھی۔ یہ اُس وقت کا واقعہ ہے جب وہ اُن لوگوں سے شام کے متعلق کچھ باتیں بیان کرتے تھے۔ مگر اس اثنا میں کہ وہ روانگی کی تیاریاں کر رہے تھے کہ شہید ہو گئے۔ حق یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اُسے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ غرض کہ جب وہ شہید ہو گئے اور لوگوں نے بڑے صاحب زادے امام حسن رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی تو آپ کو یہ خبر ملی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اہل شام کو ہمراہ لے کر اُن پر حملہ کرنے والے ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ اور اُن کا لشکر جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی تیار ہو کر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لیے کوفہ سے روانہ ہوئے۔<sup>(2)</sup>

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی مدتِ خلافت صرف چھ ماہ تھی۔<sup>(3)</sup>

خلافتِ امام حسن رضی اللہ عنہ تقریباً 6 ماہ رہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی 30 سال خلافتِ راشدہ کی حدیث میں شامل ہوتی ہے۔ یعنی سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما پنجم خلیفہ راشد ہیں۔

1. اکمل فی تاریخ (اردو)، 2/756

2. اکمل فی تاریخ (اردو)، 3/25

3. اکمل فی تاریخ (اردو)، 2/756





**امام ترمذی فرماتے ہیں:** اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں ان دونوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا۔  
یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

کئی راویوں نے اسے سعید بن جبہ نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق یہ صرف اُن سے ہی منقول ہے۔<sup>(1)</sup>

### شرح:

اہل سنت والجماعت، بریلوی مسلک کے مشہور شارح ”علامہ محمد یاسین قصوری نقشبندی“ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

”احادیث کے باب میں دو مسائل بیان کیے گئے ہیں:

(1) خلافت علی منہاج النبوۃ کی مدت

(2) انعقاد خلافت کا طریقہ کار، اس کی تفصیل سطور ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

1. خلافت علی منہاج النبوۃ کی مدت: پہلی حدیث باب میں خلافت علی منہاج النبوۃ کی مدت تیس سال بیان کی گئی ہے اور اس کے بعد ملوکیت کا دور شروع ہو جائے گا، خلفائے اربعہ مع حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا مجموعی دور خلافت تیس سال کا عرصہ بنتا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہیں:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت دو سال چند ماہ، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافت 10 سال چھ ماہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت 13 سال، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دور خلاف 6 سال اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا دور 6 ماہ۔<sup>(2)</sup>

خلیفہ راشد امیر المؤمنین سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی مدت خلافت سے متعلق اہل سنت کی رائے بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد صلابی جو مشہور سلفی مؤرخ ہیں، لکھتے ہیں: ”امیر المؤمنین حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنی بیعت کے بعد حجاز، یمن اور عراق وغیرہ کے قریباً سات (7) مہینے، دوسرے قول کے مطابق چھ (6) مہینے خلیفہ رہے۔ اس مدت میں آپ کی خلافت صحیح معنی میں خلافت راشدہ تھی، اس لیے کہ یہ مدت اُس خلافت راشدہ کی مدت کا تکملہ ہے جس کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ اس کی مدت تیس (30) سال ہوگی۔<sup>(3)</sup>

1. شرح جامع الترمذی مع شمال الترمذی (اردو)، 4/236-237، رقم: 2152، انٹرنیشنل نمبر: 2226

2. شرح جامع الترمذی مع شمال الترمذی (اردو)، 4/236-237، رقم: 2152، انٹرنیشنل نمبر: 2226

3. صلابی فی سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما شخصیت اور کارنامے (اردو) صفحہ: 249

## حدیث سفینہ: مُسند ابو داؤد طیالسی

**1203 - حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا**  
**الْحَشْرَجُ بْنُ نَبَاتَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ**  
**جُمُهَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَفِينَةُ، قَالَ تَخَطَّبَنَا رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الْخِلَافَةُ لِي أَمِّي**  
**تَلَاوَنَ سَنَةً ثُمَّ يَكُونُ مُلْكُ ثُمَّ قَالَ سَفِينَةُ: أَمْسِكْ،**  
**خِلَافَةُ أَبِي بَكْرٍ وَخِلَافَةُ عُمَرَايْنَا عَشْرَةَ سَنَةً**  
**وَمِئَةَ أَشْهُرٍ وَخِلَافَةُ عُثْمَانَ ثِنْتَا عَشْرَةَ سَنَةً وَمِئَةَ**  
**أَشْهُرٍ ثُمَّ خِلَافَةُ عَلِيٍّ تَكْمِيلَةُ الثَّلَاثِينَ قُلْتُ:**  
**فَمُعَاوِيَةُ؟ قَالَ: كَانَ أَوَّلَ الْمُلُوكِ**

حضرت سعید بن جہمان فرماتے ہیں کہ مجھے  
 حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول  
 اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: خلافت میری  
 اُمت میں تیس سال ہوگی پھر بادشاہت ہوگی۔ پھر  
 حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھہر جا! حضرت  
 ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت بارہ سال چھ ماہ  
 تک رہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ سال  
 تک رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تک خلافت تیس  
 سال مکمل ہوگئی۔ (سعید بن جہمان فرماتے ہیں کہ) میں  
 نے کہا: تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (کی  
 خلافت) تو حضرت سفینہ نے کہا: وہ پہلے بادشاہ ہیں۔

1203 - حدیث صحیح . أخرجه أبو نعیم فی الامامة والرد علی الرافضة رقم الحديث: 180 'والبيهقي فی المدخل رقم الحديث: 52 من طریق المصنف . وأخرجه أحمد رقم الحديث: 21978 'والترمذی رقم الحديث: 2226 'والطبرانی جلد 7 صفحہ 97 'والبيهقي فی الدلائل جلد 6 صفحہ 342 'وابن عساکر فی تاریخ دمشق المبررة النبوية جلد 2 صفحہ 278 من طرق عن الحشرج' به . وقال الترمذی: حدیث حسن . وأخرجه أحمد رقم الحديث: 21969-21978 'وأبو داؤد رقم الحديث: 4646-4647 'والنسائی فی الکبریٰ رقم الحديث: 8155 'وابن ابی عاصم فی السنة رقم الحديث: 1181 'والبزار رقم الحديث: 3827-3828 'والرويانی رقم الحديث: 66-668 'والطحاوی فی المشکل رقم الحديث: 3349 'وابن حبان رقم الحديث: 6657-6943 'والبسوی فی الجعديات رقم الحديث: 3359 'والطبرانی جلد 1 صفحہ 79 'والحاکم جلد 3 صفحہ 71 'وغيرهم من طرق عن سعيد بن جهمان' به . قال الحرزى كما فی المنتخب من العلل للخلال صفحہ 127: ذکر لأبي عبد الله حدیث سفينة صححه وقال: هو صحيح . والظر جامع بيان العلم وفضله رقم الحديث: 2313 . وفي مسائل الامام احمد لعبد الله رقم الحديث: 1833 . قال احمد: وأما العمالة فلذهب إلى حدیث سفينة . والظر فتاوى شيخ الاسلام جلد 35 صفحہ 18 'والسلسلة الصحيحة رقم الحديث: 460 .

[ مُسند ابی داؤد طیالسی : 1190 (285/3) ، قال الشيخ غلام مصطفى ظهیر امن پوری فی السلة 16 : إسناده صحيح ]





سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”میری اُمت میں خلافت 30 سال تک رہے گی، پھر اُس کے بعد ملوکیت (بادشاہت) ہو جائے گی۔“ پھر سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ نے سعید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم شمار کر لو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت 12 سال اور 6 ماہ تھی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت 12 سال تھی اور پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت نے (سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے 6 ماہ بھی شامل کرنے سے) 30 سال پورے کر دیے ہیں۔ سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کیا ہوئی؟“ سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”وہ (یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) خلیفہ راشد نہیں بلکہ مسلمانوں کے (بادشاہوں میں سے پہلے) (بادشاہ) تھے۔“ (1)

### حدیث سفینہ: سنن ابی داؤد

شرح ابوداؤد (۸) کتاب النہی (۲۹۰) فاروقیہ کے

4646- حَدَّثَنَا سَوَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَحْشَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَةُ النَّبِيِّ سِتَّةٌ شَهْرٌ يُؤْتِي اللَّهُ الْمَلِكَ أَوْ مُلْكَهُ مِنْ يَدِهِ قَالَ سَعِيدٌ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكَ عَلَيْكَ تَابِعُكَ سِتَّةً شَهْرًا وَعُشْرًا أَفَلَتَنِي عَشْرَةٌ وَعَيْنٌ كَذَا قَالَ لِي قُلْتُ لِسَفِينَةَ إِنَّ خُلَافَةَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ بِخِلَافَةٍ قَالَ كَذَبْتَ اسْتَكَافَتَنِي الرَّزَاءُ يَتَعَبَى يَتَعَبَى مَرْوَانَ

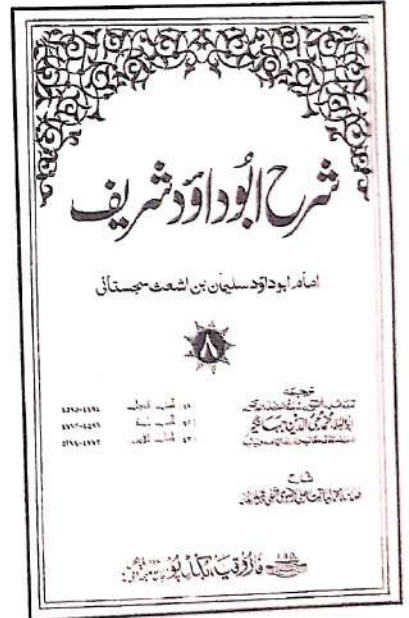
حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نبوت کی خلافت 30 برس تک ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بادشاہت عطا کر دے گا۔

سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: سفینہ نے مجھ سے فرمایا: تم حساب کرو۔ حضرت ابوبکر کے دو سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دس سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہ سال اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھی اسی طرح۔

سعید کہتے ہیں میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا کچھ لوگ یہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں تھے تو انہوں نے فرمایا: یہ ”بوزرق“ کا بیان کر دہ جھوٹ ہے ان کی مراد ”بوزردان“ تھے۔

4647- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حُكَيْمٌ عَنْ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَحْشَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَةُ النَّبِيِّ سِتَّةٌ شَهْرٌ يُؤْتِي اللَّهُ الْمَلِكَ أَوْ مُلْكَهُ مِنْ يَدِهِ

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نبوت کی خلافت 30 برس تک ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بادشاہت عطا کر دے گا۔







حدیث : 4646

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نبوت کی خلافت 30 برس تک ہوگی پھر اللہ ﷻ جسے چاہے گا بادشاہت عطا کر دے گا۔“

سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں، سفینہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم حساب کرو، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دو (2) سال، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دس (10) سال، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہ (12) سال اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھی اسی طرح۔ سعید کہتے ہیں میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں، ”حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں تھے تو انہوں نے فرمایا: یہ بنو زرقاء کا بیان کردہ جھوٹ ہے“ اُن کی مراد ”بنو مروان“ تھے۔<sup>(1)</sup>

حدیث : 4647

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نبوت کی خلافت 30 برس تک ہوگی پھر اللہ ﷻ جسے چاہے گا بادشاہت عطا کر دے گا۔<sup>(2)</sup>

### حدیث سفینہ: مسند احمد بن حنبل

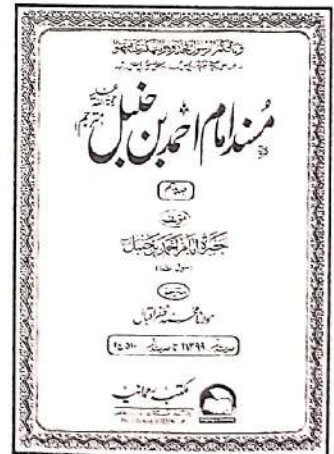
مُسْنَدُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ
۳۱۲
مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ

حَدِيثُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت ابو عبد الرحمن سفینہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں جو نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں

(۲۲۳۶۴) حَدَّثَنَا بَيْزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمُهَانَ ح وَعَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمُهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمَلِكُ قَالَتْ سَفِينَةُ أُمِّمِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَشْرَ سِنِينَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اثْنَيْ عَشَرَ سَنَةً وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ [انظر: ۲۲۲۶۸-۲۲۲۷۳]. [صححه ابن حبان (۶۶۵۷، ۶۹۴۳)، والنحاكم (۷۱/۳)، وقد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۶۴۶ و ۶۴۷، الترمذی: ۲۲۲۶). قال شعب: اسناده حسن.]

(۲۲۲۶۳) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلافت تیس سال تک رہے گی۔ اس کے بعد بادشاہت آجائے گی، حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ اسے یوں شمار کراتے ہیں کہ دو سال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ہوئے، دس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے، بارہ سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے، اور چھ سال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے (کل تیس سال ہو گئے)



1. شرح ابو داؤد شریف (اردو)، 8/290، رقم: 4646، 4647
2. شرح ابو داؤد شریف (اردو)، 8/290، رقم: 4646، 4647



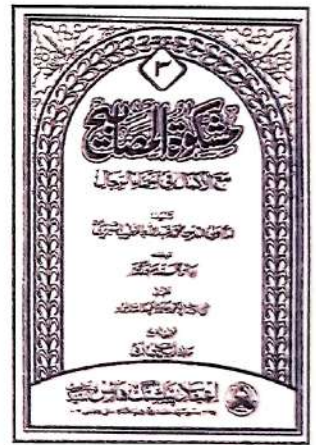
## ترجمہ

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلافت تیس (30) سال تک رہے گی اُس کے بعد بادشاہت آجائے گی، حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ اسے یوں شمار کراتے ہیں کہ دو سال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ہوئے، دس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے، بارہ سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اور چھ (6) سال حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے۔ (کل تیس سال ہو گئے۔)

علامہ شیخ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے جبکہ شیخ ارنالوط نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔<sup>(1)</sup>

## حدیث سفینہ: مشکوٰۃ المصابیح

کتاب الفتن	237/3	فتنوں کا بیان
<p>۵۳۹۵: وَعَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا)). ثُمَّ يَقُولُ: سَفِينَةُ: أَمْسَلُ: خِلَافَةُ أَبِي بَكْرٍ سِتِّينَ، وَخِلَافَةُ عُمَرَ عَشْرَةٌ، وَخِلَافَةُ عُثْمَانَ ثَلَاثِينَ عَشْرَةً، وَعَلِيٌّ سِتَّةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ</p> <p>۵۳۹۵: سفینہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”خلافت تیس سال تک ہوگی، پھر بادشاہت ہوگی۔“ پھر سفینہ بیان کرتے ہیں: ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال شمار کر، عمر رضی اللہ عنہ کی دس سال، عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ سال اور علی رضی اللہ عنہ کی شش سال شمار کر۔</p> <p>اسنادہ حسن، رواہ احمد (۵/۲۲۰-۲۲۱ ح ۲۲۲۶۴) والترمذی (۲۲۲۶) وقال: حسن (ابو داود (۴۶۴۶)۔</p>		



مشہور اہل حدیث محقق شیخ زبیر علی زئی نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔<sup>(2)</sup>

1. مسند احمد بن حنبل (اردو)، 10/312، رقم: 22264

2. مشکوٰۃ المصابیح (اردو)، 3/237، رقم: 5395





## حدیث سفینہ: مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح

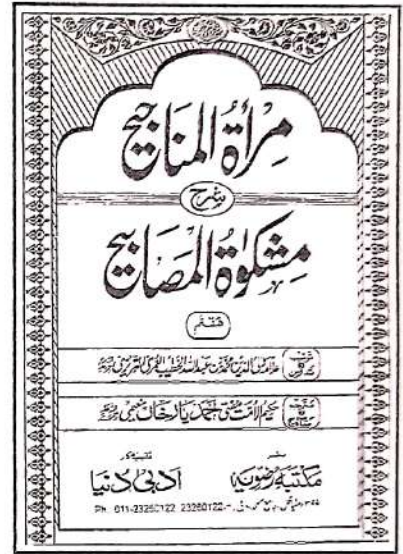
مرآۃ المناجیح (مکملہ)

۱۶۲

وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ تَلَوْنُ سَنَةٍ تَكُونُ لَكُمْ لَكُمْ تَقُولُ سَفِينَةُ أَمْسَكَ بِخِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَةَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتَّةً (أَحْمَدُ وَالْبُيْهَقِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

(۵۱۵۶) روایت ہے حضرت سفینہ سے فرماتے ہیں میں نے صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ خلافت تمہیں سال تک سے سلاطنت ہو جائے گی۔ پہلی سنیہ کہتے تھے کہ حساب لگاؤ ابو بکر کی خلافت دو سال اور حضرت عمر کی خلافت تین سال حضرت کی بارہ سال جب علی کی چار سال (احمد ترمذی) (ابو داؤد)

(۵۱۵۶) یہاں خلافت سے مراد خلافت راشدہ خلافت کاملہ اللہ کی پسندیدہ خلافت ہے۔ خلیفہ راشد وہ ہے جن کی بیعت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہو وہ اسلام کا سلطان ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین بھی۔ جیسے حضرات خدیجہ و حسن بن علی میں حضرت امام مہدی۔ بعض لوگوں نے حضرت عمر ابن عبدالعزیز کو بھی خلیفہ راشدہ مانا ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ وہ صرف خدیجہ و حسن بن علی جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز اور آخر زمانہ میں امام مہدی خلیفہ برحق ہیں۔ امام عادل ہیں۔ کی خلافت خلافت راشدہ نہیں کہلاتی۔ جس میں سلطان صرف حاکم ہوگا مگر حضور کا جانشین نہ ہوگا۔ اس کی بیعت بیعت ہوگی۔ بیعت ارادت نہ ہوگی۔ غرضیکہ بیعت ارادت تو سلطان کی ہوگی اور بیعت ارادت حضرات مشائخ عظام کی۔ جس سے یہ جواب آتا ہے۔ جس میں سال کی سرگرمی یعنی سب سے چھوڑ دیے گئے ہیں۔ حساب تحقیقی یہ ہے کہ خلافت صدیقی دو سال چار ماہ خلافت قادیانی۔ یہ سنیہ خلافت عثمانی چند دن کم بارہ سال۔ خلافت حیدری چار سال نو ماہ۔ چاروں خلفاء کی خلافت اٹیس سال سات مہینے نو دن۔ سنیہ باجگ باقی رہے۔ وہی حضرت امام حسن کی خلافت نے پورے کر دیے۔ (اشعری) ان مدقوں کے بیان میں کچھ اختلاف بھی ہے۔ بہر حال حضرت امام حسن کی چند ماہ خلافت پر تیس سال پورے ہو گئے چونکہ امام حسن کی خلافت دراصل خلافت حیدری کا تہمت تھی۔ اس لئے اس کا ذکر علیحدہ نہ فرمایا۔ خیال رہے کہ مروانی حکومت کا دور یوں ہے۔ یزید ابن معاویہ اس کا بیٹا معاویہ ابن یزید عبدالملک ابن عبدالملک ولید سلیمان عمر ابن عبدالعزیز ولید بن یزید یزید ابن ولید مروان ابن محمد پھر حکومت بنی عباس میں منتقل ہو گئی۔ (تات) حضور خاتم الانبیاء ہیں۔ حضرت علی خاتم الخلفاء اور امام مہدی خاتم الاولیاء ہیں (مرقات)



## مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ کا قول

مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث سفینہ کی شرح میں مشہور بریلوی شارح مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”یہاں خلافت سے مراد خلافت راشدہ، خلافت کاملہ، اللہ جل جلالہ کی پسندیدہ خلافت ہے۔ خلیفہ راشد وہ ہے جن کی بیعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہو، وہ اسلام کا سلطان ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین بھی، جیسے حضرات خلفائے راشدین یا آخر زمانہ میں حضرت امام مہدی۔ بعض لوگوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو بھی خلیفہ راشدہ مانا ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ وہ

صرف خلفائے راشدین تھے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ اور آخر زمانہ میں امام مہدی رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق ہیں۔ امام عادل ہیں مگر اُن کی خلافت خلافتِ راشدہ نہیں کہلاتی۔ جس میں سلطان صرف حاکم تو ہوگا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین نہ ہوگا۔ اُس کی بیعت بیعتِ سلطنت ہوگی۔ بیعتِ ارادت نہ ہوگی۔ غرض یہ کہ بیعتِ عمارت تو سلطان کی ہوگی اور بیعتِ ارادت حضراتِ مشائخِ عظام کی۔ یہ حساب تقریبی ہے، جس میں سال کی کسریں یعنی مہینے چھوڑ دیے گئے ہیں۔ حسابِ تحقیقی یہ ہے کہ خلافتِ صدیقی دو سال چار ماہ، خلافتِ فاروقی دس سال چھ مہینے، خلافتِ عثمانی چند دن کم بارہ سال، خلافتِ حیدری چار سال نو ماہ۔ چاروں خلفاء کی خلافت اُتیس سال سات مہینے نو دن ہے، پانچ ماہ باقی رہے، وہی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت نے پورے کر دیے۔ ان مدتوں کے بیان میں کچھ اختلاف بھی ہے، بہر حال حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی چند ماہ خلافت پر تیس سال پورے ہو گئے چونکہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت دراصل خلافتِ حیدری کا تتمہ (آخری حصہ) تھی۔ (1)

قارئینِ کرام! حدیثِ سفینہ سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ نبوت کی طرز پر خلافت تیس (30) سال تھی جسے خلافتِ راشدہ کہا گیا اور اُسی میں امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد ہیں۔

حدیثِ سفینہ کو قوی کہنے والے ائمہ حدیث درج ذیل ہیں :

- |   |   |
|---|---|
| (1) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ    | (2) امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ             |
| (3) امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ علیہ   | (4) امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ علیہ      |
| (5) امام ابن حبان رحمہ اللہ علیہ        | (6) امام حاکم رحمہ اللہ علیہ              |
| (7) ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ            | (8) امام ذہبی رحمہ اللہ علیہ              |
| (9) امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ علیہ | (10) شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ علیہ |
| (11) شیخ شعیب ارنؤوط رحمہ اللہ علیہ     | (12) شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ علیہ      |



## ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول

اس حدیث پر ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ گفتگو کرتے ہیں۔

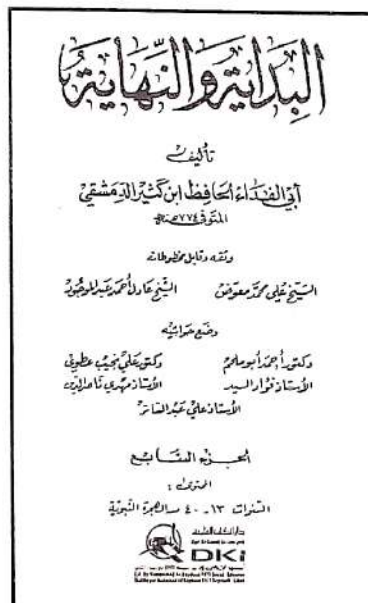
سنة ٤٩٠

44

لم يحفظ منكم فليكتب». رواه البيهقي عن الحاكم عن عبد الله بن أحمد عن أبيه. وقال محمد بن سعد: ثنا الحسن بن موسى وأحمد بن يونس قالا: ثنا زهير بن معاوية، ثنا أبو إسحاق عن عمرو بن الأصم قال قلت للحسن بن علي: إن هذه الشيعة تزعم أن علياً مبعوث قبل يوم القيامة، قال: كذبوا والله! ما هؤلاء بالشيعة، لو علمنا أنه مبعوث ما زوجنا نساءه ولا اقتسمنا ماله.

وقال عبد الله بن أحمد: حدثني أبو علي سويد الطحان، ثنا علي بن عاصم، ثنا أبو ربحانة عن سفيانة عن النبي ﷺ قال: «الْخِلَافَةُ مِنْ بَغْدِي فَلَا تُؤَوِّسُنِي» فقال رجل كان حاضراً في المجلس: قد دخلت من هذه الثلاثين ستة شهور في خلافة معاوية. فقال: من ما هنا أتيت تلك الشهور كانت البيعة للحسن بن علي، بايعه أربعون ألفاً أو اثنان وأربعون ألفاً. وقال صالح بن أحمد: سمعت أبي يقول: بايع الحسن تسعون ألفاً فزهّد في الخلافة وصالح معاوية ولم يسلم في أيامه محجمة من دم.

(۱) صبی: یقال: عني بالأمر: لم يهتد لوجه مراده، أو عجز عنه.



ترجمہ

”حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا نے حضرت نبی کریم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد خلافت تیس (30) سال ہوگی۔“ ایک شخص نے جو مجلس میں حاضر تھا، کہا: ’اِن تیس سالوں میں چھ ماہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت

میں شامل ہو چکے ہیں۔“ اُنہوں نے (حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: ”تو مہینوں کو یہاں سے شمار کر جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوئی تھی۔“ چالیس ہزار یا بیالیس ہزار نے آپ کی بیعت کی تھی اور صالح بن احمد نے بیان کیا ہے میں نے اپنے باپ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی نوے ہزار لوگوں نے بیعت کی اور آپ نے خلافت کو چھوڑ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مصالحت کر لی اور آپ کے زمانے میں ایک قطرہ خون بھی نہ گرا۔<sup>(۱)</sup>



ریس الحدّثین شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ سفینہ پر گفتگو کرتے ہوئے اپنی مشہور کتاب ”تکمیل الایمان“ میں :

زجر

”میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی، اس کے بعد خلافت نہیں ہوگی، نقصان وہ ملوک ہوں گے (یعنی نقصان پہنچانے والے بادشاہ) جن کے زہر سے بہت کم لوگ سلامت رہ سکیں گے۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ساتھ تیس سال کا عرصہ مکمل ہو جاتا ہے، تحقیق یہ ہے کہ ابھی تیس سال میں سے چھ ماہ باقی تھے کہ امام المسلمین حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما خلیفہ رہے۔ آپ کی (علی رضی اللہ عنہ کی) وفات کے ساتھ ہی خلافت کا تیس سالہ دور ختم ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں تھے بلکہ امیر و بادشاہ تھے۔ جو لوگ امرائے عباسیہ کو خلفاء میں شمار کرتے ہیں مجازی اور اصطلاحی معنوں میں لکھتے ہیں۔

احناف کے محقق شیخ کمال بن ہمام ’مسائیرہ‘ میں لکھتے ہیں کہ تمام اہل حق اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بادشاہ تھے اور خلیفہ نہیں تھے۔<sup>(1)</sup>

### ابو بکر بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سچا وعدہ ”الْخِلَافَةُ فِيَّ اُمِّيْنِ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَعُوْذُ مُلْكًا“ صحیح سے ثابت ہوا، چنانچہ ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم کی خلافت اور حسن رضی اللہ عنہ کی آٹھ مہینے کی خلافت تیس سال سے نہ ایک دن زیادہ ہوتی ہے اور نہ کم۔ ہم تمام چیزوں کا علم رکھنے والے رب جل جلالہ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں جس کے علاوہ کوئی حقیقی رب نہیں۔<sup>(2)</sup>

1. تکمیل الایمان (اردو)، صفحہ: 201-202

2. احکام القرآن لابن عربی: 4/1720، بحوالہ صلابی فی سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما (اردو)



## قاضی عیاض کا قول

تیس سالوں میں چاروں خلفاء کی مدتِ خلافت اور حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چند مہینے ہی شامل ہیں اور حدیث کے ٹکڑے ”الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً“ میں خلافت سے مراد ”خِلَافَةُ عَلَى مِنْهَا جِ النَّبُوَّةُ“ ہے جیسا کہ اس کی تفسیر دوسری روایتوں میں اس طرح آئی ہے: خِلَافَةُ النَّبُوَّةِ بَعْدِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا



”میرے بعد خِلَافَةُ عَلَى مِنْهَا جِ النَّبُوَّةُ“ تیس سال رہے گی پھر ملوکیت ہوگی۔“ (1)

## شارح الطحاویہ کا قول

’ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مدتِ خلافت دو سال تین مہینے، عمر رضی اللہ عنہ کی دس سال چھ مہینے، عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ سال، علی رضی اللہ عنہ کی چار سال نو مہینے، حسن رضی اللہ عنہ کی چھ مہینے تھیں۔“ (2)

1. شرح نووی علی صحیح مسلم: 12/201؛ بحوالہ: صلابی فی سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما (اردو): صفحہ: 250/251

2. شرح الطحاویہ، صفحہ: 540؛ بحوالہ: صلابی فی سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما (اردو)

## مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

(میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ ﷻ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعت کے مابین صلح کرائے گا) کو ذکر کرنے کے بعد کہا: اور معاملہ ایسا ہی ہوا، آپ (امام حسن رضی اللہ عنہ) کے والد کے بعد جب آپ کے لیے بیعت کی گئی اور آپ چھ مہینے تک خلیفہ برحق رہے جو اُن تیس (30) سالوں کا تکملہ ہے جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے، تو یہ مدت، مدتِ خلافت ہے، اس کے بعد ملوکیت ہے۔<sup>(1)</sup>

## علامہ ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

وہ اپنے نانا کی تشریح کے مطابق آخری خلیفہ راشد ہیں، اپنے والد کے قتل کے بعد اہل کوفہ کی بیعت سے خلیفہ ہوئے، آپ چھ مہینے چند دن تک اس پیشین گوئی کو سچ ثابت کرتے ہوئے خلیفہ برحق، سچے اور عدل پسند حاکم رہے، جس میں آپ کے نانا رسول صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”الخلافة بعدی ثلاثون سنة“ یہ چھ مہینے اُن تیس سالوں کا تکملہ ہے، اس طرح آپ (حسن رضی اللہ عنہ) کی خلافت پر نص موجود ہے اور اس پر اجماع ہے، اس لیے اُس کے برحق ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔<sup>(2)</sup>

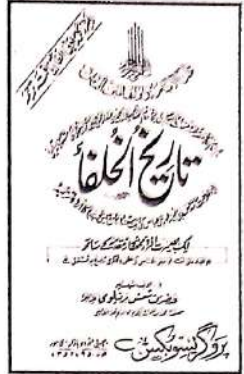
1. فیض القدیر: 2/409؛ بحوالہ: صلابی فی سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ (اردو)

2. الصواعق المحرقة علی اهل الرض والضلال والزندقۃ (اردو)، صفحہ: 458



## حدیثِ سفینہ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کا قول

حدیث کو تمام اصحاب سنن نے لکھا ہے اور ابنِ حبّان نے اس کو صحیح لکھا ہے۔  
علمائے کرام کہتے ہیں کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم اور امام حسن (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم  
الجميع) کے زمانے پر یہ مدت ختم ہو گئی یعنی تیس سال پورے ہو گئے (بزار نے محمد بن سکین، یحییٰ  
بن حسن اور دیگر اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے  
کہ اسلام کی ابتداء نبوت اور رحمت سے ہوئی، اس کے بعد خلافت و رحمت ہوگی اور اس کے بعد  
ملوکیت اور جبر کا دور دورہ ہوگا۔ (یہ حدیث حسن ہے۔)



امام احمد نے حماد بن سلمہ، سعید بن جہان اور سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ  
ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تیس سال تک خلافت رہے گی، اس کے بعد ملوکیت ہو جائے گی (خلافتِ ملوکیت میں بدل  
جائے گی) اس حدیث کو تمام اصحاب سنن نے لکھا ہے اور ابنِ حبّان نے اس کو صحیح لکھا ہے۔

علمائے کرام کہتے ہیں کہ خلفائے اربعہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے زمانے پر یہ مدت ختم ہو گئی یعنی تیس سال پورے  
ہو گئے۔ (بزار نے محمد بن سکین، یحییٰ بن حسان اور دیگر اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
ہے کہ اسلام کی ابتداء نبوت اور رحمت سے ہوئی، اس کے بعد خلافت و رحمت ہوگی، اور اس کے بعد ملوکیت اور جبر کا دور  
دورہ ہوگا (یہ حدیث حسن ہے)۔<sup>(1)</sup>

ان صحیح احادیث اور ان کی تشریحات سے معلوم ہوا کہ فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق خلافتِ راشدہ تیس  
سال تک رہی جس میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تقریباً دو سال تین ماہ تحتِ خلافت پر رہے۔ آپ کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے تقریباً  
ساتھ دس سال تک اس منصب کو زینت بخشی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے تقریباً بارہ سال حکومت کی، آپ کے بعد سیدنا  
مولا علی رضی اللہ عنہ تقریباً چار سال نو ماہ تک اس عہدے جلیلہ پر فائز رہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ  
تقریباً چھ ماہ اس منصب پر فائز رہے۔ یوں ان پانچوں حضرات کا زمانہ خلافت دورِ خلافتِ راشدہ کہلایا یعنی خلفائے  
اربعہ کے ساتھ سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ بھی ”پنجم خلیفہ راشد“ کہلائے۔

## خلفائے راشدین کی اطاعت کا حکم: قرآن کی روشنی میں

خلفائے راشدین کی بیعت نہ کرنے والوں کے لیے بہت سخت حکم ہے:

والمحصنات ۵	۴۴۵	النساء ۴
<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ</p> <p>اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا</p>		
والمحصنات ۵	۴۴۶	النساء ۴
<p>وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ</p> <p>اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں</p>		



ترجمہ

”اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول ﷺ کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔“ (1)



## خلفائے راشدین کی اطاعت لازم ہے: ایک صحیح حدیث

... کتاب السنۃ

۴۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَتَّصُورٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الشَّوَّافِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعَابَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الشَّيْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْعُرْضَانَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ: وَعَظَنَا

۴۳- حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میں (ایسا) وہ فرمایا جس کے اثر سے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور دل (اللہ کی ناراضی اور عذاب سے) خوف زدہ ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو ایسا وہ ہے جیسے کسی رخصت کرنے والے کی صحبت تو آپ ہم سے کہ

۴۳- [سننہ صحیح] أخرجه أبو داود، السنۃ، باب فی لزوم السنۃ، ح: ۴۶۰۷، والترمذی، ح: ۲۶۷۶، وقال: "حسن صحیح"، ورواه أحمد: (۱۲۶/۴) عن عبد الرحمن بن مهدي به، وصححه ابن حبان: (۱۰۲)، والحاكم: ۹۶، ۹۵/۱، والذہبی.

خلفائے راشدین کے طریقے کی پیروی کا بیان

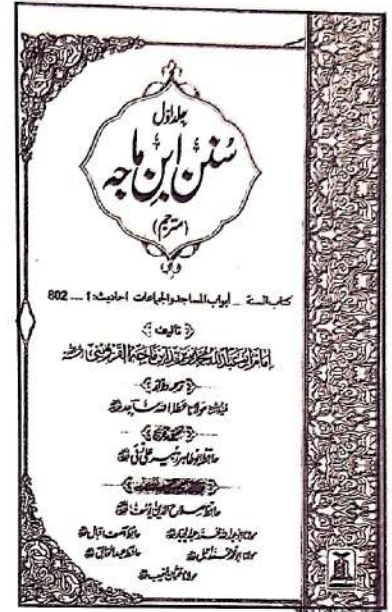
... کتاب السنۃ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْعِظَةٌ قَرَفَتْ مِنْهَا الْعُمُومُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ. قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ هَذِهِ لَمَوْعِظَةٌ مُؤَدَّعٌ. فَمَاذَا تَعَهَّدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: هَذَا تَرْكُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ، لَبَنُهَا كَتَهَارِهَا. لَا يَبِيعُ عَنْهَا بَغْدِي إِلَّا هَالِكٌ، مَنْ بَيْعَ مِنْكُمْ فَتَبْرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا. فَقَلْبُكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَشِيَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالتَّوَّاجِذِ. وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَنَّا حَبِيبًا. فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْحِمْلِ الْأَنْفِ، حَيْثُمَا قِيدَ اتَّقَاةً.

۱۰۲

وعدہ لیے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں تمہیں روشن (شریعت) پر چھوڑ رہا ہوں۔ جس کی بات بھی دن کی طرح (روشن) ہے میرے بعد وہی شخص کج روی اختیار کرے گا جو ہلاک ہونے والا ہے۔ تم میں سے جو کوئی زندہ رہے گا وہ جلد بہت اختلاف دیکھے گا لہذا تمہیں میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کا جو طریقہ معلوم ہو اسی کو اختیار کرنا۔ اسے ڈاڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑنا۔ اور (امیر کی) اطاعت کو لازم پکڑنا اگرچہ وہ جیسی قلام ہو کیونکہ مؤمن تو گنجل والے اونٹ کی طرح ہوتا ہے جہاں لے جایا جائے چلا جاتا ہے۔"

خلفائے راشدین کے طریقے کی پیروی کا بیان



ترجمہ

”تم میں سے جو کوئی (میرے بعد) زندہ رہے گا وہ جلد بہت اختلاف دیکھے گا، لہذا تمہیں میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کا جو طریقہ معلوم ہو اسی کو اختیار کرنا۔ اُسے ڈاڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑنا۔ اور (امیر کی) اطاعت کو اپنے اوپر لازم پکڑنا۔“

حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (۱)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ تمام صحابہ کرام سمیت ساری اُمتِ محمدیہ کو اس بات کی تلقین کر رہے ہیں کہ میرے بعد اُن خلفائے راشدین کی سنت کو پکڑے رہنا اور اُن کی اطاعت کو اپنے اوپر واجب کر لینا اور اُن کی بیعت میں رہنا۔

1. سنن ابن ماجہ (اردو)، 1/43؛ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ و امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے۔

- مسند احمد بن حنبل (عربی)، 4/126، رقم: 17182
- مُستدرک للحاکم (اردو)، 1/175، رقم: 331
- معجم الکبیر (عربی)، 18/247، رقم: 619



خلفائے راشدین کی اطاعت کا حکم :  
صحیح حدیث کی روشنی میں

www.kinabosunnat.com

المقدمہ

135

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَسَىٰ الْأَوْصُفُ خُرُوجَ فِي سُبْحَانَ الْمَلَأَيْنِ  
الْفَنَاءَ كَمَا يَزِيدُ قَوْلَهُ ۝

آپ سر ہزار مشغول کے ساتھ لکھیں گے جو آپ سے پہلے  
کو اللہ کے پاس پہنچا دیں گے۔

[16] ..... باب انبیاء السنیۃ  
اجماع سنت کا بیان

96- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاسِمٍ أَخْبَرَنَا نَوْفَلُ بْنُ يُزَيْدٍ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُسَورٍ

عرب اس وقت تک بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی، پھر دوپہر پر اتر کر نے والا وعدہ کیا جس سے انھیں پہنچ گئیں۔ اور اس سے دل کاچپنے لگے۔ کسی نے کہا: ”اللہ کے رسول! گویا کہ یہ آپ کا الوائی وقت ہے، تو ہمیں اور نصحت کیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں اللہ کے ڈرے سے رہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ اپنے امیر کی بات سننا اور ماننا اگرچہ وہ جوشی غلام ای کیوں نہ ہو۔ جو تم کی حق سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا پس تو تم میری سنت اور میرے جہاد سے خلافت کا راہنبر کی سنت کو لازم کرنا۔ سنت پر واپس نہ جانا (یعنی صریحی سے قائم رہنا) اور اپنے آپ کو کوفی باتوں سے بچانا کیونکہ جہن کی بات بدعت ہے۔ اور ابو عامر نے ایک بار کہا: کہ تم نے کاسوں سے بچنا۔ یہ شکر ہر بدعت گمراہی ہے۔“

آپ ﷺ کی یہ آخری دعوتوں میں سے ایک اہم وصیت ہے جس سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

④ "استاده ضعیف" القرون البدیع امام سجاد (ع: 48)

② "استادہ صحیح" شیخی اسی دائرہ، کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ حدیث 4607؛ مسکن ابن ماجہ، المستقلۃ، باب بیاع سنۃ الخلفاء الراشدين، حدیث 42؛ جامع الترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی الاعتد بالسنۃ حدیث 2676.

[illegible]

ان حالات میں میری ساری اہمیت اور میرے فائدے کی منت  
اپنا کرے گا۔ اگر اسامیاء پر رشک و دہانت ہیں اس منت  
کو غریب و مفلس کی طرف سے لکھا جائے گا۔ ان لوگوں سے بچنا  
وہاں تک کہ ان کی بدعات و اعتراضات سے اپنے آپ کو  
بچائے رکھنا چاہیے۔ ہر بات بدعت ہے اور ہر بدعت  
مکرم الہی ہے۔"

فوائد و مسائل: ① ایک بے کام مسلمان کی نفی بھی کرنا جائز ہے۔ اگر وہ اب بیوقوف ہی کے مطابق ملتا ہے۔ چہ چوں زیارت علماء، مزارت مرثیوں اور علمی استعداد و سب خیر کے کام میں لگاؤ اور اصلاح عمل اور حالات کی مضبوط

۴۶۰۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو الشَّامِيِّ وَتَحْفُزُ بْنُ

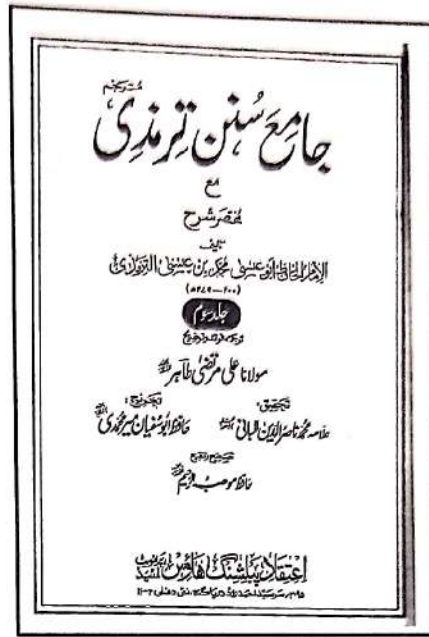
۴۶۰۸- جناب ابوالحسن بن عمرو دلمی اور حرج بن جر کایان کہ کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے پہنچتی حضرت علی حاضر ہوئے جن کے بارے میں آیات کمرے نازل ہوئی تھی ﴿لَا عَلَى الْوَلَدَيْنِ﴾ اِنَّا تَوَكَّلُ عَلَیْہِمْ

٦٠٦ تخريج: أخرجه مسلم، الأئمة، باب نقض الأحكام الباطلة ورد محلات الأمور، ح: ١٧١٨، عن محمد بن الصباح، والبخاري، الصلح، باب: إذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود، ح: ٢٦٩٧ عن حديث إبراهيم بن سعد.

١٦٧: تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، العلم، باب ما جاء في الأعداء بالأسلحة واجتباب البدعة؛ ج: ١٦٧/١ من حديث خالد بن معدان، قال: "حسن صحيح"، وهو في مسند أحمد: ١/١٦٧، وصححه ابن حبان، ج: ١٠٦، والحاكم، ١/١٦٧، ورواه الشيخ.







3 - 406

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ أَوْزَارٌ مِنْ أَلْبَنَةِ غَيْرِ  
مَنْفُوجٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا...  
اور جس سے کوئی برا طریقہ نہ تھا، کیا پھر اس کی بیروی کی حق  
اس پر اس کا اپنا بوجھ بھی ہوگا اور اس کی بیروی کرنے والوں  
کے (گناہوں کے) بوجھ کی طرح بھی لیکن ان کے گناہوں  
سے بھی کی نہیں ہوگی۔

**وضاحت:**..... اس بارے میں مزید دیکھو سے بھی حدیث مروی ہے۔  
امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کی طرف سے ہوا۔ جرم بن عبداللہ بن جریج نے بھی  
ایسے ہی مروی ہے۔  
نیز یہ حدیث منذر بن جریج بن عبداللہ سے بھی ان کے باپ کے ذریعے بھی صحیح ہے۔ مروی ہے۔ اس طرح  
عبداللہ بن جریج سے بھی ان کے باپ کے ذریعے بھی صحیح ہے۔ مروی ہے۔

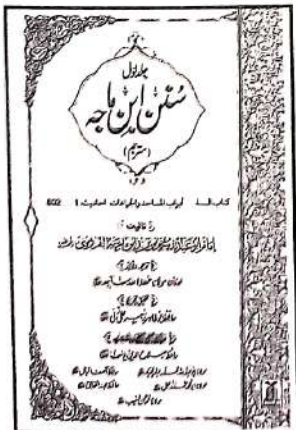
16..... بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَخْبِلِ بِالسُّنَّةِ وَالْجَنَابِ الْبَدْعِ  
سنت پر عمل کرنا اور بدعت سے بچنا

2676. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْلَانَ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السَّكَنِيِّ  
سیدنا عریض بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن محمد  
نواز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک کال دیا جس  
کی وجہ سے آنکھوں میں آنسو آگئے اور دل دلی گئے تو ایک  
آدی کہنے لگے: یہ الوداع کرنے والے کی نصیحت ہے اسے  
کے رسول! آپ ہمیں کیا وصیت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے  
فرمایا: "میں تمیں اللہ کے تقویٰ اور (امیر کی) بات سننے  
ماننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ وہ (امیر) جیسی تمام ہی  
میں سے جو شخص زندہ رہا وہ بہت اختلاف دیکھے گا اور (بچے  
میں) سنے گا سوں سے بچا۔ کیوں کہ وہ گمراہی میں چاہے تم بھی  
جو شخص اس (وقت) کو پالے تو میری اور مجھ وار ہوتے ہیں  
قلنا: کی سنت کو اختیار کرنا اسے اپنی ذات میں سے بچا۔

**وضاحت:**..... امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نور بن یزید نے بھی خالد بن سہب  
(2676) صحیح: ابو داؤد: 4607 ابن ماجہ: 42 مسند احمد: 12614 دارمی: 96

101

قلنا: راشدین کے طریقے کی بیروی کا بیان  
پر پیر کرنا کیونکہ بدعت گمراہی ہے۔



100

(المعجم ٦) - بَابُ اتِّبَاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ  
الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّجِينَ (الصفحة ٦)

٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ نَبِيَّهِ  
ابْنُ ذَكَرَانَ الْمُتَشَقِّقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ  
سُلَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمَلَاءِ بِعَنِي: ابْنُ  
زَيْدٍ: حَدَّثَنِي بَخِيسَى بْنُ أَبِي الْمَطَّاعِ، قَالَ:  
سَمِعْتُ الْعِرْيَانِيَّ بْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ: قَامَ فِينَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ، فَوَعظَنَا مُوعِظَةً  
بَلِيغَةً وَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَفُزِفَتْ مِنْهَا  
الْعُيُونُ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَعظت  
مُوعِظَةً مُؤَدِّعَةً، فَأَجَبَهُ ابْنُ مَعْلَانَ: فَقَالَ:  
«عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالتَّسَمُّعِ وَالطَّاعَةِ،  
وَإِنْ غَبَا حَبِيبٌ، وَتَشَرَّزَ مِنْ بَغْدِيٍّ  
اِخْلَافًا شَبِيهًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ  
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّجِينَ، عَصُوا

٣٣ - حضرت عریض بن ساریہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں  
میں کھڑے ہوئے اور ایک جانشین وعظ فرمایا جس سے  
دل (اللہ کی ناراضی اور عذاب سے) خوف زدہ ہو گئے  
اور آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ عرض کیا کیا: اے اللہ کے  
رسول! آپ نے ہمیں ایسے نصیحت فرمائی ہے جس طرح  
رخصت کرنے والا نصیحت کیا کرتا ہے آپ ہم سے کوئی  
عہد بیان لے لیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کا  
تقویٰ اختیار کرو اور تم میں سے گمراہی کو اگرچہ (گمراہی کا حکم)  
کوئی جیسی تمام ہی میں سے بچا۔ کیوں کہ وہ گمراہی میں چاہے تم بھی  
جو شخص اس (وقت) کو پالے تو میری اور مجھ وار ہوتے ہیں  
قلنا: کی سنت کو اختیار کرنا اسے اپنی ذات میں سے بچا۔

44 وسليان عن شيب...  
42 [إسناد حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ٢٤٨/١٨، ح: ١٧٧١، والحاكم: ٩٧/١، من حديث عبد الله بن  
الملاء، به، وله غيره فائدة، وانظر الحديث الأخر.



حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی پھر ہماری طرف منہ کر لیا اور واعظ (خطبہ) فرمایا، بڑا ہی بلیغ اور جامع واعظ، ایسا کہ اس سے ہماری آنکھیں بہہ پڑی اور دل دہل گئے۔ ایک کہنے والے نے کہا، ”اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو گویا الوداع واعظ تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟“ فرمایا: ”میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ ﷻ کا تقویٰ اختیار کیے رہنا اور اپنے حُکام کے احکام سننا اور ماننا، خواہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، چنانچہ اُن حالات میں میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو خوب مضبوطی سے تھامنا بلکہ داڑھوں سے پکڑے رہنا، نئی بدعات و اختراعات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا بلاشبہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

محقق شیخ زبیر علی زئی نے سنن ابو داؤد، سنن ترمذی اور سنن نسائی میں اس حدیث کو ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔ جبکہ ”سنن ابن ماجہ“ میں ”حسن“ کہا ہے۔

”سنن دارمی“ کے محقق نے بھی اسی حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے۔<sup>(1)</sup>

1. سنن دارمی (اردو)، 1/135، رقم: 96

سنن ابو داؤد (اردو)، 4/506-507، رقم: 4607، انٹرنیشنل نمبر: 4607

جامع الترمذی (اردو)، 3/406، رقم: 2676، انٹرنیشنل نمبر: 2676

سنن نسائی (اردو)، 3/424-425، رقم: 1579، انٹرنیشنل نمبر: 1579

سنن ابن ماجہ (اردو)، 1/100-101، رقم: 42، انٹرنیشنل نمبر: 42



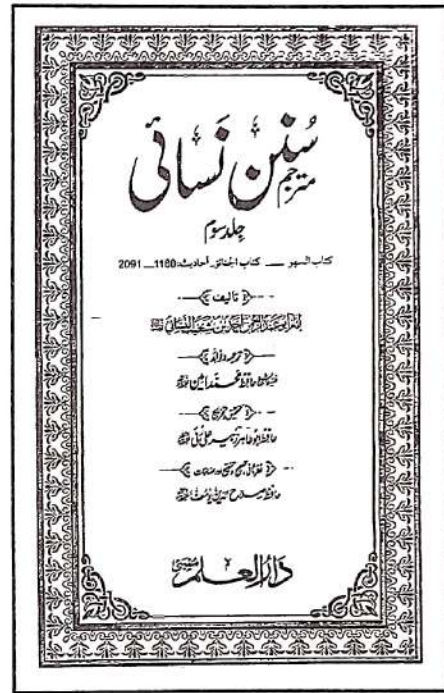
”سنن نسائی کی حدیث میں یہ الفاظ موجود ہے :

- 424 -

۱۹۔ کتاب صلاة العیدین ————— عیدین اور نماز عیدین سے متعلق احکام و مسائل

۱۵۷۹۔ أَخْبَرَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: عَنْ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارِزِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ بِحَمْدِ اللَّهِ وَيُنَبِّئُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ: «مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، إِنَّ أَصْدَقَ الْحَبِيبِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ» ثُمَّ يَقُولُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ فَكَيْفَ تَتَيْنِ» وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ إِشْمَرَتْ وَجُنَّتْهُ وَغَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَذِيرُ جَنَّتِش يَقُولُ: «صَبَّحَكُمْ مَسَاحُكُمْ [ثُمَّ قَالَ:] «وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَا هَلِيلَ وَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ خِيَانَةً قَالِي أَوْ عَلِيٍّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ».

۱۵۷۹۔ آخرجہ مسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ح: ۸۶۷/۱۵ من حديث سفیان الثوري، وهو في الكبرى، ح: ۱۷۸۶.



”اور بدترین کام وہ ہیں جنہیں (شریعت میں) اپنی طرف سے جاری کیا گیا۔ ہر ایسا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لے جائے گی۔

باب - 4

صلح امام حسن رضی اللہ عنہ و مولا علی رضی اللہ عنہ :  
فضیلت و جنگِ جمل





خلافتِ امام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بعد وہ کون سے واقعات تھے جن کی وجہ سے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ خلافت سے دست بردار ہوئے اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہ جنہوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگِ صفین کی تھی اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جن پر قنوت نازلہ پڑھی تھی آخر کار کیا وجہ تھی کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ صلح کی؟

ان تمام باتوں کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے خلافتِ امام مولا علی رضی اللہ عنہ کے زمانے کی جنگوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ اس باب میں سیدنا امام مولا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی تینوں جنگیں، جمل، صفین و نہروان کو صحیح احادیث و فضیلتِ امام مولا علی رضی اللہ عنہ کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے۔



صلحِ امام حسن رضی اللہ عنہ کے واقعہ کو تفصیل سے سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ خلافتِ سیدنا امام مولا علی رضی اللہ عنہ کے دور کے اُن واقعات کا ذکر کیا جائے جن میں جنگِ جمل، جنگِ صفین اور نہروان کا ذکر ہے۔ ”علمائے سو“ نے عوام میں ان واقعات کو لے کر عجیب و غریب ماحول بنایا ہے کہ ایک عام مسلمان تو ان کے ذکر تک کرنے سے ڈرتا ہے جب کہ اہل سنت کے محدثین، مفسرین اور فقہاء نے اپنی کتابوں میں کھل کر ان واقعات کو بیان کر کے ان تمام جنگوں میں سیدنا ”مولا علی رضی اللہ عنہ کی حقانیت“ کے پرچم کو بلند کیا ہے۔ ہم اس باب میں ان تمام واقعات کو صحیح احادیث و اہل سنت کے چاروں فقہاء کے اسلاف کے عقائد کی روشنی میں Scan Page کے حوالہ جات کے ساتھ مختصر ذکر کر رہے ہیں۔

قارئین! اُس کا آغاز ہم سیدنا امام مولا علی رضی اللہ عنہ کی ”قنوتِ نازلہ“ کی صحیح روایت سے کرتے ہیں جو سیدنا امام مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے دور میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بغاوت و فتنوں سے تنگ آکر اُن کے لیے بددعا کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ سے بھی اسی طرح دشمنوں کے لیے ”قنوتِ نازلہ“ کا عمل صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

## سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی قنوتِ نازلہ

(۵۹۹) فی تسمیة الرجل فی القنوت

۷۰۵۰ - حدثنا هشيم قال أخبرنا حصين قال حدثنا عبد الرحمن بن مغفل قال صليت مع علي صلاة الغداة قال فقلت فقال في قنوته اللهم عليك بمعاوية وأشياعه وعمرو بن العاص وأشياعه وأبا السلمي وأشياعه وعبد الله بن قيس وأشياعه.

۷۰۵۱ - حدثنا هشيم عن يحيى بن سعيد قال حدثنا محمد بن يحيى بن حبان قال مكث النبي ﷺ أربعين صباحاً يفتن في صلاة الصبح بعد الركوع وكان يقول في قنوته اللهم أنج الوليد بن الوليد وعياش بن أبي ربيعة والمعاص بن هشام والمستضعفين من المؤمنين بمكة الذين لا يستطيعون حيلة ولا يهتدون سبيلاً.

۷۰۵۲ - حدثنا يزيد بن هارون قال أخبرنا محمد بن إسحاق عن عمران بن أبي أنس عن حنظلة بن علي الأسلمي عن خفاف بن إيماء بن رخصة الغفاري قال صلى بنا رسول الله ﷺ الفجر فلما رفع رأسه من الركعة الأخيرة قال لعن الله لحياناً ورعلاً وذكواناً وعصبة عصت الله ورسوله - أسلم سالمها الله غفار غفر الله لها ثم خر ساجداً فلما قضى الصلاة أقبل على الناس بوجهه فقال أيها الناس إني أنا لست قلت هذا ولكن الله قاله.

(۶۰۰) في سهو في قنوت الفجر

۷۰۵۳ - حدثنا أبو بكر قال حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال إذا نسي القنوت في الفجر فعليه سجدة السهو.

۷۰۵۴ - حدثنا شريك عن ابن أبي ليلى قال سئل عن رجل سها ففقت فقال هذا سها فأصاب.

۱۰۸

الكتاب المصنف في  
الحديث في الصلاة

لأبي عبد الله محمد بن أبي بكر  
الكندي

تقديم وصحيفة  
كان يومها في قنوت

أجزء الثاني

كتاب الصلاة

۲۴۵

مصنف ابن أبي شيبة

۷۱۲۲ - حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ قَتَّ فِي الْفَجْرِ يَدْعُو عَلَى [قطري] (۱).  
۷۱۲۳ - حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لَا يُسَمَّى الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ.

۷۱۲۴ - حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ [معقل] (۲) قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ صَلَاةَ الْغَدَاةِ قَالَ فَقَتَّ فَقَالَ: فِي قُنُوتِهِ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِمُعَاوِيَةَ وَأَشْيَاعِهِ وَعَمْرُو بْنِ الْعَاصِ وَأَشْيَاعِهِ، وَأَبِي السَّلْمِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ وَأَشْيَاعِهِ (۳).

(۱) كذا في الأصول، ووقع في المطبوع: [قطلة]، وإنما هو قطري بن الفجاءة أحد زعماء الخوارج.  
(۲) كذا في (خ) وفي المطبوع، و (هـ): [مغل]، و هي غير واضحة في: (و)، (ث) والصواب ما انتبه أنظر ترجمة عبد الرحمن بن معقل بن مقرن من «التهذيب».  
(۳) تقدم التعليق عليه برقم (۷۰۷۶).

المصنف في  
الحديث في الصلاة

لابن أبي شيبة

أقام المصنف  
أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي بكر  
الكندي

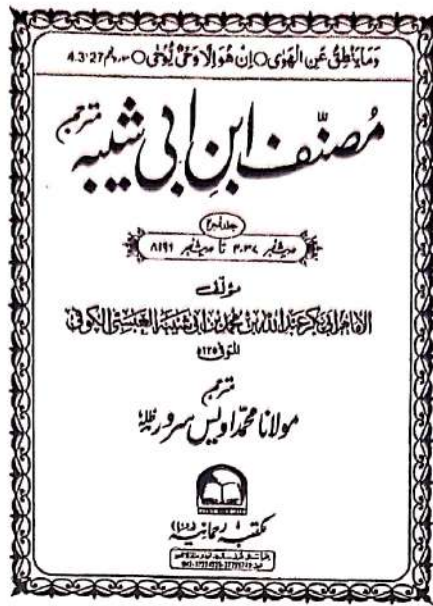
تقديم  
أبي عبد الله محمد بن أبي بكر  
الكندي

الجزء الثاني

العين - جامع الصلاة  
۸۱۳ - ۸۱۶

الكتاب المصنف في  
الحديث في الصلاة





مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد ۲) ۵۵۲ کتاب الصلاة

(۷۱۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْقِلٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ صَلَاةَ الْغَدَاةِ، قَالَ: فَقُنْتُ، فَقَالَ فِي قُنُوتِهِ: اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا بِمُعَاوِيَةَ وَاَشْيَاعِهِ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاَشْيَاعِهِ، وَاَبِي الْاَعْوَرِ السُّلَمِيِّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ وَاَشْيَاعِهِ.

(۷۱۳۳) حضرت عبد الرحمن بن معقل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی، انہوں نے اس میں دعائے قنوت پڑھی اور اس میں یہ کلمات کہے (ترجمہ) اے اللہ! معاویہ اور اس کے گروہ کو سنبھال لے، اے اللہ! عمرو بن عاص اور اس کے گروہ کو سنبھال لے، اے اللہ! ابو اعمور اور اس کے گروہ کو سنبھال لے، اے اللہ! عبد اللہ بن قیس اور اس کے گروہ کو سنبھال لے۔

ترجمہ

حضرت عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز فجر ادا کی تو انہوں نے اُس میں دعائے قنوت پڑھی اُس میں یہ کلمات کہے: ”اے اللہ ﷻ! معاویہ رضی اللہ عنہ اور اُس کے گروہ کو سنبھال لے (نمٹ لے)، اے اللہ! عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور اُس کے گروہ کو سنبھال لے (نمٹ لے)، اے اللہ! ابو اعمور اور اس کے گروہ کو سنبھال لے (نمٹ لے)، اے اللہ! عبد اللہ بن قیس اور اُس کے گروہ کو سنبھال لے (نمٹ لے)۔“ (۱)

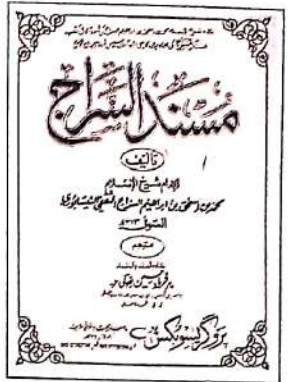
اہل حدیث عالم شیخ زبیر علی زئی اپنے ”مقالات“ جلد-6 میں اس حدیث کو صحیح الاسناد کہتے ہیں۔ (۲)

1. المصنف ابن ابی شیبہ (عربی)، رقم: 7050، اردو: 2/552، رقم: 7123

2. ریسرچ پیپر: واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر، حدیث: 20







**مسند السراج** 590  
79- باب فی القنوت

الْمُسْتَبِ وَأَبَى سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ الْأَحْيَاءَ أَوْ عَنَى أَخْبَرَهُ قَدْ بَلَغَ الرَّحْمَ، وَتَمَسَّحًا قَالَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لَنْ عَمَلَهُ: وَتَمَسَّحًا وَكَانَ اللَّهُ أَجَلَ الْوَلِيدِ مِنَ الْوَلِيِّ وَتَمَسَّحًا مِنْ هَيْمَانَ وَعُشَائِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ وَطَعْتُكَ عَلَى مُضَرٍّ وَاجْعَلْهَا سَبَابًا سَكَنِي يَوْمَئِذٍ قَالَ: وَتَمَسَّحًا فِي صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَاةِ فِي صَلَاةِ الْخَمْرِ يُلْغَوُا عَلَى أَخْيَاهُ مِنْ أَخْيَاهُ الْعَرَبِ عَنَى الْأَزَلِ اللَّهُ (وَكَيْفَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) أَوْ يَنْتَوِبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَلِّمَهُمُ فَالْتَمِسُوا الْخَالُونَ) (آل عمران: 128).

1304 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ الْأَحْيَاءَ أَوْ عَنَى أَخْبَرَهُ قَدْ بَلَغَ الرَّحْمَ، وَتَمَسَّحًا قَالَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لَنْ عَمَلَهُ: وَتَمَسَّحًا وَكَانَ اللَّهُ أَجَلَ الْوَلِيدِ مِنَ الْوَلِيِّ وَتَمَسَّحًا مِنْ هَيْمَانَ وَعُشَائِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ وَطَعْتُكَ عَلَى مُضَرٍّ وَاجْعَلْهَا سَبَابًا سَكَنِي يَوْمَئِذٍ قَالَ: وَتَمَسَّحًا فِي صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَاةِ فِي صَلَاةِ الْخَمْرِ يُلْغَوُا عَلَى أَخْيَاهُ مِنْ أَخْيَاهُ الْعَرَبِ عَنَى الْأَزَلِ اللَّهُ (وَكَيْفَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) أَوْ يَنْتَوِبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَلِّمَهُمُ فَالْتَمِسُوا الْخَالُونَ) (آل عمران: 128).

(1304) وَتَمَسَّحًا وَطَعْتُكَ عَلَى مُضَرٍّ وَاجْعَلْهَا سَبَابًا سَكَنِي يَوْمَئِذٍ قَالَ: وَتَمَسَّحًا فِي صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَاةِ فِي صَلَاةِ الْخَمْرِ يُلْغَوُا عَلَى أَخْيَاهُ مِنْ أَخْيَاهُ الْعَرَبِ عَنَى الْأَزَلِ اللَّهُ (وَكَيْفَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) أَوْ يَنْتَوِبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَلِّمَهُمُ فَالْتَمِسُوا الْخَالُونَ) (آل عمران: 128).

**مسند السراج** 591  
79- باب فی القنوت

وَسَلَّمَ عَنْ هَيْمَانَ وَعُشَائِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ وَطَعْتُكَ عَلَى مُضَرٍّ وَاجْعَلْهَا سَبَابًا سَكَنِي يَوْمَئِذٍ قَالَ: وَتَمَسَّحًا فِي صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَاةِ فِي صَلَاةِ الْخَمْرِ يُلْغَوُا عَلَى أَخْيَاهُ مِنْ أَخْيَاهُ الْعَرَبِ عَنَى الْأَزَلِ اللَّهُ (وَكَيْفَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) أَوْ يَنْتَوِبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَلِّمَهُمُ فَالْتَمِسُوا الْخَالُونَ) (آل عمران: 128).



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے حق میں یا خلاف دعا کرنے کا ارادہ فرماتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور بسا اوقات ”سمع اللہ لمن حمدہ - ربنا ولك الحمد“ پڑھ کر دعا مانگتے: ”اے اللہ! مُضَر (غلط - ناحق) کو سختی سے روند ڈال اور اُن پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح قحط کے سال مسلط کر دے۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں کچھ عرب کے قبیلوں کے خلاف دعا فرماتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ”یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا اُن پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔“ (سورہ آل عمران، 3: 128، ترجمہ: کنز الایمان)

کتاب کے محقق نے اس حدیث کو ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(1)</sup>

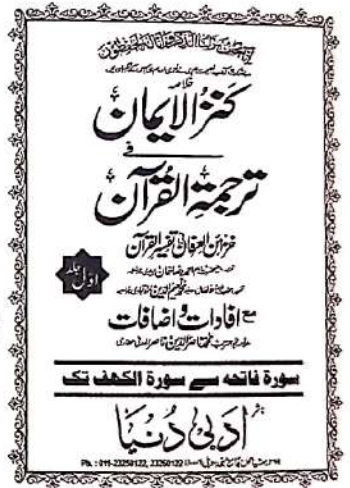
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جس شخص سے جنگ کی، جس کے لیے قنوت نازلہ تک پڑھی تو انہی کے بیٹے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اُسی شخص سے صلح کیوں کر رہے ہیں؟؟؟

ان شاء اللہ ﷻ! ہم انہی سب سوالوں کے جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں اس باب میں دینے کی کوشش کریں گے۔

## صلح پر قرآن پاک کی آیات

سب سے پہلے ”صلح“ کے معاملے میں قرآن پاک کی آیات ”سورة الانفال“ سے ملاحظہ فرمائیں:

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦١﴾  
وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي آتَاكَ بَصِيرَهُ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾



ترجمہ

اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں (صلح چاہیں) تو تم بھی جھکو اور اللہ ﷻ پر بھروسہ رکھو، بے شک وہی ہے سنتا جانتا (61) اور اگر وہ تمہیں فریب دینا (دھوکا دینا) چاہیں تو تو بے شک اللہ ﷻ تمہیں کافی ہے، وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا (قوت دی) اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا (62) (1)

1. سورة الانفال، 62-61:8، ترجمہ: کنز الایمان



## امام حسن رضی اللہ عنہ اور تین گروہ

قارئین کرام! صلح امام حسن رضی اللہ عنہ اسلامی تاریخ کا ایسا نازک واقعہ ہے کہ اس سے بڑا پیچیدہ واقعہ کوئی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے اس صلح کے بارے میں عوام و خواص میں اتنی غلط فہمی پھیلا دی گئی ہے کہ اہل علم اور جاہل دونوں نے اس سے غلط نتیجے نکالنے شروع کر دیے اور صلح کی اصل وجہ کو پردے کے پیچھے ڈال دیا گیا۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی یہ صلح امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہجری سن 41 میں 14 ربیع الاول کو ہوئی۔ صلح امام حسن رضی اللہ عنہ سے اُس زمانے میں موجود تینوں گروہ نے اپنی اپنی باتوں کو پیش کیا۔

### پہلا گروہ: شیعانِ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

شیعانِ علی رضی اللہ عنہم جو مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگِ جمل، جنگِ صفین اور جنگِ نہروان میں موجود تھے، وہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے سے ناراض ہو گئے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کے وفادار ساتھی روتے رہے اور کہتے رہے کہ ”آپ ہمیں مروا دیتے تو اس سے بہتر تھا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے ہمیں جھکا دیا؟ تو امام حسن رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھیوں نے صلح کے بعد آپ کو ”اے مسلمانوں کو ذلیل کرنے والے“ کہنا شروع کر دیا۔

نوٹ: یہاں پر جو گروہ ”شیعانِ علی“ کا ذکر ہے اُس سے مراد ”علی کے چاہنے والے“ ہیں۔

## دوسرا گروہ: شیعان معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

دوسرا گروہ شیعان معاویہ رضی اللہ عنہ کا تھا یعنی جو لوگ جنگِ صفین میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی تھے اور مولا علی رضی اللہ عنہ کے مخالف تھے انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ خلافت کے لائق ہی نہیں تھے اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں پھیلا دی۔

ایک افواہ یہ پھیلائی گئی کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کم ہمت تھے (نعود باللہ من ذالک) اور وہ تو مولا علی رضی اللہ عنہ کو بھی جنگ نہ کرنے کے مشورے دیا کرتے تھے۔

## تیسرا گروہ: مشہور صحابہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ:

تیسرا گروہ نیک آدمیوں کا بڑا گروہ تھا جو غیر جانبدار تھے یعنی نہ وہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے نہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے! اس گروہ کے چاہنے والوں نے بعد میں یہ کہنا شروع کر دیا اگر مولا علی رضی اللہ عنہ کی جنگیں درست تھیں تو امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کیوں کرتے؟ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لیتے تو اُس صلح کے بہتر نتیجے نکلتے۔

مگر افسوس اگر یہ تیسرا گروہ مولا علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دے دیتا تو شاید صلح حسن رضی اللہ عنہ کی نوبت ہی نہ آتی اور اسلام سے فتنوں کا خاتمہ ہو جاتا جیسے کہ اس غیر جانبدار گروہ میں سے ایک عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے جو آخری دم تک اس بات کا پکچھتاوا کرتے رہے۔

ہم نے یہاں جس تیسرے گروہ کی بات کی اُس میں خلیفہ دوم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اور حدیث کے مشہور راوی سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، مشہور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم شامل تھے، مگر بعد میں جنگِ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ نہ دینے پر یا تو پکچھتاتے رہے یا تو نادم ہوتے رہے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایسا ہی ایک واقعہ ہم یہاں بیان کرنے جا رہے ہیں۔ اس واقعے کا Scan Page ہم یہاں پیش کر رہے ہیں۔





حضرت عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت اپنے والد ابو ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: ”میں اپنے دل میں کسی دنیوی معاملے کے بارے میں حسرت نہیں رکھتا، سوا اس کے کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے ہوئے باغی ٹولے کے خلاف لڑائی نہیں کر سکا۔“ (1)

حافظ بن ابی بکر الہیثمی اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: ”اس حدیث کو امام طبرانی رحمہ اللہ نے کئی سندوں سے روایت کیا ہے اور ان کی بعض سندوں کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔“ (2)

□ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول ان الفاظ میں نقل کیا ہے:  
((قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا أَسَى عَلَى شَيْءٍ إِلَّا عَلَى الْاُكُوفِ  
فَاتَلْتُ الْيَفَّةَ الْبَاغِيَةَ)) ○

”سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے کسی چیز پر اتنا بچھتاؤا نہیں ہوا جتنا اس بات کا ہے کہ میں نے باغی گروہ سے لڑائی کیوں نہ لاری۔“  
□ ((مَا مَاتَ مُسْرُوْقًا حَتَّى تَابَ اِلَى اللّٰهِ مِنْ تَخَلُّفِهِ عَنِ الْقِتَالِ  
مَعَ عَلِيٍّ)) ○

”امام مسروق رحمہ اللہ نے مرنے سے پہلے اللہ سے توبہ کی جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا لڑائی میں ساتھ نہ دے سکے۔“

اب بچھتائے کیا ہوت  
جب چڑیاں چک گئیں کھیت

سب مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بعد میں بچھتاتے رہے۔ کاش خلیفہ راشد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دے کر خلافت راشدہ کو مستحکم کر لیتے تو بعد میں خاندان نبوت بے دردی سے نہ مارا جاتا؟ اور مدینہ شریف میں 7 سو صحابہ رضی اللہ عنہم اور 2 ہزار کبار تابعین رضی اللہ عنہم قتل نہ ہوتے۔ نہ ان کی محترم خواتین کی عزتیں لٹتی۔ نہ خانہ کعبہ کو جلایا جاتا۔ نہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد رضی اللہ عنہ کو گدھے کی کھال میں ڈال کر زندہ جلایا جاتا۔ نہ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سولی پر لٹکائے جاتے۔ نہ حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو (راہب امت محمد سلیمان) ظالمانہ قتل کیا جاتا۔ نہ ہمیشہ کے لیے ملوکیت کا دروازہ کھلتا۔ جو آج تک امت مسلمہ در بدر ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کے چاروں بے مثال خلفاء رضی اللہ عنہم کو آج تک ہم ترس رہے ہیں ○

○ الاستیعاب فی معرفة الاسحاب، جلد: 3، ص: 214۔

○ المورثات والمختلف لامام قسطنطین رحمہ اللہ، جلد: 3، ص: 1250۔

○ الاستیعاب لابن عبد البر جلد 3 ص 417۔



1. سیر اعلام النبلاء (عربی)، 3/231-232، اسد الغابۃ (اردو)، 3/329

2. مجمع الزوائد: 7/242، 7/487، رقم: 12054؛ بحوالہ: شرح خصائص علی (اردو) صفحہ: 537، قاری ظہور احمد فیضی



مشہور اہل حدیث عالم شیخ عبد اللہ دانش کی کتاب ”اربعین امام حسین رضی اللہ عنہ میں کچھ اس طرح نقل ہے:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے کسی چیز پر اتنا پچھتاوا نہیں ہے جتنا اس بات کا ہے کہ میں نے باغی گروہ سے لڑائی کیوں نہ لڑی۔

امام مشروق رحمۃ اللہ علیہ نے مرنے سے پہلے اللہ ﷻ سے توبہ کی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لڑائی میں ساتھ نہ دے سکے۔

”اب پچھتائے کیا ہوت

جب چڑیاں چگ گئیں کھیت“

سب مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بعد میں پچھتاتے رہے، کاش خلیفہ راشد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دے کر خلافت راشدہ کو مستحکم کر لیتے بعد میں خاندان نبوت بے دردی سے نہ مارا جاتا؟ اور مدینہ شریف میں سات سو (700) صحابہ رضی اللہ عنہم اور دو ہزار (2000) تابعین رحمۃ اللہ علیہم قتل نہ ہوتے، نہ اُن کی محترم خواتین کی عزتیں لٹتی، نہ خانہ کعبہ کو جلایا جاتا، نہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد رضی اللہ عنہ کو گدھے کی کھال میں ڈال کر زندہ جلایا جاتا، نہ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سؤلی پر لٹکائے جاتے، نہ حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو (راہب اُمّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو ظالمانہ قتل کیا جاتا، نہ ہمیشہ کے لیے ملوکیت کا دروازہ کھلتا جو آج تک اُمّت مسلمہ در بدر ہو گئی ہے۔<sup>(1)</sup>

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



کہا: 'میں نے از اوّل تا آخر مکمل کتاب الہی پڑھی ہے لیکن مجھے اس میں کہیں 'اخو اخو' نہیں ملا۔' اس پر حضرت سعد نے غضب ناک ہو کر فرمایا: تم یہ کہتے ہو تو میں نے رسول خدا ﷺ کو یہ کہتے سنا تھا: "علی رضی اللہ عنہ حق کے ساتھ اور حق علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا وہ جہاں بھی ہوں گے۔" اُس شخص نے کہا: 'آپ کے ساتھ اس ارشاد کو اور کسی نے سنا تھا؟' فرمایا: 'حضور ﷺ نے یہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں فرمایا تھا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: 'ہاں! رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد میرے گھر میں فرمایا تھا' اس پر اُس شخص نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: 'اب تو آپ میرے نزدیک پہلے سے بھی زیادہ قابلِ ملامت ہیں۔' فرمایا: 'کیوں؟' اُس نے کہا: 'اگر میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہوتا تو تا دمِ وفات مسلسل حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خادم رہتا۔ حافظ ہیشمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں سعد بن شعیب ہے جسے میں نہیں جانتا اور اُس کے باقی رجال صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

حافظ ہیشمی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام سے یہ تاثر اُبھرتا ہے کہ شاید سعد بن شعیب مجہول یا متروک ہیں لیکن اُن کے شاگرد حافظ بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس تاثر کی نفی کر دی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس حدیث کے آخر میں لکھا ہے۔

"سعد بن شعیب متروک نہیں ہیں۔" (1)

قارئین کرام! ان باتوں سے پتہ چلا کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے زیادہ مظلوم ہیں کیوں کہ دشمن تو دشمن اپنے بھی ان سے ناراض ہیں حالانکہ امام حسن رضی اللہ عنہ وہی کر رہے تھے جس کا حکم قرآن نے "سورہ انفال" میں دیا ہے اور میں کہتا ہوں کہ تاریخ میں ان دونوں سے مظلوم سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ہیں جن کو نبی کریم ﷺ کی ڈھیروں حدیثوں کی تائید حاصل ہے کہ "علی حق کے ساتھ حق علی کے ساتھ"، علی قرآن کی تاویل پر جنگ کریں گے، مگر افسوس اُس وقت نبی کریم ﷺ کے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک بڑے گروہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ نہ دیا اور خود کو غیر جانبدار بنا کر مولا علی رضی اللہ عنہ کی جنگوں کو دیکھتا رہ گیا اور میں یہ بھی کہوں گا کہ سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ مظلوم تاریخ میں سیدنا ابوطالب بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ہیں کہ جو تقریباً 50 سال تک سید الانبیاء ﷺ کی حفاظت کرتے رہے اور اپنے آخری وقت میں بھی بس آپ کی فکر میں رہے، جس کے خطبے توحید کی دلیل ہو اور جو خود دعوتِ توحید کا سب سے پہلا میزبان ہو اُس پر آج 1400 سال کے بعد بھی کافر کے فتوے لگائے جائیں۔ اللہ کی پناہ۔

صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کرنے سے پہلے صلح پر اُٹھنے والے وہ سوال جو آج کل اہل سنت کہلانے والے تینوں گروہ یعنی اہل حدیث، دیوبندی اور بریلوی کے کچھ لوگ اُٹھاتے ہیں، اُسے ہم پیش کریں گے اور ان شاء اللہ ﷻ قرآن و حدیث کی روشنی میں اُس کے جوابات بھی پیش کریں گے۔

1. کشف الاستار: 4/96-97، رقم: 3282؛ بحوالہ: شرح خصائص علی (اردو)، قاری ظہور احمد فیضی۔





## اُمّ المؤمنین سیدہ خدیجہ علیہا السلام کے بعد سب سے پہلے اسلام لانے والے

167

کتاب السنن

خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لانے والے

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں:

”خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے آپ پر ایمان لائیں اور اس کے بعد حضرت

168

کتاب السنن

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ پر ایمان لائے۔“

❖ الاوائل للسيوطي: ٩٦/٥؛ الطبراني في الاوائل: ٥٤؛ المصنف في الاحاد والمثاني: ١٦/١؛ ابن كثير في البداية والنهاية: ٧/٢٢٠۔ اسنادہ حسن عند الالباني۔  
❖ المصنف في السنة: ١٣٠١؛ في الاحاد والمثاني: ٦٨/ب؛ شيخ الباني فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند میں عبدالملک بن حارون بن عثرة راوی میں سخت کلام کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔  
❖ ویکھیں المجروحین: ٢/١٣٣؛ المیزان: ٢/٦٦٦۔ ❖ الطبرانی فی الکبیر: ١٨/٤٣؛ فی الاوائل: ٨١؛ البخاری فی خلق افعال العباد، ص: ١٠٥-١٠٦؛ النسائي فی الکبریٰ کما فی تحفة الاشراف: ٨/٢١١؛ الطحاوی فی المشکل: ١/١٢٢؛ اسنادہ صحیح۔ ❖ ابن ابی شیبہ فی المصنف: ٥/٣٢٩-٣٣٠؛ احمد: ٢/١٧٢؛ الدارمی: ١/١٢٦؛ الحاکم: ٤/٥٠٨؛ اسنادہ حسن؛ الطبرانی فی الاوائل: ٦١۔

إِنْ أَوَّلَ نَبِيٍّ وَجَّعَ النَّاسَ، فَلِلَّذِي وَجَّعَهُ مُرُوءَةٌ  
وَلَهُدًى لِلْعَالَمِينَ (٢١ لمران)

سب سے پہلے  
کتاب الاوائل

الترجمات

حافظ اکبر الی بکراحمین عربین الی عالم اشعیا فی رصا  
حافظ سلیمان بن احمد الطبرانی رصا  
حافظ ابوالفضل عبدالرحمن جلال الدین السیوطی رصا

ترجمہ و اضافہ  
شیخ محمد عظیم حاصل پوری

فرین بکسز پو (پرائیوٹ) لمیٹڈ  
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.  
New Delhi - 110002

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: ”سیدنا خدیجہ علیہا السلام سب سے پہلے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور اُس کے بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔“

شیخ ناصر الدین البانی نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔<sup>(۱)</sup>





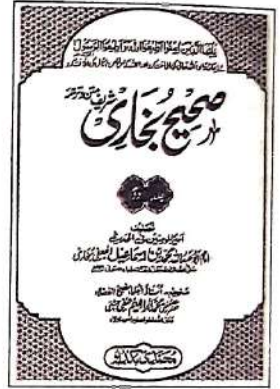


## صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث

فرمانِ نبی ﷺ: تم (علی رضی اللہ عنہ) میرے نزدیک ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام، ہاں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی ”صحیح“ میں نقل کرتے ہیں:

بشاری شریف (ترمذی) جلد دوم	۷۳۳	کتاب المغازی
۱۵۵۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى قُبُورِ وَأَسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتَخْلِفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ لَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ	(1552) مصعب بن سعد اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تبوک کی طرف تشریف لے گئے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں پر چھوڑ کر جا رہے ہو۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے پسند نہیں کہ تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت	
بشاری شریف (ترمذی) جلد دوم	۷۳۳	کتاب المغازی
۱۵۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ	ہارون علیہ السلام ہاں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ابو داؤد نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے بیان کیا کہ میں نے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔	



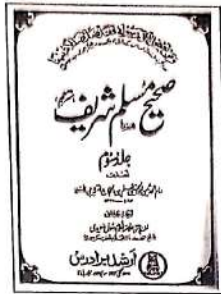
ترجمہ

مصعب بن سعد اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تبوک کی طرف تشریف لے گئے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ”کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں پر چھوڑ کر جا رہے ہو؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے پسند نہیں کہ تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت ہارون علیہ السلام، ہاں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ابو داؤد نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے حکم سے بیان کیا کہ میں نے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔<sup>(۱)</sup>

۱. صحیح بخاری (اردو)، 434-433/2، رقم: 1552، انٹرنیشنل نمبر: 4416



## صحیح مسلم کی احادیث



صحیح مسلم (سوم)

۳۰۱ ۴۴- کتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى

صحیح مسلم (سوم)

२०२

٤٤- كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں  
 رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حلق  
 کو میرے لیے، اپنے دو چھبے میری کے لیے ہاروں تھے۔  
 شہر میرے بعد کوئی شخص اسے ہاروں کیسے ہیں کہ میں  
 ان کے ساتھ حضرت سعد سے یہ حدیث بیان کر لوں۔  
 حضرت سعد سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان کو عامر بنی  
 سے روایت سنائی انہوں نے کہا: میں نے اس حدیث کو  
 پہلے ہی سنا ہے آپ نے خود سنا ہے؟ انہوں نے اپنی  
 گھانٹاں کاٹوں پہنچ کر کہا: اور کہا کہ میں نے خود سنا ہو  
 دوں گا، میں نے سنا ہو گا۔

٦٦٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى الْقَيْمِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ  
مُحَمَّدُ بْنُ الصَّغَرِ وَغُنْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ وَسَمِعَ مِنْ  
يُوسُفَ كَلْبُشٍ عَنْ مُوسَى الْمَاجِشُونِيِّ (ر) الْقَطَّاعِ  
(الْمَشَاقِ) حَدَّثَنَا يُونُسُ أَبُو سَمَةَ الْمَاجِشُونِيُّ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَكَلِّمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ مَيِّتٌ يَمُوتُ لَمْ يَزَلْ يَمُوتُ إِلَى أَنَّهُ لَا يَبْقَى  
مَعْنَى قَوْلِهِ سَمِعْتُ قَائِلِينَ أَنَّهُ أَشْفَقَ عَلَيَّ سَعْدًا فَلَيْتَ  
عَدُوِّي قَاتَلَ سَعْدًا عَاطِيِي عَمَلِي قَالَ لَا سَمْعَةَ فَلَيْتَ  
تَسَمِعْتَهُ قَاتَرَ عَصِيْبِي عَلَى أَذْنِي فَقَالَ مَعْمُورٌ  
عَصِيْبِي إِلَى (٢٣٢)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں  
 اللہ تعالیٰ نے خروہ بنو کعبہ میں حضرت علیؑ کو مدینہ میں  
 حضرت علیؑ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مجھے غوثوں اور  
 مجاہدوں کے جہان سے لے کر آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس پر  
 ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موی کے لیے  
 اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہیں بھیجے ہوگا۔

٦١٨ - وَحَقَّقْتُ بِأَمْرِ بَكْرِ بْنِ أَبِي كُثَيْبٍ عَقْلًا عَظِيمًا  
عَنِ كُثَيْبٍ ح وَعَقْلًا مُشْتَبِهًا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَلَا  
حَقَّقْتُ مُخْتَلَفًا بَيْنَ جَعْفَرٍ سَدَقًا مُخْتَلَفًا عَنِ الْحَكَمِ عَنْ  
عَصَبِ بْنِ مَعْدِي بْنِ أَبِي وَقَّاسٍ عَنْ مَعْدِي بْنِ أَبِي وَقَّاسٍ  
عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ عَزْرَةَ  
بَنِي كَلْبٍ قَالَ بَيْنَ رَسُولِ الْوَحْشِيِّ فِي السَّيِّئَاتِ وَالْقِيَّاتِ  
فَقُلْتُ لَمَّا رَأَيْتُ أَنْ يَكُونُوا يَتَّبِعُونَ بَيْنَهُمَا لَمْ أَزَلْ مِنْ مَوَاضِي  
الْوَحْشِيِّ (٤٤١)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

٦١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ خَدَّاجٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا

مرتب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں  
حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے حضرت  
بنیائے تو ان سے دریافت کیا کہ تمہیں ابو تراب کو برا  
لیا چیز مانے؟ حضرت سعد نے کہا: مجھے وہ تین  
جو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ  
مائی جس میں اس لیے ان کو کبھی برا نہیں کہہ سکتا  
اقول سے ایک بات بھی میرے لیے فرماؤ، ہوتا تو

١١٧- حَقَّقْنَا قِيَمَةَ بَنِي سَيْفٍ وَنَحْنُ نُسَمِّيهِ وَنُحَدِّثُ عَنْ عَدُوِّ  
وَقُلْنَا يَا أَيُّهَا الْقَوْمُ قَالُوا حَكَّمْنَا عَدُوَّكُمْ رَحِمُوا (بَنِي سَيْفٍ وَنَحْنُ  
نُسَمِّيهِ) عَنْ عَدُوِّ بَنِي سَيْفٍ عَنْ أَبِي قَالَسٍ عَنْ  
عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَدُوِّ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ  
عَنْ أَبِي الْكَرَّابِ فَقَالَ إِنَّمَا مَا عَزَمْتُ تَقَالِي قَالَتِ لَوْ  
سَمِعْتُ اللَّهَ يَخْطُبُ لَمَنْ سَمِعْتُ أَنَّهُ تَكُونُ لِي وَاجِدَةٌ ذَنْبِي  
عَنْ أَبِي سَعْدٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ

وَقَالَ لَهُ عَالِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
لَقَدْ لَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا  
وَهَارُونَ وَمَنْ مَوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا  
خَيْرَ لَآ عِطِينَ الرَّابَّةَ وَجَلَاءَ  
لَهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَقَارَرْنَا لَهَا  
أَرْمَدَ بَصَقَ فِي غَيْبِهِ وَدَفَعَ  
وَلَمَّا تَرَكْتَ هَذِهِ الْأُمَّةَ قُلْ  
دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِبَادًا وَ  
اللَّهُمَّ هَذَا لَوَا أَلْهِي.

الترخى (١٧٣٤)

وہ مجھے سرخ اٹھوں سے زیادہ محبب مکی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے بعض سفارشی کی حضرت علی کو پہنچا دیا اور حضرت علی نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے خودوں اور مجھوں میں پہنچا دیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی سے فرماتے ہوئے سنا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے اسے ہو جیسے کہ کوئی کے لیے ہوں؟ تب اللہ میرے بعد کوئی نہیں ہو گا اور کوئی میرے بعد جس کے بدن میں آپ نے ہے: یہ سفارشی میں نہیں فہم کو چھوڑا اور کہا: ہاں جیسا اللہ سے رسول سے حضرت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے حضرت سعد نے کہا: پھر ہم بس اس کے انتظار میں تھے آپ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ، حضرت علی کو لایا گیا اور اسے علیہ السلام کی مجلس دینی میں جسے آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دیا کہ اللہ اور ان کو مجلس ملکا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جبرج کر دیا۔

و جب آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) "آپ کہے: اؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاؤ" اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ" تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت قاطر، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلا دیا اور کہا: اے اللہ! میرے لیے میں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ علیہ السلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے اسے ہو جیسے کہ کوئی کے لیے ہوں؟ تب اللہ میرے بعد کوئی نہیں ہو گا اور کوئی میرے بعد جس کے بدن میں آپ نے ہے: یہ سفارشی میں نہیں فہم کو چھوڑا اور کہا: ہاں جیسا اللہ سے رسول سے حضرت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے حضرت سعد نے کہا: پھر ہم بس اس کے انتظار میں تھے آپ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ، حضرت علی کو لایا گیا اور اسے علیہ السلام کی مجلس دینی میں جسے آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دیا کہ اللہ اور ان کو مجلس ملکا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جبرج کر دیا۔

٦١٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ  
شُعْبَةَ ح وَعَلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ  
سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
لَقِيتُ أَمَّا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ بِمَعْرِئَةِ لَهْزُونَ مِنْ قَوْمِي.

البخاری (۶-۳۷) ابن ماجہ (۱۱۵)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے۔

ترجمہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“ (۱)

1. صحیح مسلم، 3/301-302، رقم: 6171-6170-6169-6168-6167، انٹرنیشنل نمبر: 6217-6218-6219-6220-6221

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



قارئین کرام! یہاں پر مولا علی رضی اللہ عنہ کی ان فضیلتوں کو بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جو سب سے پہلے مسلمان ہیں۔ اب ذرا غور کیجیے کہ جو اسلام کے ابتدائی دور سے نماز کو قائم کرنے والا اور شریعت کو جاننے والا ہے اور بقول امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تمام صحابہ میں سب سے زیادہ فضائل میں احادیث جس کی شان میں زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئی اُسے حق و باطل کا علم ہوگا یا اُن لوگوں کو جو اُس شخص کی قیادت میں مولا علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے آئے تھے جو فتح مکہ پر اسلام لائے؟

## علی قرآن کی تاویل پر جنگ کریں گے: صحیح حدیث

مولا علی رضی اللہ عنہ نہ صرف جنگ صفین میں حق پر تھے بلکہ جنگ جمل اور جنگ نہروان میں بھی حق پر تھے۔ یہ تمام جنگیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم، ”قرآن کی تاویل“ کے لیے لڑی تھی جس کی بشارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت پہلے دے چکے تھے، اس معاملہ میں ہم یہاں پر ایک صحیح حدیث پیش کر رہے ہیں:

## خصائص علی رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث

ترجمہ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے، اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیا، اُنہوں نے اُسے گانٹھ دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص قرآن کی تاویل پر جہاد کرے گا جس طرح میں نے اُس کے نازل ہونے پر جہاد کیا تھا۔ تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ میں ہوں؟“ فرمایا: ”نہیں“ پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ میں ہوں؟“ فرمایا: ”نہیں“ بلکہ وہ صاحب السل (جوتے کو گانٹھنے والا) ہے۔

شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر نے اس حدیث کو ”حسن“ کہا ہے۔<sup>(۱)</sup>



## خصائص علی رضی اللہ عنہ کی حدیث

233

خصائص علی رضی اللہ عنہ

باب 55

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ»

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا بیان:

”علی (رضی اللہ عنہ) قرآن کریم کی تاویل پر جہاد کرے گا جس طرح کہ میں نے اس کے نازل ہونے پر کیا ہے“

156- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ. وَاللَّفْظُ لَهُ. عَنْ جَرِيرٍ. عَنِ الْأَعْمَشِيِّ. عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءَ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا نَنْقُطُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَمَا انْقَطَعَ شَيْءٌ نَعْلِهِ. فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: «إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: «أَنَا؟ قَالَ: «لَا» قَالَ عُقْرُ: «أَنَا قَالَ: «لَا. وَلَكِنْ صَاحِبُ الثُّغَلِ»

۱۵۶- سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بیٹھے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، اسی اثنا میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیا انہوں نے اسے گانٹھ دیا پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص قرآن کی تاویل

234

خصائص علی رضی اللہ عنہ

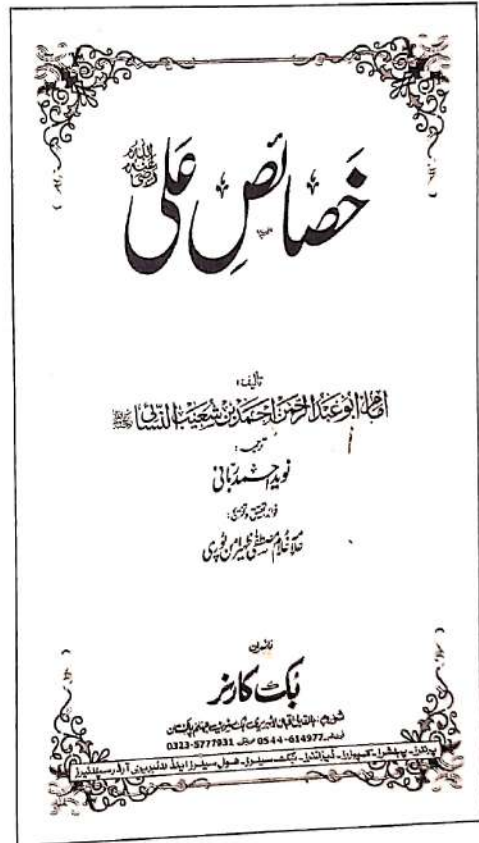
پر جہاد کرے گا جس طرح میں نے اس کے نازل ہونے پر جہاد کیا تھا۔ تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ وہ میں ہوں فرمایا: نہیں پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ وہ میں ہوں فرمایا: نہیں بلکہ وہ صاحب اہل (جوتوں کو گانٹھنے والا) ہے۔

تحقیق:

[حسن]

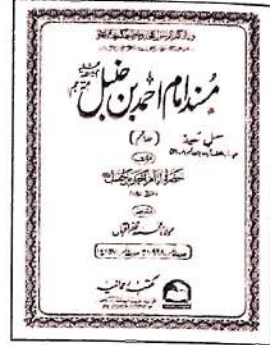
تخریج:

مصنف ابن ابی شیبہ: 64/12؛ مسند الامام احمد: 31/3، 33، 82؛ زاد المعاد فضائل الصحابة للعلامة: 1071؛ وصحیح ابن حبان [6937] وقال الحاكم [422/3] ”صحیح علی شرط الشيخین“ ووافقه الذہبی۔



## ایسی ہی احادیث مسند احمد میں ہیں:

مُسْنَدُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يَقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِهِ كَمَا قَاتَلْتُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ خَاصِصُ النَّعْلِ وَعَلِيٌّ يَخْصِصُ نَعْلَهُ [راجع: 11278].  
(۱۱۳۰۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے بعض لوگ قرآن کی تفسیر و تاویل پر اس طرح قاتل کریں گے جیسے میں اس کی تزیل پر قاتل کرتا ہوں، اس پر حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، اس سے مراد جوئی گا ٹھٹھنے والا ہے اور اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ جوتی گا ٹھٹھ رہے تھے۔



عن أبي سعيد قال: قال رسول الله ﷺ: «إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يَقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِهِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَزْوِيلِهِ» قَالَ: فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. فَقَالَ: «وَلَا، وَلَكِنَّهُ خَاصِصُ النَّعْلِ، وَعَلِيٌّ يَخْصِصُ نَعْلَهُ».  
۱۱۲۹۰ - حدثنا يزيد قال: أخبرنا محمد بن إسحاق، عن عبيد الله بن المقيرة بن معن، عن عمرو بن سلمة، قال أبو عبد الرحمن: وقال غير يزيد بن هارون: عن سليمان بن عمرو بن عبد العتاري - وهو أبو الهيثم، وكان في جبر أبي سعيد -  
عن أبي سعيد الخدري. وعن أبي الزناد، عن الأعرج، عن

= وقد سلف من طرق أخرى بروايات أولها برقم (۱۱۰۷۸).  
قال السدي: قوله: العزل المؤودة الصغرى: كان المراد بالعزل النطفة التي تعزل، والمؤودة بالهمزة: أي: البيت المدفونة حية، وكانت العرب تغسله خشية الإملاقي أو خوف العار، فأرادوا أنها في تقويت الحياة كالمؤودة، فاستحقت أن تُسَمَّى بالمؤودة الصغرى، وأرادوا بذلك إثبات الحرمة، فكذبهم النبي ﷺ، وقال: إنما يلزم الوالد لو كان مراداً الله أن يخلق من تلك النطفة شيئاً، وحيث علم أنه ما أراد ذلك، فليس من الوالد في شيء، وما جاء أن العزل هو الوالد الخفي، فكان معناه أنه له مناسبة به، فهو مكروه لا حرام، كما قالت اليهود، فلا منافاة، والله تعالى أعلم.  
(۱) في (م): ولكن.  
(۲) حديث صحيح، وهذا إسناد حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير فطر - وهو ابن خليفة المخزومي -، فقد روى له البخاري مقروناً، وقد توبع وكيع: هو ابن الجراح الرضائي، وإسماعيل بن رجاء: هو ابن ربيعة الزبيدي.  
وقد سلف برقم (۱۱۲۵۸)، وسياقي تخريجه في الرواية رقم (۱۱۷۷۳).

۱۱۲۸۹ - حدثنا وكيع، حدثنا فطر، عن إسماعيل بن رجاء، عن أبيه

وقال أبو رفاعه كما في الروايات (۱۱۰۸۶) و(۱۱۴۷۷) و(۱۱۵۰۲)، وقال: رفاعه، ذكره البخاري في الكنى، ۳۱/۹، وابن أبي حاتم في المحرر والمعتل، ۳۷۱/۹، والبيهقي في تهذيب الكمال، ۲۱۱/۹، ولم يذكر في جرحاً ولا تعديلاً، ولم يذكر في الرواة عنه غير محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان، ولم يذكره ابن حبان في الثقات، وبقاى رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن علي بن المبارك روى الكوفيين عنه، عن يحيى بن أبي كثير ضعيفة، وهذا منها، وكيع: هو ابن الجراح الرضائي الكوفي، وهو متابع.  
وأخرجه النسائي في الكبرى (۹۰۸۱)، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۳۱/۳، وفي شرح مشكل الآثار (۱۹۱۷) من طريق هارون بن إسماعيل الخزاعي البصري، والنسائي في الكبرى (۹۰۸۰) من طريق عثمان بن عمرو بن فارس المدي البصري، كلاهما عن علي بن المبارك، بهذا الإسناد.  
وأخرجه بنحو موطأ ابن أبي شيبة ۲۲۲-۲۲۱/۴، ومن طريقه ابن أبي عاصم في السنة (۳۶۰) عن عبيد الله بن نمير، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۳۲/۳، وفي شرح مشكل الآثار (۱۹۱۹) من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، كلاهما عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن إبراهيم - وهو ابن الحارث التيمي -، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن وأبي أمامة بن سهل، عن أبي سعيد الخدري، وهذا إسناد حسن لولا عتمة ابن إسحاق.  
وأخرجه البزار (۱۴۵۳) (زوائد)، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۳۲-۳۱/۳، وفي شرح مشكل الآثار (۱۹۱۸) من طريقين عن عائش بن عتبة الحضرمي، عن موسى بن وردان، عن أبي سعيد. وأورده الهيثمي في المجموع، ۲۹۷/۴، وقال: رواه البزار، وفيه موسى بن وردان، وهو ثقة، وقد ضعف، وفيه رجاله ثقات.  
وسياقي من رواية أبي رفاعه بالأرقام (۱۱۴۷۷) و(۱۱۵۰۲).

۳۹۰

مُسْنَدُ  
الإمام أحمد بن حنبل  
(۱۶۴-۲۴۱ م)

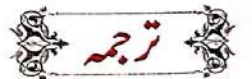
مُسْنَدُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ

شَيْبَةَ الْأَوْثَرُ

مُتَرَجِمٌ بِرُتَبِ  
إِبْرَاهِيمَ الرَّسَبِ

إِبْرَاهِيمُ السَّابِقُ كَتَبَ

مُؤَيَّدٌ بِالْإِسْلَامِ



ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بعض لوگ قرآن کی تفسیر و تاویل پر اس طرح قاتل کریں گے جس طرح میں قرآن کی تزیل میں قاتل کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس سے مراد (وہ) جوتے گا ٹھٹھنے والا ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اُس وقت آپ ﷺ کے جوتے گا ٹھٹھ رہے تھے۔<sup>(۱)</sup>

محقق کتاب شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(۲)</sup>

1. مُسْنَدُ أَحْمَد (اردو)، 5/103، رقم: 11309

2. مُسْنَدُ أَحْمَد (عربی)، 17/309-391، رقم: 11289

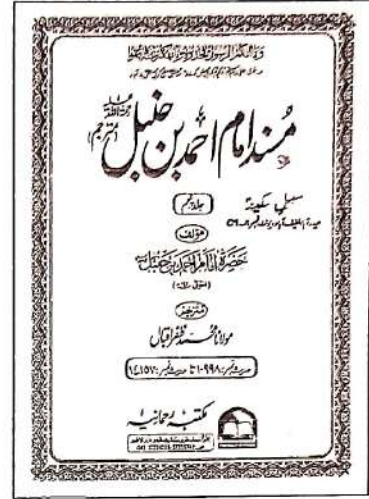


## مسند احمد کی صحیح حدیث

مُسْنَدُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۱۱۷۹۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا مِنْ بَعْضِ بُيُوتِ نِسَائِهِ قَالَ قُلْنَا مَهْ لَافَقَطَتْ نَعْلَهُ فَتَخَلَّتْ عَلَيْهَا عَلِيُّ بْنُ خَصِيفَةَ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضَيْنَا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ يَنْتَظِرُهُ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يَقْبَلُ عَلَى تَأْوِيلِ هَذَا الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَزْوِيلِهِ فَاسْتَشْرَفْنَا وَفِينَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَا وَلَكِنَّهُ خَاصِيفُ النَّعْلِ قَالَ فَبِئْسَ نُبُشْرُهُ قَالَ وَكَانَ هَذَا سَمِعَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا مِنْ بَعْضِ بُيُوتِ نِسَائِهِ قَالَ قُلْنَا مَهْ لَافَقَطَتْ نَعْلَهُ فَتَخَلَّتْ عَلَيْهَا عَلِيُّ بْنُ خَصِيفَةَ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضَيْنَا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ يَنْتَظِرُهُ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يَقْبَلُ عَلَى تَأْوِيلِ هَذَا الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَزْوِيلِهِ فَاسْتَشْرَفْنَا وَفِينَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَا وَلَكِنَّهُ خَاصِيفُ النَّعْلِ قَالَ فَبِئْسَ نُبُشْرُهُ قَالَ وَكَانَ هَذَا سَمِعَهُ [صَحَّحَ ابْنُ حِبَّانَ (٦٩٣٧)، وَالْحَاكِمُ (١٢٢/٣)] وَقَالَ ذَيْبٌ: صَحِيحٌ وَهَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ. شُعْبَةُ ابْنِ الْحَوْزِيِّ، وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: وَرِجَالُهُ وَرِجَالُ الصَّحِيحِ. [رَاجِعْ: ١١٢٧٨].

(۱۱۷۹۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی آپ کی اہلیہ حضرت کے گھر سے گزریں تو آپ نے آئے، ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل پڑے، راستے میں نبی کریم ﷺ کی جوتی ٹوٹ گئی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی جوتی پہنے، آپ نے اس کے چلنے پر اسے، ہم بھی چلنے لگے، ایک جگہ پہنچ کر نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتظار کرنے لگے، ہم بھی کھڑے ہو گئے، اسی دوران میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جو قرآن کریم کی تاویل و تفسیر پر اسی طرح قائل کرے گا جیسے میں نے اس کی تفسیر پر قائل کیا ہے، یہ سن کر ہم جھاک جھاک کر دیکھنے لگے، اس



مُسْنَدُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وقت ہمارے درمیان حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ جوتی پہنے والا ہے، اس پر ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خوشخبری سنانے کے لئے آئے تو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے انہوں نے بھی یہ بات سن لی ہے۔

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا مِنْ بَعْضِ بُيُوتِ نِسَائِهِ، قَالَ: قُلْنَا مَعَهُ، فَانْقَطَعَتْ نَعْلُهُ، فَتَخَلَّتْ عَلَيْهَا عَلِيُّ بْنُ خَصِيفَةَ، فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَمَضَيْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ يَنْتَظِرُهُ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ: «إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يَقْبَلُ عَلَى تَأْوِيلِ هَذَا الْقُرْآنِ، كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَزْوِيلِهِ» فَاسْتَشْرَفْنَا وَفِينَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ: «لَا، وَلَكِنَّهُ خَاصِيفُ النَّعْلِ». قَالَ: فَبِئْسَ نُبُشْرُهُ قَالَ: وَكَانَ هَذَا (۱) قَدْ سَمِعَهُ (۲).

(۱) فی ہامش (س): فکانہ، نسخہ.  
(۲) حدیث صحیح، وفیذا اسناد حسن، ورجالہ ثقات رجال الصحیح غیر فطر: وهو ابن خلیفۃ المخرومی، فقد روی له البخاری مقروناً، وقد ترویج. حسین بن محمد: هو ابن بهرام الشرفی، ورجالہ والد اسماعیل: هو ابن ربیعہ. وأخرجه القطیعی فی زوائدہ علی «الفرائد» لأحمد (۱۰۷۱) - ومن طریقہ أبو نعیم فی «الحلیۃ» ۱/ ۶۷، والحاکم ۳/ ۱۲۲-۱۲۳ من طریق عبد اللہ بن موسی، کلاهما عن فطر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ابی شیبۃ ۱۲/ ۶۴ من طریق عبد الملک بن حمید بن ابی غنیہ - ومن طریقہ ابن عدی فی «الکامل» ۷/ ۲۶۶-۲۶۷، والقطیعی فی زوائدہ علی «الفرائد» لأحمد (۱۰۸۳)، والنسائی فی «الکبری» (۸۵۴۱)، وأبو یعلیٰ (۱۰۸۶)، وابن حبان (۶۹۳۷)، والحاکم ۳/ ۱۲۲-۱۲۳، والبیہقی فی «الدلائل» ۶/ ۴۳۶، والبیہقی فی «شرح السنۃ» (۲۵۵۷)، وابن الجوزی فی «العمل المتعمد» (۳۸۶) من طریق الأعمش، کلاهما عن اسماعیل بن زید، بہ. وقال الحاکم: هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین، ولم یخرجاه، ووافقه الذہبی.

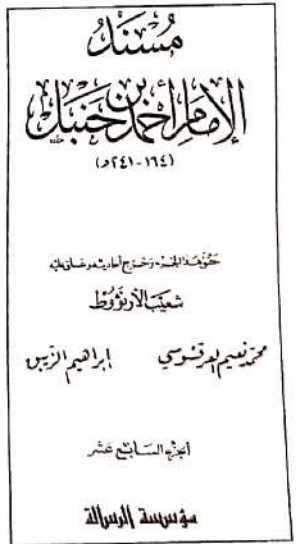
۱۱۷۷۲ - حدثنا يعقوب، حدثنا ابنُ ابي شيبة، عن عمه<sup>(۱)</sup> محمد بن مسلم، قال: حدثني سالم بن عبد الله

عن عبد الله بن عمر، أن أبا سعيد الخدري حَدَّثَهُ مِثْلَ ذَلِكَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدَ، مَا هَذَا الَّذِي تَحَدَّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ أَبُو سَعِيدَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ» (۲).

۱۱۷۷۳ - حدثنا حسين بن محمد، حدثنا فطر، عن إسماعيل بن زبارة الزبيدي، عن أبيه قال:

وَقِيَهُ رِجَالُهُ ثَلَاثَ رِجَالٍ صَحِيحٍ. يَعْقُوبُ: هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيِّ، أَبُو سَلَمَةَ: هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ. وَأَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ۱۰۱/ ۷ عَنْ ابْنِ نَعِيمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارَ، عَنْ أَبِي سَعِيدَ، بِهِ. وَانظُرْ (۱۰۹۹۲).

(۱) فی (ذ) (م): هم.  
(۲) إسناد صحیح علی شرط الشیخین. یعقوب: هو ابن ابراهیم بن سعد بن ابراهیم الزهری بن عبد الرحمن بن عوف، وابن ابي شيبة: هو محمد بن عبد الله بن مسلم، وعمه محمد بن مسلم: هو ابن عبد الله بن عبد الله بن شهاب الزهري، وسالم بن عبد الله: هو ابن عمرو بن الخطاب. وأخرجه البخاري (۲۱۷۶) من طريق يعقوب، بهذا الإسناد. وسلف مطولاً برقم (۱۱۰۰۶).





حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی اہلیہ محترمہ کے گھر سے تشریف لے آئے، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل پڑے، راستے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی ٹوٹ گئی، حضرت علی رضی اللہ عنہ رک کر جوتی سپنے لگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے چل پڑے، ہم بھی چلتے رہے، ایک جگہ پہنچ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگے، ہم بھی کھڑے ہو گئے، اسی دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جو قرآن کریم کی تاویل و تفسیر پر اسی طرح قتال کرے گا جیسے میں نے اُس کی تزیل پر قتال کیا ہے، یہ سن کر ہم جھانک جھانک کر دیکھنے لگے، اُس وقت ہمارے درمیان ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”وہ جوتی سپنے والا ہے“، اس پر ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خوشخبری سنانے کے لیے آئے تو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اُنہوں نے بھی یہ بات سن لی ہے۔“ (1)

کتاب کے محقق شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (2)

1. مسند احمد (اردو)، 5/247-248، رقم: 11795

2. مسند احمد (عربی)، 18/295-296، رقم: 11773



اسی طریق کی ایک اور حدیث مجمع الزوائد سے :

كتاب الثاني

12A

۷۱ - باب فی قتاله ومن یقاتله

١٤٧٦٣ - عن أبي سعيد، قال: كنا جالساً نتلى رسول الله ﷺ فخرج علينا من بعضي يوت يسأله، قال: فقمنا معه، فانقطعت نملأه فتدفعها علينا على يمينها، فمضى رسول الله ﷺ ونصبتا معه، ثم قام يتطهر، فقلنا: فقال: «إلا بينكم من قال على تأويل هذا القرآن، كنا قلنا على تأويله». فاستشرفنا، فبينما هو يكره وقعر، قال: «لا، لكنكم حاصيف النمل»، قال: فحنا نبشرفه، قال: «وكانه نذ سيمه»<sup>(١)</sup>.

رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح، غير فطر بن خليفة، وهو ثقة.

١٤٧٦ هـ - وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ، أَوْ يَحْسَى إِلَيْهِ، وَإِذَا حَيَّةٌ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ، فَكُرِهَتْ أَنْ تَأْكُلَهَا فَأَوْقَفْتُهَا، فَاضْطَحَمَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحِجَةِ، فَرَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ دُونَهُ، فَاسْتَقِظَ وَهُوَ يَطْلُو هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّمَا لِلَّهِ وَرَسُولُهُ وَاللِّينَ أَقْرَبُ﴾ [المائدة: ٥٥] الْآيَةَ، قَالَ: وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، فَرَأَى إِلَيَّ جَانِبَهُ، قَالَ: وَمَا أَضْحَكَكَ مَاذَا؟ قُلْتُ: لِمَا كَانَ عَلَى الْحِجَةِ، قَالَ: وَهَمَّ إِلَيْهَا فَأَخْلَاهَا، فَتَقَطَّعَتْهَا، فَحَمَدَ اللَّهَ، ثُمَّ أَمْسَكَ يَدِي، فَقَالَ: «يَا أَبَا رَافِعٍ، سَيَكُونُ بِهَذِهِ قَوْمٌ يَقُولُونَ عَلَيًّا، حَتَّى عَلَى اللَّهِ، تَقَالِي جِهَادَهُمْ، فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ جِهَادَهُمْ يَلْبِسُوهُ قِيْلَاسَهُ، فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ فَيَقْتُلِهِ، لَيْسَ رَوَّاءَ ذَلِكَ شَيْءٌ» (١).

رواه الطبراني، وفيه محمد بن عبيد الله بن أبي رافع، ضعفه الجمهور، ووثقه ابن حبان، ويحيى بن الحسين بن الثقات، لم أعرفه، وفيه رجاله ثقات.

١٤٧٦هـ - وعزّ ابن عباس، أن علياً كان يقول في حياة رسول الله ﷺ: إن الله عزّ وجلّ يقول: ﴿إِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ الْمُؤْمِنُ عَلَى أَهْلَيْهِ﴾ [آل عمران: ١٤٤]، والله لا تغلب على أهلبها بعد إذ دعا الله تعالى، والله فمن مات أو قتل لأهله على ما قاتل عليه حتى أموت، والله إني لأعزم ووليّه وابن عمه ووارثه، فمن أحق به مني. (٧)

(١) امرجه الإمام أحمد في للسند (٨٢/٣)، وأوردته للمصنف في زوائد للسند برقم (٣٦٥١)،  
والبحر في شرح السنة (٢٣٣/١٠)، والمقتضب الهندي في كثر المصالح برقم (٣٢٩٦٧)،  
والبحر في دلائل النبوة (٤٣٥/٦)، وابن كثير في البداية والنهاية (٢٤٧/٦)،  
٣٠٥/٧)، وابن الجوزي في الطل النفاية (٢٣٩/١)، وابن عراقي في تنزيه الشريعة (٣٨٧/١).  
(٢) امرجه الطبراني في الكبير برقم (٩٠٥٥).  
(٣) امرجه الطبراني في الكبير برقم (١١٧٦).

مجمع البر والبر  
ومنتج القواف

تأليف

الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان

المهني للصري  
المتفرقة ٥٨٧

تسبیح

محمد عبدالقادر أحمد عطية

## الجزء الثاني

المقدمة :  
كتاب التائيب

## منشورات

کتاب الیوم فی  
تشریح کتاب التوحید  
کتاب الیوم فی  
تشریح کتاب التوحید

8

حافظ کو دارالین علی بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی کتاب "مجمع الزوائد فی فضائل الصحابة" میں نقل کرتے ہیں کہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم جیسے ہونے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر رہے تھے آپ ﷺ کو بعض افراد مروجہ مطہرات کے تجربے سے نکل کر باہر تشریف لائے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ چلے ہوئے آپ کے فعل مبارک کا ثبوت کیا۔ آپ نے جوتا علی رضی اللہ عنہ کے پر کیا اور دو پیچے رک رک کر ٹھیک کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ کے آگے بڑھتے گئے اور ہم بھی آپ کی مشاییت کرتے گئے۔ پھر ایک جگہ آپ کھڑے ہو گئے اور علی کا ہتھکڑا کرنے لگے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اسی دوران میں آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص ایسا بھی ہے جو اس قرآن کی تاویل پر قتال کرے گا کیسا کہ اس کے نزول پر میں نے قتال کیا ہے۔ پھر کو میں اونچی کر کے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ ہمارے مجمع میں ابو بکر اور مرضی اللہ عنہما بھی تھے۔ آپ نے فرمایا جس کوئی اونٹیں، دو جو تے گاٹھنے والے صاحب ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم یہ خوش خبری دینے کے لیے علی کے پاس پہنچے۔ جس میں ایسا لکھا کہ یہ بات انھوں نے خود اپنے کانوں سے سن لی ہے۔

حافظ ثقیل لکھتے ہیں: یہ حدیث امام احمد نے نقل کیا ہے۔ اس کے راوی صحیح ہیں۔ صرف فقرہ میں غلطی سمجھ کر، اور ہر دو بھی ثابت ہیں۔

### ترجمہ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بیٹھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض ازواجِ مطہرات کے حجرے سے نکل کر باہر تشریف لائے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ چلتے ہوئے آپ کے نعل مبارک کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ آپ نے جوتا علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا اور وہ پیچھے رک کر اُسے ٹھیک کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھتے گئے اور ہم بھی آپ کی مشایعت کرتے گئے۔ پھر ایک جگہ آپ کھڑے ہو گئے اور علی رضی اللہ عنہ کا انتظار کرنے لگے۔ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اسی دوران میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص ایسا بھی ہے جو اس قرآن کی تاویل پر قتال کرے گا جیسا کہ اس کے نزول پر میں نے قتال کیا ہے۔ ہم گردنیں اونچی کر کے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ ہمارے مجمع میں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، کوئی اور نہیں، وہ جوتے گا نٹھنے والے صاحب ہیں۔“ راوی کہتے ہیں کہ ہم یہ خوش خبری دینے کے لیے علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ لیکن ہمیں ایسا لگا کہ یہ بات انہوں نے خود اپنے کانوں سے سن لی ہے۔

حافظ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے، اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ صرف

فطر بن خلیفہ صحیح کے راوی نہیں ہیں لیکن وہ بھی ثقہ ہیں۔<sup>(1)</sup>

ایسی ہی ایک حدیث سنن نسائی الکبریٰ میں ہے۔

سنن نسائی الکبریٰ - حدیث: 8457

شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر نے ”خصائص علی“ میں اس حدیث کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔<sup>(2)</sup>

1. مجمع الزوائد (عربی)، رقم: 14763؛ بحوالہ: جمل و صفین حدیث و تاریخ کی روشنی میں (اردو)، علامہ خسرو قاسم، صفحہ: 7-8

2. خصائص علی (اردو): شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر، صفحہ: 233-234، رقم: 156



## مصنف ابن ابی شیبہ کی صحیح روایت

۷۶ کتاب فضائل القرآن

۳۰۹۰۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ جَبْرِيلُ يُعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً فِي رَمَضَانَ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي فُيْضَ فِيهِ عَرْضُهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ<sup>(۱)</sup>.

۳۰۹۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشُّعْبِيِّ، عَنْ مُسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ [عَنْ فَاطِمَةَ]<sup>(۲)</sup> قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى جَبْرِيلَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي فُيْضَ فِيهِ عَرْضُهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ<sup>(۳)</sup>.

۷۰۔ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمُفْضَلِ

۳۰۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَمَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ ثَبَاتٌ وَإِنْ لُبَّابُ الْقُرْآنِ الْمُفْضَلُ<sup>(۴)</sup>.

۷۱۔ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّلْطَانِ

۳۰۹۰۸۔ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِسْرَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَلْمَانُ لَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَقْتَلَ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ؟ قَالَ: إِذَا أَكُونُ مَعَ الْقُرْآنِ قَالَ: نَعَمْ [الزُّوَيْد] إِذَا أَنْتَ<sup>(۵)</sup>.

۳۰۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ ثَعْلَبٍ قَالَ: يَقْتُلُ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ قَيْطًا السُّلْطَانُ عَلَى صِمَاحِ الْقُرْآنِ فَلَا يُبَالِي دَا مِنْ دَا، وَلَا دَا مِنْ دَا.

۳۰۹۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

(۱) إسناده مرسل. ابن سيرين من التابعين.  
(۲) زيادة من (م).  
(۳) أخرجه البخاري: (۷/ ۱۳۱-۱۳۲)، ومسلم: (۸/ ۱۶-۱۷) - مطولاً في قصة مرض موت النبي ﷺ من قوله ﷺ.  
(۴) إسناده ضعيف. فيه عاصم بن بهدلة وهو سيق الحفظ للحديث.  
(۵) في إسناده سليمان بن ميسرة وقد وثقه ابن معين.

المصنف

لابن أبي شيبه

الاسم المأثور

ابن عبد الله بن محمد بن أبي شيبه القصبی

۱۵۹-۲۳۵ھ

تأليف

أبي محمد السمرقندي إبراهيم بن محمد

الجزء الثامن

فضائل القرآن - الإيمان - الرضا - الاموال

الوصايا - الفرائض - الفضائل

۳۰۵۱۴ - ۳۱۲۸

القائمه

دار الفکر للطباعة والنشر

مصنف ابن ابی شیبہ (جلد ۸)

۸۳۱ کتاب فضائل القرآن

(۳۰۹۲۵) حضرت ابوالاحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا ایک لب باب ہوتا ہے، اور قرآن کا لب باب مفصل سورتیں ہیں۔

(۷۰) فی القرآن والسُّلْطَانِ

قرآن اور بادشاہت کا بیان

(۳۰۹۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِسْرَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ سَلْمَانُ لَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَقْتَلَ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ؟ قَالَ: إِذَا أَكُونُ مَعَ الْقُرْآنِ، قَالَ: نَعَمْ [الزُّوَيْد] إِذَا أَنْتَ.

(۳۰۹۲۷) حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے زید بن صوحان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تیرا کیا حال ہوگا جب قرآن والوں اور بادشاہت والوں کے درمیان قتال ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو قرآن کے ساتھ ہوں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھولے سے یہ جب تو بہت اچھا ہوگا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

مؤلف

ابن عبد الله بن محمد بن أبي شيبه القصبی

تأليف

أبي محمد السمرقندي إبراهيم بن محمد

الجزء الثامن

فضائل القرآن - الإيمان - الرضا - الاموال

الوصايا - الفرائض - الفضائل

۳۰۵۱۴ - ۳۱۲۸

القائمه

دار الفکر للطباعة والنشر



حضرت طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے زید بن صوحان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”تیرا کیا حال ہوگا جب قرآن والوں اور بادشاہت والوں کے درمیان قتال ہوگا؟“ آپ نے فرمایا: ”تب تو میں قرآن کے ساتھ ہوں گا“ آپ نے (سلمان رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: ”چھوٹے سے زید! تب تو تو بہت اچھا ہوگا۔“

قارئین! ”حدیث سفینہ“ سے ثابت ہو چکا ہے کہ ”بادشاہت والا گروہ“ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ہے اور قرآن والا گروہ سیدنا امام علی رضی اللہ عنہ کا ہے کیوں کہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ ”علی قرآن کی تاویل پر جنگ کریں گے۔“

1. مصنف ابن ابی شیبہ (اردو)، 8/841، رقم: 30926

2. مصنف ابن ابی شیبہ (عربی)، 10/76، رقم: 30907









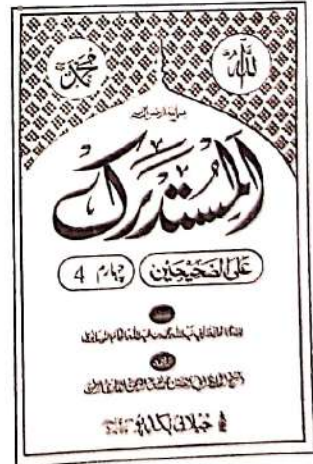
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، عہد و پیمان کے مطابق مذکورہ بالا چار افراد میں سے ایک کھڑا ہوا اور کہا: ”اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو علی رضی اللہ عنہ کا پتہ نہیں؟ انہوں نے ایسے ایسے کیا ہے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے منہ پھرا لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا، اُس نے بھی یہی بات کہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے بھی اعراض کیا۔ پھر تیسرا کھڑا ہوا اور یہی بات کہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے بھی منہ پھرا لیا، پھر چوتھا کھڑا ہوا اور وہی بات کہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے، آپ کے چہرے سے غمض و غضب کا پتہ چل رہا تھا اور فرمایا: ”تم علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کر کے کیا چاہتے ہو؟ بیشک علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں اُس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مؤمن کا دوست ہوگا۔“ (1)

شیخ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے اور بعد میں اس حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں: ”علی سے محبت ایمان کی علامت ہے۔“

## میری اُمت میرے بعد تیرے خلاف بغاوت کرے گی

مُستدرک علی صحیحین کی ایک حدیث

المستدرک (جزء چہارم)	۲۸۲	کتاب منہجہ الصحابة
4686- عَنْ حِثَّانِ الْأَسَدِيِّ، سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْأُمَّةَ سَتَغْدِرُ بَكَ بَعْدِي، وَأَنْتَ تَعِيشُ عَلَيَّ وَلِيَّي، وَتَقْتُلُ عَلَيَّ سُبَّي، مَنْ أَحْبَبَكَ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَكَ أَبْغَضَنِي، وَإِنَّ هَذِهِ سَتَنْقُصُ مِنْ هَذَا يَعْنِي لِحَيْتَهُ مِنْ رَأْسِهِ صَحِيحٌ		
<p>۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں فرمایا: میری امت میرے بعد تیرے خلاف بغاوت کرے گی اور تم میرے دین پر قائم رہو گے اور تم میرے طریقے پر جہاد کرو گے۔ جو تم سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا۔</p>		
المستدرک (جزء چہارم)	۲۸۳	کتاب منہجہ الصحابة
<p>کرے گا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور بے شک تمہاری یہ دائمی شریف رنگین ہو جائے گی۔</p>		



۷۱ - کتاب معرفة الصحابة ورضي الله تعالى عنهم (الجزء ۱۱)

۴۷۴۸ - حدثني محمد بن صالح بن هاني ثنا أحمد بن سامة ومحمد بن شدان ثنا إسحاق بن إبراهيم ومحمد بن رافع قال ثنا عبد الرزاق أنا النعمان بن أبي شبة عن حنبل الثوري عن أبي إسحاق عن زيد بن شريح (۱) عن حذيفة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم: «إن وليتموها أبنا بكر فرأها في الدنيا راقب في الآخرة وفي حسمة ضعف، وإن وليتموها عمر فتوى أمين لا يخلف في الله لومة لائم، وإن وليتموها علياً فهاد مهتد يقيمكم على صراط مستقيم».

۴۷۴۹ - عن حيان الأسدي سمعت علياً يقول: قال لي رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم: «إن الأمة ستفتر بك بعدي وأنت تعيش على مايتي وتقتل على سنتي، من أحب أجنبي، ومن أبغضك أبغضني، وإن هذه ستخضب من هذا» - يعني: خبته من رأسه. صحيح.

ذكر مقتل أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه  
باصح الأسانيد على سبيل الاختصار

۴۷۵۰ - حدثني أبو الطيب (۲) محمد بن أحمد الذهلي ثنا جعفر بن أحمد بن نصر الحافظ ثنا إسماعيل (۳) بن موسى السدي ثنا شريك عن عثمان بن أبي زرة (۴) عن زيد بن وهب قال: قدم علي بن علي وفد من أهل البصرة وفيهم رجل من الخوارج يقال له: الجعد بن نمعة، فحمد الله وأثنى عليه وصلى على النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم، ثم قال: اتق الله يا علي فإنك ميت، فقال علي: لا، ولكني مقتول ضربة على هذا تخضب هذه، قال: وأشار علي إلى رأسه وخبته يده قضاء مقضي وعهد مهود، وقد خاب من افترى، ثم عاب علياً في لباسه، فقال: لو لبست لباساً (۵) خيراً من هذا، فقال: إن لباسي هذا أبعد

(۱) زيد بن شريح ما روى عنه إلا أبو إسحاق، كما في «الميزان»، ولم يوثقه معبر.  
(۲) في السند سقط.  
(۳) صوابه: «أبو الطاهر»، كما في «السيرة»، و«تاريخ بغداد».  
(۴) إسماعيل مختلف فيه، ولكنه غال في الشيع، وشريك ساء حفظه لما ولي القضاء.  
(۵) صوابه: عثمان بن أبي زرة، وهو عثمان بن المغيرة.  
(۱) ثباتاً. (مصحح).

## المُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ

لِلإمام الحافظ أبي عبد الله الحاكم النيسابوري  
رحمته الله تعالى

طبعة متصنة انقادات الذهبية رحمه الله

وبذيله

تتبع أولهام الحاكم الحى سكت عليها الذهبية  
لأبي عبد الله محمد بن قنار الوادعي

لِلْجُرْعَةِ الثَّلَاثَةِ

وَأَرَادَ بِهِنَ لِلطَّبَائِعِ وَالشُّرُوفِ وَالْيُوزُجِ



حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں فرمایا: میری اُمت میرے بعد تیرے خلاف بغاوت کرے گی اور تم میرے دین پر قائم (Strong) رہو گے اور تم میرے طریقے پر جہاد کرو گے۔ جو تم سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جس نے تم سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا اور بیشک تمہاری یہ داڑھی رنگین ہو جائے گی۔

یہ حدیث صحیح ہے۔<sup>(۱)</sup>

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر سکوت اختیار کیا ہے۔<sup>(۲)</sup>

۱. مستدرک للحاکم (اردو)، 4/282-283، رقم: 4686

۲. مستدرک علی صحیحین (عربی)، 3/166، رقم: 4749



افضلیت ومقام : امام مولا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بیت سے ہیں اُن پر کسی کو قیاس نہیں کیا جا سکتا:

إمام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول

597 امام علامہ جمال الدین ابی الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن جوزی المعروف امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفی سن 597 ہجری اپنی مشہور کتاب 'مناقب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' میں لکھتے ہیں:

ابو اسحاق ابراہیم بن احمد طبری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن احمد بن ابو القاسم بن ریّان سے سنا اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد (امام احمد رحمۃ اللہ علیہ) نے حدیثِ سفینہ بیان فرمائی تو میں نے کہا اے اباجان! خلافت کی افضلیت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟“ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ، ”خلافت میں پہلے ابوبکر ہیں اور پھر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم“

[illegible][illegible]

تو میں نے کہا کہ، ”علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما کا کیا؟“ تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: ”اے میرے بیٹے! علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما تو اہل بیت میں سے ہیں، کہ اُن پر کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا (یعنی کوئی اُن کی برابری نہیں کر سکتا۔)“ (1)

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ آگے لکھتے ہیں:

ابو الفضل طوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) سے سنا ہے کہ صحابہ کرام میں سے کسی کے فضائل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مانند صحیح احادیث سے ثابت نہیں ہیں۔<sup>(2)</sup>

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ آگے لکھتے ہیں :

حضرت ابن منصور بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جو کوئی حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ کی امامت کو ثابت نہیں مانتا تو وہ گدھوں میں سب سے بڑا گمراہ گدھا ہے۔<sup>(3)</sup>

2. مناقب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (عربی)، صفحہ: 163

1. مناقب امام احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہ) (عربی)، صفحہ: 163

3. مناقب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (عربی)، صفحہ: 163







امام تاج الدین سبکی رحمہ اللہ جو علمائے شافعی میں بڑے معتبر مانے جاتے ہیں، حضراتِ حسنین رضی اللہ عنہما کو فضیلت دیتے ہیں کیوں کہ وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ تھے۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے کتاب 'خصائص' اور امام علم الدین عراقی نے نقل کیا ہے، "حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ چاروں خلفاء سے افضل تھے۔" حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "میں جگر گوشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی سیدہ فاطمہ زہراء بتول بنی ہاشم) سے کسی کو افضلیت نہیں دے سکتا۔ یہ ساری روایتیں جو ہم نے اوپر بیان کی ہیں ہمارے موضوع کے خلاف نہیں جاتیں اور نہ ہی ہمارے مدعا (Defendant) کے مخالف ہیں کیوں کہ ہم بیان کر آئے ہیں کہ خاص قسم کی افضلیت وہ عام حالات میں کسی کی افضلیت کے منافی نہیں ہوتی۔<sup>(1)</sup>

### مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ: فتاویٰ رضویہ

<p><b>فتاویٰ رضویہ</b></p> <p>اصطلاح محدثین میں تشیع و فتنہ میں فرق ہے۔</p> <p>زبانِ حاضرین میں شیعہ روایات کو کہتے ہیں غلامِ اللہ تعالیٰ بلکہ آج کل کے پیروہ مہذبین روایات کو رافضی کہنا خلافِ جہدِ نبی جانتے اور انہیں شیعہ ہی کے لقب سے یاد کرنا ضروری مانتے ہیں خود غلامی کے خیال میں اپنی غلامی کے باعث نبی تارہ جاورہ قایا عوام کو دھوکا دینے کیلئے تشیع کو رافضی بنایا حالانکہ سلف میں جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حسنِ عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ان میں افضل جانتا جیسا نبی کہا جاتا بلکہ جو صرف امیر المؤمنین محسن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعلق و تعلق دیتے تھے انہیں جہدِ نبی کہتے ہیں حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہل سنت کا قیامی بناد پر متعدد ائمہ کوفہ کو شیعہ کہایا بلکہ کبھی محض غلبہ اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شیعیت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے امام ذہبی نے نہ تو کربلا لفظ میں خود انہیں محمد بن قسطل کی نسبت تشریح کی کہ ان کا تشیع صرف موالات تھا۔</p> <p>حیث قال: محمد بن فضال بن عذوان، چنانچہ ذہبی نے کہا ہے کہ محمد ابن عذوان، جو کہ محدث اور حافظ ہے، حدیث کے علم میں سے تھا کبھی ابنِ مسین نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے اور احمد نے کہا ہے کہ اچھی حدیثیں بیان کرتا ہے مگر شیعہ ہے۔ میں نے کہا "صرف اہل بیت سے حدیث رکھتا تھا"۔ (ت)</p> <p>راوی: زرارہ بن عقیل دیکھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تحریف کی ہوئی، کیا بتا دی؟ مسلم سے بھی جیسا کہ علامہ نے تشریح کی ہے اور ان کے جہاد سے بھی واضح ہے۔ مثلاً میرزاں میں حاکم کے حالات میں کسی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ رافضی تھا اس کے بعد کہا ہے "اللہ اصف کو پسند کرتا ہے، یہ آدمی رافضی نہیں ہے، صرف شیعہ ہے۔" (ت)</p> <p>۱۔ جو کربلا لفظ کی ترمیم محمد بن قسطل ملبورہ دارالحدیث حیدرآباد دکن ۲۹۰۸</p> <p>Page 176 of 596</p>	<p><b>فتاویٰ رضویہ</b></p> <p>مع تحریک و ترجمہ عربی عبارات</p> <p>امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ</p> <p>رضا کوثر پبلیش</p> <p>پانچویں جلد رضویہ</p> <p>انوارانِ لواری و دروازہ جہاد نمبر ۸</p> <p>پاکستان (۵۳۰۰۰)</p>
--	---

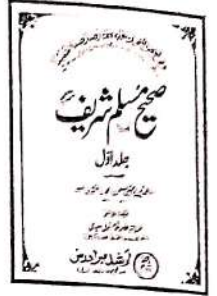
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب 'فتاویٰ رضویہ' میں نقل کرتے ہیں:

"حالانکہ سلف میں جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسنِ عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المؤمنین مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ان میں افضل جانتا جیسا کہ کہا جاتا بلکہ جو صرف امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر تفضیل دیتا اُسے بھی شیعہ کہتے ہیں حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہل سنت کا تھا اسی بنا پر متعدد ائمہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا بلکہ کبھی محض غلبہِ محبتِ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کو شیعیت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے۔" (2)

1. تکمیل الایمان (ایمان کامل کیسے ہو؟) (اردو)، صفحہ: 190

2. فتاویٰ رضویہ (اردو)، صفحہ: 5/176

## صحیح مسلم کی ایک حدیث



۲۴۵۵- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ الْحَدَّادِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرُقٌ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ. ابوداؤد (۴۶۶۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں تفریق کے وقت ایک فرقہ جدا ہو جائے گا اور مسلمانوں کی دو جماعتوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہوگی وہ اُس فرقے کو قتل کرے گی۔



سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں تفریق کے وقت ایک فرقہ جدا ہو جائے گا اور مسلمانوں کی دو جماعتوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہوگی وہ اُس فرقے کو قتل کرے گی۔<sup>(۱)</sup>

## خصائص علی رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفی - سن 303 ہجری اپنی مشہور کتاب ”خصائص علی رضی اللہ عنہ“ میں حدیث نقل کرتے ہیں۔



سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری اُمت دو گروہ میں تقسیم ہو جائے گی پھر اُن دونوں کے درمیان سے ایک (تیسرا) گروہ نکلے گا۔ اُن دونوں میں اُسے وہی قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہے۔“

مشہور اہل حدیث محدث شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری نے اس حدیث کو ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔<sup>(۲)</sup>

1. صحیح مسلم شریف (اردو)، 1/748، رقم: 2455

2. خصائص علی (اردو)، صفحہ: 242، رقم: 171

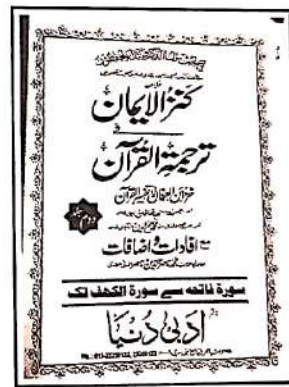
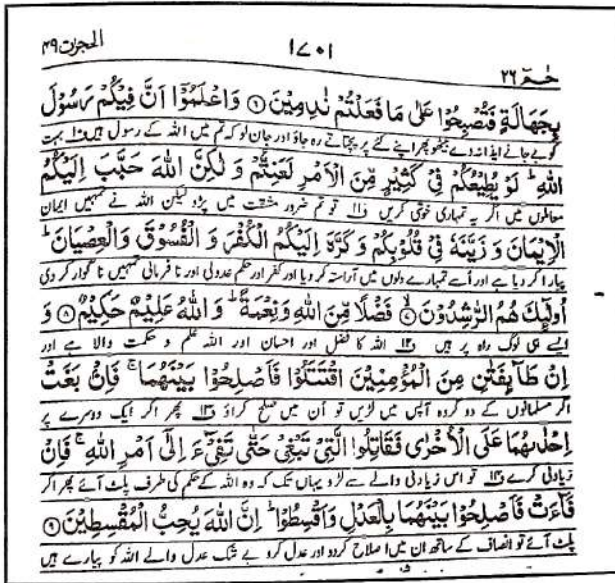


### تشریح

صحیح مسلم کی اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ ﷺ کے بعد اُمت میں دو گروہ ہوئے یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا گروہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا گروہ۔ پھر ان دونوں کے اندر سے ایک (تیسرا) فرقہ یعنی خوارج جدا ہو گئے۔ اب بمطابق فرمان رسول اللہ ﷺ جو گروہ اس جدا فرقہ یعنی خوارج سے قتال کرے گا وہ اُن دونوں گروہ (یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا گروہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا گروہ) میں سے حق کے قریب تر ہوگا۔ اور ”جنگ نہروان“ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تیسرے گروہ یعنی خوارج سے قتال کیا تھا۔

### مولا علی رضی اللہ عنہ کی جنگیں: قرآن کی روشنی میں

قارئین کرام! سیدنا امام مولا علی رضی اللہ عنہ کو اُن کی زمانہ خلافت کی تینوں جنگوں (جمل، صفین و نہروان) کو حدیث رسول خدا ﷺ کی تائید حاصل تھی اور یہ تینوں جنگیں امام مولا علی رضی اللہ عنہ نے قرآن کی طرح سورہ حجرات کی آیت پر عمل کرتے ہوئے لڑی تھی۔



وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيَّءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو اُن میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اُس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ اُن میں اصلاح کرو اور عدل کرو، بیشک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں۔<sup>(۱)</sup>

1. سورة الحجرات، 49:9، ترجمہ: کنز الایمان

## جنگِ جمل

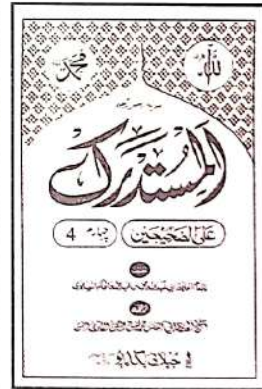
### مولا علی رضی اللہ عنہ کا سورہ حجرات کی آیت پر عمل جنگِ جمل میں

مولا علی رضی اللہ عنہ جو خلیفہ برحق تھے انہیں جب پتہ چلا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ، سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کے ماتحت بیعت شکنی کی ہے اور لشکر کے ساتھ بصرہ پر حملہ کیا اور بعد میں جب جنگِ جمل کی صورت پیش آئی تو سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے الفاظ **فَاَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا** پر عمل کرتے ہوئے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو حدیث نبوی سنائی اور صلح کی کوشش کی مگر افسوس مروان بن حکم ملعون کی چالوں کی وجہ سے جنگِ جمل ہوئی مگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اس جنگ سے علیحدہ رہے اور سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کو مروان ملعون نے شہید کیا۔

### حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی جنگِ جمل سے واپسی

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو جب سیدنا امام مولا علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنائی تو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ جنگِ جمل سے واپس چلے گئے، اس پر امام حاکم رحمہ اللہ اپنی صحیحین میں ایک حدیث کو نقل کرتے ہیں:

المستدرک زبیر بن عوام ج ۱ ص ۲۸۷  
5574- أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نَسِيبُ الْقَنْطَرِيُّ بِغَدَاةٍ، حَدَّثَنَا أَبُو قَلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي خَرَبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الْيَزِيدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ خَرَجَ يُرِيدُ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ أَنَسُكَ اللَّهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَفَقَتُهُ وَأَنْتَ لَهُ خَالَتُهُ، فَقَالَ: نَعَمْ أَذْكَرُ، ثُمَّ مَضَى الزُّبَيْرُ مُنْصَرِفًا، هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، عَنْ أَبِي خَرَبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ يَزِيدُ بْنُ صُهَيْبٍ الْفَقِيرُ، وَقَضَلَ بْنُ قُضَالَةَ لِي إِسْنَادًا وَاحِدًا  
ابو حرب بن ابی الاسود دلی فرماتے ہیں: میں نے زبیر بن عوام کو دیکھا انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں تمہیں اندک واسطہ سے رو پھٹتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "تم اس (علی) سے نفرت اور تم حد سے بڑھنے والے ہوئے" حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے کچھ یاد نہیں آ رہا۔ لیکن مجھ کو وہاں لوٹ گئے۔  
یہ حدیث ابو حرب بن ابی الاسود دلی کی سند کے ہمراہ صحیح ہے، اور ابی سے یزید بن صہیب التقریر اور فضال نے ایک ہی اسناد کے ہمراہ روایت کی ہے۔



ترجمہ

ابو حرب بن ابی الاسود دلی فرماتے ہیں: میں نے زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں تمہیں اللہ جل جلالہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے



ہوئے سنا ہے، ”تم اُس (علی رضی اللہ عنہ) سے لڑو گے اور تم حد سے بڑھنے والے ہو گے۔“ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”مجھے کچھ یاد نہیں آ رہا،“ لیکن پھر وہ واپس لوٹ گئے۔

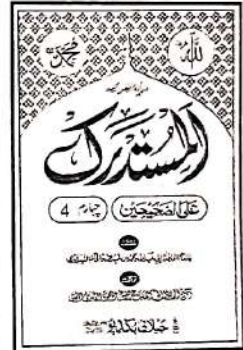
امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو حسبِ ذیل لکھتے ہیں:

”یہ حدیث ابو حرب بن ابو الاسود دیلی کی سند کے ہمراہ ”صحیح“ ہے، اور انہیں سے یزید بن صہیب الفقیر اور فضل بن فضالہ نے ایک ہی اسناد کے ہمراہ روایت کی ہے۔“ (1)

### حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا قاتل مروان بن حکم

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیحین میں یہ روایت نقل کی ہے:

المستدرک (جزء ہند چہارم)	۶۹۵	کتاب منہجہ الصلحۃ
<p>5591۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُمَازٍ الْقُدُّوسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جِئْتُ رُمَى طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ فَوَقَعَ فِي رُكْبَتِهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ إِلَى أَنْ مَاتَ</p> <p>۱۔ قیس بن حازم کہتے ہیں: میں نے مروان بن حکم کو دیکھا ہے، جنگِ جمل میں جب اس نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پر تیر پھینکا تو وہ ان کے گھٹنے پر جا کر لگا، وہ اس درد میں بھی تسبیح پڑھتے رہے حتیٰ کہ وہ شہید ہو گئے۔</p>		



### ترجمہ

قیس بن حازم کہتے ہیں: ”میں نے مروان بن حکم کو دیکھا ہے جنگِ جمل میں، جب اُس نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پر تیر پھینکا تو وہ اُن کے گھٹنے پر جا کر لگا، وہ اُس درد میں بھی تسبیح پڑھتے رہے حتیٰ کہ وہ شہید ہو گئے۔“ (2)

1. مُستدرک علیٰ صحیحین (اردو)، 4/687، رقم: 5574

2. مُستدرک علیٰ صحیحین (اردو)، 4/695، رقم: 5591

## سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا قاتل جہنمی ہے

مشہور بریلوی محقق قاری ظہور احمد فیضی اپنی مشہور کتاب ”خصائص علی“ کی شرح میں لکھتے ہیں۔

شرح خصائص علی 152: ج ۱ ۸۱۹

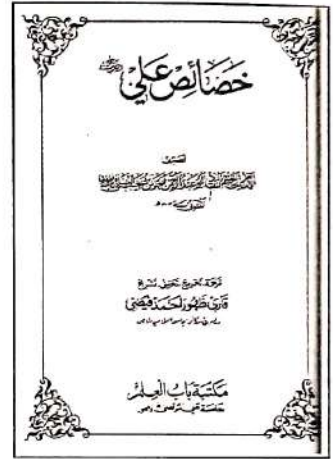
”سیدنا ابن عباسؓ نے سیدنا زبیرؓ سے یوم الجمل کو فرمایا: کیا آپ ابن عبدالمطلب کے ساتھ جنگ کرنے آئے ہیں؟ تو حضرت زبیرؓ واپس چلے گئے لیکن ابن جرموز نے حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا، حضرت ابن عباسؓ نے مولیٰ علیؓ کو جا کر عرض کیا کہ ابن صفیہ (سیدنا زبیرؓ کے قاتل کا کیا ٹھکانہ ہے؟ فرمایا: ”آگ“۔

(الطبقات الكبرى لابن سعد ج ۳ ص ۵۹، الإصابة ج ۲ ص ۴۶۰، الاستيعاب ج ۲ ص ۹۳)

۳۔ تیسرا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

”حضرت زبیرؓ نے دیکھا کہ حضرت عمار بن یاسرؓ مولیٰ علیؓ کے ساتھ تھے تو وہ اس خدشہ کے پیش نظر واپس جانے لگے کہ کہیں عمارؓ آج (جنگِ جمل میں) ہی شہید نہ ہو جائیں اور میرا شمار باغیوں میں ہو جائے۔“

(البدایة والنهاية ج ۵ ص ۳۳۷، أسمى المطالب ص ۵۴۱)



سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے یوم الجمل کو فرمایا: ”کیا آپ ابن عبدالمطلب کے ساتھ جنگ کرنے آئے ہیں؟“ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔ لیکن ابن جرموز نے حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو جا کر عرض کیا کہ ”ابن صفیہ (سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ) کے قاتل کا کیا ٹھکانہ ہے؟“ فرمایا: ”آگ“ (۱)

”اس کے بعد ابن جرموز حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو اُس نے آپ کے پہرے دار سے کہا کہ قاتلِ زبیر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اندر آنے کی اجازت دے دو اور اُسے جہنم کی خوش خبری سنا دو۔“ (۲)

1. الإصابة في تميز الصحابة: 2/460، الاستيعاب: 2/93، بحوالہ: خصائص علی، قاری ظہور احمد فیضی (اردو)، صفحہ: 819

2. الکامل فی تاریخ ابن اثیر (عربی): 3/131، (اردو): 2/622



## اُمّ المؤمنین طیبہ طاہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا

### سیدہ عائشہ علیہا السلام، جنگ جمل اور ایک صحیح حدیث

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”مسند عائشہ“ میں لکھتے ہیں:

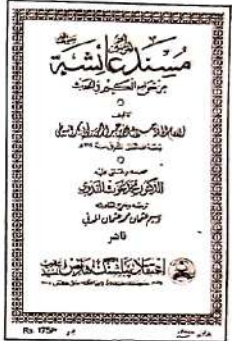
مسند عائشہ رضی اللہ عنہا

ایک دفعہ عائشہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت جو عامر کے چنانچہ کے پاس سے گزر رہی تھی کہ ان پر کتے بھونکے تو انہوں نے اس مقام کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کون سا مقام ہے؟ طالب ہے، وہ دیکھ کر گھبرا کر کہنے لگا کہ یہ کون سا مقام ہے؟ کچھ عرصہ دابہں لوٹ چلا پلٹے کر کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کتا (اس دن) کیا حال ہوگا جب کہ اس پر اللہ عامر کے کتے بھونکے؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر آپ تو اس وقت لوگوں کے درمیان صلح کرانے جا رہی ہیں۔

۱۳۳- عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منبر سے کہا کہ تم میں سے کون ہوگا جس پر ”الحواب“ مقام کے کتے بھونکیں گے۔ ایک دفعہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت بنو عامر کے تالابوں کے پاس سے گزر رہی تھیں کہ ان پر کتے بھونکے تو انہوں نے اُس مقام کے بارے میں دریافت کیا، کہا گیا کہ یہ ”الحواب“ مقام کا تالاب ہے، وہ وہیں رُک گئیں اور کہا میرا خیال ہے کہ مجھے بالضرور (پیشک) واپس لوٹ جانا چاہیے کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن ہم (ازواج) سے فرماتے سنا: ”تم میں سے کسی کا (اُس دن) کیا حال ہوگا جبکہ اُس پر ”الحواب“ مقام کے کتے بھونکیں گے؟“ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا، ”مگر آپ تو اُس وقت لوگوں کے درمیان صلح کرانے جا رہی ہیں۔“

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کے تمام راوی ”ثقة“ ہیں اور اس کے رجال امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے رجال ہیں جو ”صحیح“ ہیں۔

(۱۲۱) من عائشہ ورضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لازواجہ: ایتکنن الیّ تلبسنا کلاب الحواب؟ کتاب الایمان و النذر، باب اللغو و ما فیہ، ۲، و لخرجه البیہقی، ۱/۱۰، من طر ابن حبان و عمرو بن جریج مستخررا۔ و هذا موثق كما قاله ابو داود، ۲/۲۴، کتاب الایمان و النذر، باب لغو الیہ و ابن کثیر فی تفسیرہ، ۳۶۶/۱، من تفسیر علیہ الایۃ [ لا یأخذ کم اللغو فی الاِسْلَام ] (سورة البقرة/۲۲۵) (۱۲۲) ابن ابی شیبہ فی المصنف، ۱۵/۲۶۰-۲۶۱، کتاب الجمل، باب مسمی عائشہ و الزبیر... و احمد فی مسننہ، ۵/۲۸۱، بالمعنی المتقارب، و جالہ کلیم ثقات لا ینس بن ابی حازم لڑاہ و ان کان نقه فلیہ مقال، قال یحیی بن سعید قیس بن ابی حازم منکي الحديث، ثم ذکر له یحیی احادیث متاکثر منها حدیث کلاب الحواب، قال اسماعیل بن ابی (۱) القرآن للعبید، سورة البقرة، آیة ۲۲۵ (۲) قال باقرت فی معجم البلدان: الحواب، بالفتح ثم المنکون و همزة مفتوحة وباء موحدة، قال ابو منصور: الحواب موضع بنو نضیم کلابہ علی عائشہ ام المؤمنین منذ مقبلها إلی البصر و زاد: فی الحديث ان عائشہ لما ارادت الخسیر إلی البصرة فی وقعة الجمل موت بهذا الموضع تسمت نباح الکلاب، فقالت: ما هذا الموضع؟ فقل لها هذا موضع یقال له الحواب، فقالت: ان



ترجمہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے کہا ”تم میں سے کون ہوگا جس پر ”الحواب“ مقام کے کتے بھونکیں گے۔“ ایک دفعہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت بنو عامر کے تالابوں کے پاس سے گزر رہی تھیں کہ ان پر کتے بھونکے تو انہوں نے اُس مقام کے بارے میں دریافت کیا، کہا گیا کہ یہ ”الحواب“ مقام کا تالاب ہے، وہ وہیں رُک گئیں اور کہا میرا خیال ہے کہ مجھے بالضرور (پیشک) واپس لوٹ جانا چاہیے کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن ہم (ازواج) سے فرماتے سنا: ”تم میں سے کسی کا (اُس دن) کیا حال ہوگا جبکہ اُس پر ”الحواب“ مقام کے کتے بھونکیں گے؟“ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا، ”مگر آپ تو اُس وقت لوگوں کے درمیان صلح کرانے جا رہی ہیں۔“

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کے تمام راوی ”ثقة“ ہیں اور اس کے رجال امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے رجال ہیں جو ”صحیح“ ہیں۔





سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ”کاش! مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم میں سے میری کون سی بیوی ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوگی جس (اونٹ) کے چہرے پر بہت زیادہ بال ہوں گے۔“ الحواب کے کتے نکلیں گے اور اُس کے دائیں-بائیں بہت زیادہ قتل و غارت ہوگی اور پھر وہ بال بال بچ جائیں گی۔

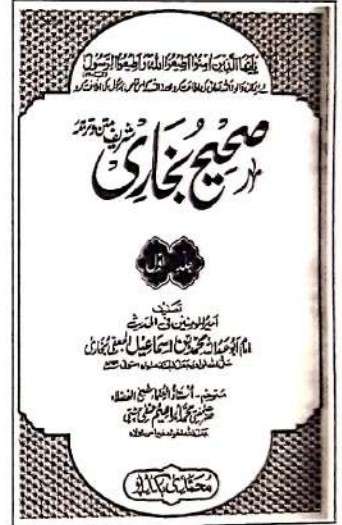
ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس حدیث کے راوی امام بزار کے ہیں اور ’ثقة‘ ہیں۔<sup>(۱)</sup>

### سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا پچھتاوا

صحیح بخاری کی ایک حدیث

<p>بخاری شریف - (ترم) جلد اول</p> <p>۵۶۶</p> <p>کتاب الجنائز</p>	<p>۱۳۰۲- حَدَّثَنَا قُرُوبٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بَنَائِهِ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوا وَظَنُوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَاللَّهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا تَدْفِنِي مَعَهُمْ وَادْفِنِي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَيْعِ لَا أُرْثِي بِهِ أَبَدًا</p>
--	---

(1302) ہشام بن عروہ اپنے باپ عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب ولید بن مروان کے زمانہ میں (حجرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کی دیوار گر گئی۔ اور لوگوں نے اس کو بنانا شروع کیا (لوگ قبر انور کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس دیوار کو بلند کیا تاکہ قبر شریف نظر نہ آئے جب وہ دیوار گر گئی) تو ایک قدم (پنڈلی اور گھٹنے سمیت) ان کو ظاہر ہوا وہ ڈر گئے اور گمان کیا کہ یہ نبی اکرم ﷺ کا قدم شریف ہے۔ اور انہیں کوئی ایسا نہ ملا جو اس کو پہچانتا ہو، یہاں تک کہ ان کو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا یہ نبی اکرم ﷺ کا قدم شریف نہیں ہے بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک ہے۔ ہشام نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے روایت کی اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ مجھے (نبی اکرم ﷺ، ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما) کے پاس دفن نہ کرنا، اور مجھے اپنی سونکوں کے ساتھ بیچ میں دفن کرنا (تاکہ) ان کے سبب میری تعریف نہ کی جائے۔ (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ ناپسند سمجھا کہ یہ کہا جائے وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدفون ہے اس میں میری تعظیم ہوگی اور تزکیہ کا بھی معنی ہے)



1. مجمع الزوائد و منبع الفوائد (عربی)، 6/474، رقم: 12026



ہشام نے اپنے باپ اروا بن زبیر سے روایت کی اور انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ ”مجھے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کے پاس دفن نہ کرنا اور مجھے اپنی سونوں (سوتوں) کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا (تاکہ) اُن کے سبب میری تعریف نہ کی جائے۔“ (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ ناپسند سمجھا کہ یہ کہا جائے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہے اس میں میری تعظیم ہوگی اور تزکیہ کا یہی معنی ہے) (۱)

### مصنف ابن شیبہ کی ایک صحیح حدیث

مصنف ابن ابی شیبہ کی ایک حدیث جسے محقق شیخ ناصر الدین الہبانی نے ”صحیح“ کہا ہے اور اُسے اپنی کتاب ”سلسلۃ الاحادیث صحیحہ“ میں نقل بھی کیا ہے:

۳۷۷۷۲ - حدثنا أبو أسامة قال حدثنا إسماعيل عن قيس قال: قالت عائشة لما حضرتها الوفاة: ادفنوني مع أزواج النبي عليه السلام فإني كنت أحدث بعده حدثاً.

۳۷۷۷۳ - حدثنا غندر عن شعبة عن سعد بن إبراهيم قال: سمعت أبي قال: بلغ علي ابن أبي طالب أن طلحة يقول: إنما بايعت واللعج على قفاي، قال: فأرسل ابن عباس فسألهم، قال: فقال أسامة بن زيد أما واللعج على قفاي [فلا أعلم]، ولكن قد بايع وهو كاره، قال: فوثب الناس إليه حتى كادوا أن يقتلوه، قال: فخرج صهيب وأنا إلى جنبه فالتفت إلي فقال: قد ظننت أن أم عوف حانقة.

۳۷۷۷۴ - حدثنا أبو أسامة عن خالد بن أبي كريمة عن أبي جعفر قال: جلس علي وأصحابه يوم [الجملة] يبيكون على طلحة والزبير.

۳۷۷۷۵ - حدثنا أبو أسامة قال حدثنا معتمر بن سليمان عن أبيه قال: حدثنا أبو نضرة أن ربيعة كلمت طلحة في مسجد بني مسلمة فقالوا: كنا في نحر العدو حتى جاءتنا بيعتك هذا الرجل، ثم أنت الآن تقاتله أو كما قالوا، قال: فقال: إني أدخلت الحش ووضع علي عنقي اللعج، وقيل: بايع وإلا قتلناك، قال: فبايعت وعرفت أنها بيعة ضلالة، قال التيمي: وقال الوليد

۵۳۶

الكتاب المصنف

الكتاب المصنف

تأليف: محمد بن يعقوب بن خالد

تأليف: محمد بن يعقوب بن خالد

أجزءه السابعة

كتاب المناقب

۱. صحیح بخاری (اردو)، 1/566، رقم: 1302، انٹرنیشنل نمبر: 1391



### ترجمہ

حضرت قیس تابعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا آخری وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہم کے ساتھ دفن کرنا کیوں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک نیا کام سرزد ہو گیا۔<sup>(۱)</sup>

شیخ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ”صحیح“ کہا ہے اور اسے اپنی کتاب ”سلسلة الاحادیث صحیحہ“ میں نقل کرنے

کے بعد لکھا ہے:

حدیث الخوَاب  
٤٧٤ - (أَيْتُكُنْ تَنْجِ عَلَيْهَا كِلَابُ الْخَوَابِ) ۱۷  
أخرجه أحمد (٩٧/ ٥٢) عن يحيى - وهو ابن سعيد - و (٩٧ / ٦) عن  
شعبة، وأبو إسحاق الحارثي في «غريب الحديث» (٥ / ٧٨ / ١) عن عبد، وابن  
حبان في «صحيحه» (١٨٣١) - موارد) عن وكيع وعلي بن مسهر، وابن عدي في  
«الكامل» (ق ٢٢٣ / ٢) وأبو يعلى (٤٨٦٨) عن ابن فضال، والحاكم (٣ / ١٢٠)  
عن يعلى بن عبيد، والبخاري (٣٢٧٥) عن أبي معاوية؛ كلهم عن إسماعيل بن خالد  
عن قيس بن أبي حازم:  
«أن عائشة لما أتت الحوَاب، سمعت بُعْبُجَ الْكِلَابِ، فقالت: ما أظنني إلا  
واجمة؛ إن رسول الله ﷺ قال لنا: (فذكره) - فقال لها الزبير: ترجميني! عسى الله عزَّ  
وجل أن يصلح بك بين الناس».  
(١) (الخوَاب): ماء قريب من الصورة على طريق مكة.

٨١٦

«إسماعيل بن أبي خالد عن قيس قال: قالت عائشة وكانت تحدث نفسها أن  
تدفن في بيتها، فقالت: إني أحدثت بعد رسول الله ﷺ حدثاً، ادفنوني مع أزواجه،  
فدفنت بالبقيع رضي الله عنها. قلت: تعني بالحدث مسيرها يوم الجمل؛ فإنها ندمت  
ندامة كلية، وتابت من ذلك. على أنها ما فعلت ذلك إلا متأولة قاصدة للخير؛ كما  
اجتهد طلحة بن عبيد الله والزبير بن العوام وجماعة من الكبار رضي الله عن  
الجميع».

٨٥٥

### سلسلة الاحاديث الصحيحة

وشرحها في فوائدها

محمد بن عبد الله بن باي

مكتبة المعارف للشيخ زيات  
باصفيا سدة في دار الشريعة  
البيروت

”اس نے کام سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد جمل کی جنگ میں شرکت کرنا تھا، کیوں کہ بعد میں آپ اس سفر پر بہت نادم (شرمندہ) تھیں اور اپنے عمل پر توبہ بھی کی تھی۔ مگر انہوں نے یہ کام بھی نیک ارادے سے ہی کیا تھا، بالکل اسی طرح سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ، سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ نے بھی نیک ارادے کے ساتھ بھلائی کی اُمید پر اصلاح کی غرض سے اس سفر میں شرکت کی تھی۔“<sup>(۲)</sup>

1. معترف ابن ابی شیبہ (عربی)، 7/536، رقم: 37772

2. سلسلة الاحاديث صحيحه (عربی)، 1/855، رقم: 474

اس حدیث کے ضمن میں شیخ ناصر الدین البانی اپنی کتاب ”سلسلة الاحادیث صحیحہ“ میں نقل کرتے ہیں:

سلسلة  
الاحادیث الصحیحة  
وشہار من فہمہا وفرویدہا

محمد بن عبد الرحمن البانی

مکتبہ المعارف للتحقیق والنشر  
لما جہتا صدرہ عن عبد الرحمن البانی  
الدریاض

حَدِثُ الْحَوَابِ

٤٧٤ - (أَيْتُكُنَّ تَنْبِجَ عَلَيْهَا كِلَابُ الْحَوَابِ) (١).

اخرجه أحمد (٥٢ / ٦) و (٩٧) عن يحيى - وهو ابن سعيد -، و (٩٧ / ٦) عن شعبة، وأبو إسحاق الحربي في «غريب الحديث» (٥ / ٧٨ / ١) عن عبيدة، وابن حبان في «صحيحه» (١٨٣١ - موارد) عن وكيع وعلي بن مسهر، وابن عدي في «الكامل» (ق ٢٢٣ / ٢) وأبو يعلى (٤٨٦٨) عن ابن فضيل، والحاكم (٣ / ١٢٠) عن يعلى بن عبيد، والبزار (٣٢٧٥) عن أبي معاوية؛ كلهم عن إسماعيل بن خالد عن قيس بن أبي حازم:

«أن عائشة لما أتت الحوَابَ؛ سمعت نباح الكلاب، فقالت: ما أظنني إلا راجعة؛ إن رسول الله ﷺ قال لنا: (فذكره). فقال لها الزبير: ترجعين! عسى الله عز وجل أن يصلح بك بين الناس».

(١) (الحوَاب): ماء قريب من البصرة على طريق مكة.

٨٤٦

غریب فرد، ویؤیدہ قولہ عقبہ: «لا یروی من طریق غیرہ»؛ یعنی: من حدیث ابن عباس، فإن كان أراد هذا؛ فلا إشكال، وإن أراد التضعیف؛ فلا وجه له، لا سيما وهو موافق لحديث عائشة الصحيح؛ فأين النكارة؟!

وجملة القول: أن الحديث صحيح الإسناد، ولا إشكال في مته؛ خلافاً لظن الأستاذ الأفغاني؛ فإن غاية ما فيه أن عائشة رضي الله عنها لما علمت بالحوَاب؛ كان عليها أن ترجع، والحديث يدل أنها لم ترجع! وهذا مما لا يليق أن ينسب لام المؤمنين.

وجوابنا على ذلك: أنه ليس كل ما يقع من الكُمل يكون لائقاً بهم، إذ المعصوم من عصمه الله، والسني لا ينبغي له أن يغالي فيمن يحترمه حتى يرفعه إلى مصاف الأئمة الشيعة المعصومين عندهم!

ولا نشك أن خروج أم المؤمنين كان خطأ من أصله، ولذلك هُتِم بالرجوع حين علمت بتحقيق نبوءة النبي ﷺ عند الحوَاب، ولكن الزبير رضي الله عنه أقنعها بترك الرجوع بقوله: «عسى الله أن يصلح بك بين الناس»، ولا نشك أنه كان مخطئاً في ذلك أيضاً، والعقل يقطع بأنه لا مناص من القول بتخطئة إحدى الطائفتين المتقاتلتين اللتين وقع فيهما مئات القتلى، ولا شك أن عائشة رضي الله عنها هي المخطئة؛ لأسباب كثيرة وأدلة واضحة، ومنها ندمها على خروجها، وذلك هو اللائق بفضلها وكمالها، وذلك مما يدل على أن خطاها من الخطأ المغفور، بل المأجور.

قال الإمام الزيلعي في «نصب الراية» (٤ / ٦٩ - ٧٠):

«وقد اظهرت عائشة الندم؛ كما اخرجہ ابن عبد البر في «كتاب الاستيعاب» عن ابن أبي عتيق - وهو عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق - قال: قالت عائشة لابن عمر: يا أبا عبد الرحمن! ما منكم أن تنهاني عن مسيري؟ قال: رأيت رجلاً غلب عليك - يعني: ابن الزبير - فقالت: أما والله؛ لو نهيتني ما خرجت انتهى».

٨٥٤



اس معاملے میں زیادہ سے زیادہ اعتراض یہ کیا جاسکتا ہے کہ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب ”الحواب“ نامی مقام کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا تو انہیں واپس چلے جانا چاہیے تھا، لیکن احادیث میں آیا ہے کہ آپ واپس نہیں گئیں، یہ بات اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی شان کو زیبا نہیں تھی۔ اس (علمی سوال) پر ہمارا جواب یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کمال والی ہر صفت پائی جاتی ہے۔ یاد رکھیں! لغزش اور غلطی سے پاک صرف اللہ جلّ جلالہ کی ذات ہے۔ کسی بھی سنی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی قابلِ احترام ہستیوں کے بارے میں اتنا غلو کر لے کہ انہیں شیعوں کی طرح معصوم اماموں کی صف میں لا کھڑا کرے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا یہ خروج اصل میں خطا پر ہی مبنی تھا، اس لیے جب اُن کو مقامِ الحواب کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے پورے ہونے کا معلوم ہوا تو انہوں نے واپسی کا ارادہ بھی کر لیا تھا لیکن سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ کہہ کر واپسی کا ارادہ ترک کرنے پر قائل کر لیا کہ شاید آپ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے اللہ جلّ جلالہ مسلمانوں میں صلح کی کوئی صورت نکال دے گا۔ اس میں بھی شک نہیں ہے کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بھی اپنے اس اجتہاد میں خطا پر تھے۔ عقل بھی اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ اُن دونوں گمراہ میں سے کسی ایک کو ضرور خطا پر قرار دیا جائے کہ جس وجہ سے مسلمانوں کے درمیان سیکڑوں ہزاروں لوگوں کا خون ہوا اور بیشک اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا اجتہاد ہی اس (جنگِ جمل میں) معاملہ میں خطا پر مبنی تھا۔ اس کے بہت سے اسباب اور واضح دلائل موجود ہیں اور ایک دلیل تو اُن کا اپنے اس خروج پر نادم ہونا ہی ہے اور یہی ندامت اُن کے فضل و کمال کو زیبا بھی ہے۔ اُن کی یہ خطا، اجتہادی خطاؤں میں سے ایک خطا تھی جو کہ نہ صرف معاف کردی جاتی ہے بلکہ اُس پر ایک اجر بھی ملتا ہے۔“ (۱)

1. سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (عربی)، 1/854، رقم: 474

## سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تعظیم کرنا

جنگِ جمل کے مقتولین اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تعظیم کے بارے میں مولا علی رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ کی مشہور کتاب ”الکامل فی التاریخ“ میں کچھ اس طرح بیان کیا ہے۔

”اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جانین سے قتل ہونے والے لوگوں کے بارے میں اپنے قریب موجود لوگوں سے پوچھا، جب بھی آپ کو کسی کی شہادت کا بتایا جاتا آپ رضی اللہ عنہا فرماتیں، اللہ جل جلالہ اُس پر رحم فرمائے، تو آپ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا، یہ کیوں کر ہوگا؟ آپ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ”فلاں شخص جنتی ہے، فلاں شخص جنتی ہے“، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے اور اُن میں سے جو بھی شخص اس حالت میں شہید ہوا جس کے دل میں کسی سے بھی حسد و بغض نہ ہو تو اللہ جل جلالہ کی رحمت سے مجھے اُمید ہے اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔“ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سفر کا عمدہ انتظام کیا کہ چند اُن لوگوں کے ہمراہ بھیج دیا جو آپ کے لشکر میں شامل تھے اور باقی وہیں ٹھہر گئے اور آپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے آپ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کے ہمراہ بصرہ کی چالیس معروف عورتوں کو بھیجا اور آپ رضی اللہ عنہا کے بھائی محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمراہ تھے، جب آپ رضی اللہ عنہا کی کوچ کا دن آیا تو علی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے، تو دوسرے لوگ بھی اور موجود ہوئے، تو آپ رضی اللہ عنہا نے اُن لوگوں کو الوداع کہہ کر سفر کرنا شروع کر دیا۔<sup>(1)</sup>

1. الکامل فی التاریخ (اردو)، ابن اثیر: 2/635





باب - 5

جنگِ صفین : سیدنا عمار بن  
یاسر رضی اللہ عنہ و باغی گروہ





اس باب میں جنگِ صفین، جو خلیفہ راشد سیدنا امام مولا علی رضی اللہ عنہ کا گروہ و حدیثِ نبوی اور باغی گروہ جس کے سردار امیر معاویہ تھے، اُن کے بیچ ہوئی تھی۔ ہم یہاں کتابِ طویل نہ ہو اس لیے اس جنگ کے پورے واقعہ کو بیان نہ کر کے صرف اس جنگ سے متعلق صحیح احادیثِ نبوی پیش کر رہے ہیں جس کی روشنی میں قارئین 'حق پر کون تھا' یہ آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔

اس جنگ کی اہم وجہ یہ تھی:

(1) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلیفہ راشد امام مولا علی رضی اللہ عنہ کی بیعت سے انکار کیا یا اور پہلے قصاصِ عثمان رضی اللہ عنہ کا مطالبہ کیا۔ حالانکہ قصاصِ عثمان رضی اللہ عنہ کس سے لیا جائے اس کا فیصلہ شرعی عدالت میں ہونا تھا جو خلیفہ راشد کے ماتحت ہوتی تھی مگر یہاں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ قصاصِ عثمان رضی اللہ عنہ کو



ڈھال بنا کر حقیقت میں بیعت سے صرف انکار ہی نہیں کر رہے تھے بلکہ خلیفہ راشد کے خلاف بغاوت کر رہے تھے۔

(2) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس سوال (قصاصِ عثمان رضی اللہ عنہ) کے جواب میں خلیفہ راشد امام مولا علی رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ پہلے خلیفہ راشد کی بیعت کرو بعد میں شرعی عدالت میں قصاصِ عثمان رضی اللہ عنہ کا دعویٰ پیش کرو اور عدالت میں شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق گنہگار کو سزا دی جائے گی جیسا کہ اگلے تینوں خلفائے راشدین کے زمانے میں ہوتا تھا۔

کسی بھی عام انسان کی سمجھ میں آ جائے گا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کا موقف حق بجانب تھا اس لیے اُمتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمائے کرام چاہے وہ کسی بھی مذہب، مسلک

یا فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں، امام مولا علی کو حق پر مانتے ہیں؛ مگر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی ضد پر اڑے رہے اور قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کو ڈھال بنا کر مولا علی رضی اللہ عنہ سے جنگ صفین کی۔

اس جنگ میں مشہور صحابی رسول ﷺ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما مولا علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے لڑتے ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکریوں کے ہاتھوں شہید ہوئے اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی حدیث ”عمار رضی اللہ عنہ کو باغی جماعت قتل کرے گی“ کے مطابق امیر معاویہ باغی ٹھہرے۔

اس باب میں فضیلت و مناقب سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما و جنگ صفین سے متعلق صحیح احادیث پیش کی گئی ہیں۔



## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جن سے مولا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی اُن سے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کیوں کی؟

اب سوال یہ اُٹھتا ہے کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کی اور اُس جنگ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بزبانِ رسولِ خدا ﷺ حق پر تھے اور یہ جنگ قرآن کی تاویل پر تھی تو پھر سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے دشمن سے صلح کیوں کی؟

قارئین کرام! ایک بات ذہن میں رکھ لیجیے کہ ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے جس کو ہم قرآن سے ثابت کریں گے۔

الحجرات ۴۹

۱۷۰۱

خ۲۶

بِهَٰمِلَةٍ مُّضِيحًا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلًا  
كُوِّنَ جَانِبًا اَزْوَاجًا مِّنْكُمْ يَخْلُوْكُمْ بِرَءْوَافِئِهِمْ يَوْمَ تَكُوْنُ اَرْوَافُهُمْ  
اَللّٰهُ يُوْطِئُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَلَّكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبِيْبُ الْاِيْمَانِ  
سَالُوْا فِيْ اَلْبَرِيَّةِ نَهَابِيْ عَشِيْ كَرِيْمٍ فَلَا تَوْنُمْ شُرُوْرَ مَشَقَّتٍ فِيْ يَوْمٍ لَّيْنٍ اَللّٰهُ نَصِيْبُ الْاِيْمَانِ  
اَلْاِيْمَانُ وَرَبِّيْنَهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّةٌ اِلَيْكُمْ اَلْكُفْرُ وَالْفُسُوْقُ وَالْعِصْيَانُ  
عَارِا كَرُوْا يَسْ اَوْرَ اَسْ تَهَارَ سَ دُوْنِ فِيْ اَمْرَاتِ كَرُوْا اَوْرَ اَسْ تَهَارَ سَ دُوْنِ فِيْ اَمْرَاتِ كَرُوْا اَوْرَ اَسْ تَهَارَ سَ Dُونَ  
اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَصَلّٰۤا مِّنَ اللّٰهِ وَرَبِّهٖ ۝ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاَلَيْسَ  
اِيْسَ عِيْ لُوْكَ رَاۤءَ بِرِيْ ۝ وَاللّٰهُ كَا قُضِلْ اَوْرَ اِحْسَانٍ اَوْرَ اِلّٰهُ عِلْمٌ وَحِكْمٌ وَاَلَا هُوَ اَوْرَ  
اِنْ كَا يَفْتَنُ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْتَتَلُوْۤا فَاَصْلَحُوْۤا بَيْنَهُمَا ۝ اِنْ بَعَثْ  
اَرْ مَسْلُوْنِ كَ دُوْ كَرُوْهٍ اَبَسَ فِيْ لُزِيْ تُوْ اُنْ فِيْ سَلْحٍ كَرُوْا ۝ وَفِيْ اَرْ اِيْ كَرُوْهٍ اَبَسَ فِيْ لُزِيْ تُوْ اُنْ فِيْ سَلْحٍ كَرُوْا ۝ وَفِيْ اَرْ اِيْ  
اِخْلُفْهُمَا عَلٰى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوْۤا اَلَّذِيْنَ تَبٰٓغَىٰ حَتّٰى تَبٰٓغَىٰ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ ۝ اِنْ  
زِيَادِيْ كَرُوْ ۝ تُوْ اِسْ زِيَادِيْ وَاَلِ سَ لُزُوْ يِهَا تِكْ كَرُوْ اَللّٰهُ كَ عِلْمٌ كِيْ طَرَفٍ پِلْ اَ اَ پھر اَرْ  
فَاَعَزَّ فَاَصْلَحُوْۤا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسَطُوْۤا ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝  
پِلْ اَ اَ تُوْ اَنصَافِ كَ سَا تَه اِنْ فِيْ اَصْلَاحِ كَرُوْ اَوْرَ اَعْلِ كَرُوْ بَ شَكْ اَعْلِ وَاَلِ اَللّٰهُ كُوْ پِيَارَ هِي



وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاصْلَحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنْ بَعَثَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيَّءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ ۖ فَإِنْ فَاءَتْ فَاصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو اُن میں صلح کرواؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کریں تو اُس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ اُن میں اصلاح کرو دو اور عدل کرو، بیشک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں۔ (۱)

## جنگِ صفین

### مولا علی رضی اللہ عنہ کا سورہ حجرات کی آیت پر عمل جنگِ صفین میں

مولا علی رضی اللہ عنہ نے سورہ حجرات کی آیت پر عمل کرتے ہوئے امیر معاویہ کو بار بار خط بھیجے اور مسلمانوں میں فتنہ نہ پھیلانے اور اُمت کو خون خرابے سے روکنے کی کوشش کی اور ہمیشہ یہ کوشش کی کہ صلح کی کوئی صورت نکل آئے مگر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی بات کو ماننے سے انکار کرتے رہے، انہوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی نہ اُن کو خلیفہ تسلیم کیا بلکہ آپ کے خلاف بغاوت پر اُتر آئے، آخر کار مولا علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے **فَقَاتِلُوا آلَ بَغِيٍّ حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ** حکم پر عمل کرتے ہوئے ان باغی گروہ سے صفین کے مقام پر جنگ فرمائی جسے جنگِ صفین کہتے ہیں اور اس جنگ میں مشہور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے لڑتے ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کے ہاتھوں سے شہید ہوئے۔



## صحابی رسول ﷺ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

### کون ہے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ؟

- نام : حضرت عمار بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حسین بن وزیم بن ثعلبہ بن عوف بن حارثہ بن عامر اکبر بن یام بن عنس بن مالک بن ادد بن زید بن یشجب مذحجی عنسی رضی اللہ عنہما۔
- کنیت : ابو الیقطان
- قبولِ اسلام : یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام کی طرف سبقت کی تھی۔ حضرت عمار تیس سے کچھ زیادہ آدمیوں کے اسلام قبول کرنے والوں کے بعد اسلام لائے تھے۔
- والد-والدہ : والدہ سیدتنا سُمیہ جو اللہ کی راہ میں شہید ہونے والی پہلی خاتون تھیں اور حضرت عمار کے والد-والدہ دونوں سابقین (یعنی شروع میں اسلام لانے والے) میں سے تھے۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو کہ اللہ کی راہ میں سجد ستائے گئے۔<sup>(1)</sup>
- مؤرخین کا کہنا ہے کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے جنگِ بدر، جنگِ احد، جنگِ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی۔<sup>(2)</sup>
- سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما جنگِ صفین میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے لشکری افسروں میں سے ایک تھے۔ جنگِ صفین میں آپ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر نے بے دردی سے شہید کیا اور آپ کا سر آپ کے جسم سے جدا کیا گیا۔

جنگِ صفین میں آپ کی شہادت 37 ہجری سن ماہِ صفر میں ہوئی تھی۔ اُس وقت آپ کی عمر 93 سال کی تھی۔<sup>(3)</sup>

1. اسد الغابۃ (اردو)، 5/630-631

2. مُستدرک للحاکم (اردو)، 4/821

3. مُستدرک للحاکم (اردو)، 4/823

## صحیح حدیث:

### فضائلِ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما

۳۳۶	سلسلۃ الاحادیث الصحیحة
باب: سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی فضیلت	باب: من فضائل عمار بن یاسر
بلال بن یحییٰ کہتے ہیں: جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو سیدنا حذیفہ کو خواب آیا انہیں کہا گیا: اے ابو عبد اللہ! عثمان کو تو شہید کر دیا گیا ہے اور لوگ اختلاف میں پڑ چکے ہیں ایسے میں آپ کیا کہیں گے؟ انہوں نے کہا: مجھے سہارا دو۔ انہیں ایک آدمی کے سینے کا سہارا دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ”ابو الیقظان فطرت (اسلام) پر ہے اور اس کو مرنے تک یا انتہائی بوڑھا ہونے تک نہیں چھوڑے گا۔“	۳۳۶: عَنْ بَلَالِ بْنِ يَحْيَى، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَتَنِي حَذِيفَةُ فَقِيلَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قُتِلَ هَذَا الرَّجُلُ، وَقَدْ اخْتَلَفَ النَّاسُ فَمَا نَقُولُ؟ فَقَالَ: أَسْتَدِينُكُمْ، فَأَسْتَدِينُكُمْ إِلَى صَدْرِ رَجُلٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَبُو الْيَقْظَانِ عَلَى الْفِطْرَةِ، لَا يَدَعُهَا حَتَّى يَمُوتَ، أَوْ يَمْسَهُ الْهَرَمُ)). [الصحيح: 3336]
تخریج: الصحیحة ۳۳۶۔ البزار (الکشف: ۲۹۸۲) و (البحر: ۲۴۵۵) ابن عساکر (۲۸۱/۳۶۱)۔	
فوائد: سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو الیقظان تھی۔ وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ان ہی کے لشکر میں جنگِ صفین میں شہید ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شہادتِ عثمان کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔	

سلسلۃ احادیث صحیحہ (اردو)
ترجمہ مفت محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی
مکتبۃ المدینہ لاہور
۳۳۶: ۳۳۶

## ترجمہ

بلال بن یحییٰ کہتے ہیں: جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو خواب آیا، انہیں کہا گیا، ”اے ابو عبد اللہ! عثمان کو تو شہید کر دیا گیا ہے اور لوگ اختلاف میں پڑ چکے ہیں، ایسے میں آپ کیا کہیں گے؟“ انہوں نے کہا: ”مجھے سہارا دو“، انہیں ایک آدمی کے سینے کا سہارا دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ابو الیقظان (سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی کنیت) فطرت (اسلام) پر ہے اور اُس کو مرنے تک یا انتہائی بوڑھا ہونے تک نہیں چھوڑے گا۔“ (۱)

اس حدیث کے ضمن میں شیخ ناصر الدین البانی لکھتے ہیں:

”سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو الیقظان تھی۔ وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور انہیں کے لشکر میں جنگِ صفین میں شہید ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔“ (۲)

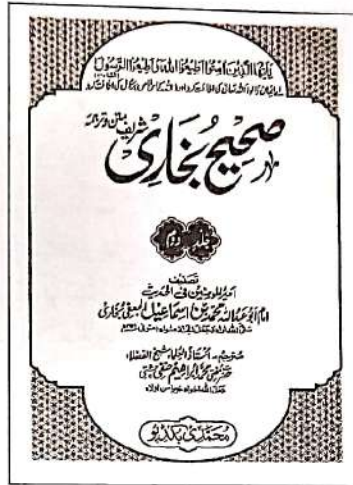
1. سلسلۃ احادیث صحیحہ (اردو)، 3/4336، رقم: 3340

2. سلسلۃ احادیث صحیحہ (اردو)، 3/4336، رقم: 3340



## عمار رضی اللہ عنہ کو شیطان سے پناہ حاصل ہے صحیح بخاری کی حدیث

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح میں ”مناقب عمار و حذیفہ رضی اللہ عنہما میں حدیث نقل کرتے ہیں :



بخاری شریف (ج ۱) باب ۴۵۲ کتاب المناقب

۴۵۲

فَسَرَدَنِي قَالَ وَمَنْ أَنْتَ فُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُفُوفَةِ  
قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَدِيٍّ صَاحِبُ الْفُلَيْنِ  
وَالْوَسَادِ وَالْمِطْقَةِ وَيُحْكِمُ الْإِذَى أَبْجَارَهُ اللَّهُ مِنْ  
الشَّيْطَانِ يَغْنِي عَنْهُ لِسَانُ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَغْلِبُهُ أَحَدٌ خَيْرٌ لَمْ قَالَ  
تَحْتِ بَقَرًا عَبْدُ اللَّهِ (وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْنِي) فَقَرَأَتْ  
عَلَيْهِ (وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْنِي وَالْفُجَارُ إِذَا تَجَلَّى)  
وَالْأَجْمَرُ وَالْأَنْفَى قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأْتَنِيَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَوْمِي الْيَوْمِ

ابورواہ رحمہ اللہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ میں کون ہوں۔ عمار نے کہا میں اہل کوفہ سے ہوں۔ حضرت ابورواہ رحمہ اللہ نے کہا کیا تمہارے پاس ام عبدی (بنت عبود) کے بیٹے (حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ) جو آپ ﷺ کے فُلین کے تھیں اور چھائل برادر ہیں نہیں ہیں۔ کیا تم میں وہ شخص (حضرت عمار بن یاسر رحمہ اللہ) ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی زبان شریف پر شیطان سے پناہ دی۔ کیا تم میں نبی اکرم ﷺ کا رازدان (حضرت حذیفہ رحمہ اللہ) نہیں ہے جو اس کے سوا کوئی دوسرا آپ کا احترام راز نہیں۔ پھر حضرت ابورواہ رحمہ اللہ کہنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ آیت ”وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْنِي“ کیسے تلاوت فرماتے تھے۔ حضرت عمار نے کہا میں نے حضرت ابورواہ رحمہ اللہ کو یہ پڑھ کر سنا ”وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْنِي وَالْفُجَارُ إِذَا تَجَلَّى“ واللَّحْمُ وَالْأَنْفَى حضرت ابورواہ رحمہ اللہ کہا اللہ کی قسم مجھے رسول معظم ﷺ نے اس طرح پڑھایا ہے اور اپنے دامن مبارک سے میرے سینے سے ڈالا۔

۹۳۸- حَدَّثَنَا سُكَيْتَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ  
عَنْ مُيَافَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَعَبَ عِلْقَمَةُ الْبَنِي  
الشَّامِ قُلْنَا فَعَلَّ الشَّجْعَةَ قَالَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي  
تَجَلِّسًا صَالِحًا فَتَجَلَّسْتُ إِلَى أَبِي الْكَرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو  
الْكَرْدَاءُ يَا مَعْزَنُ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُفُوفَةِ قَالَ  
أَكَيْسَ يَرْحَمُكَ أَوْ يَرْحَمُكَ صَاحِبُ الْبَيْتِ الَّذِي لَا  
يَغْلِبُهُ خَيْرٌ يَغْنِي خَدْبَهُ قَالَ فُلْتُ بَلَى قَالَ أَكَيْسَ  
يَرْحَمُكَ أَوْ يَرْحَمُكَ الْإِذَى أَبْجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْنِي بَيْنَ الشَّيْطَانِ يَغْنِي  
عَشْرًا فُلْتُ بَلَى قَالَ أَكَيْسَ يَرْحَمُكَ أَوْ يَرْحَمُكَ  
صَاحِبُ الْبَيْتِ وَالْوَسَادِ وَالْمِطْقَةِ قَالَ بَلَى  
قَالَ تَحْتِ بَقَرًا عَبْدُ اللَّهِ يَغْنِي (وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْنِي  
وَالْفُجَارُ إِذَا تَجَلَّى) فَلَمْ وَالْأَجْمَرُ وَالْأَنْفَى قَالَ مَا  
ذَا لِي بِهِمْ هَوْلًا عَنِّي كَمَا ذَاكَ يَسْتَرِي لِي عَنْ شَيْءٍ  
سَبْعَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بخاری شریف (ج ۱) باب ۴۵۱ کتاب المناقب

۴۵۱

باب مناقب عمار وحذیفہ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۹۳۷- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
إِسْرَافِيلُ عَنِ السُّوَيْدِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِلْقَمَةَ  
قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ وَتَحْتِ بَقَرًا فُلْتُ  
اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي تَجَلِّسًا صَالِحًا فَتَجَلَّسْتُ قَوْمًا  
فَتَجَلَّسْتُ إِلَيْهِمْ فَكَانَ خَشْفٌ قَدْ جَاءَ عَنِّي فَتَجَلَّسْتُ  
إِلَى جُنَيْبٍ فُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَبُو الْكَرْدَاءِ فُلْتُ  
يَسَى دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَسِّرَ لِي تَجَلِّسًا صَالِحًا

باب 406 حضرت عمار بن یاسر اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کے مناقب کے ذکر کے بیان میں

(937) عمار (جو قبیلہ غنم سے روایت ہے) نے کہا میں ملک شام آیا اور دو کتیس نماز ادا کیں۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا اے اللہ مجھے ایک صالحی عطا فرما۔ پھر میں چند لوگوں کے پاس گیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا کیا دیکھا ہوں کہ ایک بزرگ شریف لائے حتیٰ کہ وہ میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ میں نے کہا یہ کون آدمی ہیں۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت ابورواہ (عمر بن عامر انصاری) ہیں۔ میں نے دل میں کہا میں نے اللہ عزوجل سے ایک نیک صالحی کی دعا کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اچھا منجھن عطا فرمایا۔ حضرت



### حدیث: 938

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ علقمہ بن قیس نخعی شام گئے اور جب مسجد میں داخل ہوئے تو دعا کی، ”اے اللہ! مجھے اچھا اور نیک ساتھی عنایت فرما۔“ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس جا بیٹھے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ”تم کون ہو؟“ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے جواب دیا: ”میں کوفہ کا رہنے والا ہوں۔“ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا تم میں یا تم میں سے وہ شخص نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رازدان ہے، جسے اُن کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ!“ علقمہ رحمہ اللہ نے کہا، ”میں نے عرض کیا، جی ہاں!“ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا تم میں یا تم میں سے وہ شخص نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس پر شیطان سے پناہ عطا فرمائی یعنی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما!“ میں نے عرض کیا ”جی ہاں“ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا تم میں یا تم میں سے وہ شخص نہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرنے کے لیے نعلین، تکیہ اور چھاگل اپنے پاس رکھتے تھے (یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ”کیوں نہیں!“..... (1)

1. صحیح بخاری، 2/451-453، رقم: 937-938، انٹرنیشنل نمبر: 3742-3743



## عمار رضی اللہ عنہ کا ایمان: صحیح حدیث

امام حاکم رحمہ اللہ نے ”مستدرک“ میں اور امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ”سنن“ میں اور شیخ ناصر الدین البانی نے اپنی ”صحیحہ“ میں حدیث نقل کی ہے:

۵۵۰

سلسلة الاحادیث الصحيحة

باب: فضل عمار ایمانا  
۳۵۷۴۔ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ،  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مِلِّيَ عَمَّارُ إِيْمَانٍ  
إِلَى مَنَاسِيهِ)). [الصحيحه: ۸۰۷]  
سیدنا عمارؓ کی فضیلت ایمان کے اعتبار سے  
نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب بیان کرتے ہیں  
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عمار کو ہنسی کی ہڈیوں تک ایمان  
سے بھر دیا گیا ہے۔“  
تخریج: الصحيحه ۸۰۷۔ نسائی (۵۱۰) حاکم (۳/ ۳۹۳-۳۹۴) ابن ماجہ (۱۳۷) عن علی بن جبشہ۔

سلسلة الاحادیث الصحيحة  
(اردو)

دار الفکر

مکتبہ دار الفکر، بیروت

مکتبہ دار الفکر، بیروت

مکتبہ دار الفکر، بیروت

مکتبہ دار الفکر، بیروت

ترجمہ

نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ کو  
ہنسی (Clavicle) کی ہڈیوں تک ایمان سے بھر دیا گیا ہے۔“  
شیخ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (۱)





## ترجمہ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ (آزاد کردہ غلام حضرت ابن عباس) روایت کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے اور اپنے بیٹے علی (بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کو فرمایا: تم دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جاؤ اور اُن کی باتیں سنو۔ (وہ کہتے ہیں) ہم دونوں گئے، تو دیکھا وہ اپنے باغ کو درست کر رہے تھے (یعنی اُنہوں نے باغ کو پانی لگایا ہوا تھا)، آپ نے اپنی چادر اور (پشت اور پنڈلیوں کو چادر سے باندھ کر) بیٹھ گئے پھر ہم نے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ جب مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا (مسجد نبوی کی تعمیر کے لیے) ہم ایک - ایک اینٹ اٹھا کر لاتے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ دو اینٹیں (ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دیکھا تو اُن کے سر سے مٹی جھاڑنے لگے اور اسی حال میں فرمانے لگے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے لیے، ”افسوس! کہ اس کو ایک باغی جماعت قتل کر دے گی۔ عمار رضی اللہ عنہ ان کو جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ عمار رضی اللہ عنہ کو دوزخ کی طرف۔“ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے ”میں فتنوں سے اللہ جل جلالہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“ (۱)

1. صحیح بخاری (اردو): 1/241، رقم: 431، انٹرنیشنل نمبر: 447

2. صحیح بخاری (اردو): 2/77، رقم: 77، انٹرنیشنل نمبر: 2818

## صحیح مسلم میں حدیث ہے:

صحیح مسلم (سوم)

۲۳۸

۵۲- کتاب الفتن والشرائط

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ سے بہتر شخص نے مجھے بتایا: جب حضرت عمار خندق کھود رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر فرما رہے تھے: اے ابن سمیہ! تم پر کیسی افتاد پڑے گی جب ایک باغی گروہ تم کو قتل کرے گا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں: ایک سند کے ساتھ مروی ہے: مجھ سے بہتر شخص ابوقادہ ہیں: دوسری سند میں ہے: میرا گمان ہے وہ ابوقادہ ہیں اور اس روایت میں دیس یا دیس ابن سمیہ مذکور ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت بیان کی۔

۷۲۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (رَأَى لَفْظَ لَابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعِمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يُخْرِجُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ يُوْسُ ابْنِ سَمِيَةَ تَقْتُلُكَ فَنَفَى بَاغِيَةً.

۷۲۵۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ بْنُ عَبَادٍ الْغُبَرِيُّ وَهَرَيْرٌ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضَرُ بْنُ شَمِيلٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِ النَّضَرِ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَرَاهُ يُعْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ وَيُسْ أَوْ يَقُولُ يَأْوِسُ ابْنِ سَمِيَةَ. سلم: نسخة الأشراف (۱۲۱۳۴)

۷۲۵۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَقَبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ الْقُمِيُّ وَابْنُ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ عَقَبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا عَنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعِمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ. سلم: نسخة الأشراف (۱۸۲۵۴)

۷۲۵۲- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ وَالْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِمَا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سلم: نسخة الأشراف (۱۸۲۵۴)

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ سے بہتر شخص نے مجھے بتایا: جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ خندق کھود رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر فرما رہے تھے، ”اے بن سمیہ! تم پر کیسی افتاد پڑے گی جب ایک باغی گروہ تم کو قتل کرے گا۔“ (۱)



## مسند احمد کی صحیح احادیث:

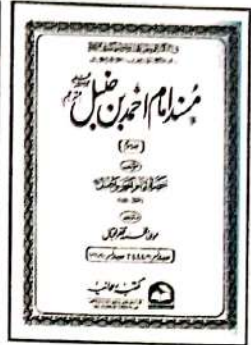
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں کہ:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ دَخَلَ بَيْتًا مِنْ بَيْتِي فَدَخَلَ مِنْ بَابِي وَخَرَجَ مِنْ بَابِي وَتَوَضَّعَ لِعَلَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ» (مسند احمد 1/111)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ دَخَلَ بَيْتًا مِنْ بَيْتِي فَدَخَلَ مِنْ بَابِي وَخَرَجَ مِنْ بَابِي وَتَوَضَّعَ لِعَلَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ» (مسند احمد 1/111)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ دَخَلَ بَيْتًا مِنْ بَيْتِي فَدَخَلَ مِنْ بَابِي وَخَرَجَ مِنْ بَابِي وَتَوَضَّعَ لِعَلَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ» (مسند احمد 1/111)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ دَخَلَ بَيْتًا مِنْ بَيْتِي فَدَخَلَ مِنْ بَابِي وَخَرَجَ مِنْ بَابِي وَتَوَضَّعَ لِعَلَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ» (مسند احمد 1/111)



٦٩٢٦ - حدثنا الفضل بن دكين، حدثنا سفيان، عن الأعمش، عن عبد الرحمن بن أبي زياد، عن جده، عن عبد الله بن الحارث، قال: أني لأسير عبيد الله بن عمرو بن العاصي ومعاوية، فقال عبد الله بن عمرو لمعمرو: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «تقتله الفئة الباغية» يعني عماراً، فقال عمرو لمعاوية: اسمع ما يقول هذا، فحدثته، فقال: أنحن قتلناه؟ إنما قتله من جله به.

٦٩٢٧ - حدثنا أبو معاوية - يعني القريبي - حدثنا الأعمش، عن عبد الرحمن بن أبي زياد، فذكر نحوه.

٦٩٢٨ - حدثنا عبد الواحد الحضاد، حدثنا حسين السلم، وروى قال: أخبرنا حسين، عن عمرو بن شعيب، عن أبيه

عن جده، قال: رأيت رسول الله ﷺ يصوم في السفر ويفطر، وروايته يشرّب قائماً وقاعداً، وروايته يضيء حافياً وتعللاً، وروايته ينصرف عن يمينه وعن يساره.

- رابع - ولم يورد البهيمي في «المجمع»، وهو على شرطه.

وقد سلف برقم (٦٩٢٧)، وكرهنا شرايعه برقم (٦٩١٥).

(١) إسناده صحيح، وهو مكرر (٦٥٠٠). عبد الرحمن بن أبي زياد، وقال: ابن زياد مولى بني هاشم وثقه ابن معين والمجلي وابن حبان، وعبد الله بن الحارث: هو ابن نوفلي.

(٢) صحيح، وهو مكرر (٦٩٩٩).

(٣) صحيح لغيره، وفلنا إسناده حسن، عبد الواحد الحضاد: هو ابن واصل السوسي مولاهم أبو عبيدة. يزيد: هو ابن حارون.

٦٩٩٩ - حدثنا أبو معاوية، حدثنا الأعمش، عن عبد الرحمن بن زياد عن عبد الله بن الحارث، قال: إني لأسير مع معاوية في منصرفه من صفين، بينه وبين عمرو بن العاص، قال: فقال عبد الله بن عمرو بن العاصي: يا أبت، ما سمعت رسول الله ﷺ يقول لعمار: «وتتلك» يا ابن سمية! تقتلك الفئة الباغية؟ قال: فقال عمرو لمعاوية: ألا تسمع ما يقول هذا؟ فقال معاوية: لا تزال تأتينا بهتة! أتحن قتلناه؟ إنما قتله الدين جاؤا به (١).

طريق حماد بن سلمة، كلهم عن عطاه بن السائب، به.

قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وقد روى شعبة والترمذي عن عطاه بن السائب هذا الحديث، وروى الأعمش هذا الحديث عن عطاه بن السائب مختصراً.

وأخرجه مختصراً أبو داود (١٥٠٣)، والترمذي (٣٤١١)، والحاكم ٥٤٧/١ من طريق الأعمش، عن عطاه، به، ولفظه: «رأيت النبي ﷺ بعد التبيح».

وزاد محمد بن قدامة - شيخ أبي داود - في روايته لفظ: «وبينه».

قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من حديث الأعمش.

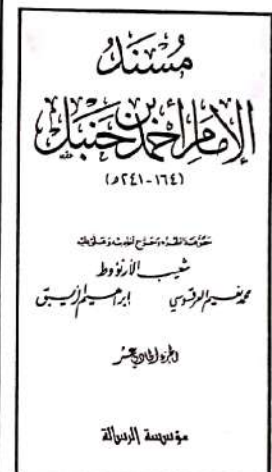
وأخرجه الحاكم أيضاً ٥٤٧/١ من طريق شعبة، عن عطاه، به.

وأخرجه النسائي في «الكبرى» (١٠٦٥٦) من طريق العوام بن حوشب، عن عطاه، به، موقوفاً على ابن عمرو.

وسأيت برقم (٦٩١٠).

وفي الباب عن علي سلف برقم (٨٢٨) و(١٢٤٩)، وانظر (٦٥٥٤).

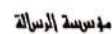
(١) إسناده صحيح، عبد الرحمن بن زياد، ويقال: ابن أبي زياد وثقه ابن معين وابن حبان والمجلي، وروى له النسائي في «الخصائص»، وفيه رجاله ثقات



عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے فارغ ہو کر آ رہے تھے تو میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان چل رہا تھا، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے والد عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے کہ اُن (عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما) کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی“ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ”ذرا سنو! بیٹا کیا کہہ رہا ہے؟“ اور پھر انہوں نے بیٹے کی بات نقل کی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ



مند احمد کے محققین شعیب ارنائوط نے اس حدیث کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (2)



- امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



### ترجمہ

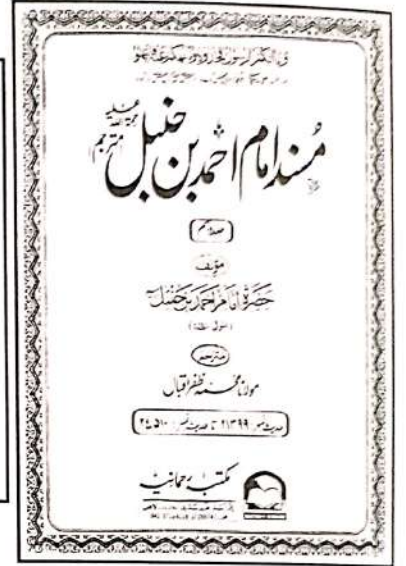
حظلمہ بن خویلد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، دو آدمی اُن کے پاس جھگڑا لیکر آئے، اُن میں سے ہر ایک کا دعویٰ تھا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو اُس نے شہید کیا ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ ”تمہیں چاہیے ایک دوسرے کو مبارکباد دو، کیوں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔“ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ”پھر آپ ہمارے ساتھ کیا کر رہے ہو؟ اے عمرو رضی اللہ عنہ اپنے اس دیوانے سے ہمیں مستغنی (Contented) کیوں نہیں کر دیتے؟“ اُنہوں نے (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے) فرمایا کہ: ”ایک مرتبہ میرے والد صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری شکایت کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، زندگی بھر اپنے باپ کی اطاعت کرنا، اُن کی نافرمانی نہ کرنا، اس لیے میں آپ کے ساتھ تو ہوں لیکن لڑائی میں شریک نہیں ہوتا۔“ (1)

مسند احمد کے محقق شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (2)

1. مسند احمد (اردو)، 3/641، رقم: 6929

2. مسند احمد (عربی)، 11/523، رقم: 6929

## مُسند احمد کی صحیح احادیث:



مُسند امام احمد بن حنبل (۹۷۳) [ترجمہ: مولانا محمد رفیع الدین]

(۲۴۲۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي قَتَنِ لَسَا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ قُتِلَ عَمَّارٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاعِيَةُ [سقط من المدينة] [راجع: ۱۱۶۹۳۱] [ص ۱۰۵/۲] قال شيخنا رحمه الله (۲۴۲۵۹) محمد بن عمرو بن حزم کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ عمار کو ایک باغی مروہ قتل کر دے گا۔

## ترجمہ

محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا۔

شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(۱)</sup>



## سنن الکبریٰ بیہقی کی صحیح احادیث

وَاللَّهُ أَكْبَرُ الرَّسُولُ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

# سنن الکبریٰ بیہقی (مترجم)

مؤلف  
امام ابن کثیر ابن عبد البر

ترجمہ  
مولانا مفتی محمد امجد علی

جلد دوم

حدیث: ۱۵۶۰۵ — ۱۷۷۰۰

مکتب رحمانیہ

رقم سند: ۱۵۶۰۵ — ۱۷۷۰۰

(۱۷۷۸۷) قَالَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُؤَدَّى حَدَّثَنَا أَبُو قَاوَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَالِيَةَ الْخَدَّاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدْ كَرِهَتْ مَلَّةً (۱۷۷۸۷) قَدَرْتَهُ

(۱۷۷۸۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْخَالِطُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَدْ كَرِهَ يَحْيَى إِذْ قَالَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ وَالْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِمَا زَوْاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ (۱۷۷۸۸) قَدَرْتَهُ

(۱۷۷۸۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْخَالِطُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ النَّظَرِيِّ بْنِ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نُظْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ حَبْرٌ مَنِ أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ - ﷺ - قَالَ يَعْقُدُ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ اللَّهُ عَلَيْهِ بَوَاتُ لَكَ يَا ابْنَ سَمِيَّةٍ تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ. زَوْاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ جَمَاهُ. (صحیح)

(۱۷۷۸۹) ابوقتاده فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمار کو فرمایا تھا: اے ابن سُمیہ! افسوس ہے تجھے ایک باغی قتل کرے گا۔

(۱۷۷۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسْرَانَ وَأَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْغَنِيِّ السُّكْرِيُّ بَعْدَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مُعْسَرُ عَنِ ابْنِ عَدُوٍّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا أَتَى أَحَدًا مَعَ أَبِيهِ أَوْ أَخِيهِ أَوْ بَنِيهِ قَالَ: إِنَّمَا قِيلَ عَمَّارٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ فَدَخَلَ عَلَى عَمْرٍو بْنِ لُحَيْصٍ فَقَالَ قِيلَ عَمَّارٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ -: تَقْتُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ. فَقَامَ عَمْرٍو مُتَبَعًا لَوَلِيهِ فَدَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ قِيلَ عَمَّارٌ فَقَامَ عَمْرٍو سَبْعَ رُسُلٍ لِلَّهِ - ﷺ - يَقُولُ: نَفْسُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ. قَالَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: دُحِضْتُ فِي مَوْتِكَ أَوْ تَحُوتُ قَتْلَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَصْحَابُهُ جَاءُوا بِدَحْصِ الْقَوَّةِ بَيْنَ وَمَا جَاءُوا قَالَ سُبُوْنَا. لَفْظُ حَدِيثِ السُّكْرِيِّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ يَسْرَانَ قَالَ فَقَامَ عَمْرٍو فَرَعَا يَرْجِعُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مِمَّا شَأْنُكَ فَقَالَ: قِيلَ عَمَّارٌ ثُمَّ ذَكَرَهُ. (صحیح)

(۱۷۷۹۰) ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمار کو قتل کر دیا گیا تو عمرو بن حزم عمرو بن حزم کے پاس آئے اور کہنے لگے: عمار کو قتل کر دیا گیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: اے عمار! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا تو عمرو نے کہا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: اے عمار! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا تو معاویہ نے فرمایا: تو معاویہ نے پوچھا: کیوں؟ عمرو نے اسے مارا ہے؟ اسے قتل ہوا تھا اور اس کے اصحاب نے قتل کیا ہے اور ہماری طرف ان کو پھینک دیا ہے۔

ترجمہ

ابوقتاده فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا: ”اے ابن سُمیہ! افسوس ہے تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔“

محقق نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (۱)



ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے، عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”اے عمار رضی اللہ عنہ! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا“ تو عمرو رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اُن کا رنگ اڑا ہوا تھا، یہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: ”عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیوں؟“ عمرو نے کہا: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اے عمار رضی اللہ عنہ! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔“ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ”تو تو اپنے ہی پیشاب میں دھنس گیا، کیا ہم نے اُسے مارا ہے؟ اُسے علی رضی اللہ عنہ اور اُس کے اصحاب نے قتل کیا ہے اور ہماری طرف پھینک دیا ہے۔“

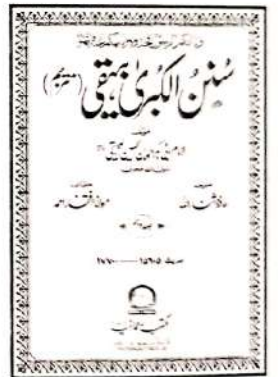
محقق نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(1)</sup>

## سنن کبریٰ بیہقی کی صحیح حدیث

سنن الکبریٰ بیہقی (جلد ۱۰) ۳۶۹

۱۶۷۲ (۱۶۷۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا مُسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ عَمَّارًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا تَقُولُوا كَفَرُوا أَهْلُ الشَّامِ وَلَكِنْ قُولُوا فَسُقُوا أَوْ ظَلَمُوا. [صحیح]

(۱۶۷۰) حضرت عمار فرماتے ہیں کہ تم یہ نہ کہو کہ اہل شام کافر ہو گئے بلکہ وہ فاسق اور ظالم ہوئے۔



حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”تم یہ نہ کہو کہ اہل شام کافر ہو گئے بلکہ وہ فاسق اور ظالم ہوئے۔“

محقق نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(2)</sup>

1. سنن الکبریٰ بیہقی (اردو): 507-506/10، رقم: 16790

2. سنن الکبریٰ بیہقی (اردو): 469/10، رقم: 16721



## مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث

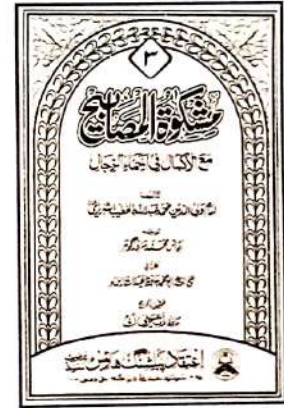
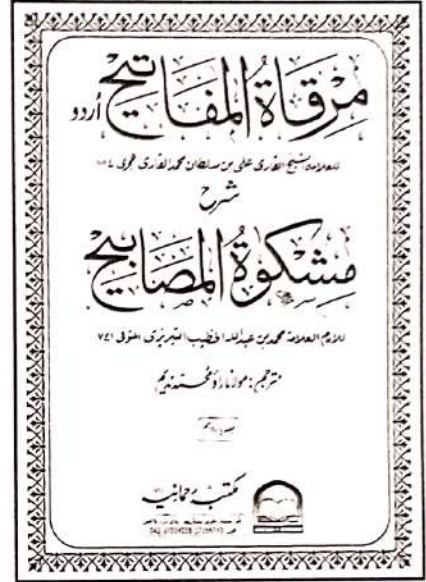
کتاب الفتن

۳۷

مرقاۃ مشکوٰۃ ابو جلد یازدہم

ترجمہ: (مشہور صحابی) حضرت ابو قتادہ بنی نضیر سے مروی ہے کہ عمار (ابن یاسر) جنتا خندق کھود رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ ہائے سیمہ کے بیٹے (عمار بن یاسر) کی سختی و مشکل، تمہیں باغیوں کا ایک گروہ قتل (شہید) کر ڈالے گا۔  
تشریح: حسین بن علی بن ابی طالب نے حال ماضی کی حکایت ہے۔

و یقول یوس: ہاں پر ضمد اور ہمزہ ساکن۔ کبھی ہمزہ کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہے، نیز سین کے فتح کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے، یہ لکھنا صحیحہ کے طرف متناف ہے۔ اور کلمہ سیمہ کے سین پر ضمد اور ہمزہ پر فتح اور یا کی تشدید کے ساتھ یہ حضرت عمار کی والدہ محترمہ ہیں یہ مکہ میں مسلمان ہوئی تھیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کی طرح یہ بھی کنارہ مکہ کے حکم و حکم کا تہذیب مشق بنی تھیں، اور ان کو دین سے بنائے کی بہت کوشش کی گئی لیکن عورت ذات ہونے کے باوجود ظالموں کے ہاتھوں سخت اذیتیں اور مصیبتیں سمیں۔ لیکن دین کے راستے سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹیں۔ آخر کار ابو جہل بن امیہ نے ایک دن ان کے پیٹ میں فخر مار کر ان کو شہید کر دیا۔ ان مکہ و فہرہ حضرات نے لکھا ہے، حضرت عمار کی والدہ ابو جہلہ مخزومی کی بیٹی تھیں ان کے شہر کا نام یہ ہے حضرت یاسر ابو جہلہ کے حلیف تھے جب یاسر سے ان کا بیٹا شمار پیرا ہوا تو ابو جہلہ نے ان کو آزاد کر دیا۔ اور یوس ابن سیمہ اصل میں یاسدۃ عمار احصری ہے، اسے عمار کی مصیبت آج بھی شخص تیرا دکا رہے۔ یعنی یہاں حرف ناء مخدوف ہے، اسماۃ اجناس سے پہلے حرف ناء کے حذف کرنے کی صرف مجاہلش ہوتی ہے۔ جبکہ اسماۃ اعلام سے پہلے ان کا حذف کرنا قیاسی ہے۔ ایک روایت میں یوس بن فہر کے ساتھ ہے جو کہ کچھ شخصوں میں بھی پایا جاتا ہے اس صورت میں یہ مبتدأ ہے، اور اس کی خبر علیہ السلام مقدم ہے، اصل میں یوس بن علیہ، یوس یا یصیبک یوس ہے۔ اس صورت میں ابن سیمہ مدنی مصنف ہوگا یعنی یا ابن صحیحہ۔ ایک شارح نے لکھا ہے: اس کا معنی ہے ندا "یوس" کو زنی حالانکہ مراد ان کو ندا دینا تھا۔ اسی وجہ سے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے: "فمعاذ اللہ الباشیۃ کہ ایک جماعت امام وقت اور خلیفہ زمان کے خلاف خروج کرے گی وہی تمہارے قتل کرے گی۔"



ترجمہ

(مشہور صحابی) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمار (ابن یاسر) خندق کھود رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ "ہائے! سیمہ کے بیٹے (عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ) کی سختی و مشکل، کہ تمہیں باغیوں کا ایک گروہ قتل (شہید) کر ڈالے گا۔" (۱)

1. مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح (اردو): 11/37، رقم: 5878، مشکوٰۃ المصابیح مع الاکمال فی اسماء الرجال (اردو)، محقق: شیخ زبیر علی زئی (اردو)، 3/442، رقم: 5878، انٹرنیشنل نمبر: 5878



## عمار رضی اللہ عنہ کو باغی گروہ قتل کرے گا متواتر حدیث

### امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”قطف الازہار المتناثرة فی الاخبار المتواترة“ میں لکھتے ہیں:

22

امام جلال الدین سیوطی اپنی کتاب ”قطف الازہار المتناثرة فی الاخبار المتواترة“ میں لکھتے ہیں:

”عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی“ اس حدیث کی تخریج شیخان نے ابوسعید سے مسلم نے ابیہا، اور اس سے حاکم نے حذیفہ اور ابن مسعود سے امام نے عمار بن یاسر، عمرو بن العاص، ابی عبد اللہ عمرو بن قزعمہ اور خزیمہ بن ثابت سے ماہی علی اور طبرانی نے عثمان بن عفان، انس اور ابو ہریرہ سے، رافعی نے اپنی تاریخ میں ابورافع سے اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے کی ہے۔

یہ حدیث مندرجہ ذیل صحابہ کرام سے مروی ہے:

(۱) عمار	(۲) عثمان بن عفان	(۳) مسد بن ابی سفیان
(۴) ابن عباس	(۵) عمرو بن عاص	(۶) عبد اللہ بن عمرو بن عاص
(۷) ابن عمر	(۸) ابورافع	(۹) عبد اللہ بن مسعود
(۱۰) حذیفہ بن یمان	(۱۱) ابو ہریرہ	(۱۲) ابوسعید
(۱۳) زید بن ابی اوفیٰ	(۱۴) جابر بن سمرہ	(۱۵) جابر بن عبد اللہ
(۱۶) ابوقنادہ	(۱۷) عمرو بن قزعمہ	(۱۸) خزیمہ بن ثابت
(۱۹) ابوالیسر	(۲۰) کعب بن عمرو	(۲۱) زید بن اسود
(۲۲) کعب بن مالک	(۲۳) انس	(۲۴) ابورافع
(۲۵) عاص	(۲۶) اسلمہ	

21

قطف الازہار المتناثرة فی الاخبار المتواترة

۱۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۲۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۳۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۴۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۵۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۶۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۷۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۸۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۹۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۱۰۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۱۱۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۱۲۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۱۳۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۱۴۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۱۵۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۱۶۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۱۷۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۱۸۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۱۹۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۲۰۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۲۱۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۲۲۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۲۳۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۲۴۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۲۵۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۲۶۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۲۷۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۲۸۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۲۹۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۳۰۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۳۱۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۳۲۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۳۳۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۳۴۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۳۵۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۳۶۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۳۷۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۳۸۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۳۹۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۴۰۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۴۱۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۴۲۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۴۳۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۴۴۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۴۵۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۴۶۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۴۷۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۴۸۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۴۹۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

۵۰۔ حدیث داخل مکرر قاضیہ

ترجمہ

”عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی“ اس حدیث کی تخریج شیخین نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوقنادہ رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، عمرو بن قزعمہ رضی اللہ عنہ اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے، امام ابویعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، رافعی نے اپنی تاریخ میں ابورافع رضی اللہ عنہ سے اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

یہ حدیث مندرجہ ذیل صحابہ کرام سے مروی ہے:



- |                           |  |                            |
|---------------------------|--|----------------------------|
| 1. عثمٰر بن یاسر          | 2. عثمان بن عفّٰن                                  | 3. معاویہ بن ابوسفیان      |
| 4. ابن عبّاس              | 5. عمرو بن عاص                                     | 6. عبد اللہ بن عمرو بن عاص |
| 7. ابن عمر                | 8. ابو رافع  | 9. عبد اللہ بن مسعود       |
| 10. حذیفہ بن یمان         | 11. ابو ہریرہ                                      | 12. ابوسعید                |
| 13. زید بن ابی اوفی اسلمی | 14. جابر بن سمّہ                                   | 15. جابر بن عبد اللہ       |
| 16. ابوقنادہ              | 17. عمرو بن خزیمہ                                  | 18. حذیمہ بن ثابت          |
| 19. ابو الیسر             | 20. کعب بن عمرو                                    | 21. زیاد بن فرد            |
| 22. کعب بن مالک           | 23. انس  | 24. ابو امامہ باہلی        |
| 25. سیدہ عائشہ            | 26. سیدہ امّ سلمہ <small>رضی اللہ عنہا</small> (1) |                            |

امام عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام عبد البر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب“ میں لکھتے ہیں :

- 111. -

صَيَّاحٌ<sup>(١)</sup> مِنْ لَيْلٍ، قَالَ عُلُوٌّ - حِينَ تَرَاهُ: الْحَدَّادُ، الْجَلِيَّةُ تَحْتَ الْأُتَّةِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ وَابْنُ خُرَيْبٍ نَاقِضٌ يَلْتَوِي بِنَاسِكَتِكَ هَبْرَ لَنَا أَنْ مُتَّعِنَا عَلَى الْمَقِيقِ وَأَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ، ثُمَّ قَالَ حَتَّى تَحُلَّ.

روى شعبة، عن أبي إسحاق، عن حادة بن مضرب<sup>(١)</sup>، قال: قرأت كتب  
عمر إلى أهل الكوفة: أما بعد فإن بَشْرَ إِيكُمْ عَدَاؤُا أَمْرًا، وبعد الله بن  
سود مدقًا ووزيرًا، وما من النجباء من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم،  
فأغلبهم أَلْمَا، وأغلبهم أَسْهَابُ، فإني قد أرتكبت بعد الله على حدى أثره

قال أبو عمر رحمه الله : إنما قال عمر في علو وابن مسعود ، وما من أتباعه من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لحديث علي بن أبي طالب رضي الله عنه - والله أعلم - من رواية نضر بن خليفة وغيره ، عن كعب بن إسحاق ، من عبد الله بن مئيل ، عن علي رضي الله عنه . قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إنه لم يكن نبي إلا أعطى سبعة نجا : وزرا ، ورفقا ، وإن أعطيت أربعة عشر : حمزة ، وحضر ، وأبو بكر ، وعمر ، وعلي ، والحسن ، والمهين . وعبد الله بن مسعود ، وسلمان ، وعمر ، وأبو ذر ، وحذيفة ، والقداود ، وبلال .

وتوارث الأثر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال : **تَقْتُلُ عَدُوَّكَ**  
 الْبَاقِيَةُ . وهذا من إخباره بالباب وأعلام نبوته صلى الله عليه وسلم ، وهو من  
 أصح الأسانيد

وكانت صفته في ربيع الآخر سنة سبع وثلاثين، ودفن على رضى الله عنه  
(١) الضياء : القبر الرقبي المزوج . (٢) في ص : القبره .

الاستيعاب

في معرفة الأصحاب

لَا يُعْرِئُ مَوْفٍ بِنِ عَمْدَا اللّٰه بِنِ مُحَمَّدٍ بِنِ عَمْدَا اللّٰه

المجلد الثالث

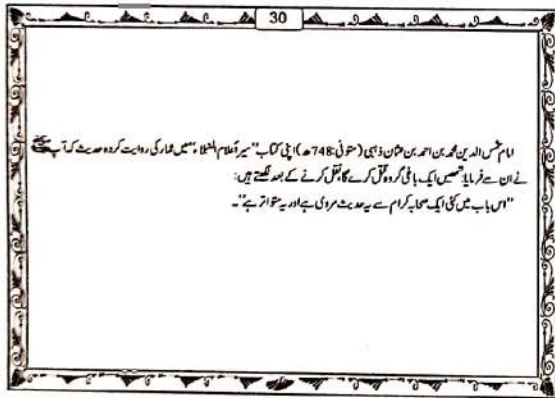
تحقیق  
مقامی سہولتیں

والله المستند  
مستودع

نبی کریم ﷺ سے باسند تواتر ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا“ یہ آپ ﷺ کی اُن خبروں میں سے ہے جن کا تعلق اعلام النبوة سے ہے اور صحیح ترین احادیث میں سے ایک ہے۔“ (1)

## امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: سن 748 ہجری) اپنی کتاب ”سیر اعلام النبلاء“ میں لکھتے ہیں:



الذہبی (۱)۔  
وأخرج أبو عروبة أيضاً مثله من حديث القاسم السداني، عن قتادة، عن سالم بن أبي الجعد، عن عبد الله بن محمد بن الحنفية، عن أبيه، عن عثمان.  
وأخرج أبو عروبة من طريق حنيفة بن سلمة، عن أبي التياح، عن عبد الله بن أبي الهذيل، عن عمار: قال لي رسول الله ﷺ: «تقتلك الفئة الباغية» (۲).  
وفي الباب من حلة من الصحابة، فهو متواتر (۳).  
قال يعقوب بن شيبة: سمعت أحمد بن حنبل سئل عن هذا فقال: فيه غير حديث صحيح عن النبي ﷺ. وكثرة أن يتكلم في هذا بأكثر من هذا.  
الثوري: عن أبي إسحاق عن أبي ليلى الكلبي قال: جاء شهاب إلى عمر فقال: ائذن لي أن أجد أحق بهذا المجلس منك إلا حشراً.  
الثوري: عن أبي إسحاق، عن حارثة بن مضرب قال: قرئ علينا كتاب

سِيرَةُ أَعْلَامِ النَّبِيَّاتِ  
تصنيف  
الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي  
الترغيب  
٧٤٨ - ١٣٧٤  
الجزء الأول  
تحقيقه الأستاذ  
حسين الأسد  
شعب الأوتوب  
مؤسسة الرسالة

عمار رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کہ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: ”تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا، نقل کرنے کے بعد امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”اس باب میں کئی ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مروی ہے اور یہ متواتر ہے۔“ (2)

1. الاستيعاب في معرفة الاسحاب (عربی)، 3/1140

2. سیر اعلام النبلاء (عربی)، 1/421



## امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”الإصابة في تمييز الصحابة“ میں لکھتے ہیں:

1069	تراجم الرجال/ حرف الميم	1069
٦٢٩٩ - عمار:	يُعَذَّبُ فِي اللَّهِ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمُرُّ عَلَيْهِمْ، فَيَقُولُ: «صَبْرًا أَوْ تَأْسِيرًا مَزِيدُكُمْ الْخَيْرَ».	٦٢٩٩ - عمار:
٦٣٠٠ - عمار بن أوس بن ثعلبة الأنصاري الجشمي:	وَاخْتَلَفَ فِي هِجْرَتِهِ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَشَهِدَ الشَّامِدَ كُلَّهَا، ثُمَّ شَهِدَ الْيَمَامَةَ فَقَطَعَتْ أَذَنَهُ بِهَا، ثُمَّ اسْتَعْمَلَهُ عُمَرُ عَلَى الْكُوفَةِ، وَكُتِبَ إِلَيْهِمْ: إِنَّهُ مِنْ النِّجَابِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ.	٦٣٠٠ - عمار بن أوس بن ثعلبة الأنصاري الجشمي:
٦٣٠١ - عمار بن أوس بن خالد بن عبيد بن أمية ابن عامر بن خزيمة الأنصاري الخطمي:	قَالَ عَاصِمٌ، عَنْ زَوْجِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ سِجَّةً فَذَكَرَ مِنْهُمْ عَمَارًا. أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ.	٦٣٠١ - عمار بن أوس بن خالد بن عبيد بن أمية ابن عامر بن خزيمة الأنصاري الخطمي:
٦٣٠٢ - عمار بن أوس بن زيد بن ثعلبة بن غنم ابن مالك بن النجار:	وَعَنْ وَرِثَةٍ، عَنْ هَمَامٍ، عَنْ عَمَارٍ، قَالَ: وَابَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةٌ أَعْبَدُوا أَمْرَاتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ.	٦٣٠٢ - عمار بن أوس بن زيد بن ثعلبة بن غنم ابن مالك بن النجار:
٦٣٠٣ - عمار بن ثابت الأنصاري أخو خزيمة:	وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَمَارٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «الْفَتْوَى لَهُ، مَرْحَبًا بِالْقَلْبِ الْمُطِيبِ».	٦٣٠٣ - عمار بن ثابت الأنصاري أخو خزيمة:
٦٣٠٤ - عمار بن ثابت:	وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّ عَلِيًّا قَالَ ذَلِكَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ عَمَارًا مَلَأَ إِيمَانًا إِلَى شُعَائِهِ».	٦٣٠٤ - عمار بن ثابت:
٦٣٠٥ - عمار بن ثابت:	أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَسَنَدُهُ حَسَنٌ. عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَارٍ كَلَامٌ، فَأَغْلَطْتُ لَهُ، فَشَكَاتَنِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَجَاءَ خَالِدٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ رَأْسَهُ. فَقَالَ: «مَنْ عَادَى عَمَارًا عَادَاهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَارًا أَبْغَضَهُ اللَّهُ».	٦٣٠٥ - عمار بن ثابت:
٦٣٠٦ - عمار بن ثابت:	وَفِي التِّرْمِذِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مَرْقُوعًا: لَمَّا خَبَرَ عَمَارَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَبْرَهُمَا.	٦٣٠٦ - عمار بن ثابت:
٦٣٠٧ - عمار بن ثابت:	وَعَنْ حُذَيْفَةَ، رَفَعَهُ: «اقْتُلُوا بِاللَّيْلِ مَنْ يَتَّقِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَارٍ».	٦٣٠٧ - عمار بن ثابت:
٦٣٠٨ - عمار بن ثابت:	وَأَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ. وَتَوَاتَرَتْ الْأَحَادِيثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ عَمَارًا نَقَطَهُ الْفَتَى الْبَاغِيَّةَ، وَأَجْمَعُوا عَلَى أَنَّهُ قُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ بِصَفِّينَ سَنَةِ سَبْعٍ وَثَمَانِينَ فِي رَجَبٍ وَلَهُ ثَلَاثٌ وَتِسْعُونَ سَنَةً؛ وَانْتَقَرُوا عَلَى أَنَّهُ نَزَلَ فِيهِ: ﴿وَلَا مَنَ أَكْثَرُ وَقَدْ كَفَرْتُمْ بِالْآيَاتِ﴾ [النحل: ١٠٦].	٦٣٠٨ - عمار بن ثابت:
٦٣٠٩ - عمار بن ثابت:	وَرَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ عِدَّةَ أَحَادِيثَ.	٦٣٠٩ - عمار بن ثابت:
٦٣١٠ - عمار بن ثابت:	وَرَوَى عَنْهُ مِنَ الصَّحَابَةِ أَبُو مُوسَى، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَأَبُو لَاسٍ الْخَزَاعِيُّ، وَأَبُو الطَّيْفَلِ، وَجَمَاعَةٌ مِنَ التَّابِعِينَ.	٦٣١٠ - عمار بن ثابت:

## الأصابة في تمييز الصحابة

للإمام الحافظ  
أحمد بن حنبل بن حنبل عسقلاني

٧٧٢ - ٨٥٢ هـ

الكتاب المطبوع في  
مكتبة المطبعة

”وہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔“ (۱)

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی باطل تاویل

امام شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”سیرِ اعلام النبلاء“ اور ”تاریخ اسلام“ میں نقل کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ: وَتَنَزَّلُ الْفِتْنَةُ الْبَاطِنَةُ فَخَلَّجَ عَمْرُو عَلَى مَعْلُوبَةٍ فَقَالَ: وَخَلَّجَ عَمْرُو فَقَالَ: قَتَلَ عَمْرُو قَتْلًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: تَقْتُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاطِنَةُ وَقَالَ: دَخَلَتْ فِي بَوَّكٍ أَوْ نَحْوِ قَتْلَانَا؟ إِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ أَلْفَوْهُ بَيْنَ رِمَاحَتَا، أَوْ قَالَ: بَيْنَ سِيوفِنَا<sup>(۱)</sup>.

شعبۃ: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَعْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَتْلَانَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِعَمْرُو: وَتَنَزَّلُ الْفِتْنَةُ الْبَاطِنَةُ<sup>(۲)</sup>.

أَبُو حَوَالَةَ فِي مَسْنَدِهِ وَأَبُو يَعْلَى مِنْ حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيِّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عَمْرُوًّا قَالَ لِعَمْرُو: حَمَلْتَ قَرِيشًا عَلَى وَقَابِ النَّاسِ، عَلُوا عَلِيًّا، فَضَرَبُونِي، فَخَضِبَ عَمْرُو ثُمَّ قَالَ: مَا لِي وَلِقَرِيشٍ؟ غَفَرُوا عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَضَرَبُوهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لِعَمْرُو: وَتَنَزَّلُ الْفِتْنَةُ الْبَاطِنَةُ، وَقَاتِلُهُ فِي

## سِيرُ أَعْلَامِ النَّبِيَّانِ

تصنيف

الإمام شمس الدین محمد بن أحمد بن عثمان الدہلی

الترغی

۱۳۷۸ھ - ۱۳۷۹ھ

المزاد الاول

(۱) اسناد صحیح، وأخرج عبد الرزاق (۲۰۱۳)، ومن طريقه أحمد ۱۹۹۸، وقطر مسند قرطبه ۱۱۷۳، ۲۱۹۸، وصحبت في بؤك: أي وقت وقتك. ومنه منقولة من سفره، فخر الله له. وقد رواه علي بن. رضي الله عنه، بأن محمداً ﷺ، إنَّه قال سراً حين أخرج. قال ابن حبان: لما من علي إمام فسمع لا حارب مع، وصحة لا يصرفني عليها. وقال السندي في طبعه القصور ۳۳۶، قول من فخره السرخسي في كتاب الإلهام: أجمع قتله الحجة، إجماع من رضي الحديث وقرني سهر سكت، وشككي، وأبو حنيفة، والأوزاعي، والجمهور لا يسمون من المتكلمين والمسلمين أن علياً حسب في قتله لأجل حنين. كما هو مصوب في أصل لصل. وقد قلن كتبه بنته خنود له، ولكن لا يكتفون بغيرهم. وقال الفرطسي ص: ۱۱۳۸.... فخر من طبعه الحسين، وقت بلبل حين، أن علياً رضي الله عنه كان إماماً، إن كل من خرج عليه بالغ. وقد قتله. حتى يخرج. وأجاب حتى يلي. إلى الحق، ونظام إلى لصلح.

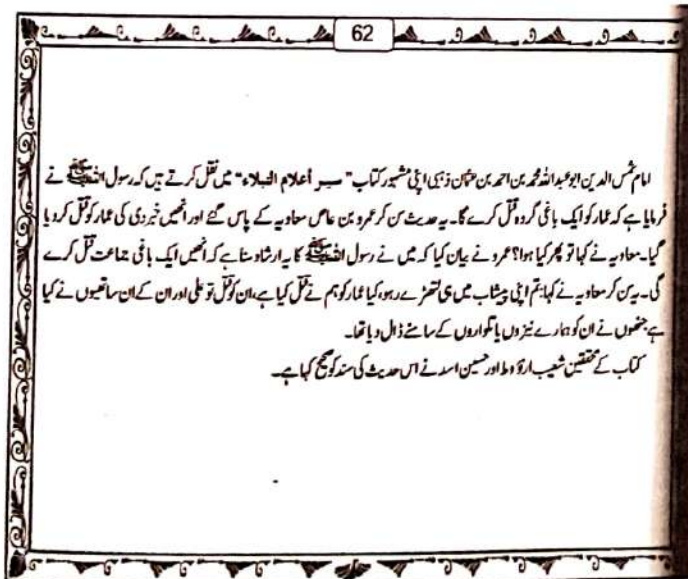
(۲) نظر ترمذ في المستدرج (۱۱۹) متعلق رقم (۱).

۱۲۰

حققت هذا المجلد  
حسين الأسد

اندر كل تصنيف الكتاب وتكون لتأليفه  
شعيب الأرنؤوط

مؤسسة الرسالة

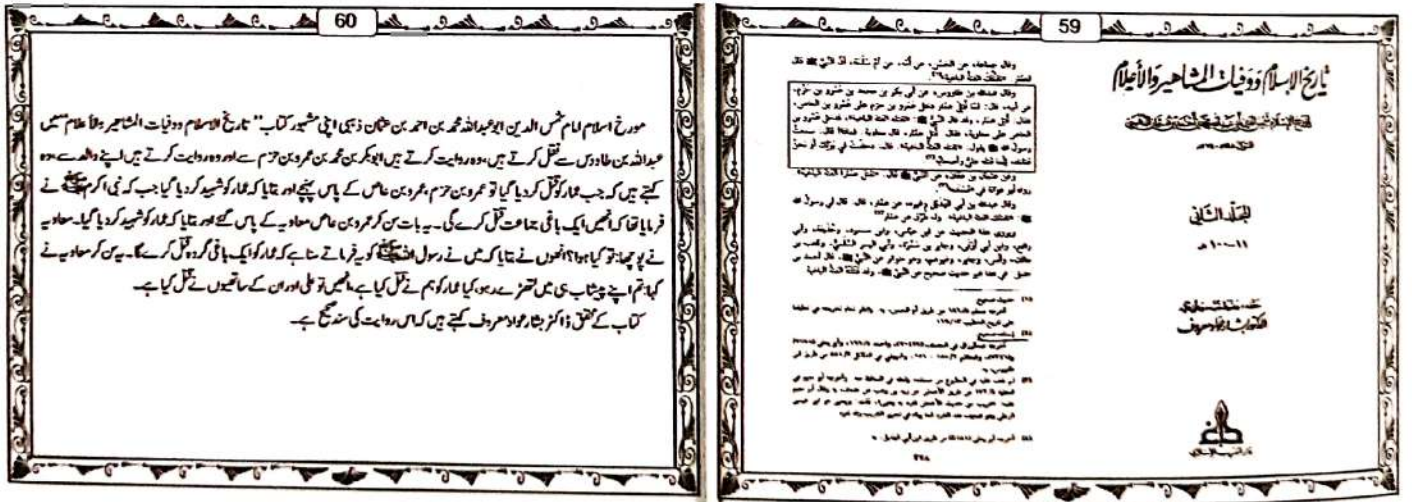




رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”عمار رضی اللہ عنہ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا“ یہ حدیث سن کر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں خبر دی کہ عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ”تو پھر کیا ہوا“ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے کہ ”انہیں ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔“ یہ سن کر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اپنی پیشاب میں ہی لٹھڑ رہے ہو، کیا عمار رضی اللہ عنہ کو ہم نے قتل کیا ہے؟ اُن کو قتل تو علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں نے کیا ہے جنہوں نے اُن کو نیزوں یا تلواروں کے سامنے ڈال دیا تھا۔“

کتاب (سیر اعلام النبلاء) کے محقق شعیب ارنؤوط اور حسین اسد نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(1)</sup>

امام شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کو اپنی تاریخ کی مشہور کتاب ”تاریخ اسلام“ میں بھی نقل کی ہے اور کتاب کے محقق ڈاکٹر بشار عواد معروف کہتے ہیں کہ اس روایت کی سند ”صحیح“ ہے۔<sup>(2)</sup>



1. سیر اعلام النبلاء (عربی)، 1/420

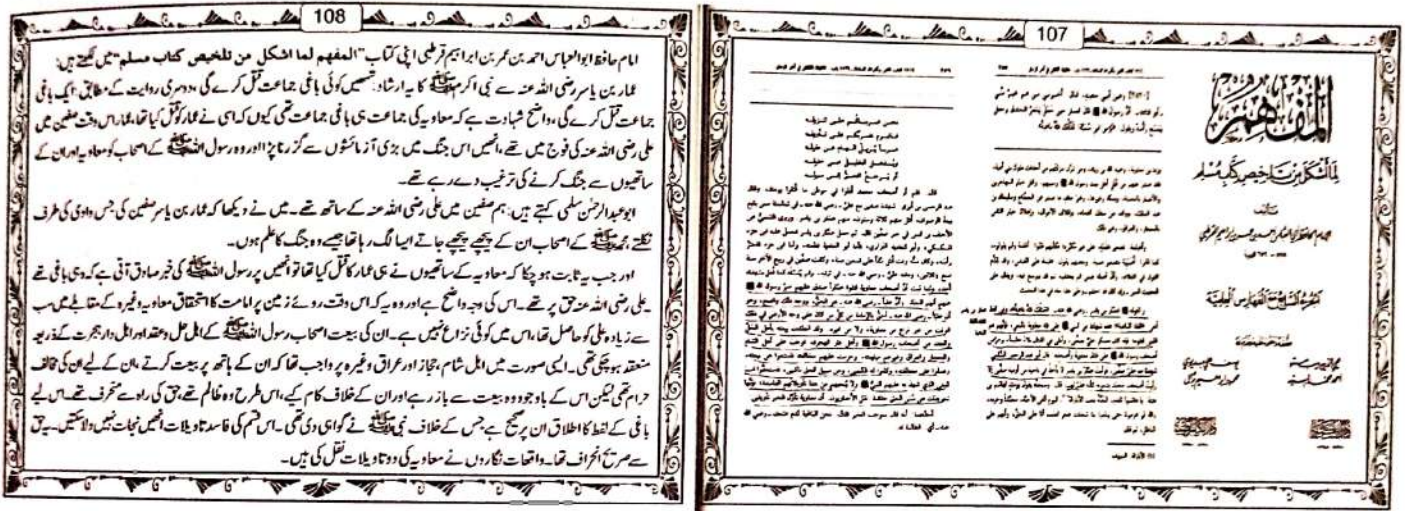
2. 'The Judgement of Ahl-Al-Sunnah of Siffin Classical Sources By Sayyid Hasnain Bukhari, 2018

جمل و صفین حدیث و تاریخ کی روشنی میں، صفحہ: 59-60



## امیر معاویہ کی تاویل پر اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

امام حافظ ابو العباس احمد بن ابراہیم قرطبی رحمۃ اللہ علیہ ”المتوفی: سن 656، اپنی کتاب ”المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم“ میں لکھتے ہیں:



”اور جب یہ ثابت ہو چکا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے ہی عمار رضی اللہ عنہ کا قتل کیا تو انہیں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں صادق آتی ہیں کہ وہی باغی تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ حق تھے۔ اس کی وجہ واضح ہے اور وہ یہ کہ اُس وقت روئے زمین پر امامت کا استحقاق معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے مقابلے میں سب سے زیادہ علی رضی اللہ عنہ کو حاصل تھا۔ اس میں کوئی نزاع نہیں ہے۔ اُن کی بیعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل حل و عقد اور اہل دار ہجرت کے ذریعہ منعقد ہو چکی تھی۔ ایسی صورت میں اہل شام، حجاز اور عراق وغیرہ پر واجب تھا کہ اُن کے ہاتھ پر بیعت کرتے۔ اُن کے لیے اُن کی مخالفت حرام تھی لیکن اس کے باوجود وہ بیعت سے باز رہے اور اُن کے خلاف کام کیے، اس طرح وہ ظالم تھے، حق کی راہ سے منحرف تھے اس لیے باغی کے لفظ کا اطلاق اُن پر صحیح ہے جس کے خلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی تھی۔ اس قسم کی فاسد تاویلات انہیں نجات نہیں دلا سکتیں۔ یہ حق سے صریح انحراف تھا۔ واقعات نگاروں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی دو تاویلات نقل کی ہیں۔





## مولانا علی رضی اللہ عنہ کا لا جواب جواب : امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد ابی بکر انصاری اندلسی یعنی امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”کتاب التذکرۃ باحوال الموتی  
وأموال الآخرة“ میں یوں نقل کرتے ہیں :

کتاب التذکرۃ باحوال الموتی وأموال الآخرة

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو الْخَطَّابِ (ابن دحية) (١٢٢٠) هـ  
وسباني (١٢٢٠) هـ قول حليفه لعمران: إن بينك وبينها باباً مغلقاً (١٢٢٠/٣٠٥) هـ  
يوشك أن يفسد.

[باب بقي زمان (١) إلا والذي بعده شر منه (٢) وظهور (٣) تفتن  
البخاري (٤) عن الزبير بن عدي قال: أتينا أس بن مالك فشكلوا إليه ما  
نلقى من الخجاج فقال (٥): «أصبروا فإنه لا يأتي عليكم زمان إلا بعده شر من  
حتى تلقوا ربكم»، سمعته من نبيكم (٦). وخبره (٧) الترمذي (٨) وقال:  
حديث صحيح.

وعن أبي هريرة عن النبي (٩) قال: يتقارب الزمان وينقص (١٠) العلم  
ويقل الشئ وتظهر الفتن ويكثر الهرج، قالوا: وما الهرج؟ قال: الفتن القتل  
خرجه (١١) مسلم (١٢).

قوله: (يتقارب الزمان) قيل: معناه قصر الأعمار وقلة البركة فيها. وقيل:  
هو دنو زمان الساعة (١٣)، وقيل: هو قصر مدة الأيام، على ما روي: أن  
الزمان يتقارب حتى تكون السنة كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كالיום واليوم

- (١) ما بين المعوقين من (ط).
- (٢) ما بين المعوقين المزوجين من (ع، ط).
- (٣) ص (١١١٢).
- (٤) من قول: سباني إلى هنا ليست في (ع، ط).
- (٥) جملة: لا يأتي زمان، ياض في الأصل، ثم توضيحه من (ع، ط).
- (٦) جملة: شر منه، ياض في الأصل، ثم توضيحه من (ع، ط).
- (٧) في (ط): وفي ظهور.
- (٨) (تقال): ساقطة من (ط).
- (٩) في جامع ٤٩٢/٤، ح ٢٢٠٦.
- (١٠) في (ط، مسلم): ويفيض، والأصل توافق مع البخاري.
- (١١) في (ط): أخرجه البخاري وسلم، وهو في البخاري ٢٢٤٥/٥، ح ٦٩٠.
- (١٢) في صحيحه ٢٠٥٧/٤، ح ١٥٧.
- (١٣) (الساعة): ساقطة من (ط).

کتاب التذکرۃ باحوال الموتی وأموال الآخرة

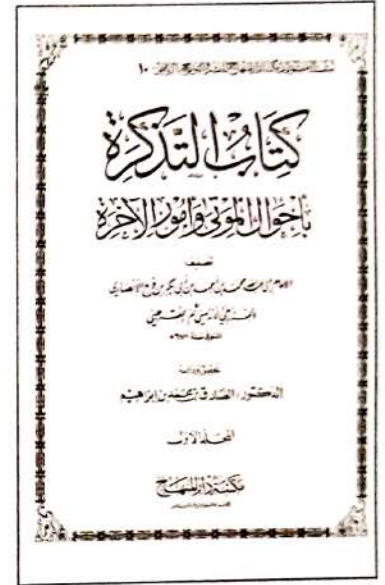
وقال فقهاء الإسلام فيما حكا، الإمام عبد القاهر في كتاب الإمامة من  
تأليفه: وأجمع فقهاء الحجاز والعراق من قريبي الحديث والرأي، منهم مالك  
والشافعي وأبو حنيفة والأوزاعي والجمهور الأعظم من المتكلمين أن علياً  
مصيب في قتاله لأهل صفين، كما قالوا بإصابته في قتال (١) أصحاب الجمل،  
وقالوا أيضاً (٢): بأن الذين قاتلوه ببناء ظالمون له، ولكن لا يجوز تكفيرهم  
بغيرهم.

وقال الإمام أبو منصور التميمي البغدادي (٣) في كتاب (٤) الفرق (٥) من  
تأليفه في بيان عقيدة أهل السنة: وأجمعوا على أن علياً كان مصيباً في قتال  
أهل الجمل، أعني طلحة والزبير وعائشة بالبصرة، وأهل صفين أعني معاوية  
وعسكرو.

وقال الإمام أبو المعالي في كتاب الإرشاد (٦): فصل: علي (عليه السلام) كان  
إماماً حقاً في توليته، ومقاتلوه بغاة، وحسن الظن بهم يقتضي أن يظن بهم قصد  
الخير وإن أخطأوه. فهو آخر فصل غتم به كتابه. وحسبك يقول سيد الأولين  
وإمام المستقين لعمار: «فتشك الفتنة الباغية»، وهو من أثبت الأحاديث كما  
تقدم (٧).

ولما لم يقدر معاوية على إنكاره لثبوته عنده قال: إنما قتله من أخرجه،  
ولو كان حديث فيه شك لرد (٨) معاوية وأنتكرو، وأكذب ناقله وزوره، وقد  
أجاب علي (عليه السلام) عن قول معاوية بأن قال: فرسول الله (عليه السلام) إنما قتل حمزة حين  
أخرجه، وهذا من علي (عليه السلام) [إلزام لا جواب عنه، وحجة لا اعتراض (٩) عليها

- (١) الباغية عمارة، مع أن نسخة (ع) تتوافق مع الاستيعاب في موضعه.
- (٢) في (ط): قتل.
- (٣) عبد القاهر بن طاهر، أبو منصور البغدادي، أحد أعلام الشافعية، حدث عنه أبو بكر  
البيهقي، مات سنة ٤٢٩ هـ، سير أعلام النبلاء ٥٧٢/١٧.
- (٤) (كتاب): ليست في (ط).
- (٥) الفرق بين الفرق للبغدادي ص (٣٢٢).
- (٦) ص (٣٦٥ - ٣٦٦).
- (٧) ص (١٠٨٨).
- (٨) في (ط): فرد به.
- (٩) ما بين المعوقين من (ط).



امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد ابی بکر انصاری اندلسی قرطبی اپنی کتاب ”کتاب التذکرۃ باحوال الموتی وأموال  
الآخرة“ میں لکھتے ہیں :  
جب ہمارے کل سے متعلق حدیث کے ثبوت کا انکار معاویہ کیس کر سکتے تو یہ کہہ دیا کہ ان کو کل اس نے کیا ہے جو انھیں میدان جنگ میں  
لا گیا تھا۔ اگر اس حدیث میں (ابھی) شک ہوتا تو معاویہ اس کی تردید کر دیتے اور اس کا انکار کر دیتے، اس کے ناظرین کو جھوٹا بنا دیتا اور ان کی  
تائید کر دیتے۔ علی رضی اللہ عنہ نے ان کی اس تاویل کا جواب یہ دیا تھا کہ جب تو نمونہ ہاتھ نمونہ کے قاتل خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرار پائیں  
کے کیوں کتاب لکھتے ہی انھیں میدان جنگ میں لائے تھے۔  
مٹی کے اس الزامی جواب کا کوئی جواب معاویہ کے پاس نہیں تھا اور جو دلیل انھوں نے خوش کی تھی اس پر وہ کوئی اعتراض بھی نہیں  
کر سکتے۔ یہ بات امام حافظ ابو الخطاب ابن دمیہ لکھی ہے۔



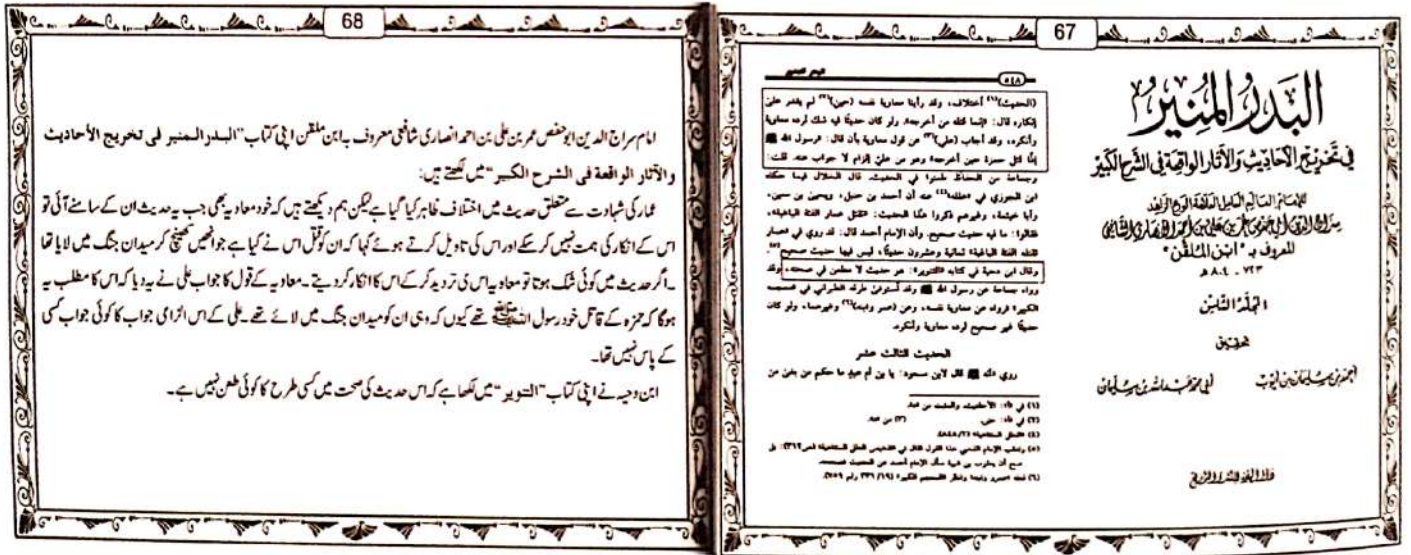


جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قتل سے متعلق حدیث کے ثبوت کا انکار امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نہیں کر سکے تو یہ کہہ دیا کہ اُن کو قتل اس نے کیا ہے جو انھیں میدان جنگ میں لایا تھا۔ اگر اس حدیث میں ذرا بھی شک ہوتا تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس کی تردید کر دیتے اور اس کا انکار کر دیتے، اس کے ناقلین کو جھوٹا بنا دیتے اور اُن کی تکذیب کر دیتے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اُن کی اس تاویل کا جواب یہ دیا تھا کہ تب تو نعوذ باللہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرار پائیں گے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی انھیں میدان جنگ میں لائے تھے۔“

مولا علی رضی اللہ عنہ کے اس الزامی جواب کا کوئی جواب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس نہیں تھا اور جو دلیل انہوں نے پیش کی تھی اُس پر وہ کوئی اعتراض (Criticism) بھی نہیں کر سکے۔ یہ بات امام حافظ ابو الخطاب بن دحیہ نے کی ہے۔<sup>(1)</sup>

## محدث ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام سراج الدین، ابو حفص عمر بن علی بن احمد انصاری شافعی معروف بہ ابن ملقن متوفی: 804 ہجری سن اپنی مشہور کتاب ”البدیع المنیر“ میں لکھتے ہیں:



1. کتاب التذکرۃ باحوال الموتی وأُمور الآخرۃ (عربی)، صفحہ: 1090-1089،

The Judgement of Ahl-Al-Sunnah of Siffin Classical Sources By Sayyid Hasnain Bukhari, 2018

جمل وصفین حدیث و تاریخ کی روشنی میں، صفحہ: 66



## ترجمہ

”عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت سے متعلق حدیث میں اختلاف ظاہر کیا گیا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ خود معاویہ رضی اللہ عنہ بھی جب یہ حدیث اُن کے سامنے آئی تو اُس کے انکار کی ہمت نہیں کر سکے اور اُس کی تاویل کرتے ہوئے کہا کہ اُن کو (عمار رضی اللہ عنہ کو) قتل اُس نے کیا ہے جو انہیں کھینچ کر میدانِ جنگ میں لایا تھا۔ اگر حدیث میں کوئی شک ہو تو معاویہ رضی اللہ عنہ اُس کی تردید کر کے اُس کا انکار کر دیتے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کو قول کا جواب امام مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیا کہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے کیوں کہ وہ ہی اُن کو میدانِ جنگ میں لائے تھے۔“

مولا علی رضی اللہ عنہ کے اس الزامی جواب کا کوئی جواب کسی کے پاس نہیں تھا۔

ابن دحیہ نے اپنی کتاب ”التنویر“ میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی صحت میں کسی طرح کا کوئی طعن نہیں ہے۔

## عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل جہنمی ہے : صحیح حدیث

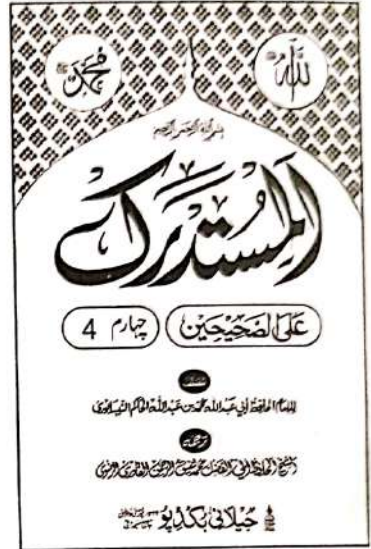
امام حاکم رحمہ اللہ نے ”مستدرک“ میں حدیث نقل کی ہے۔

المستدرک (جزء اول) جلد چہارم ۷۲۵ کتاب تغیر القلوب

5661۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا الْمُغْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلَيْنِ أَتَا عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ يَخْتَصِمَانِ فِي دَمِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَسَلَّيْهِ، فَقَالَ عَمْرُو: خَلَيْتَا عَنْهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ أُولَئِكَ قُرَيْشٌ يَعْتَارِ، إِنَّ قَاتِلَ عَمَّارٍ وَمَاتِلُهُ فِي النَّارِ وَتَقَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهُوَ رِيقَةُ سَامُونٍ، عَنْ مُغْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ فَإِنَّ تَحَايَ مُحْفُوظًا فَإِنَّهُ صَوَّبَ غُفَى خُرُوجِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَأَمَّا رَوَاهُ النَّاسُ، عَنْ مُغْتَمِرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ

✳️ عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں: دو آدمی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے خون کے بارے میں اور ان کے ساز و سامان کے حصول کے لئے آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ موضوع چھوڑ دو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے کہ ”اے اللہ اقریش عمار کے خون کے بہت شوقین ہیں۔ بے شک عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل اور ان کا ساز و سامان لینے والا دوزخی ہے۔

✳️ اس حدیث کو معتمر بن سلیمان سے روایت کرنے میں عبدالرحمن بن مبارک منفرد ہیں۔ اگر وہ محفوظ ہے تو یہ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔ کچھ محدثین نے یہی حدیث معتمر کے واسطے سے، لیس سے، اور ان کے واسطے سے مجاہد سے روایت کی ہے۔



ترجمہ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو آدمی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے خون کے بارے میں اور ان کے ساز و سامان کے حصول کے لیے آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ موضوع چھوڑ دو کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے کہ ”اے اللہ! قریش عمار رضی اللہ عنہ کے خون کے بہت شوقین ہیں، بیشک عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل اور ان کا ساز و سامان لینے والا دوزخی ہے۔

اس حدیث کو معتمر بن سلیمان سے روایت کرنے میں عبدالرحمن بن مبارک منفرد ہیں۔ اگر وہ محفوظ ہے تو یہ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔ کچھ محدثین نے یہی حدیث معتمر کے واسطے سے، لیس سے، اور ان کے واسطے سے مجاہد سے روایت کی ہے۔<sup>(۱)</sup>

1. مستدرک للحاکم، 4/725، رقم: 5661، انٹرنیشنل نمبر: 5661



### ۲۰۰۸ - (قَاتِلُ عَمَّارٍ وَسَالِبَةُ فِي النَّارِ).

رواہ ابو محمد المخلدی فی «ثلاثة مجالس من الأمالي» (۷۵ / ۱ - ۲) عن لیث عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو مرفوعاً.

قلت: وهذا إسناده ضعيف، لیث - وهو ابن أبي سليم - كان اختلط.

لكن لم ينفرد به، فقال عبد الرحمن بن المبارك: ثنا المعتمر بن سليمان عن أبيه عن مجاهد به.

أخرجه الحاكم (۳ / ۳۸۷)، وقال:

«نفرد به عبد الرحمن بن المبارك، وهو ثقة مأمون، فإن كان محفوظاً فإنه صحيح على شرط الشيخين».

قلت: له طريق أخرى، فقال الإمام أحمد (۴ / ۱۹۸)، وابن سعد في «الطبقات» (۳ / ۲۶۰ - ۲۶۱) والسياق له: أخبرنا عفان بن مسلم قال: أخبرنا حماد بن سلمة قال:

۱۸

### سلسلة الاحاديث الصحيحة

وشرح من فتنها وفوائدها

محمد ناصر الدين الألباني

مكتبة المعارف للشيخ والتزيين  
بمطبعة سعد بن عبد الرحمن الرشيد  
الرياض

والظن بالصحابة في تلك الحروب أنهم كانوا فيها متأولين، وللمجتهد المخطئ أجر، وإذا ثبت هذا في حق آحاد الناس؛ فثبوته للصحابة بالطريق الأولى.

وأقول: هذا حق، لكن تطبيقه على كل فرد من أفرادهم مشكل، لأنه يلزم تناقض القاعدة المذكورة بمثل حديث الترجمة، إذ لا يمكن القول بأن أبا غادية القاتل لعمار ماجور لأنه قتله مجتهداً، ورسول الله ﷺ يقول: «قاتل عمار في النار»! فالصواب أن يقال: إن القاعدة صحيحة إلا ما دل الدليل القاطع على خلافها، فيستثنى ذلك منها، كما هو الشأن هنا، وهذا خير من ضرب الحديث الصحيح بها. والله أعلم.

ومن غرائب أبي الغادية هذا ما رواه عبد الله بن أحمد في «زوائد المسند» (۴ / ۷۶) عن ابن عون عن كلثوم بن جبر قال:

«كنا بواسط القصب عند عبد الأعلى بن عبد الله بن عامر، قال: فإذا عنده رجل يقال له: أبو الغادية، استسقى ماءً، فأتى بإناء مفضض، فأبى أن يشرب، وذكر النبي ﷺ، فذكر هذا الحديث: لا ترجعوا بعدي كفاراً أو ضلالاً - شك ابن أبي عدي - يضرب

۱۹

مشہور محدث شیخ ناصر الدین الألبانی نے اس حدیث کو ”سلسلۃ الاحادیث صحیحہ“ میں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے اور احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”مسند“ میں (4/123)، امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے ”الحلیۃ“ میں (9/309-310)، امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ”تاریخ“ میں (8/8/2) وغیرہ نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔<sup>(۱)</sup>

## صحیح مسلم کی ایک حدیث:

جو لوگ میرے اصحاب کی طرف منسوب ہیں اُن میں بارہ منافق ہیں

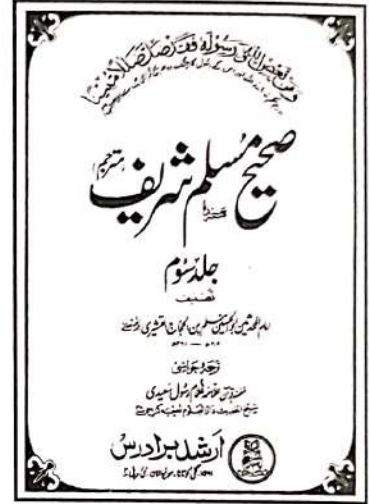
۵۰۔ کتاب صفات المنافقین واحکامہم

۵۵۹

صحیح مسلم (سوم)

قیس نے کہا: میں نے حضرت عمار سے پوچھا یہ بتائیں کہ آپ نے حضرت علی کے معرکہ میں جو کاروائی کی (یعنی ان کا ساتھ دیا) آیا یہ آپ کا اپنا اجتہاد تھا یا آپ سے رسول اللہ ﷺ نے اس کا عہد لیا تھا؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کوئی ایسا عہد نہیں لیا جس کا آپ نے تمام لوگوں سے عہد نہ لیا ہو لیکن حضرت حذیفہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو لوگ میرے اصحاب کی طرف منسوب ہیں ان میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں داخل نہیں ہوں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ہڈے کے میں داخل ہو جائے اور ان میں سے آٹھ کو دُبیلا کافی ہو گا اور کہتے ہیں: اور چار کے متعلق مجھے یاد نہیں رہا کہ راوی نے یہ کیا تھا۔ (دُبیلا سے مراد ایک قسم کا پھوڑا ہے)۔

۶۹۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي تَطْرَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ يَتِمُّ صَبِيغَتُكَ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَرَأَيْتَ رَأَيْتُمُوهُ أَوْ حَسِبْتُمْ عَهْدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهْدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَشِينَا نَهْ يَعْقِدُهُ إِلَى النَّاسِ كَأَنَّهُ وَلَيْكُنْ حَذِيفَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَصْحَابِي إِنَّا عَشَرٌ مُتَّفِقًا بَيْنَهُمْ فَصَلَاةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ لِحْيَاتِهِمْ نَفْثُهُمْ يُكْفِيهِمْ الدُّبَيْلَةَ وَأَزْبَعَهُ لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ. مسلم تحت الاشراف (۲۳۷۲)



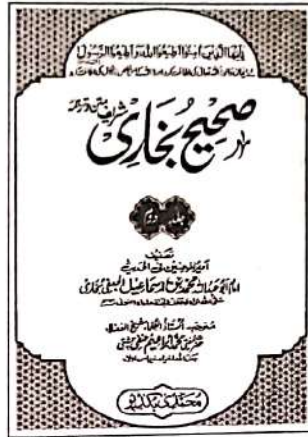
قیس نے کہا: ”میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”یہ بتائیے کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معرکہ میں جو کاروائی کی (یعنی اُن کا ساتھ دیا) آیا یہ آپ کا اپنا اجتہاد تھا، یا آپ سے رسول اللہ ﷺ نے اِس کا عہد لیا تھا؟“ انہوں نے کہا: ”رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ایسا عہد نہیں لیا جس کا آپ ﷺ نے تمام لوگوں سے عہد نہ لیا ہو، لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو لوگ میرے اصحاب کی طرف منسوب ہیں اُن میں بارہ منافق ہیں، اُن میں سے آٹھ جنت میں داخل نہیں ہوں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے نوک میں داخل ہو جائے اور اُن میں سے آٹھ کو دُبیلا (ایک قسم کا پھوڑا) کافی ہو گا۔ راوی کہتے ہیں: اور چار کے متعلق مجھے یاد نہیں رہا کہ راوی نے کیا کہا تھا۔ (دُبیلا سے مراد ایک قسم کا پھوڑا ہے)۔“ (۱)



## قیامت میں کچھ صحابہ کو بائیں جانب لے جایا جائے گا:

### صحیح بخاری کی ایک حدیث

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی ”صحیح“ میں حدیث نقل کرتے ہیں:



کتاب الانبیاء	۳۳۸	بخاری شریف - (جزء دوم)
<p>(669) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں برہنہ اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی۔ جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور پورا کرنا ہے۔ پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اور میرے اصحاب میں سے وہی جانب اور بائیں جانب لے جایا جائے گا۔ میں کہوں گا یہ میرے اصحاب ہیں تو کہا جائے گا یہ آپ کے جدا ہوتے ہی اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے تھے یعنی مرتد ہو گئے تھے۔ میں کہوں گا جیسا کہ نیک بندے حضرت عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا۔</p>	<p>۶۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْشَرُونَ خُفَاةَ عَرَاةٍ عُرُلًا ثُمَّ قَرَأَ (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ وَغَدَا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ) فَأَقُولُ مَنْ يُكْنَسُ إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالِهِ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتِ الْيَمِينِ وَذَاتِ الْقِسَمِ قَالُوا أَصْحَابِي قِيلَ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا</p>	
کتاب الانبیاء	۳۳۹	بخاری شریف - (جزء دوم)
<p>اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے۔ اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔ (سورۃ ائدہ آیت 117، 118) محمد بن یوسف نے کہا کہ ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے قبیسہ (ابن عقبہ) سے ذکر کیا انہوں نے کہا یہ وہ مرتد لوگ ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مرتد ہو گئے تھے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے جگہ کی۔</p>	<p>قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُعْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَقَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تَعَلَّيْتَهُمْ لَمَّا نُهُمْ عِبَادَكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقَسْرَبَرِيُّ ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قَبِيصَةَ قَالَ هُمْ الْمُرْتَدُونَ الَّذِينَ ارْتَدَوْا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ</p>	



حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن تم ننگے پاؤں، برہنہ تن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔ پھر آپ نے یہ آیت مقدسہ تلاوت فرمائی، ”جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ، ہم کو اس کو ضرور پورا کرنا ہے۔“ پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میرے اصحاب میں سے دائیں (جنت کی) جانب اور بائیں (جہنم کی) جانب لے جایا جائے گا۔ میں کہوں گا، ”یہ میرے اصحاب ہیں“، تو کہا جائے گا، ”یہ آپ کے جدا ہوتے ہی اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے تھے یعنی مرتد ہو گئے تھے۔“ میں کہوں گا، ”جیسا کہ نیک بندے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے کہا تھا اور میں اُن پر مطلع تھا جب تک میں اُن میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھایا تو تو ہی اُن پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے۔ اگر تو اُنھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو اُنہیں بخش دے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔“ (سورہ مائدہ : آیت 117-118)، محمد بن یوسف نے کہا کہ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے قبیسہ (ابن عقبہ) سے ذکر کیا، اُنھوں نے کہا، ”یہ وہ مرتد لوگ ہیں جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں مرتد ہو گئے تھے، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن سے جنگ کی۔“ (1)

ان احادیثِ صحیحہ سے واضح ہو گیا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کا جنگِ جمل، جنگِ صفین اور جنگِ نہروان یہ تمام جنگیں کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق قرآن کی تاویل پر جنگ کرنا تھا۔ یعنی مولا علی رضی اللہ عنہ کا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنا بالکل درست و حق پر مبنی تھا۔

جب مولا علی رضی اللہ عنہ کی حقانیت بزبانِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہو گئی تو اب دوسرا سوال یہ اٹھتا ہے کہ پھر امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کیوں کی؟





## باب - 6

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باغی تھے:  
اہل سنت کا اجماع





صحیح حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اگلے باب میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو قتل کرنے والا گروہ یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا گروہ باغی تھا مگر اہل سنت کے کچھ علماء جیسے کہ دورِ حاضر میں مولانا سید ہاشمی میاں اشرفی کچھوچھوی (بریلوی) اور مولانا مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے اپنی-اپنی کتاب میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس صحیح حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرب سے بچانے کے لیے یعنی اُن کے ”باغی“ ہونے کے دفاع میں تاریخی روایت پیش کر کے اُن سے اپنے مطلب کے مطابق تاویل کرتے ہوئے اُن کے منہ میں اپنا نوالا ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اور افسوس کہ آج کے ان علماء نے اہل سنت کے چاروں مسلک کے ائمہ، فقہاء اور محدثین کے اقوال کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں کی یا شاید اس پر ان کا مطالعہ ہی نہ رہا ہو جو کہ تعجب کی بات ہے۔

میں یہاں اس باب میں اہل سنت کے چاروں مسلک حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کے ائمہ، فقہاء، مفسرین اور محدثین کے اقوال بحوالہ Scan pages پیش کر کے یہ واضح کروں گا کہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ ”امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور اُن کا گروہ باغی تھے۔“



امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور  
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باغی ہیں :

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”مناقب الشافعی“ میں لکھتے ہیں :

« يحيى بن معين » ينسب « الثألى » إلى الشيخ ، فقال له أحد : تقول هذا لإمام من أئمة المسلمين ؟

قتال بھی : ان نظرت فی « کتابہ (۱) فی قتال اہل البیہ » نیز بخدا اح  
من اولہ الی آخرہ بعلی بن ابی طالب .

قتل أحد بن حنبل، فجاءت أخت ابن كنان تبحث الناس في شوارع المدينة،  
وأول من أبغى من هذه الأمة بقتال أهل البيت علي بن أبي طالب؛ وهو علي  
بن (\*) قتاله وأحكامهم. ليس عن النبي، صلى الله عليه وسلم، ولا عن  
الحلقات بخبره - فيه سنة، وفن كان يفتن في تجلج بعينه من ذلك (\*) .

جليل النبي، صلى الله عليه وسلم، الثقلان جميعاً من أمته، وجعل الله  
عجلها أو لاحقاً بالحق، فلو لمّا عل.

ودوننا من ابي بكره عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سماها مسلمين  
في قصة الحسن بن علي (1) رضي الله عنهم.

وروينا عن<sup>(١)</sup> علي أنه سئل عن أهل الجبل؟ قال : إخواننا همّوا علينا  
فأنا لهم ، وقد فادوا وقد قبلنا منهم .

وكان عبد الله بن عمر إذا ذكر أهل صفين قال : قوم أصابهم فتنة ،  
 يفتن الله لنا ولهم .

فَقُولِ مَا قَال سَلَمَةُ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ، فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ  
مِنْدَ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ . وَنَسَكَتَ عَمَّا [ سَكَتُوا عَنْهُ ] عِنْدَ الْإِسْتِغْنَاءِ بِهِ عَنْهُ .  
رَبَّانِيهِ التَّوْفِيقُ .

وما (۳) حکى من أبى داود المجتبى أن «أحمد بن حنبل» أخذ أن

(١١) يقول آل مازواه في كتاب الاعتقاد ١٩٨ : يستند عن أبي حمزة عن سليمان بن إسرائيل عن أبي موسى قال : سمعت الحسن قال : سمعت أبا بكر يقول : رأيت رسول الله ﷺ صلى الله عليه وسلم على النبي ، والحسن بن علي معه آل جديده وحواريه على الأثر لفرقة والده مرة ، ويقول : لأن أبي خلفا سيده ، ولعل الله يصلح به بين اثنين من المؤمنين ، قال سليمان : فلهذا : = اثنين من المؤمنين = يتبينان جفا ، وعنده عليه البيهقي يقول : = ولأننا أجمعهم ، لأن النبي صلى الله عليه وسلم = سعادتين سادتي

(۲) لایحه و ضمیمه آن

(۴) لایحه و ضمیمه

(۱) فی ۱: ۱۰ فی کتاب ۱۰۰ . (۲) فی ۱: ۱۰ فی ۱۰۰ .

(۳) مناب الناصر القرطبي ۵۶ .

Furthermore, as mentioned earlier about Jensen at SHED, at Rayfield in one instance at SHED1 and at Red in his standards at SHED 1 where the time of his job is reported as usual at SHED 1 in which he worked from 6:00 to 6:00 pm because he considered his duties as his job as a whole/total. This was quoted from at Rayfield.

AND David reports from Edward that he would not follow him to the United States if he did so. He then stated that he was saying this about the person of Edward, not the country. David said the chapter of his report on this book and on his coming to work and the other part of the report was correct. He stated further, I am grateful to you, after your account of Smith's party to his relatives against the Adams/Edwards matter that the rule of the first part of the report was maintained by the report. And if the good Adams Smith and have about the area of the report and against the report, it is further reported from David that he can be seen from the report of the Adams/Edwards matter. After having this report, his book is becoming a friend.

[*Journal of Sport & Health*, Vol. 1, No. 4, 411

مَنَامُ الشَّافِعِيِّ

طَبِيبُكُمْ

$$1 \cdot A = A$$

عن أبي حمزة

86

عام دستی لڑی کتاب "مناقب الشافعی" میں لکھتے ہیں:

۱۰۰۰ روپے جتنی سے یہ حکایت بیان کی جاتی ہے کہ کام ہو، بن مضیل کہ اطلاع دہائی کی کہ مٹی بن میں تمام شام لکھی کہ تصنیف کی طرف منسوب کرتے  
کام ہو نہ سے کہ چھوڑا کیسے کہ آپ سہ سہائی کے ایک بڑے کام کے مسئلے میں کہہ رہے ہیں؟

اسلام لگنے کے جواب دہا میں نے امام شافعی کی کتاب میں ہانیوں سے نقل والا باب پڑھا ہے راسوں نے اس باب میں از اول تا آخر علی بن ابی طالب کے طریقے سے استدلال کیا ہے۔

وہ کہتا ہے کہ میں نے فرمایا آپ کا حق یہ تھا کہ وہ لوگوں سے قتال کرنے کے سلسلے میں ہم شامی پھر کسی کے طرز عمل سے استفادہ

[illegible]

کراچی کے سائنس دانوں نے تمام اہم کاموں کو مکمل جواب میں کر لیا۔ لیکن بڑے شرمندہ ہوئے۔



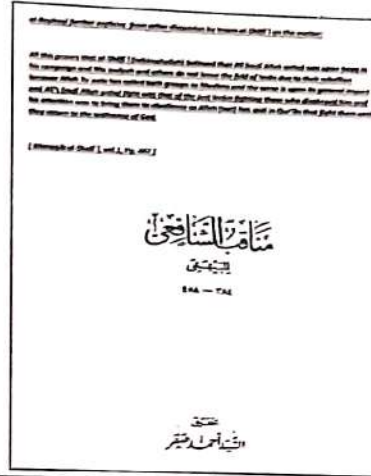
ابوداؤد سجستانی سے یہ حکایت بیان کی جاتی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو اطلاع دی گئی کہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو تشیع (شیعہ) کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اُن سے پوچھا: کیا ایسی بات آپ مسلمانوں کے ایک بڑے امام کے سلسلے میں کہہ رہے ہیں؟“ امام یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: ”میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں باغیوں سے قتال والا باب پڑھا ہے، اُنہوں نے اُس باب میں از اوّل تا آخر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے طریقے سے استدلال کیا ہے۔

یہ سن کر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”آپ پر سخت تعجب ہے، باغیوں سے قتال کرنے کے مسئلے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پھر کس کے طرزِ عمل سے استدلال کرتے؟ باغیوں سے قتال کرنے کی آزمائش میں سب سے پہلے اِس اُمت میں علی رضی اللہ عنہ ہی ڈالے گئے۔ علی رضی اللہ عنہ ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے باغیوں سے قتال کرنے کے احکام و مسائل کا تعین کیا۔ اِس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ خلفاء کی کوئی سنت موجود تھی۔ ایسی صورت میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کس کو اپنے سامنے اسوہ (Model) بناتے؟ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مفضل جواب سُن کر امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ بڑے شرمندہ ہوئے۔<sup>(1)</sup>

1. مناقب الشافعی (عربی)، صفحہ: 450-451، The Judgement of Ahl Al-Sunnah on Siffin From Classical Sunni، Sources By Sayyid Hasnain Bukhari (English), 2018، جمل و صفین: حدیث و تاریخ کی روشنی میں (اُردو): صفحہ: 86



## امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”مناقب الشافعی“ میں لکھتے ہیں:



<p>— ۴۱۶ —</p> <p>سمعت الشافعی يقول: سئل عمر بن عبد العزيز عن أهل حمير؟ فقال: تلك دماء طهر الله منها بني ملا أحييت أن أحبيب لاني بها.</p> <p>قلت: وهما رأي حسن جبل من عمر بن عبد العزيز، رضي الله عنه، في هكروت عاصيه إذا لم يصب إلى القول به.</p> <p>فأما إذا انتاح إلى سؤ السيرة في حال هذه القامة، علاه له من مناسه على من أبي طالب في سيرته وقادهم.</p> <p>ثم ولاده من أن ستركو - بحث في قائلهم. وإذا كان هو بحث في قائلهم كل منس في قتاله وأخرواح مله، غير أنه لم يخرج منه من الإسلام. كما كتب من قاضي، رعد الله مله، في مناسه مله في سيرته في قائلهم. ونسب القائلين بحسنه.</p> <p>وفي قال على وسأوة وخرج مله من فيها، وم أهل همدان - ورد الحديث الصحيح من أن سعد الحفري أن النبي، صل الله عليه وسلم، قال:</p> <p>« تكون أمق فرحين فخرج من فيها حارحة مله على قائلهم أولاهم بالحق ».</p> <p>وفي رواية أخرى: « قائلهم أول القائلين بالحق ».</p> <p>(۱) سمعت أن سعد وسعد ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲</p>
---

”یہ تمام تصنیفات اس بات کی واضح دلیل ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق عقیدہ یہ تھا کہ وہ اپنے خلاف خروج کرنے والوں سے جنگ کرنے کے معاملے میں حق پر تھے۔ البتہ معاویہ رضی اللہ عنہ اور وہ لوگ جنہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کی وہ بغاوت کی وجہ سے خارج از ایمان نہیں ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ایسی دونوں جماعتوں کو مومن ہی کہا ہے۔ آیت کا حکم عام ہے۔ اُن بغاوت کرنے والوں سے علی کی جنگ ایک ایسے امامِ عادل کی جنگ تھی جو اُن مومنوں کے خلاف جنگ کر رہا تھا جو اُس کی اطاعت سے باہر نکل گئے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی جنگ میں امامِ عادل کا کردار ادا کیا اور اس سے اُن کا مقصد باغیوں کو اطاعت کے دائرے میں واپس لانا تھا۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿فقاتلوا التي تبغى حتى تفيء الى امر الله﴾۔

پھر اس کے لیے یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اُن سے قتال کرنے کے معاملے میں حق پر تھے اور جب وہ حق پر تھے اُس سے خود یہ لازم آتا ہے کہ اُن کے مخالفین اُن سے جنگ کرنے اور اُن کے خلاف خروج کرنے کے معاملے میں خطا کار تھے لیکن اپنی اس بغاوت کی وجہ سے وہ اسلام سے خارج نہیں ہوئے جیسا کہ ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے باغیوں سے قتال کے باب میں علی رضی اللہ عنہ کی سیرت کی پیروی کی اور دونوں جماعتوں کو مسلمان ہی کہا ہے۔<sup>(1)</sup>

1. مناقب الشافعی (عربی)، صفحہ: 447-449، The Judgement of Ahl Al-Sunnah on Siffin From Classical Sunni، جمل و صفین: حدیث و تاریخ کی روشنی میں (اردو)، صفحہ: 88، Sources By Sayyid Hasnain Bukhari (English), 2018



امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

”جس نے علی رضی اللہ عنہ سے اُن کی خلافت کے زمانے میں جنگ کی وہ ’باغی‘ ہے۔“

الاختلاف

٥٣١

قال الأصم : وحدثنا إبراهيم بن مرزوق ، ثنا أبو داود ، ثنا شعبة ، عن خالد الحذاء ، عن الحسن بن أبي الحسن ، عن أمه ، عن أم سلمة أن رسول الله ﷺ قال لعاصم : تفكك اللغة الباقية .

الخبرنا أبو عبد الله الحافظ ، قال : سمعت أبا بكر محمد بن جعفر الزمعي ، وأبا الطيب محمد بن أحمد الكرابسي ، وأبا أحمد بن أبي الحسن الدارمي يقولون : سمعنا أبا بكر محمد بن إسحاق يقول وهو ابن نزعية . رحمه الله . :  
خير الناس بعد رسول الله ﷺ وأولاهم بالخلافة أبو بكر الصديق ، ثم عمر الفاروق ، ثم عثمان ذو النورين ، ثم علي بن أبي طالب . رحمه الله ورضوانه عليهم أجمعين .

قال : وكل من نازع أسير المؤمنين علي بن أبي طالب في إمارته فهو باغ . علي هذا عهدنا فيه قال ابن إدريس . يعني الشافعي . رحمه الله .

قال الشيخ : ثم لم يخرج من خرج عليه بينه عن الإسلام ، فقد كان رسول الله ﷺ قال : « لا تقوم الساعة حتى تقتل فئتان عظيمتان تكون بينهما مقلعة عظيمة ودودها واحدة » .

أخبرنا أبو طاهر الفقيه ، أنا أبو بكر الطنطا ، ثنا أحمد بن يوسف السلمي ، ثنا عبد الرزاق ، أنا حمزة ، عن حماد بن منبه قال : هذا ما حدثنا أبو هريرة قال : قال رسول الله ﷺ مذكروا .<sup>(١)</sup>

• وقد اوردته الكوفي في نظم الثمان ( ص ١٦٦ ) من طريق واحد وثلاثين صحابياً ، ثم قال : ومن صرح بتواتره البيهقي في حشاه الكبر .

وقال الحافظ أبو حنبل : « تخرج أحداث الرافعي » قال ابن عبد البر : تارتبت الأخبار بذلك . وهو من أصح الحديث .

وقال ابن دحية : لا مطمئن في صحته ، ولو كان غير صحيح لرد معاوية وأبكر ، انتهى المراد منه .

(١) حديث صحيح .  
وأخرجه البخاري ( ٣٦٠٨ ، ٣٦٠٩ ، ٦٦٣٥ ، ٧١٢١ ) . ومسلم ( ٤ / ٢٢١٤ ) . وأحمد =

*Whoever fought Amir al Mu'minin Ali ibn Abi Talib during his Caliphate was a rebel and our teachers committed us to his position and it is the position of Ibn Idri's Al-Hafid*

[al-Miqd, Pg. 531]

[illegible]

امام بیہقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”الاعتقاد“ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے: ”جس نے بھی امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُن کی خلافت کے زمانے میں جنگ کی تھی، وہ ”باغی“ تھا، ہمیں یہ بات ہمارے استاد نے بتائی اور وہ امام ابن ادریس یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔“ (۱)

1. الاعتقاد (عربي)، صفحہ: 531، بحوالہ: The Judgement of Ahl Al-Sunnah on Siffin From Classical Sunni

Sources, Author : Sayyid Hasnain Bukhari, p. 121-122

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



مؤلف: المناف لکھنؤ دہلی

● 人生訓

هو المافى الموفق

(४) ६

حجة • هو به قال حدثني ابن سعيد بن أبي محمد بن شعاع النبا حسن بن زياد قال سمعت أبا حنيفة يقول لأشك  
 ابن أبي المزدحمين أبيه قال قال مالك والزيبريدان بأبيه وحالفاه • هو به قال حدثني أحمد بن أبي حنيفة  
 ابن يوسف أبو طاهر بن أبي أحمد سمعت الحسن بن عبد الله بن الربيع قال رأيت أبا حنيفة ذكر محمد بن عبد الله  
 ابن حسن بن عبد الله أصيب وعنه تدعيان • هو به قال حدثني أحمد بن أبي حنيفة بن اسمعيل الراشد بن  
 أبي محمد بن عبد الله الحسين بن سلة الأرواحي قال جاءت امرأة قال أبا حنيفة أياهم إبراهيم فقلت ان أبا  
 يزيد هذا الرجل والائمة قال لا تبعه وقال حاد بن أعين كان أبو حنيفة يحض الناس على إبراهيم وإسم  
 بن عيسى • هو به قال عبد الله بن زياد بن أبي محمد بن عبد الرحمن اسمعيل بن إبراهيم عن جعفر  
 الأحراسات أبا حنيفة عن ستة فاجاب فيها فقلت لا يزال هذا المصير يترامى عليك الله  
 فقال • خلت الديار فندت غير سود • ومن الشقاء تردى بالسود

عنه قال حدثنا القاسم بن جعفر عن ابي ابراهيم عن سليمان بن صفا عن يحمى ابى يعقوب بن شعيب عن  
ابى حنيفة عن حماد قال قال ابراهيم علي صاحب السلام عمان - عذوه قال حدثني احمد بن محمد السمرقي عن  
احمد بن محمد بن احمد بن ابراهيم بن اسحق الشافعي عن روح بن خالد قال ابو حنيفة ومثله عن يونس بن مولى  
عليه السلام وهو عليه السلام في قتال اهل الذمة ع

ما خذت من ماء جهنم ونشرت عليه ثم استأذنت لفرج الكوفة لئلا يشبهوا الظفر في ماء جهنم ولا يتبع  
 لهم ولا يروى على سائر الأعمش لأنه أقدمهم في المدينة وكان من سائل في الحديث "كذلك كانت حيا  
 لها العين فلم يجر أحد منكم في حلقه الأعمش فذكر ذلك له فقال أبو ذؤيب بن شريك "أما فقال  
 ذلك يقول أهل البصرة عن من أهل الكوفة كانوا ركب البيت الحرام سنة المذكورة وما خرجت البصرة  
 لها صا ومعاذوا فقالوا لم يكن الكوفة الأرجل ليس من أهلها لأن من عربها ولكن من مواليها لم من الموالي  
 ومنه الحسن والابن سيرين ولفظة لا مسمى ولا لشي ولا غيرهم وشعب علي فشبها يداي حتى حلفت أن  
 يسرني بعد ثم قال لبعض من حضره أذهب به إلى مجلس النعمان فوافقه لو رأى اصرا صعبا عليه وإنه لم  
 يوافق لأمرهم حر أو حل في قلبي من الرب ما أفعه تعالى به عالم فقام الرجل واتبعه إلى خارج من مسجد  
 قال النعمان يكون في ذلك ثم سئل ما قاله ثم قال قال أعلم ولا شغل لا يمكن لي المصير إليه ثم روي أن  
 ما أقره بعد قبلة حتى انتهت من حرام في آخر التماس وقد دخل وقت العصر فأنكروا قد فرغ من روجه  
 حسن "أب وخلفه سلام أشبه الناس به فقد ناسم ثم صعد الميذبة فأنه إذا ناسم سمعت فيه أنه لا يام  
 روي في ركنين شرفتين فحين أشبهه بسلامة الحسن وابن سيرين فاجتمع نفر من أصحابه ونهوا فذهبوا  
 بهم أشبه الناس بصورة أهل البصرة فلما سلم استند إلى الغراب ونقل روجه إلى الناس فقام ثم سأل كل واحد

(2.1)

Imam Abū Ḥanīfah was asked about the battle of Jamal, He replied: Alī was upon justice and it is Alī who taught Muslims the Sunnah of how to derive rulings for battles with Muslim rebels.

[ Manāqib Abī Hanīfah, Vol. 2, Pg. 84 ]



ایک اور جگہ جب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو جنگِ جمل کے بارے میں سوال کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا: ”علی رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں عدل و انصاف سے کام لیا اور انہوں نے مسلمانوں کو بتایا کہ مسلمان باغیوں سے قتال کے سلسلے میں سنت کیا ہے۔“ (۱)

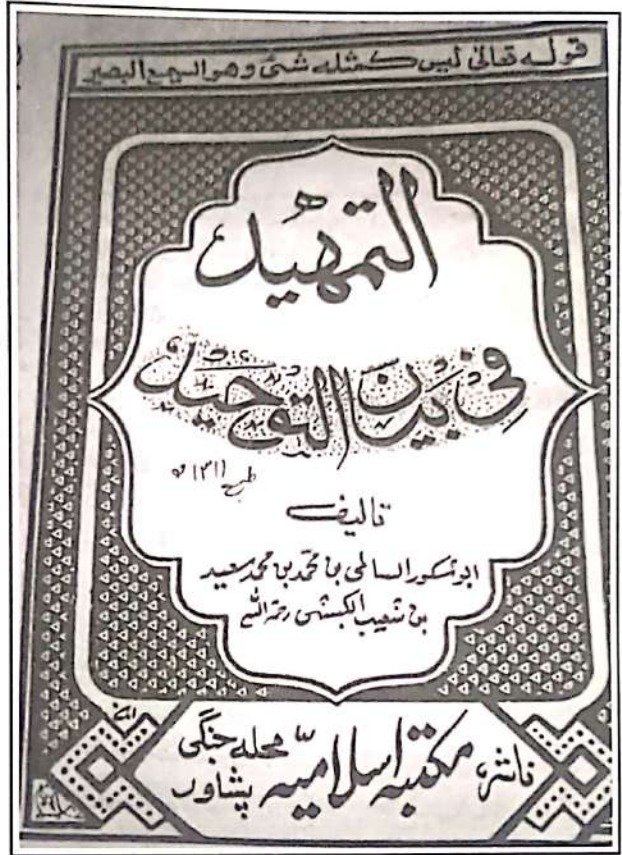
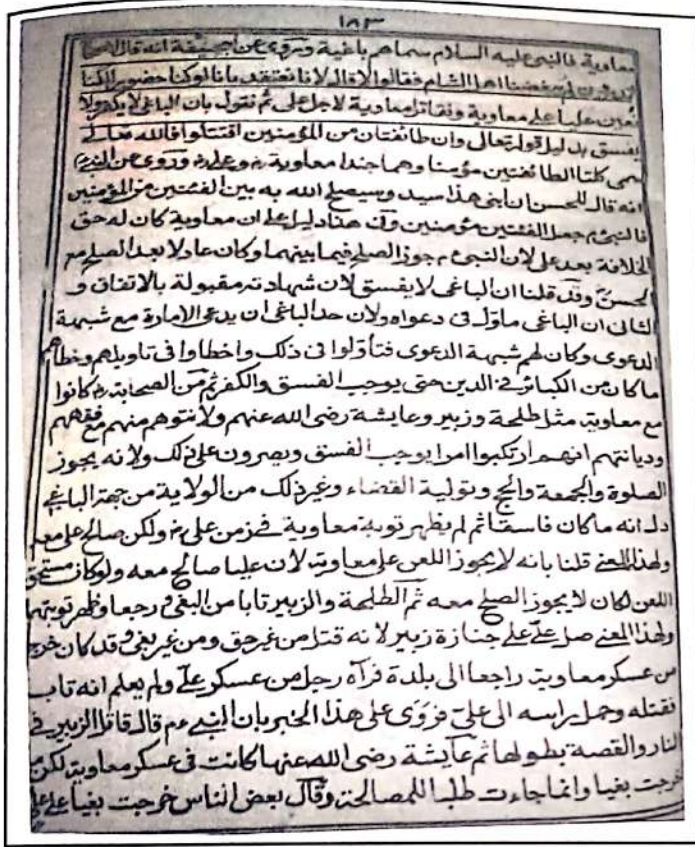
1. مناقب امام ابو حنیفہ، 2/84، بحوالہ : The Judgement of Ahl Al-Sunnah on Siffin From Classical Sunni ، جمل و صفین : حدیث و تاریخ کی روشنی میں (اُردو) : Sources, Author : Sayyid Hashnain Bukhari, P. 101-103 صفحہ : 69-70



۱۳۸۔ اردو بازار لاہور

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)





امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اپنے اصحاب و تلامذہ سے فرمایا کہ ”تم جانتے ہو کہ اہل شام ہم سے کیوں بغض رکھتے ہیں؟“ انہوں نے کہا، ”نہیں“ فرمایا: ”اس لیے کہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر ہم اُس زمانہ میں ہوتے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کرتے اور اُن کے ساتھ ہو کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں جنگ کرتے۔“ (1)

1. مناقب امام ابو حنیفہ، 2/8، بحوالہ: The Judgement of Ahl Al-Sunnah on Siffin From Classical Sunni Sources, Author: Sayyid Hasnain Bukhari, P. 101-103 صفحہ: 183، (اُردو ترجمہ: ابو البرکات سعید احمد قادری) صفحہ: 370





امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ہتھیاروں کے ساتھ باغیوں کے خلاف جنگ کی تھی۔ آپ (علی رضی اللہ عنہ) کے ساتھ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے جن میں بدریین (غزوہ بدر میں شرکت کرنے والے) بھی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن باغیوں کے خلاف جنگ کرنے میں برحق تھے۔ کسی نے آپ کی مخالفت نہیں کی صرف یہ باغی گروہ اور اُس کے ہم نوا جن کا آپ نے مقابلہ کیا تھا، اس معاملے میں آپ کے مخالف تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا، ”تمہیں ایک باغی گروہ قتل کر دے گا“، یہ حدیث تواتر کی بنیاد پر خبر مقبول کا درجہ رکھتی ہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی اس کے انکار کی ہمت نہیں ہوئی۔ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے اسے بیان کیا، اُس موقع پر انہوں نے صرف اتنا ہی کہا، ”عمار رضی اللہ عنہ کو دراصل اُس نے قتل کیا جو انہیں اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔ (اشارہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ہے) اور پھر انہیں ہمارے نیزوں کے درمیان پھینکا گیا۔“ اس حدیث کو اہل کوفہ، اہل بصرہ، اہل حجاز اور اہل شام سب نے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ہے، کیوں کہ یہ آئندہ رونما ہونے والے واقعہ کے متعلق اطلاع ہے جس کا علم صرف علام الغیوب کی طرف سے اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔

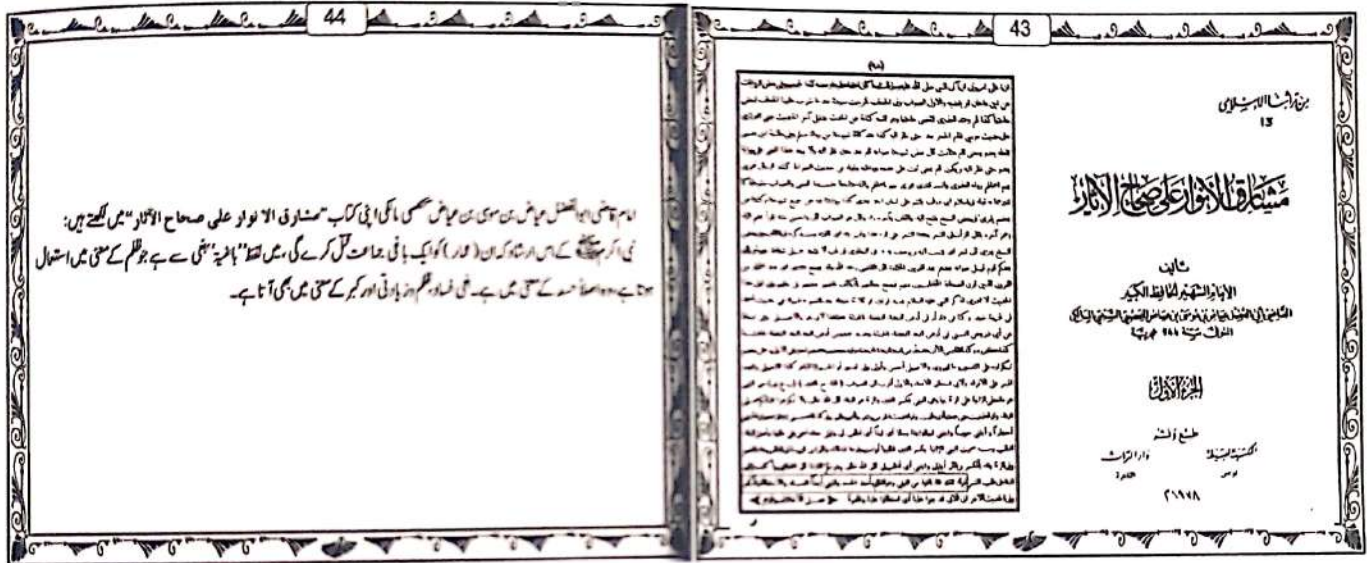
1. احکام القرآن (اردو)، 6/433

2. احکام القرآن (عربی)، 5/280



## امام قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ کا قول

امام قاضی ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض مالکی رحمہ اللہ متوفی سن 544 ہجری اپنی کتاب ”مشارق الانوار علی صحاح الآثار“ میں نقل کرتے ہیں:



”نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد کہ اُن (عمار رضی اللہ عنہ) کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی، میں لفظ ”باغیہ“، ”بغی“ سے ہے جو ظلم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، وہ اصلاً ’حسد‘ کے معنی میں ہے۔ ”بغی“ فساد، ظلم و زیادتی اور کبر کے معنی میں آتا ہے۔“ (1)

1. The Judgement of Ahl Al-Sunnah on Siffin From Classical Sunni Sources, By Sayyid Hasnain

Bukhari, 2018، جمل و صفین: حدیث و تاریخ کی روشنی میں (اردو): صفحہ: 43-44

## امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح انصاری جزری اندلسی قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی سن 671 ہجری اپنی کتاب ”کتاب التذکرۃ باحوال الموتی وأُمور الآخرة“ میں لکھتے ہیں:

کتاب التذکرۃ باحوال الموتی وأُمور الآخرة ۱۰۸۸

قال ابن شهاب: فأشدت عائلته أبياته هذه فقالت: ما سمعت شاعراً أصدق شعراً منه<sup>(۱)</sup>.

قال الحافظ ابن دحية قوله: «بل نرى أن نصارب»، أن هنا مخففة من الثقيلة، محذوفة الاسم تقديره: أننا، وقوله: «كفعل الخادرات الدراب» الخادرات: الأسود التي لا تدبر عن فرائسها، لأنها قد ضربت بها، ودرب عليها، والدربة: الضراوة.

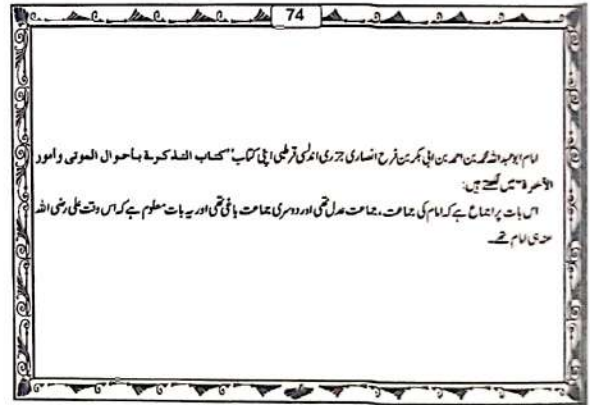
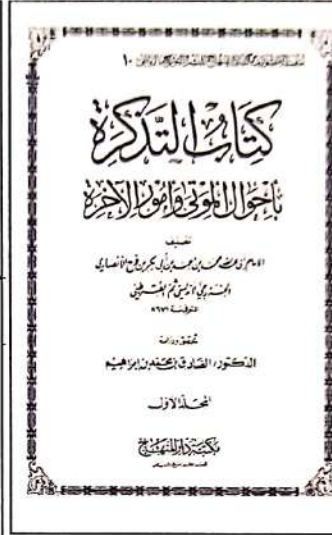
يقال: دُرب يدرب، ورفع الدراب: لأنها بدل من الضمير في يدبروا.

قال: والإجماع متفق على أن طائفة الإمام طائفة عدل، والآخرى طائفة باغي، ومعلوم أن علياً عليه السلام كان الإمام.

وروى مسلم في صحيحه<sup>(۲)</sup> قال: ثنا محمد بن المثنى وابن بشار واللفظ لابن المثنى قال: ثنا محمد بن جعفر قال: ثنا شعبة عن أبي سلمة قال: سمعت أبا نضرة يحدث عن أبي سعيد الخدري قال: أخبرني من هو<sup>(۳)</sup> خير مني أن رسول الله ﷺ قال لعمار حين جعل<sup>(۴)</sup> يحفر الخندق، جعل يمسح رأسه ويقول: «يؤس ابن سمية تقتلك فئة باغية»، وخرجه أيضاً من طريق إسحاق بن إبراهيم وإسحاق بن منصور ومحمد بن غيلان ومحمد بن قدامة قالوا: أخبرنا النضر بن شميل عن شعبة عن أبي سلمة هذا الإسناد نحوه غير أن في حديث النضر قال: أخبرني من هو خير مني أبو قتادة<sup>(۵)</sup>، وله طريق<sup>(۶)</sup> غير هذا في صحيح مسلم<sup>(۷)</sup>.

وقال: أبو عمر بن عبد البر في كتاب الاستيعاب<sup>(۸)</sup> في ترجمة عمار: وتواترت الأخبار عن النبي ﷺ أنه قال: «تقتل عمار<sup>(۹)</sup> الفئة الباغية»، وهو من أصح الأحاديث.

(۱) لم أقف على قولها.  
(۲) ما بين المعقوفين من (ط).  
(۳) انظر: صحيح مسلم ۴/ ۲۲۳۵، ح ۲۹۱۵.  
(۴) في (ط): طرق.  
(۵) في صحيحه ۴/ ۲۲۳۶، ح ۲۹۱۶.  
(۶) في موضعين ۲/ ۴۴۸، و ۳/ ۱۱۴۰.  
(۷) في (ط): عماراً، وهو الصواب لأن الفئة الباغية هي الفاعلة فيكون التقدير: تقتل الفئة.



ترجمہ

”اس بات پر اجماع ہے کہ امام کی جماعت، جماعتِ عدل تھی اور دوسری جماعت (یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت) باغی تھی اور یہ بات معلوم ہے کہ اُس وقت علی رضی اللہ عنہ ہی امام تھے۔“<sup>(۱)</sup>

1. کتاب التذکرۃ باحوال الموتی وأُمور الآخرة، صفحہ: 1088، The Judgement of Ahl Al-Sunnah on Siffin From

جمل و صفین: حدیث و تاریخ کی روشنی میں، Classical Sunni Sources, By Sayyid Hasnain Bukhari, 2018

(اردو): صفحہ: 74



امام برهان الدین مرغینانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی حنفی ماثریدی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 593 ہجری اپنی کتاب ”الہدایۃ“

میں لکھتے ہیں :

[illegible]

ترجمہ

”کیوں کہ جو شخص منصب طلب کرتا ہے، وہ بھروسہ اپنی ذات پر کرتا ہے، اس لیے وہ توفیقِ الہی سے محروم کر دیا جاتا ہے، لیکن جس کو منصب اصرار کر کے زبردستی دیا جاتا ہے، وہ اُسے اللہ ﷻ پر بھروسہ کرتے ہوئے قبول کر لیتا ہے جس کے نتیجے میں اللہ ﷻ کی طرف سے رُشد و ثواب کا الہام ہوتا ہے۔ ظالم بادشاہ کی طرف سے دیا جانے والا منصب بھی اسی طرح قبول کرنا جائز ہے، جس طرح عادل بادشاہ کی طرف سے دیے جانے والا منصب کو قبول کرنا جائز ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام میں سے بعض نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے دیے جانے والے مناصب قبول کیے تھے جب کہ حق علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ اسی طرح تابعین نے بھی حجاج کی تقلید کی تھی۔



امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



## ترجمہ

یہ بات ثابت ہے کہ اہل جمل، اہل صفین اور اہل نہروان باغی تھے، درست ہے اور اس کی دلیل علی رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ہے: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ناکثین، قاسطین اور مارقین سے جنگ کروں۔“ اس حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ”خصائص“ میں، اور امام بڑار رحمۃ اللہ علیہ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ناکثین (خلاف ورزی کرنے والے) سے مراد اہل جمل ہیں کیوں کہ انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت توڑی تھی، قاسطین سے مراد اہل شام ہیں کیوں کہ انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت نہ کر کے حق سے انحراف کیا تھا اور مارقین سے مراد اہل نہروان ہیں، جیسا کہ ان کے بارے میں صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ وہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرکمان سے نکل جاتا ہے، اہل شام کے بارے میں حدیثِ عمار بھی ثابت ہے کہ انہیں ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

1. تلخیص الحییر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر (عربی)، 4/84،

The Judgement of Ahl Al-Sunnah on Siffin From Classical Sunni Sources, By Sayyid Hasnain

Bukhari, 2018، جمل و صفین: حدیث و تاریخ کی روشنی میں (اردو): صفحہ: 103-104

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



”اور یہ جو فرمایا کہ ہائے! عمار رضی اللہ عنہ کو باغی گروہ قتل کرے گا“ تو یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ امام برحق تھے اور مصیب تھے اُن لڑائیوں میں اُس واسطے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور روایت کی بزار نے زید بن وہب سے کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے سو اُس نے کہا کہ ”کیا حال ہے تمہارا اور حالانکہ تمہارے اہل دین یعنی مسلمان باغی ہوئے، بعض بعض کے منہ کو تلوار سے مارتے ہیں“ اُنہوں نے کہا: سو تم ہم کو کیا حکم کرتے ہو؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ”جو گروہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف بلائے اُس کو لازم پکڑو، اِس واسطے کہ وہ حق پر ہے۔“ (1)

1. فتح الباری (عربی)، 107-106/16، فیض الباری (اردو)، 28/367

## علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”عمدة القاری شرح صحیح البخاری“ میں لکھتے ہیں:

۸ کتاب الصلاة / باب (۶۳)

۳۰۸

إلى النار، أي: يدعو هؤلاء اللغة الباغية صملاً إلى النار. لأن قيل: كان لعل عمار بصغونه وكان مع علي رضي الله تعالى عنه، وكان الذين قتلوه مع معاوية، وكان حقه جماعة من الصحابة فكيف يجوز أن يدعو إلى النار؟ فأجاب ابن بطال عن ذلك فقال: إذا صح هذا في الخوارج الذين بحث إليهم علي صملاً يدعوهم إلى الجماعة، وليس يصح في أحد من الصحابة لأنه لا يجوز أن يتأول عليهم إلا أفضل التأويل. قلت: تبع ابن بطال في ذلك المذهب، وثابه على ذلك جماعة في هذا الجواب، ولكن لا يصح حله، لأن الخوارج إما خرجوا على علي رضي الله تعالى عنه بعد قتل عمار بلا خلاف بين أهل العلم بذلك، لأن ابتداء أمرهم كان عقب التحكيم بين علي ومعاوية، ولم يكن التحكيم إلا بعد انتهاء القتال بصغونه، وكان قتل عمار قبل ذلك قطعاً وأجاب بعضهم بأن المراد بالذين يدعوهم إلى الفرار فرارهم، وهذا أيضاً لا يصح، لأنه وقع في رواية ابن السكن وكرهه وغيرهما زيادة توضيح بأن الضمير يعود على قلة عمار، وهم أهل الشام. وقال الحميدي: لعل هذه الزيادة لم تقع للبخاري، أو وقعت فحذفها صملاً ولم يذكرها في الجمع. قال: وقد أخرجها الإسماعيلي والبرقاني في هذا الحديث، والجواب الصحيح في هذا أنهم كانوا مجتمعين طائفتهم يدعوهم إلى الجنة، وإن كان في نفس الأمر خلاف ذلك، فلا لهم عليهم في اتباع طائفتهم، فإن قلت: المجتهد إذا أصاب فله أجران، وإذا أخطأ فله أجر، فكيف الأمر ههنا. قلت: الذي قلنا جواباً لإشعري فلا يلتزم أن يذكر في حق الصحابة خلاف ذلك، لأن الله تعالى أثنى عليهم وشهد لهم بالفضل، بقوله: ﴿وَكُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قال عمران: [۱۱]، قال المفسرون: هم أصحاب محمد ﷺ.

ذكر ما يستحق منه من الفوائد: فيه: أن التعاون في بنيان المسجد من أفضل الأعمال لأنه مما يجري للإنسان أجره بعد موته، وشغل ذلك حفر الأبار وكري الأنهار وكسب الأموال التي يعم العامة تفهمها. وفيه: البحث على أخذ العلم من كل أحد وإن كان الأخذ أفضل من السامع منه، ألا ترى أن ابن عباس مع سعة علمه أمر ابنه علياً بالأخذ عن أبي سعيد الخدري؟ قيل: محتمل أن يكون إرسال ابن عباس إليه لطلب علو الإسناد، لأن أبا سعيد أقدم صحبة وأكثر ملاءمة من النبي ﷺ. قلت: مع هذا لا يتأني ذلك ما ذكرناه. وفيه: أن العالم له أن يتهاى للحديث ويجلس له جلسة. وفيه: ترك التحديث في حالة المعنة إعظاماً للحديث وتوقيراً لصحابه. وهكذا كان السلف. وفيه: أن للإنسان أن يأخذ من أفعال البر ما يشق عليه إن شاء كما أخذ عمار يحد. وفيه: إكرام العامل في سبيل الله والإحسان إليه بالفعل والقول. وفيه: علامة النبوة لأنه ﷺ أعبر بما يكون فكان كما قال، وفيه: إصلاح الشخص: بما يخلق بأمر دينه كإصلاح بستانه وكرمه بنفسه وكان السلف على ذلك لأن فيه إظهار التواضع ودفع الكبر وهما من أفضل الأعمال الصالحة. وفيه: فضيلة طاعة لعلي وعمار، ورد على النواصب الراحمين أن علياً لم يكن معيباً في حروبه. وفيه: استحباب الاعتصاف من القن لأنه لا بدري أحد في اللغة أساجر هو أم مأزور؟ إلا بغلبة الظن، ولو كان

## صحيح البخاري

تأليف  
الإمام العلامة بدر الدين محمد بن أحمد البخاري  
المتوفى سنة ۲۵۵ هـ

في خمسة مجلدات  
عبد الله محمد محمد

طبعة جديدة مرتقة الكتب والأوراق والأحاديث  
حسب نظم العلم القديم والمطبعة الحديثة

المجلد الرابع

المحتوى:

كتاب الصلاة كتاب الصلاة  
من المجلد ۱ إلى المجلد ۵ (۵۰)

مكتبة  
دار الكتب العلمية  
طبعة جديدة مرتقة الكتب والأوراق والأحاديث

”اس حدیث میں واضح فضیلت ہے علی رضی اللہ عنہ اور عمار رضی اللہ عنہ کی اور اُس میں رد ہے اُن نواصب کا جو یہ خیال کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ اپنی جنگوں میں حق پر نہیں تھے۔“



## ”باغی“ سے مراد ”امیر معاویہ کی جماعت“:

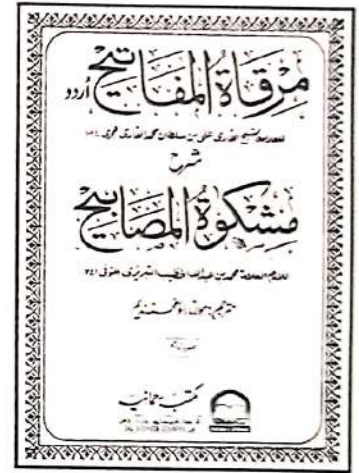
### شرح مشکوٰۃ المصابیح

امام ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

مروۃ شرح مشکوٰۃ اربع جلد یازدہم ۳۸ کتاب الفتن

طبی یہیہ کہتے ہیں آنحضرتؐ و حضرت عمار بن یاسرؓ پر باغی جماعت کی جانب سے آنے والی تکلیف پر رحم آ رہا تھا، اور باغی جماعت سے مراد آنحضرتؐ کی پیشگوئی حضرت معاویہ اور ان کی جماعت کے متعلق تھی کیونکہ حضرت عمار جنگ صفین میں شہید کر دیئے گئے تھے۔ ابن مالک کہتے ہیں: حضرت عمارؓ و حضرت معاویہ اور ان کی جماعت نے قتل کیا۔ لہذا آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق اس حدیث سے یہی جماعت سرکش اور باغی تھی کیونکہ عمارؓ حضرت علیؓ کی فوج میں تھے اور اس وقت حضرت علیؓ ہی امامت کے مستحق تھے، جن کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے حضرت معاویہ اور ان کی جماعت نے انکار کیا تھا۔ یہ بھی منقول ہے کہ حضرت معاویہؓ اس حدیث کے الفاظ میں تاویل کرتے ہوئے فرماتے تھے لفظ باغیہ یہاں بغی سے مشتق نہیں ہے جس کے معنی بغاوت کے ہیں، بلکہ بغاوت سے مشتق ہے جس کے معنی دھوکہ دہی، طلب کرنا ہیں، اس اعتبار سے ان کے نزدیک آنحضرتؐ کے ارشاد تقتلک الفتنۃ الباغیہ کا ترجمہ یہ ہوا کہ تمہیں مطالبہ کرنے والوں کا گروہ قتل کرے گا۔ اور فرماتے تھے:

نحن فتنۃ باغیۃ طالبتہ بدم عثمان، یعنی ہم حضرت عثمان کے خون بہا کا مطالبہ کرنے والی جماعت ہیں۔ لیکن عقل و نقل کی روشنی میں حضرت معاویہؓ کی یہ تاویل نہیں بلکہ صریح تحریف ہے کیونکہ خون بہاء کے مطالبہ کے ساتھ یہاں یہ معنی کرتا مناسب نہیں، اس لئے کہ آنحضرتؐ نے یہ حضرت عمارؓ کی فضیلت اور اس کے قاتل کے خون کے اقبہار کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ اور دلیل یہ ہے کہ ان کے قاتل کے حق میں لفظ و بیعت منقول ہے، اور لفظ و بیعت ایک ایسا کلمہ ہے جو ایسے شخص کے متعلق کہا جاتا ہے جو بلاست کا مستحق ہو اور کسی طرح کے دغا کا حقدار نہ ہو، اور وہ عیب بعد میں بھی اس کے ساتھ رہے جب کہ اس کے مقابلہ میں لفظ و بیعت نہ جرم و عقوبت ہے اور یہ اس شخص پر رواں جاتا ہے، جو سزا کا مستحق ہو اور اس کے لئے دعائیں نہیں ہوتی ہے۔



”طبی یہیہ کہتے ہیں آں حضرت ﷺ کو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما پر باغی جماعت کی جانب سے آنے والی تکلیف پر رحم آ رہا تھا اور باغی جماعت سے مراد آں حضرت ﷺ کی پیشین گوئی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت کے متعلق تھی کیوں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ جنگ صفین میں شہید کر دیے گئے تھے۔ ابن مالک کہتے ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت نے قتل کیا۔ لہذا آپ ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق اس حدیث سے یہی جماعت سرکش اور باغی تھی۔ کیوں کہ عمار رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فوج میں تھے اور اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی امامت

کے مستحق تھے جن کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اُن کی جماعت نے انکار کیا تھا۔ یہ بھی منقول ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کے الفاظ میں تاویل کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ لفظ ”باغیہ“ یہاں ”بغی“ سے مشتق نہیں ہے جس کے معنی بغاوت کے ہیں، بلکہ ”بغاء“ سے مشتق ہے جس کے معنی ڈھونڈنا، طلب کرنا ہیں، اس اعتبار سے اُن کے نزدیک آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد تقتلت الفئة الباغیہ کا ترجمہ یہ ہوا کہ تمہیں مطالبہ کرنے والوں کا گروہ قتل کرے گا اور فرماتے تھے: نحن فئة باغیة طالبة بدم عثمان یعنی ہم حضرت عثمان کے خون بہا کا مطالبہ کرنے والی جماعت ہیں۔ لیکن عقل و نقل کی روشنی میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ تاویل نہیں بلکہ صریح تحریف ہے کیوں کہ خون بہا کے مطالبہ کے ساتھ یہاں یہ معنی کرنا مناسب نہیں، اس لیے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور اُس کے قاتل کے خون کے اظہار کے لیے ارشاد فرمایا ہے اور دلیل یہ ہے کہ اُن کے قاتل کے حق میں لفظ و بچ منقول ہے اور لفظ و بچ ایک ایسا کلمہ ہے جو ایسے شخص کے متعلق کہا جاتا ہے جو ہلاکت کا مستحق ہو اور کسی طرح کی دعا کا حق دار نہ ہو اور وہ عیب بعد میں بھی اُس کے ساتھ رہے کہ جب کہ اُس کے مقابلہ میں لفظ ویل کلمہ جبر و عقوبت ہے اور یہ اُس شخص پر بولا جاتا ہے، جو سزا کا مستحق ہو اور اُس کے لیے دعا نہیں ہوتی ہے۔<sup>(1)</sup>

1. مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح (اردو): 11/38



کیا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے؟ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ حنفی کا عقیدہ

[illegible]

عَمَدَةُ الْقَارِي

سنة ١٢٧٣

صَحِّحَ الْخَبَرِيُّ

فَتَحَ الْأَمَّ فَلَاحَ بِمَوَاقِفِ الْأَرْوَاحِ

تَرْوِيحُ ١٨٨٥

الْحِزْبُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

تَرْوِيحُ عَلَى مَذْهَبِ خَلْفَةِ

دَارُ الْكَلْبِ

امام بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

”میں کہتا ہوں کہ یہ کیسے کہہ دیا جاتا ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد میں خطا کی، سوال یہ ہے کہ اُن کے اجتہاد پر دلیل کیا ہے؟ حالانکہ انہیں وہ حدیث پہنچ چکی تھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابن سُمیہ (یعنی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما) پر رحمت ہو، اس کو باغی گروہ قتل کرے گا، ابن سُمیہ، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما ہیں، اور انہیں معاویہ رضی اللہ عنہ کے گروہ نے شہید کیا تھا۔ کیا معاویہ رضی اللہ عنہ اس بات پر راضی نہیں کہ اُن کا معاملہ برابر - برابر ہو جائے، چہ جائیکہ اُن کے لیے (غلط اجتہاد کا) اجر واحد ہو؟“ (۱)

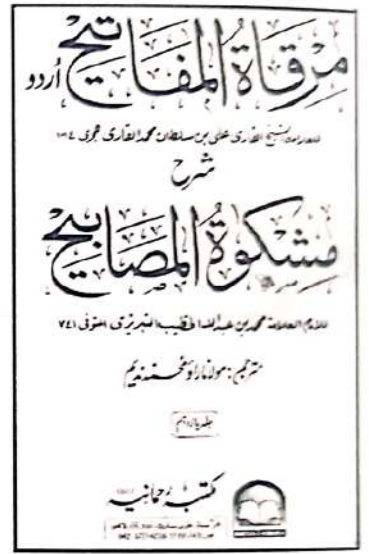
1. عمدة القاری شرح صحیح البخاری (عربی): 24/192

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باطن میں باغی تھے: علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ

علامہ ملا علی بن سلطان القاری ہروی حنفی، نقشبندی رحمہ اللہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں:

ملا علی قاری فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں جب حضرت معاویہؓ پر واجب تھا کہ وہ اپنی بغاوت کو چھوڑ کر امام برحق کی اطاعت کریں اور مخالفت اور خلافت کی طلب کو چھوڑ دیں تو اس سے ظاہر ہوا کہ وہ باطن باغی تھے اور ظاہر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے طالب مراعی و مرائی تھے۔



”ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر واجب تھا کہ وہ اپنی بغاوت کو چھوڑ کر امام برحق کی اطاعت کریں اور مخالفت اور خلافت کی طلب کو چھوڑ دیں تو اس سے ظاہر ہوا کہ وہ باطن میں باغی تھے اور ظاہر میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے طالب، مراعی و مرائی تھے۔“ (۱)



ملا علی قاری ہروی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”شرح الشفا للقاضی عیاض“ میں لکھتے ہیں:

فی حکم من سب الله تعالى وملأته إلى آخره

۵۵۲

المؤجج) لإصلاح العباد، (قَالَ مَالِكٌ رَجَعَهُ اللهُ تَعَالَى مِنْ شَقَمِ الثُّبَنِ) أَيِ جِنْسِ الْأَنْبِيَاءِ (فُتِلَ وَنُتِلَ شَقَمٌ أَصْحَابُهُ أَذْنِبَ) أَيِ جِلْدٍ وَضَرْبٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ الْحَدِيثُ بِذَلِكَ (وَقَالَ) أَيِ مَالِكٍ (أَيْهَا مَنْ شَقَمَ أَخْذًا مِنْ أَصْحَابِ الثُّبَنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَوْ عُثْمَانُ أَوْ مُعَاوِيَةُ أَوْ عُقْرُو بْنُ الْعَاصِ) وَسَقَطَ أَوْ عَلِيًّا مِنْ أَصْلِ الدَّلْجِي فَقَالَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمُصَنِّفُ عَلِيًّا لِأَنَّهُ مُحِبُّهُ كَثِيرُونَ انْتَهَى وَلَا يَخْفَى أَنَّ الْكَثْرَةَ إِنَّمَا هِيَ بِالنِّسْبَةِ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعُمَرُو بْنُ الْعَاصِ لَا بِالإِزَافَةِ إِلَى مَنْ قَبْلَهُ فَقَدْ اخْتَلَفَتْ الْمُبْتَدِعَةُ فِي حُبِّ عَلِيٍّ كَالرَّوَافِضِ وَبَغْضِهِ كَالْخَوَارِجِ (فَإِنْ قَالَ) شَاتِمُهُمْ (كَأَنَّهُمْ) أَيِ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ (عَلَى ضَلَالٍ وَكُفْرٍ) عَطَفَ تَفْسِيرَ (فُتِلَ) لِتَكْلِيهِهِ الْقُرْآنَ فِيمَا أُنْثِيَ اللهُ عَلَيْهِمْ لِقَوْلِهِ تَعَالَى «رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ» وَحَدِيثِ أَصْحَابِي كَالْجَوْمِ بِأَيْهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ وَحَدِيثِ لَوْ اتَّفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أَحَدٍ نَعْبًا مَا بَلَغَ مَدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيغَهُ أَيِ نَصْفِهِ (وَأَنْ شَقَمَهُمْ) أَيِ كُلِّهِمْ أَوْ بَعْضِهِمْ (بِغَيْرِ هَذَا) الَّذِي ذَكَرَ (مِنْ مُشَاقَقَةِ النَّاسِ تُكَلِّلُ) بِصِيغَةِ الْمَجْهُولِ مُشَدَّدًا وَمَخْفَفًا أَيِ رَدَعٍ وَزَجَرٍ وَعَوَقَبَ (تَكَالًا شَدِيدًا، وَقَالَ ابْنُ خَبِيبٍ مَنْ عَلَا) أَيِ تَجَاوَزَ عَنِ الْحَدِّ وَتَعَدَّى (مِنْ الشَّيْءِ) أَوْ الْخَوَارِجِ (إِلَى بَغْضِ عُثْمَانَ وَالزَّهْرَةَ بِنْتِ) أَيِ وَالِيِ التَّيْرِ مِنْ مَحَبَّتِهِ (أَذْنِبَ أَذْنِبًا شَدِيدًا وَمَنْ رَادَّ) أَيِ إِلَى ذَلِكَ مَا فِي نَسْخَةِ أَيِ غَضَمٍ إِلَيْهِ (بِغَضٍ) أَيِ يَكْفُرُ وَعَمَرُ فَالْفَعُولَةُ عَلَيْهِ أَشَدُّ) أَيِ كَمِيَّةٍ وَكَيْفِيَّةٍ (وَيُكْرَهُ ضَرْبُهُ) بِقَدْرِ زِيَادَةِ بَغْضِ صَاحِبِ عَلَيْهِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ وَحَزَنِهِ (وَيُطَالُ بِسُخْنَةٍ) أَيِ مَدَّةٍ حَسَبِ (حَقِّ يَسُوتُ وَلَا يُلْغَى بِهِ) أَيِ فِيهِ (الْقَتْلُ) إِلَّا فِي سَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَإِلَّا فِي إِتْكَارِ صَحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَكَذَا فِي صَحَّةِ خِلَافَتِهِ الْمَجْمُوعِ عَلَيْهِمَا وَلَا عِبْرَةَ بِمُخَالَفَةِ الشَّيْخَةِ فِيهِمَا وَكَذَا إِذَا قِيلَ لَهُ قُلْ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَابْيَضَ فَإِنَّهُ كَالْإِتْكَارِ لَمَّا فِي الْقُرْآنِ (وَقَالَ سُخْنُونَ مَنْ كَفَّرَ أَخْذًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَوْ عُثْمَانَ أَوْ عُقْرُوهُمْ) كَمُعَاوِيَةَ وَعُمَرُو بْنُ الْعَاصِ (بِوَجْجٍ) بِصِيغَةِ الْمَجْهُولِ مَخْفَفًا أَوْ مُشَدَّدًا (ضَرْبًا) بِالنَّصْبِ عَلَى التَّمْيِيزِ وَإِنَّمَا خَصَّ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ بِالذِّكْرِ لِأَنَّ الْخَوَارِجَ قَالُوا بِتَكْفِيرِهِمَا بِنَاءً عَلَى قَوَاعِدِهِمُ الْفَاسِدَةِ وَأَصُولِهِمُ الْكَاسِدَةَ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا فِي تَعْظِيمِ الشَّيْخَيْنِ لِلْإِجْمَاعِ عَلَى خِلَافَتِهِمَا وَعَدَمِ مَا يَقْتَضِي هُنَا حُرْمَتُهُمَا فَمَنْ كَفَرَهُمَا كَفَرَ خِلَافًا لِلرَّوَافِضِ وَلَا عِبْرَةَ بِقَوْلِهِمُ الْمُنَاقِضَ بِلِ التَّحْقِيقِ أَنَّ أَصْلَ مَذْهَبِ الشَّيْخَةِ لَيْسَ بِتَكْفِيرِهِمَا بَلْ يَنْسِبُونَهُمَا إِلَى الْمُخَالَفَةِ فِي أَمْرِ الْخِلَافَةِ بِنَاءً عَلَى أَنَّهُمْ يُفَضِّلُونَ عَلِيًّا عَلَيْهِمَا وَإِنَّمَا اللَّعْنُ وَالتَّكْفِيرُ صَدْرَ مِنْ غِلَاتِهِمْ وَلَعَلَّ هَذَا مَعْنَى مَا رَوَى مِنْ أَنَّ سَبَّ الشَّيْخَيْنِ كَفَرُ الْمَفْهُومِ مِنْهُ أَنَّ سَبَّ غَيْرِهِمَا لَيْسَ كَذَلِكَ لِتَفَاوُتِ رَتَبَتِهِمَا إِنَّمَا لَكَ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ وَاتِّبَاعُهُ فَيَجُوزُ نَسِبُهُمْ إِلَى الْخَطَا وَالْبَغْيِ وَالْخُرُوجِ وَالْفَسَادِ وَأَمَّا لَعْنُهُمْ فَلَا يَجُوزُ أَصْلًا بِخِلَافِ يَزِيدٍ وَابْنِ زَيْدٍ وَأَمثالُهُمَا فَإِنَّ بَعْضَ الْعُلَمَاءِ جَوَزُوا لَعْنَهُمَا بِلِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ يَكْفُرُ يَزِيدُ لَكِنْ جَمْعُهُمْ أَهْلُ السَّنَةِ لَا يَجُوزُ لَعْنُهُمْ حَيْثُ لَمْ يَثْبِتْ كُفْرُهُ عَنْهُمْ وَعَلَى التَّنَزُّلِ فَلَعَلَّهُ مَاتَ تَائِبًا وَلِهَذَا قَالُوا لَا يَجُوزُ لَعْنُ كَافِرٍ بَعِيْتِهِ إِلَّا إِذَا ثَبِتَ كُفْرُهُ وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ بِدَلِيلٍ قَطْعِيٍّ مِنْ كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ كَفَرَعُونَ وَأَبِي لَهَبٍ وَأَبِي جَهْلٍ وَأَمثالُهُمْ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَبِمَا قَرَرْنَا ائْتَدَعَ اعْتِرَاضُ

## شرح الشفا للفاضل للقاضي عیاض

شرح  
الملا علي قاري الهروي الحنفي  
الترقي سنة ١٠١٤ هـ

سبعة مجلدات  
عبدالله بن محمد الخليلي

الجزء الثاني

مكتبات  
مركز البحوث  
لشؤون الشفا للفاضل  
دار الكتب العلمية  
بيروت - لبنان

”معاویہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے متابعین کی طرف غلطی، بغاوت، خروج اور فساد کی نسبت کرنا جائز ہے، البتہ اُن پر

لعنت بھیجنا جائز نہیں ہے۔“ (۱)

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باغی ہیں: مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ

مولانا الحاج مفتی احمد یار خاں بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور شرح ”مرآة المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح“ میں حدیث  
عمار حدیث نمبر: 5622 کی تشریح میں کچھ یوں نقل کرتے ہیں۔

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّا رَجَبٍ يَخْلِفُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُوَاءُ سِ ابْنِ سَعْبَةَ نَفَلْنَا الْفِتْنَةَ الْبَاقِيَةَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(۵۶۲۲) روایت ہے حضرت ابو قتادہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عمار سے کہا جبکہ وہ خندق کھود رہے تھے تو آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے اور کہتے کہ اے ابن سعبہ کی نئی فتنہ باقی جماعت قتل کرے گی (مسلم)

(۵۶۲۲) حضرت عمار ابن یاسر کی والدہ ماجدہ کا نام سہیہ بنت ابی حذیفہ تھا قبیلہ بنی مخزوم سے تھیں مکہ مکرمہ میں اسلام لائیں ابو جہل اور دیگر کفار کے ہاتھوں بہت ہی بے دردی سے شہید کی گئیں اس جملہ کی کئی ترکیبیں ہیں آسان ترکیب یہ ہے بُوَاءُ ایک پوشیدہ فعل کا فاعل ہے اور ابن سہیہ منادی ہے یعنی اس سہیہ کے فرزند تم کو سخت تکلیف پہنچے گی۔ اس فرمان مانا میں تمہیں خبریں ہیں ایک یہ کہ حضرت عمار شہید ہوں گے۔ دوسرے یہ کہ مظلوم ہوں گے۔ تیسرے یہ کہ ان کے قاتل باغی ہوں گے یعنی امام برحق پر بغاوت کرنے والے یہ تینوں خبریں من دامن اسی طرح ظاہر ہوئیں حضرت عمار جناب مولیٰ کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جنگ صفین میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ جب یہ حدیث شہادت عمار کے بعد حضرت امیر معاویہ کو پہنچی کہ عمار ابن عاص نے کہا کہ معاویہ غضب ہو گیا حضرت عمار ہماری جماعت کے ہاتھوں شہید ہوئے اور حضور انور نے ان کے قاتلین کو لعنہ باغیہ فرمایا ہے ہم اس حدیث کے ماتحت باغی ہوئے تو امیر معاویہ نے فرمایا نحن امة باغیہ لدم عثمان یعنی یہاں باغیہ بغاوت سے نہیں بلکہ فتنی بمعنی مطالبہ سے ہم حضرت عثمان کے خون کا بدلہ مانگنے والے ہیں اس معنی سے واقعی ہم لوگ باغی ہیں۔ دوسرے یہ کہ عمار کو قتل کر لے والے دراصل علی ہیں جو انہیں جنگ میں لائے ہم تو عمار کا بڑا احترام کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ اگر حدیث کا مطلب یہ ہے تو جناب حمزہ کے قاتل حنیبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہی آپ کو جنگ احد میں لے گئے تھے بہر حال حضرت علی خلیفہ برحق ہیں امیر معاویہ ان کی مخالفت کی بناء پر باغی ہیں



## ترجمہ

روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عمار سے کہا جب کہ وہ خندق کھود رہے تھے تو آپ اُن کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے اور کہتے کہ اے ابنِ سُمیہ! تم کو باغی جماعت قتل کرے گی۔  
اس حدیث کو امام مسلم نے بھی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا نام سُمیہ بنت ابی حذیفہ تھا، قبیلہ بنی مخزوم سے تھیں مکہ مکرمہ میں اسلام لائیں، ابو جہل اور دیگر کفار کے ہاتھوں بہت ہی بے دردی سے شہید کی گئیں، اس جملے کی کئی ترکیبیں ہیں، آسان ترکیب یہ ہے: ”بوءس“ ایک پوشیدہ فعل کا فاعل ہے اور ابنِ سُمیہ منادی ہیں یعنی اے سُمیہ کے فرزند تم کو سخت تکلیف پہنچے گی۔ اس فرمانِ عالی میں تین غیبی خبریں ہیں ایک یہ کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوں گے، دوسری یہ کہ مظلوم ہوں گے، تیسری یہ کہ اُن کے قاتل باغی ہوں گے۔ یعنی امامِ برحق پر بغاوت کرنے والے۔ یہ تینوں خبریں من و عن اسی طرح ظاہر ہوئیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ جناب مولائے کائنات علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، جنگِ صفین میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ جب یہ حدیث شہادتِ عمار رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی کہ عمرو بن عاص نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ! غضب ہو گیا، حضرت عمار رضی اللہ عنہ ہماری جماعت کے ہاتھوں شہید ہوئے اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے قاتلین کو ”فئسۃ باغیہ“ فرمایا ہے، ہم اس حدیث کے ماتحت باغی ہوئے، تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”یہاں ’باغیہ‘ بغاوت سے نہیں بلکہ ’باغی‘ بمعنی مطالبہ سے، ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ مانگنے والے ہیں، اس معنی سے واقعی ہم لوگ باغی ہیں، دوسرا یہ کہ عمار کو قتل کرنے والے دراصل علی رضی اللہ عنہ ہیں، جو انہیں جنگ میں لائے، ہم تو عمار رضی اللہ عنہ کا بڑا احترام کرتے تھے اور کرتے ہیں۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ”اگر حدیث کا مطلب یہ ہے تو جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہی آپ کو جنگِ احد میں لے گئے تھے۔“ بہر حال، حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق ہیں، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اُن کی مخالفت کی بناء پر باغی ہیں۔<sup>(۱)</sup>

اب جب کہ بات جنگِ اُحد کی آہی گئی ہے تو کیوں نہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بھی ذکر کیا جائے تاکہ قارئین جان لیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے چچا، سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے جسم کے ساتھ بعد شہادت کس نے کیا وحشیانہ کارنامہ انجام دیا۔ جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو صفین میں اُحد یاد دلوا رہے ہیں وہ (امیر معاویہ) اور اُن کے والدین ابوسفیان و ہند انے صحابہ کرام پر کتنے ظلم کیے تھے۔

جنگِ اُحد کے اِس پورے واقعہ کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”مسند“ میں روایت کیا ہے۔

## سیدنا حمزہ سید الشہداء ہیں :

### صحیح حدیث

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ’مستدرک‘ میں، امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ”معجم الاوسط“ میں اور شیخ ناصر الدین البانی نے اپنی ”صحیحہ“ میں حدیث نقل کی ہے :

<p>سلسلۃ الاحادیث الصحیحة</p> <p>باب: سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب</p> <p>۵۱۳</p> <p>سیدنا حمزہ سید الشہداء ہیں</p> <p>سیدنا جابرؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”(دو بندگان خدا) شہیدوں کے سردار ہیں: (۱) حمزہ بن عبدالمطلب اور وہ آدمی جس نے ظالم حکمران کو (شریعت کے مطابق) حکم دیا اور (حرام)</p>	<p>سلسلۃ الاحادیث الصحیحة</p> <p>احادیث صحیحہ (اردو)</p> <p>۵۱۵</p> <p>فضائل و مناقب اور صحابہ و انصار</p> <p>[صحیحہ: ۳۷۴] امیر سے منع کیا لیکن اس نے اسے قتل کر دیا۔</p> <p>تخریج: الصحیحة ۳۷۴ حاکم (۳/۱۵۵) طبرانی فی الاوسط (۳۰۸)۔</p>
---	--

ترجمہ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(دو بندگانِ خدا) شہیدوں کے سردار ہیں: حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور وہ آدمی جس نے ظالم حکمران کو (شریعت کے مطابق) حکم دیا اور (حرام اُمور سے) منع کیا، لیکن اُس نے اُسے قتل کر دیا۔“

شیخ ناصر الدین البانی نے اِس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(۱)</sup>



## مُسند احمد کی صحیح حدیث:

### أحد میں سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبایا گیا

بفلان، فقال رسول الله ﷺ، لا سواء، أما فلاناً فأجابه يوفون، وقتلهم في النار يحدون، قال أبو سفيان، قد كانت في قوم ثلثة، وإن كانت لئن غير ما أنا، ما أموت، ولا نهيت، ولا أحييت، لا كميت، ولا ما مني، ولا سرتي، قال، فظنوا، فإذا حمزة قد بقر بطنه، وأخذت حدة فلاكته، فلم تستطع أن تأكلها، فقال رسول الله ﷺ، وأكلت منه شيئاً؟ قالوا، لا، فقال، وما كان الله لي أدخل شيئاً من حمزة البار، فوضع رسول الله ﷺ حمزة فصلي عليه، وجيء برجل من الأنصار فوضع إلى حبه، فصلى عليه، فرفع الأنصاري وترك حمزة، ثم جىء بأخر فوضعه إلى جنب حمزة، فصلى عليه، ثم رفع وترك حمزة، حتى صلى عليه يومئذ حسن صلاة.

٤٤١٤ - حدثنا عثمان بن عمار حدثنا حماد بن عطاء عن السائب بن الأشعث عن ابن مسعود، أن النساء كنَّ يوم أُخذ خلعُ المسلمين، يجهزون على خزني المشركين، فلو حلفت يومئذ رجوت أن أُرَى إني لبيس أحد من يربذ الدنيا حتى أُرَى الله عز وجل في منكم من يربذ الدنيا ويمنكم من يربذ الآخرة، ثم صرفكم عنهم لئلا يلبسكم، فلما خالف أصحاب النبي ﷺ وعصروا ما أمروا به، أقره رسول الله ﷺ في تسعة، سبعة من الأنصار، ورجلين من قريش، وهو عاشرهم، فلما رجعوا، قال، «رحم الله رجلاً رُدَّهم عنه»، قال، فقام رجل من الأنصار، فقاتل ساعة حتى قتل، فلما رجعوا أيضاً قال، «رحم الله رجلاً رُدَّهم عنه»، فلم يزل يقول ما حتى قتل السبعة، فقال النبي ﷺ لأصحابه، «ما أنصفتُ أصحابي»، فجاء أبو سفيان، فقال، «أغلَّ مُلَّ!»، فقال رسول الله ﷺ، «قولوا: الله أعلى وأجلُّ»، فقاتلوا: الله أعلى وأجلُّ، فقال أبو سفيان، «لنا عَزَى ولا عَزَى لكم!»، فقال رسول الله ﷺ، «قولوا: الله مولانا، والكافرون لا يملكونا لهم»، ثم قال أبو سفيان: يومَ بيوم، يوم لنا ويوم علينا، ويوم نساء يوم نسر، حنظلة بحنظلة، وفلان بفلان، وفلان

(١١١٤)، إسناده صحيح، وهو في صحيح فروق ١٠٩ - ١١٠، وقال، «ورد أحمد، وفيه عطاء بن السائب، وقد انحط، ونقله ابن كثير في التفسير ٢٦٢ - ٢٦٣، وفتح ١٠ - ١١، وقال في الفتح، «أقره به أحمد، وهذا إسناده فيه ضعف أيضاً من جهة عطاء بن السائب، وذكر السيوطي في الدر المنثور ٨١٢ - ٨١٣، «وبه لُبَّ لاس في شيء من الشعر، وإسناد الإسناد غير جيد، وإن حماد بن سلمة سمع به قبل انحطاطه، رجعوا، بقل، رجعوا، بالسر، رجعوا، أي عتب، وأقره، أي اعتاد، فجاءه، فقه في الأمر، «الصاحبه» في ح «الصاحبه»، وهو عطاء، صحيح من كل من التراجع المذكور، «عن غير ملاءمة» أي عن غير تشاور من أشرافا وصحابة، بشرطه، في شيء وضعه فلاكته، أي مضطها.

(٢٥٠)

المُسْنَدُ

أحمد بن محمد بن حنبل

٢٤١ - ١٦٤

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا، فجاء أبو سفيان، فقال: أغلَّ مُلَّ. فقال رسول الله ﷺ، «قولوا: الله أعلى وأجلُّ»، فقالوا: الله أعلى وأجلُّ، فقال أبو سفيان، «لنا عَزَى ولا عَزَى لكم!»، فقال رسول الله ﷺ، «قولوا: الله مولانا، والكافرون لا يملكونا لهم»، ثم قال أبو سفيان: يومَ بيوم، يوم لنا، ويوم علينا، ويوم نساء، ويوم نسر، حنظلة بحنظلة، وفلان بفلان، وفلان بفلان. فقال رسول الله ﷺ، «لا سواء، أما فلاناً فأجابه يوفون، وقتلهم في النار يحدون»، قال أبو سفيان، «قد كانت في القوم ثلثة، وإن كانت لئن غير ما أنا، ما أموت، ولا نهيت، ولا أحييت، لا كميت، ولا ما مني، ولا سرتي، قال، فظنوا، فإذا حمزة قد بقر بطنه، وأخذت حدة فلاكته، فلم تستطع أن تأكلها، فقال رسول الله ﷺ، «أكلت منه شيئاً؟»، قالوا، لا، فقال، «وما كان الله لي أدخل شيئاً من حمزة البار»، فوضع رسول الله ﷺ حمزة فصلي عليه، وجيء برجل من الأنصار، فوضع إلى جنبه، فصلى عليه، فرفع الأنصاري وترك حمزة، ثم جىء بأخر فوضعه إلى جنب حمزة، فصلى عليه، ثم رفع وترك حمزة، حتى صلى عليه يومئذ سبعين صلاة.

(١) في (ط): ثم جىء.

(٢) حسن لغيره، وهذا إسناده ضعيف لا يثبت، وهو غير صحيح، لم يسمع من عبد الله بن مسعود، وذكره رجاله ثلاث رجال الصحيح غير عطاء بن السائب، فقد روى له أصحاب السنن والبيهقي متابع، وهو صدوق انحط.

٤١٩

صاحبكم خليلاً<sup>(١)</sup>.

٤٤١٤ - حدثنا عثمان بن عمار، حدثنا حماد بن عطاء عن السائب بن الأشعث عن ابن مسعود، أن النساء كنَّ يوم أُخذ خلعُ المسلمين، يجهزون على خزني المشركين، فلو حلفت يومئذ رجوت أن أُرَى إني لبيس أحد من يربذ الدنيا حتى أُرَى الله عز وجل في منكم من يربذ الدنيا ويمنكم من يربذ الآخرة، ثم صرفكم عنهم لئلا يلبسكم، فلما خالف أصحاب النبي ﷺ وعصروا ما أمروا به، أقره رسول الله ﷺ في تسعة، سبعة من الأنصار، ورجلين من قريش، وهو عاشرهم، فلما رجعوا، قال، «رحم الله رجلاً رُدَّهم عنه»، قال، فقام رجل من الأنصار، فقاتل ساعة حتى قتل، فلما رجعوا أيضاً قال، «رحم الله رجلاً رُدَّهم عنه»، فلم يزل يقول ما حتى قتل السبعة، فقال النبي ﷺ لأصحابه، «ما أنصفتُ أصحابي»، فجاء أبو سفيان، فقال، «أغلَّ مُلَّ!»، فقال رسول الله ﷺ، «قولوا: الله أعلى وأجلُّ»، فقاتلوا: الله أعلى وأجلُّ، فقال أبو سفيان، «لنا عَزَى ولا عَزَى لكم!»، فقال رسول الله ﷺ، «قولوا: الله مولانا، والكافرون لا يملكونا لهم»، ثم قال أبو سفيان: يومَ بيوم، يوم لنا ويوم علينا، ويوم نساء يوم نسر، حنظلة بحنظلة، وفلان بفلان، وفلان

عن ابن مسعود، أن النساء كنَّ يوم أُخذ خلعُ المسلمين، يجهزون على خزني المشركين، فلو حلفت يومئذ رجوت أن أُرَى إني لبيس أحد من يربذ الدنيا حتى أُرَى الله عز وجل في منكم من يربذ الدنيا ويمنكم من يربذ الآخرة، ثم صرفكم عنهم لئلا يلبسكم، فلما خالف أصحاب النبي ﷺ وعصروا ما أمروا به، أقره رسول الله ﷺ في تسعة، سبعة من الأنصار، ورجلين من قريش، وهو عاشرهم، فلما رجعوا، قال، «رحم الله رجلاً رُدَّهم عنه»، قال، فقام رجل من الأنصار، فقاتل ساعة حتى قتل، فلما رجعوا أيضاً قال، «رحم الله رجلاً رُدَّهم عنه»، فلم يزل يقول ما حتى قتل السبعة، فقال النبي ﷺ لأصحابه، «ما أنصفتُ أصحابي»، فجاء أبو سفيان، فقال، «أغلَّ مُلَّ!»، فقال رسول الله ﷺ، «قولوا: الله أعلى وأجلُّ»، فقاتلوا: الله أعلى وأجلُّ، فقال أبو سفيان، «لنا عَزَى ولا عَزَى لكم!»، فقال رسول الله ﷺ، «قولوا: الله مولانا، والكافرون لا يملكونا لهم»، ثم قال أبو سفيان: يومَ بيوم، يوم لنا ويوم علينا، ويوم نساء يوم نسر، حنظلة بحنظلة، وفلان بفلان، وفلان

(١) إسناده صحيح على شرط مسلم، عطاء، وهو ابن مسلم الصغار، وشعبة - وهو ابن الحجاج - من رجال الشيعين، وباقى الإسناد ثلث من رجال مسلم - إسحاق بن زباد، هو ابن ربيعة الزبدي الكوفي، وأبو الأحرص - هو عرف بن مالك بن حنظلة الحنظلي - وأمرجه الشافعي (٢٢١)، والطبراني في الكبير (١٠١٠٦) من طريق عطاء بهذا الإسناد.

وقد سلف بغيره (٤١٩)، وانظر (٢٥٨٠).

(٢) في (ج) رجعهم، وفي جانيها كما عاها.

٤١٨

مُسْنَدُ

الإمام أحمد بن حنبل

٢٤١ - ١٦٤

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

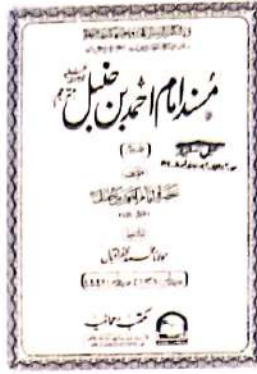
أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل

أحمد بن محمد بن حنبل



مسند امام احمد بن حنبل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ اُحد کے دن غوثی مسلمانوں کے پیچھے تھے اور مشرکین کے دلوں کی دیکھ بھال کر رہی تھیں، اگر میں قسم کھا کر کہوں تو میری قسم صحیح ہوگی (اور میں اس میں حاضری نہیں ہوں گا) کہ اس دن ہم میں سے کوئی شخص دنیا کا خواہش مند نہ تھا، یہاں تک کہ اللہ نے یہ آیات نازل فرمادی ”تم میں سے بعض لوگ دنیا چاہتے ہیں اور بعض لوگ آخرت، پھر اللہ نے تمہیں ان سے پھیر دیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے۔“

جب نبی ﷺ کے صحابہ نے قسم نہ لی کی مخالفت کرتے ہوئے اس کی تعمیل نہ کی تو نبی ﷺ صرف نو افراد کے درمیان تیار رہ گئے جن میں سات انصاری اور دو قریشی تھے، دسویں خود نبی ﷺ تھے، جب مشرکین نے نبی ﷺ پر ہجوم کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ اس شخص پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے جو انہیں ہم سے دور کرے، یہ سن کر ایک انصاری آگے بڑھا، کچھ دیر قاتل کیا اور شہید ہو گیا، اسی طرح ایک ایک کے ساتوں انصاری صحابہ جھگڑا شہید ہو گئے، یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔

تقریباً دو ہفتے بعد ابوسفیان آیا (جنہوں نے اس وقت تک اسلام قبول نہیں کیا تھا) اور مکہ کی بے کاری کا غرور لگاتے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا تم اسے جواب دو کہ اللہ ہی بلند و برتر اور بزرگ ہے، ابوسفیان کہنے لگا کہ ہمارے پاس غزائی ہے، تمہارا کوئی غزائی نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اسے جواب دو کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں، پھر ابوسفیان نے کہا کہ آج کا دن جنگ بدر کا بدلہ ہے، ایک دن ہمارا اور ایک دن تمہارا، ایک دن تمہیں تکلیف ہوگی اور ایک دن ہم خوش ہوئے، کھلے کھلے

مسند امام احمد بن حنبل

کے بدلے، طاق لاق کے بدلے اور طاق لاق کے بدلے، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں اور ہم میں ہر گز کوئی جھگڑی نہیں، ہمارے ساتھیوں نے نہ وہ اور دوزخ پاتے ہیں جبکہ تمہارے ساتھیوں نے ہم کی آگ میں مرنا چاہتے ہیں۔

پھر ابوسفیان نے کہا کہ کچھ لوگوں کی لاشوں کا شکار کیا گیا ہے، یہ ہمارے سرداروں کا کام نہیں ہے، میں نے اس کا حکم دیا اور تم ہی اس سے روکا، میں اسے پسند کرتا ہوں اور تم ہی ناگوار کیا ہو رہا ہے، مجھے یہ برا لگا اور تم ہی خوش ہوئی، صحابہ کرام جھگڑنے جب دیکھا تو حضرت خزیمہ کا پیٹ چاک کر دیا گیا تھا، اور ابوسفیان کی بھئی ہونے لگی ان کا بھڑکناں کراسے چاہا تھا لیکن اسے کھانسی کی جڑی، نبی ﷺ نے ان کی لاش دیکھ کر پوچھا کیا اس نے اس میں سے کچھ کھا لیا بھی ہے؟ صحابہ جھگڑنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ عز و جل کے جسم کے کسی حصے کو آگ میں داخل نہیں کرنا چاہتا، پھر نبی ﷺ نے ان کی لاش کو سامنے رکھ کر ان کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر ایک انصاری کا جنازہ لایا گیا اور حضرت خزیمہ کے پہلو میں رکھ دیا گیا، نبی ﷺ نے ان کی بھی نماز جنازہ پڑھائی، پھر انصاری کا جنازہ لایا گیا اور حضرت خزیمہ کے پہلو میں رکھ دیا گیا، پھر ایک اور جنازہ لاکر حضرت امیر خزیمہ کے پہلو میں رکھ دیا گیا اور نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر اس کا جنازہ لایا گیا اور حضرت خزیمہ کے پہلو میں رکھ دیا گیا، اس طرح اس دن حضرت خزیمہ کی نماز جنازہ پڑھ کر ادا کی گئی۔

”مسند احمد“ کے محقق شیخ شعیب ارتووط نے اس حدیث کو ”حسن لغیرہ“ کہا ہے۔<sup>(1)</sup>

ترجمہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ اُحد کے دن خواتین مسلمانوں کے پیچھے تھیں اور مشرکین کے زخموں کی دیکھ بھال کر رہی تھیں، اگر میں قسم کھا کر کہوں تو میری قسم صحیح ہوگی (اور میں اس میں حاضری نہیں ہوں گا) کہ اُس دن ہم میں سے کوئی شخص دنیا کا خواہش مند نہ تھا، یہاں تک کہ اللہ نے یہ آیات نازل فرمادی، ”تم میں سے بعض لوگ دنیا چاہتے ہیں اور بعض لوگ آخرت، پھر اللہ نے تمہیں اُن سے پھیر دیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے۔“

جب نبی ﷺ کے صحابہ نے حکم نبوی کی مخالفت کرتے ہوئے اُس کی تعمیل نہ کی تو نبی ﷺ صرف نو (9) افراد کے درمیان تیار رہ گئے جن میں سات انصاری اور دو قریشی تھے، دسویں خود نبی ﷺ تھے، جب مشرکین نے نبی ﷺ پر ہجوم کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا، ”یا اللہ اُس شخص پر اپنی رحمتیں نازل فرما جو انہیں ہم سے دور کرے“، یہ سن کر ایک انصاری آگے بڑھا، کچھ دیر قتال کیا اور شہید ہو گیا، اس طرح ایک-ایک کے ساتوں انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم

1. مسند احمد (عربی)، 419-418/7، رقم: 4414



شہید ہو گئے، یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔“

تھوڑی دیر بعد ابوسفیان آیا (جنہوں نے اُس وقت تک اسلام قبول نہیں کیا تھا) اور ’ہبل کی جے‘ کاری کا نعرہ لگانے لگا، نبی ﷺ نے فرمایا تم اسے جواب دو کہ ”اللہ ہی بلند و برتر اور بزرگ ہے“، ابوسفیان کہنے لگا کہ ”ہمارے پاس ’عُزّیٰ‘ (ایک بُت) ہے، تمہارا کوئی ’عُزّیٰ‘ نہیں“، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے جواب دو کہ اللہ ہمارا مولا ہے اور کافروں کا کوئی مولا نہیں۔“ پھر ابوسفیان نے کہا، آج کا دن ”جنگِ بدر“ کا بدلہ ہے، ایک دن ہمارا اور ایک دن ہم پر، ایک دن ہمیں تکلیف ہوئی اور ایک دن ہم خوش ہوئے، حنظلہ - حنظلہ کے بدلے، فلاں فلاں کے بدلے اور فلاں فلاں کے بدلے،“ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں اور ہم میں پھر بھی کوئی برابری نہیں، ہمارے مقتولین زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں جب کہ تمہارے مقتولین جہنم کی آگ میں سزا پاتے ہیں۔“

پھر ابوسفیان نے کہا کہ ”کچھ لوگوں کی لاشوں کا ’مثلہ‘ کیا گیا ہے، یہ ہمارے سرداروں کا کام نہیں ہے، میں نے اس کا حکم دیا اور نہ ہی اس سے روکا، میں اسے پسند کرتا ہوں اور نہ ہی ناگواری ظاہر کرتا ہوں، مجھے یہ برا لگا اور نہ ہی خوشی ہوئی۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب دیکھا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کر دیا گیا تھا، اور ابوسفیان کی بیوی ہندہ (یعنی ابو یزید معاویہ کی ماں) نے اُن کا جگر نکال کر اُسے چبایا تھا لیکن اُسے کھا نہیں سکی تھی۔ نبی ﷺ نے اُن کی لاش دیکھ کر پوچھا، ”کیا اُس نے اس میں سے کچھ کھایا بھی ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا: ”نہیں“، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جلّ جلالہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے جسم کے کسی حصے کو آگ میں داخل نہیں کرنا چاہتا“، پھر نبی ﷺ نے اُن کی لاش کو سامنے رکھ کر اُن کی نمازِ جنازہ پڑھائی، پھر ایک انصاری کا جنازہ لایا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھ دیا گیا، نبی ﷺ نے اُن کی بھی نمازِ جنازہ پڑھائی، پھر انصاری کا جنازہ اُٹھا لیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ وہیں رہنے دیا گیا۔ پھر ایک اور جنازہ لا کر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھا گیا اور نبی ﷺ نے اُس کی نمازِ جنازہ بھی پڑھائی، پھر اُس کا جنازہ اُٹھا لیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ وہیں رہنے دیا گیا، اس طرح اُس دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ ستر مرتبہ ادا کی گئی۔ (۱)

”مسند احمد“ کے محقق احمد محمد شاہ نے اس حدیث کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (۲)

1. مسند احمد (اردو)، 2/765-766، رقم: 4414

2. مسند احمد (عربی)، 4/250-251، رقم: 4414







”ابن اسحاق اپنے بیان میں کہتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو جواب دیا تو اُس نے اُن سے کہا کہ ”ذرا یہاں آؤ“، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے کہا کہ ”جاؤ! دیکھو وہ کیا کہتا ہے“ عمر رضی اللہ عنہ اُس کے پاس آئے، ابوسفیان نے اُن سے کہا، ”اے عمر! میں تم کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم سچ بتاؤ کہ کیا واقعی ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر دیا؟“

”عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، ”بخدا، ہرگز نہیں، وہ اس وقت بھی تمہاری گفتگو سن رہے ہیں“ ابوسفیان نے کہا، ”تم کو میں ابن قمیہ سے زیادہ صادق القول سمجھتا ہوں اور اُس کے اس دعوے کے مقابلہ میں کہ اُس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر دیا ہے تمہارے بیان کو زیادہ صحیح سمجھتا ہوں“، اس کے بعد اُس نے بلند آواز میں کہا، ”تمہارے مقتولین میں ’مقطوع الاعضاء‘ لوگ ہیں (یعنی مقتولین کے اعضاء کاٹ دیے گئے ہیں)، مگر میں نے نہ اُس کی اجازت دی تھی اور نہ ممانعت کی تھی، اس لیے اس فعل کو نہ میں نے اچھا سمجھا نہ برا۔“ حالانکہ بنو حارث بن عبد مناة کے طیس بن زیان نے جو اُس روز حبش کا افسر تھا خود ابوسفیان بن حرب کو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے جڑے میں نیزے کی انی بھونک کر یہ کہتے سنا، ”لے! اس کا مزہ چکھ“ اور پھر اُس نے کہا، ”اے بنو کنانہ دیکھتے ہو، یہ قریش کا سردار اپنے عزیز قریب کے ساتھ وہ سلوک کر رہا ہے جو ذبح کردہ جانور کے گوشت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔“ ابوسفیان نے اُس سے کہا، ”خاموش رہ، اس بات کو اب کسی سے بیان نہ کرنا مجھ سے لغزش ہو گئی۔“ (۱)

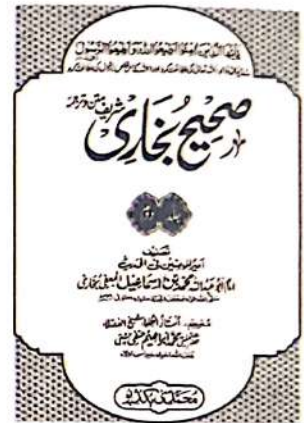
1. تاریخ طبری (عربی)، 2/71

2. تاریخ طبری (اردو)، 1/645-646

## اُحد میں نبی کریم ﷺ کے زخم اور سیدہ فاطمہ زہراء و امام مولا علی رضی اللہ عنہما

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”صحیح“ میں حدیث نقل کی ہے:

بشار و ضعیف (درجہ اول)	۵۹۳	کتاب المغازی
۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ خَلِّفًا يَتَقَوَّبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسَآلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا	(1251) ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس حال میں سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کے متعلق دریافت کیے گئے تو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا زخم مبارک دھوتا تھا اور کون پانی ڈالتا تھا اور کس چیز سے دوائی کی گئی۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت فاطمہ الزہراء بنت رسول اللہ ﷺ آپ کے زخم کو دھوتی تھیں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ڈھال کے ساتھ پانی ڈالتے تھے۔ جب حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون زیادہ بہہ رہا ہے تو آپ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس سے زخم بھر دیا تو خون رُک گیا۔ غزوہ اُحد کے دن آپ ﷺ کے سامنے والے چار دانتوں کو شہید کر دیا گیا اور آپ کے چہرے پر نور کوڑی کر دیا گیا اور آپ کے سر مبارک کا خود کوڑی کر دیا گیا۔	۵۹۳
بشار و ضعیف (درجہ دوم)	۵۹۳	کتاب المغازی
وَاللَّهُ يَسِّرُ تَلَاغِيهِ مَنْ كَانَ يُغِيلُ خُرُجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَيَسْأَلُ دُوبِيَّ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغِيْلُهُ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِخْنِ لَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كُفْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ خِصْبٍ فَاسْرَقَتْهَا وَاصْفَتْهَا فَاسْتَسَنَّ الدَّمُ وَخَبِرَتْ رَبَابِيَةَ بِنْتُ سَعْدٍ وَخَبِرَتْ الْبَيْضَةَ عَلَى زَأْبٍ	۵۹۳	کتاب المغازی



نوٹ: اس حدیث میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ فاطمہ کے نام کے ساتھ ”علیہا السلام“ لکھا ہے۔

ترجمہ

ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس حال میں سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کے متعلق دریافت کیے گئے تو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں پہچانتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کا زخم مبارک دھوتا تھا اور کون پانی ڈالتا تھا اور کس چیز سے دوائی کی گئی۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت فاطمہ الزہراء علیہا السلام بنت رسول اللہ ﷺ آپ کے زخم کو دھوتی تھیں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ڈھال کے ساتھ پانی ڈالتے تھے۔ جب حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام نے دیکھا کہ پانی سے خون زیادہ بہہ رہا ہے تو آپ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس کو جلایا اور اس سے زخم بھر دیا تو خون رُک گیا۔ غزوہ اُحد کے دن آپ کے سامنے والے چار دانتوں کو شہید کر دیا گیا اور آپ کے چہرے پر نور کو زخمی کر دیا گیا اور آپ کے سر مبارک کا خود (سر پر پہننے کی لوہے کی ٹوپی) توڑ دیا گیا۔<sup>(۱)</sup>

۱. صحیح بخاری (اردو)، 2/593-594، رقم: 1251، انٹرنیشنل نمبر: 3703



امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اہل بیت کے ناموں کے ساتھ لفظ  
”علیہ السلام“ کا استعمال

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ  
الإمام أبو عبد الله محمد بن إسماعيل  
ابن إبراهيم بن المغيرة بن بزرزبه  
البخاري المصنف  
المتوفى ٢٥٦ هـ

مُفَقَّهٌ حَدِيثُهُ بِالْشَّكْلِ الْكَامِلِ  
مُفَقَّهٌ كَتَبَ وَالْأَبْوَابُ وَالْأَحَادِيثُ

جزء ١ من ١٠ أجزاء  
مؤلف: محمد بن إسماعيل البخاري

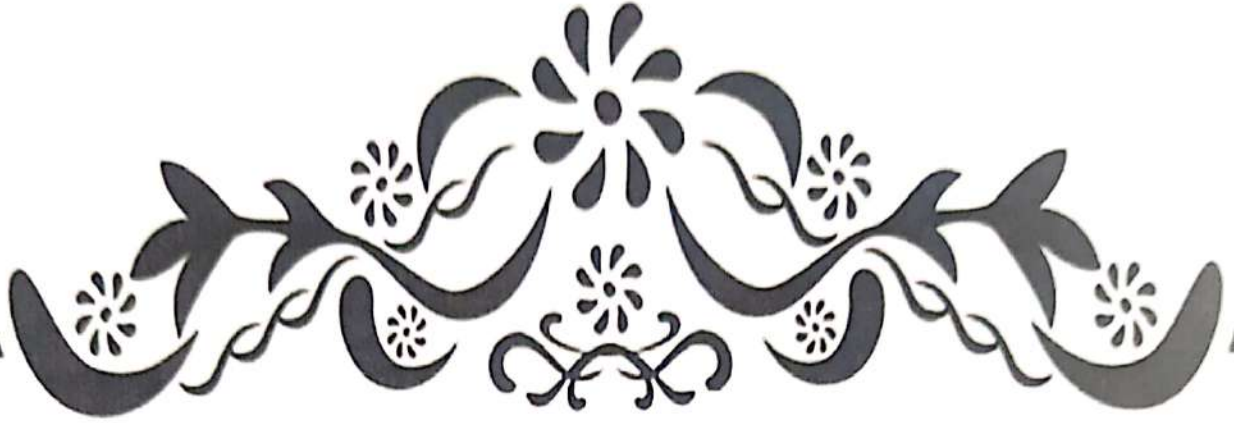
دار الكتب العلمية  
Dar al-Kitab al-Jamila  
DKJ  
جميع الحقوق محفوظة © ١٤٢٥ هـ / ٢٠٠٤ م  
توزيع: دار الكتب العلمية - بيروت - لبنان  
جميع الحقوق محفوظة © ٢٠٠٤ م / ١٤٢٥ هـ

کیا ہے۔









## باب - 7

# صلح امام حسن رضی اللہ عنہ







خلیفہ راشد سیدنا امام مولا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور آپ رضی اللہ عنہ کا اپنی خلافت کے دور میں ہوئی تمام جنگوں میں حق پر ہونا صحیح احادیث کی روشنی میں واضح ہو چکا ہے اور یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ اب جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کی تو پھر خلیفہ راشد سیدنا امام حسن نے اُن کے ساتھ صلح کیوں کی؟

• کیا امام حسن رضی اللہ عنہ شروع سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح چاہتے تھے؟

• کیا صلح کی پیشکش امام حسن رضی اللہ عنہ نے کی تھی؟

• کیا امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جن سے اُن کے والد مولا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ لڑی تھی، اُن کی بیعتِ اطاعت کر لی تھی؟ ان تمام سوالوں کے جواب اس باب میں پیش کیے جا رہے ہیں۔



## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جن سے مولا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی اُن سے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کیوں کی؟

اب سوال یہ اُٹھتا ہے کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کی اور اُس جنگ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بزبانِ رسولِ خدا ﷺ حق پر تھے اور یہ جنگ قرآن کی تاویل پر تھی تو پھر سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے دشمن سے صلح کیوں کی؟

قارئینِ کرام! پھر سے ایک بار یہ بات ذہن میں رکھ لیجیے کہ ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے جس کو ہم قرآن سے ثابت کریں گے۔

## امام حسن رضی اللہ عنہ کا قرآن پر عمل : صلحِ امام حسن میں

شہادتِ امام مولا علی رضی اللہ عنہ کے بعد جب سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام نے خلیفہ نامزد کیا تو سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے والدِ گرامی مولا علی رضی اللہ عنہ کے طریقے پر چلتے ہوئے اسی ”سورہ حجرات“ کی آیت پر عمل کرتے ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کی تیاری شروع کر دی۔

قارئین کرام! یہاں غور کیجیے گا! امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بغاوت کو کچلنے کی تیاری امام حسن رضی اللہ عنہ نے بھی شروع کر دی، یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جنگ کی دعوت امام حسن رضی اللہ عنہ دے رہے ہیں۔ یعنی امام حسن رضی اللہ عنہ ”سورہ حجرات“ کی آیت اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل پیرا تھے اور چالیس ہزار کے لشکر کے ہمراہ جنگ کے لیے تیار تھے۔ تو پھر ایسا کیا ہوا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کی؟ کیا وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خود سے زیادہ خلافت کا اہل سمجھتے تھے؟ بالکل نہیں۔

مگر حقیقت میں یوں ہوا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُس وقت خود سامنے سے چل کر امام حسن رضی اللہ عنہ کو صلح کا پیغام بھیجا جس سے امام حسن رضی اللہ عنہ قرآن کی ”سورہ انفال“ کی آیت 61 پر عمل پیرا ہوئے جو اس طرح ہے:

﴿وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (٦١)

اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں (صلح چاہیں) تو تم بھی جھکو اور اللہ پر بھروسہ رکھو، بیشک وہی ہے سنا جانتا۔



﴿وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي آيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ﴾ (٦٢)

اور اگر وہ تمہیں فریب دینا (دھوکا دینا) چاہیں تو بیشک اللہ تمہیں کافی ہے، وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا (قوت دی) اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا۔<sup>(۱)</sup>



اس ”سورہ انفال“ میں اللہ کافروں کے بارے میں اس آیت - 61 کے ماتحت فرما رہا ہے کہ اگر وہ یعنی کافر سامنے سے صلح کی پیشکش کریں تو تم بھی اُن سے صلح کرو۔

قارئین کرام! جب قرآن میں اللہ کافروں سے صلح کا یہ حکم دے رہا ہے تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور اُن کا گروہ تو مسلمان ہے جب وہ سامنے سے صلح کی پیشکش کرتے تو پھر امام حسن رضی اللہ عنہ قبول کیوں نہ کرتے؟ کیوں کہ اگر قبول نہ کرتے تو یہ قرآن کی خلاف ورزی ہوتی اور قرآن کی تفسیر کو امام مولا علی رضی اللہ عنہ، امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے زیادہ کون سمجھے گا کہ جو صاحب قرآن کے سائے میں پلے بڑے ہیں۔

ہم یہاں پر مشہور اہل حدیث عالم مولانا اسحاق صاحب کے خطبوں کی کتاب ’مقصدِ حسین‘ سے ”سورہ انفال“ کی آیت 61 اور 62 کی تفسیر بیان کر رہے ہیں، مولانا اسحاق صاحب فرماتے ہیں:

’اب ذرا سورہ انفال کی آیت 61 اور 62 پڑھیں، جو لوگ شروع سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کر رہے تھے اور اُن کی عداوت چھپی ہوئی نہ تھی، اُن کے بارے میں اللہ ﷻ نے فرمایا کہ اِن لوگوں کی دشمنی اگرچہ بالکل واضح ہے اور آئندہ بھی باز آنے والے نہیں ہیں، یہ دھوکا کریں گے، اُن سب باتوں کے باوجود حکم ہوا کہ اگر کفار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ جنگ میں بھی صلح کی پیشکش کریں تو اُن سے صلح کر لیں، اسلام پر عمل کرنا پُل صراط سے گزرنا ہے، اسلام اخلاقیات کا پابند ہے جب کہ سیاسی چالیں اور ہیں۔ اگر کفار سے اُن کی پیشکش کے باوجود صلح نہ کریں تو اُن کو یہ پروپیگنڈہ کرنے کا موقع مل جائے گا کہ مسلمان دہشت گرد ہیں صلح سے نفور ہیں اور صرف فساد چاہتے ہیں۔ فرمایا اگر کافر صلح کی طرف مائل ہو تو تم بھی صلح کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھی بھروسہ رکھو (اگرچہ اللہ ﷻ کو معلوم ہے کہ کفار مکہ اور یہود باز نہ آئیں گے مگر صلح کا حکم فرمایا کیوں کہ صلح نہ کرنے سے بدنامی ہوگی، اللہ ﷻ سب کچھ دیکھنے والا جاننے والا ہے، اگر کافر صلح کے پردے میں دھوکہ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں اور یہ صلح صرف چال ہے تو آپ یہ بدنامی نہ لیں کہ مسلمان صلح کرنا جانتے نہیں ہیں) اللہ تیرے لیے کافی ہے۔

یہ قرآن کا ہی حکم تھا کہ خندق کی جنگ لڑنے اور کفار کو بے بس کر دینے کے بعد حدیبیہ کے مقام پر کفار نے صلح کی پیشکش کی تو فوراً منظور فرمائی ورنہ اشارہ فرماتے تو جانثار کفار کی بوٹیاں اڑا دیتے کیوں کہ وہ کافر وہی تو تھے جو کئی دفعہ

بار چکے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا صلح کر لیں، نبی ﷺ نے صلح کی اور ایسی شرطوں پر کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے محدث نے اُن شرطوں پر احتجاج کیا جیسے اللہ ﷻ نے پہلے ہی فرما دیا تھا، کفار نے صلح کے بعد دھوکا کیا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے صلح کرنے والوں نے بھی دھوکا کیا۔

اس کے بعد مولانا اسحاق صاحب آگے فرماتے ہیں:

’کچھ مؤرخین (Historian) نے جھوٹ لکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بنتے ہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو صلح کی پیشکش کے خط لکھنا شروع کر دیے۔ صحیح بخاری اور دوسری کتابیں پڑھو، کیا حسن رضی اللہ عنہ نے ایک بار بھی صلح کی پیشکش کی؟ مؤرخین نے مزید یہ جھوٹ بولا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بزدل آدمی تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اُن کو جنگ سے روکتے رہے۔ اس طرح جھوٹ لکھ کر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی شخصیت کو داغ دار کر دیا جب کہ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے ایک دن بھی امیر معاویہ کو صلح کی پیشکش نہیں کی بلکہ خود امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے صلح کی پیشکش کی تھی۔‘ (1)

قارئین کرام! ایک اہل حدیث عالم نے یہاں برجستہ حق بلند کیا کہ جس طرح صلح حدیبیہ کو نبی ﷺ نے قبول کیا بالکل اُسی طرح سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سامنے سے صلح کی پیشکش کی تو اُسے قبول کر کے قرآن اور نبی ﷺ کی سنت پر عمل کیا اور جس طرح مولا علی رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کر کے نبی ﷺ کے قرآن کی تاویل کے لیے جنگ کرے گا، الفاظ کو سچا ثابت کیا بالکل اُسی طرح سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر کے فرمانِ نبی ﷺ کہ ’میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ ﷻ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے گا‘ الفاظ کو سچا ثابت کیا۔

1. مولانا محمد اسحاق، مقصدِ حسین (اردو)، صفحہ: 242 سے 243



## صلح کا واقعہ

جیسے ہی صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت نے سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو خلیفہ منتخب کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اہل شام کے ساتھ امیر المؤمنین سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے روانہ ہو گئے۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس اقدام پر مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی لکھتے ہیں :

’جناب امیر (سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ) اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں بہت قدیم اختلاف چلا آ رہا تھا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اُن کی حیات ہی میں عالم اسلام پر حکومت کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے لیکن جناب امیر علیہ السلام کی زندگی میں یہ خواب منت کش تعبیر نہ ہوا، آپ کی وفات کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ جذبہ دفعتاً نہایت شدت سے ابھر آیا۔<sup>(1)</sup>

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلے عبد اللہ بن عامر بن گریز کو ’مقدمۃ الجیش‘ کے طور پر آگے روانہ کر دیا اور پھر خود بھی فوج لے کر پہنچ گئے۔ افسوس کہ انہوں نے اس کا کچھ خیال نہ کیا کہ فرزندِ رسول جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لختِ جگر ہیں، اُن پر حملہ اور فوج کشی کرنا کیسا ہے؟ اور اُن کی اولاد و خاندان پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟ ادھر امیر المؤمنین سیدنا امام حسن علیہ السلام اہل عراق کے ساتھ روانہ ہوئے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

فَقَاتِلُوا آلَ بَنِي نَفِثٍ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ

”تو اُس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔“<sup>(2)</sup>



چنانچہ ارضِ کوفہ کی ایک منزل پر دونوں کا آمنہ سامنا ہوا جہاں امیر المؤمنین سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ پہاڑوں سا لشکر لے کر آئے۔

1. معین الدین احمد فی سیر الصحابة (اردو): 04/21

2. سورة الحجرات، 49:09، ترجمہ: کنز الایمان

صالح امام حسن رضی اللہ عنہ صحیح بخاری سے



## ترجمہ

ابو موسیٰ (اسرائیل بن موسیٰ بصری) سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، ”اللہ جلّ جلالہ کی قسم! حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے پہاڑوں کی طرح لشکر لے کر آئے ہیں۔ عمرو بن عاص نے کہا، میں دیکھتا ہوں وہ ایسا لشکر لے کر آئے ہیں جب تک وہ اپنے مد مقابل کا صفایا نہ کر دیں اُس وقت تک واپس نہ جائیں گے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، جو دو مردوں (معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے بہتر تھے، عمرو بن عاص سے کہا: ”اگر حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے لشکر نے ہمارے لشکر کو اور ہمارے لشکر نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لشکر کو قتل کر دیا تو لوگوں کے اُمور کی نگرانی کون کرے گا؟ (یعنی دونوں تقدیروں پر اللہ کے نزدیک میں ہی مطالبہ کیا جاؤں گا) اُن کی عورتوں کی کفالت کون کرے گا، اُن کی جائیدادوں یا اُن کے بچوں اور بوڑھوں کی حفاظت کون کرے گا؟“ اور اُن کی طرف قریش کے قبیلے بنو شمس سے دو آدمی عبد الرحمن بن سمرہ (بن حبیب) اور عبد اللہ بن عامر بن گریز بھیجے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم دونوں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور صلح پیش کرو اور اُن سے بات کرو اور اُن کو صلح کی طرف مائل کرو، وہ دونوں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اُن سے بات چیت کی اور صلح کرنا چاہی، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں سے فرمایا، ”ہم عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی اولاد ہیں (یعنی جود وسخا ہماری جہلت ہے) اور یہ مال ہم نے (بسبب خلافت) حاصل کیا (جو ہم اہل وحوشی پر خرچ کرتے ہیں) اور یہ اُمّت اپنے خونوں میں لتھڑ جائے گی (یعنی ایک دوسرے کو قتل کریں گے)۔“ اُن دونوں نے کہا، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے صلح پیش کرتے ہیں اور آپ کے ساتھ صلح چاہتے ہیں۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اس کا ضامن کون ہوگا؟“ اُن دونوں نے کہا، ”ہم (جو بات کر رہے ہیں) اُس کے ضامن ہیں۔“ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جس چیز کے متعلق دریافت کیا اُنہوں نے کہا، ”ہم اُس کی ذمہ داری لیتے ہیں۔“ لہذا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا، ”میں نے ابوبکرہ (نضیع بن حارث) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر شریف پر دیکھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کبھی اُن کی طرف متوجہ ہو کر

فرماتے، ”میرا یہ بیٹا سردار ہے، اور بالیقین اللہ جل جلالہ ان کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔“ ابو عبد اللہ (یعنی امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا، ”مجھ سے علی بن عبد اللہ (مدنی) نے کہا، حسن بصری کا ابو بکرہ سے سماع اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔“ (1)

### تشریح

بخاری کی اس حدیث کی تشریح میں ہم آپ کے سامنے اہل سنت کے جلیل القدر محدثین و شارح کی روایتیں پیش کر رہے ہیں:

اس حدیث میں مذکور ہے:

1. فقال عمرو ابن العاص إني لأرى كتائب لا تولي حتى تقتل أقرانها

### ترجمہ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں دیکھتا ہوں وہ ایسا لشکر لے کر آئے ہیں جب تک وہ اپنے مد مقابل کا صفایا نہ کر دیں اُس وقت تک واپس نہ جائیں گے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ اہل شام نے سوچا امام حسن رضی اللہ عنہ جو کچھ بھی ہوں گے علی رضی اللہ عنہ تو نہ ہوں گے سو آپ رضی اللہ عنہ پر فوج کشی کر دی معاذ اللہ! امام حسن رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ تو نہ تھے پر آپ صرف حسن رضی اللہ عنہ بھی نہ تھے، آپ رضی اللہ عنہ مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و مولا علی رضی اللہ عنہ کے شہزادے تھے جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیبت و سرداری عطا فرمائی تھی اور مزید یہاں آپ کے ساتھ پہاڑوں سا لشکر تھا جس نے ایک بار پھر جنگِ صفین کی یاد دلا دی جس کے پیشِ نظر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ اپنے مخالفین کو مارے بغیر نہیں لوٹے گا، چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو کام صفین میں کیا تھا یعنی قرآن کو نیزوں پر اٹھا کر مولا علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں پھوٹ ڈال کر اپنی جانیں اور حکومتِ شام بچالی تھی ٹھیک اُسی طرح یہاں بھی صلح کی پیشکش کر دی۔



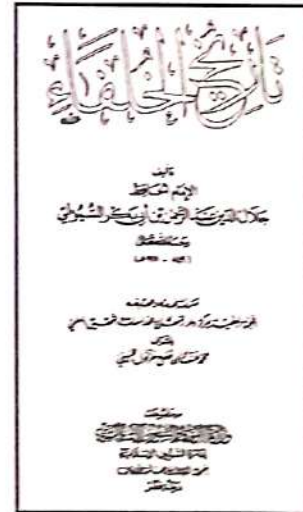
2. فقال له معاوية - وكان الله خير الرجلين - أي عمرو إن قتل هؤلاء هؤلاء  
وهؤلاء هؤلاء من لي بأمور الناس من لي بنسائهم

ترجمہ

حضرت امیر معاویہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے لشکر نے ہمارے لشکر کو اور ہمارے لشکر نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لشکر کو قتل کر دیا تو لوگوں کے امور کی نگرانی کون کرے گا؟  
اس سے معلوم ہوا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس وقت بھی لوگوں کے امور کی نگرانی یعنی حکومت کے حریص تھے، وہ لوگوں پر کسی بھی حال میں حکمرانی چاہتے تھے۔

حکومت کے حرص کے بارے میں آپ خود بھی بیان کرتے ہیں:  
عبدالملک بن عمر بیان کرتے ہیں کہ خود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں مسلسل خلافت کی حرص (طمع) میں مبتلا رہا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے معاویہ رضی اللہ عنہ! اگر تم بادشاہ بن جاؤ تو لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔<sup>(۱)</sup>

وأخرج أحمد في «مستدرك» عن العرياض بن سارية : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : « اللهم ! علم معاوية الكتاب والحساب ، وقبض العنقب »<sup>(۱)</sup> .  
وأخرج ابن أبي شيبة في «المصنف» ، والطبراني في «الكبير» عن عبد الملك بن عُمير قال : قال معاوية : ما زلت أطمع في الخلافة منذ قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم : « يا معاوية ! إذا ملكْتَ . . فلتُخين »<sup>(۲)</sup> .  
وكان معاوية رجلاً طويلاً أبيض ، جميلاً مهياً .  
وكان عمر ينظر إليه فيقول : « هتافا كسرى العرب »<sup>(۳)</sup> .  
وعن علي قال : ( لا تكروها إمرة معاوية ! فإنكم لو قتلتموه . . لرأيتكم الرؤوس تنشق عن كواهلها )<sup>(۴)</sup> .  
وقال المقبري : ( تعجبون من دعاء هرقل وكسرى وتذعنون معاوية !؟ )<sup>(۵)</sup> .  
وكان يضرب بحلمه العنقب ، وقد أفرد ابن أبي الدنيا وأبو بكر بن أبي عاصم تصنيفاً في حلم معاوية .  
قال ابن عون : ( كان الرجل يقول لمعاوية : والله ! لتستعين بنا يا معاوية ، أو لتقومك ، فيقول : بمانا ؟ فيقولون : بالخشب ، فيقول : إذن نستعين )<sup>(۶)</sup> .  
وقال قيس بن جابر : ( صحبت معاوية ، فما رأيت رجلاً أقتل حليماً ، ولا ألبساً جهلاً ، ولا أبعداً ثمة )<sup>(۷)</sup> .  
ولما بعث أبو بكر الجيوش إلى الشام . . سار معاوية مع أخيه يزيد بن



(۱) مستدرک (۱/۱۲۷) .  
(۲) مصنف ابن ابی شیبہ (۳/۲۱۲۵۸) . وقسم الکبیر (۳۶۱/۱۹) .  
(۳) أخرجه ابن عساکر في «تاريخ دمشق» (۱۱۵/۵۹) . وقطر «تاريخ الإسلام» (۳۶۱/۱) .  
(۴) أخرجه ابن عساکر في «تاريخ دمشق» (۱۵۲/۵۹) . وقطر «تاريخ الإسلام» (۳۶۱/۱) .  
(۵) أخرجه ابن عساکر في «تاريخ دمشق» (۱۱۵/۵۹) . وقطر «تاريخ الإسلام» (۳۶۱/۱) .  
(۶) أخرجه ابن عساکر في «تاريخ دمشق» (۱۸۵/۵۹) . وقطر «تاريخ الإسلام» (۳۶۵/۱) .  
(۷) أخرجه ابن عساکر في «تاريخ دمشق» (۱۸۵/۵۹) . وقطر «تاريخ الإسلام» (۳۶۵/۱) .

نیز علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، ”مروی ہے کہ: جب سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ فرمایا کہ اگر تو کبھی حکمران بن جائے تو لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اُس وقت سے میرے دل میں لالچ پیدا ہو گیا تھا۔“ (1)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکومت کی اس قدر حرص تھی کہ عوام کو بھی یہ کہنا پڑا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر حکومت کا میٹھا کوئی نہیں ملا۔ چنانچہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی ”دلائل النبوة“ اور ”تاریخ بخاری“ میں معمر سے روایت ہے کہ:

’میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو حکومت کا میٹھا نہیں پایا۔‘

### 3. فقال اذهباً الى هذا الرجل فاعرضاً عليه وقولا له واطلباً اليه

ترجمہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ’تم دونوں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور صلح پیش کرو اور اُن سے بات کرو اور اُن کو صلح کی طرف مائل کرو۔‘

اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ کو صرف حکومت چاہیے تھی کیوں کہ آپ نے جو صلح کا پیغام بھیجا تھا اُس میں آپ نے یہ شرط پیش کی کہ اگر اُن کو کوئی حادثہ پیش آ گیا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ زندہ رہیں تو وہ خلافت اُن کو سونپ دیں گے۔ جب کہ آپ کو چاہیے تھا کہ آپ امیر المؤمنین سیدنا حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں بیعت کر کے اس فتنے اور خوں ریزی کو روکتے نہ کہ خون عثمان کی آڑ میں مسلمانوں کا خون بہاتے حالانکہ جنگِ صفین میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مولا علی رضی اللہ عنہ نے خلقِ خدا کا ناحق خون بہانے کے بجائے باہم جنگ کرنے کو کہا تا کہ فیصلہ ہو جائے۔ چنانچہ مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی جنگِ صفین کے حالات میں لکھتے ہیں کہ ’حیدر کرار رضی اللہ عنہ خود فوج کے آگے تھے اور اس جانبداری سے لڑ رہے تھے کہ حریف کی صفیں چیرتے ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مسورہ تک پہنچ گئے، آپ کی زبان پر یہ رجز جاری تھا:

أضربهم ولا أرى معاوية الجاحظ العين العظيم الحاوية

قریب پہنچ کر پکار کر کہا: ’معاویہ رضی اللہ عنہ خلقِ خدا کا خون گراتے ہو تو، آؤ ہم تم باہم اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کر لیں۔‘ اس مبارزت پر عمرو بن عاص اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے حسبِ ذیل مکالمہ ہوا:



عمرو بن عاص: 'بات انصاف کی ہے۔'

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: 'خوب کیا انصاف ہے؟ تم جانتے ہو کہ جو اُس شخص کے مقابلے میں جاتا ہے پھر زندہ نہیں بچتا۔'

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ: جو کچھ ہو، تاہم مقابلے کے لیے نکلنا چاہیے۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: تم چاہتے ہو کہ مجھے قتل کرا کے میرے منصب پر قبضہ کرو۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اعراض پر عمرو بن عاص خود شیر خدا کے مقابلے کے لیے نکلے، دیر تک دونوں میں تیغ و سنان کا رد و بدل ہوتا رہا، ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا وار کیا کہ اُس سے سلامت بچنا ناممکن تھا، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اس بدحواسی کے ساتھ گھوڑے سے گر کے بالکل برہنہ (بن کپڑوں کے) ہو گئے۔ فاتح خیبر نے اپنے حریف کو برہنہ (بن کپڑوں کے) دیکھ کر منہ پھیر لیا اور زندہ چھوڑ کر واپس چلے گئے۔<sup>(1)</sup>

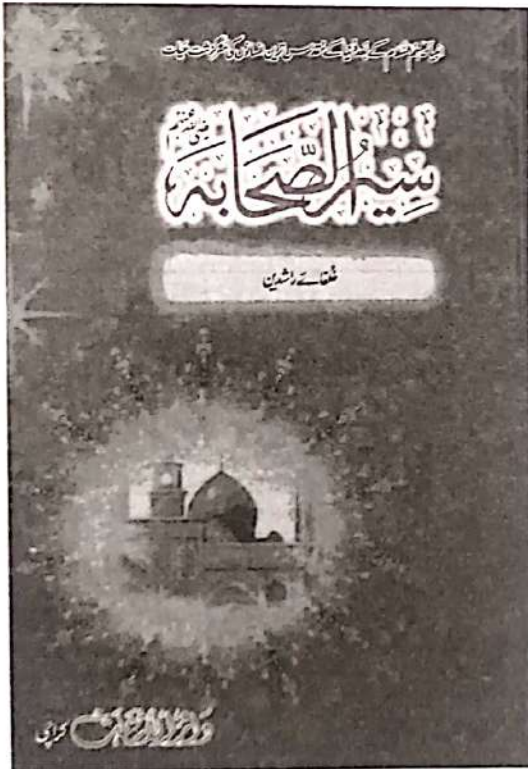
خلفائے راشدین

۲۳۳

فاتح خیبر نے اپنے حریف کو برہنہ دیکھ کر منہ پھیر لیا اور زندہ چھوڑ کر واپس چلے آئے۔

۲۳۲

خلفائے راشدین



حضرت ابوالدرداءؓ کیا عین موطنی نے قتل کیا ہے؟  
امیر معاویہؓ قتل تو نہیں کیا ہے، قتل کو پناہ دی ہے، اگر وہ ان کو میرے پروردگار میں تو سب سے پہلے بیت کرنے کو تیار ہوں۔

اس گفتگو کے بعد حضرت ابوالدرداءؓ اور حضرت ابوامامہؓ حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور امیر معاویہؓ کی شراکت سے مطلع کیا۔ اسے سن کر تقریباً بیس ہزار سپاہیوں نے طلوی فوج سے نکل کر کہا کہ "ہم سب عثمانؓ کے قاتل ہیں۔" حضرت ابوالدرداءؓ اور حضرت ابوامامہؓ نے یہ رنج دیکھا تو لشکر کا چھوڑ کر ساطی علاقہ کی طرف چلے گئے اور اس جنگ میں کوئی حصہ نہیں لیا۔

غرض پہلی وجہ سے آخری حرم سے ایک طرفین سے سکون رہا اور کوئی قاتل ذکر مہر کر پیش نہ آیا۔ آٹھ ستر سے پچاس ہزار نو جنگ شروع ہوئی اور اس قدر خونریزی لڑائیاں جوش آئیں کہ ہزاروں عورتیں ہوا اور ہزاروں بچے تھیم ہو گئے۔ پھر بھی اس خاندان کی کافیتہ نہ ہوا۔ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے اس طوالت سے تنگ آ کر اپنی فوج کے سامنے نہایت پر جوش تقریر کی اور اس کو فیصلہ کن جنگ کے لئے ابھارا۔ تمام فوج نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ اس تقریر کو لپیک کہا اور اپنے حریف پر اس زور سے حملہ کیا کہ شامی فوج کی صفیں درہم برہم ہو گئیں اور بڑے بڑے بہادروں کے پاؤں اکٹھے ہو گئے۔ حیرانہ اور خوفناک آگے تھے اور اس جانبازی سے ٹر رہے تھے کہ حریف کی صفیں جیتے ہوئے امیر معاویہؓ کے مقصود تک پہنچ گئے۔ آپؓ کی زبان پر یہ رجز جاری تھا:

احضر بھیم ولا یری معاویہ  
الحاحظ العین العظیم الحاوۃ  
قریب پہنچ کر پکار کر کہا "معاویہ! غلط خدا کا خون سرائے ہو، آؤ ہم تم باہم اپنے بھگڑوں کا فیصلہ کریں۔"

اس مبارزت پر عمرو بن العاصؓ اور امیر معاویہؓ میں حسب ذیل مکالمہ ہوا:

عمرو بن العاصؓ بات انصاف کی ہے۔

امیر معاویہؓ خوب یا انصاف ہے؟ تم جانتے ہو کہ جو اس شخص کے مقابلے میں جاتا ہے پھر زندہ نہیں بچتا۔

عمرو بن العاصؓ جو تمہارا وہم مقابلے کے لئے نکلتا جاتا ہے۔

امیر معاویہؓ تم جانتے ہو کہ مجھے قتل کرا کے میرے منصب پر قبضہ کرو۔

امیر معاویہؓ کے اعراض پر عمرو بن العاصؓ خود شیر خدا کے مقابلے کے لئے نکلے۔ دیر تک دونوں میں تیغ و سنان کا رد و بدل ہوتا رہا۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ نے ایسا وار کیا کہ اس سے سلامت بچنا ناممکن تھا، عمرو بن العاصؓ اس بدحواسی کے ساتھ گھوڑے سے گر کے بالکل برہنہ ہو گئے۔

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلیفہ راشد کی بیعت نہیں کی نہ ہی صلح

اس جنگ سے پہلے بھی مولا علی رضی اللہ عنہ نے بار بار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سمجھاتے ہوئے صلح کی دعوت دی کہ کسی بھی طرح جنگ رُک جائے اور اُن خطوط میں سے ایک خط جو صلح کی دعوت دیتے ہوئے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو قاصد بنا کر اُن کے ساتھ بھیجا اُس کا مضمون یہ تھا۔

خلیفہ راشدین

۲۳۸

۲۳۹

خلیفہ راشدین

شہادت کو اپنی مقصد برآری کا وسیلہ بنایا، اگر تم کو عثمان کے قاتلوں سے انتقام لینے کا حقیقی جوش ہے تو پہلے میری اطاعت قبول کرو، اس کے بعد باضابطہ اس مقدمہ کو پیش کرو، میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق اس کا فیصلہ کروں گا۔ ورنہ تم نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ مجھ سے دھوکا اور فریب ہے۔

صلح کی دعوت

اگرچہ حضرت علیؑ کو یہ معلوم تھا کہ امیر معاویہ آپ کی خلافت تسلیم نہیں کریں گے تاہم انتقام جت کے لئے ایک دفعہ تجلّی کی دعوت دی اور جریر بن عبد اللہ کو قاصد بنا کر بھیجا، جریر ایسے وقت میں امیر معاویہ کے پاس پہنچے کہ ان کے دربار میں رؤسائے شام کا مجمع تھا، امیر معاویہ نے خط لے کر پہلے خود پڑھا پھر بپائے بلند حاضرین کو سنایا، بعد حمد و نعت کے خط کا مضمون یہ تھا:

تم اور تمہارے زیر اثر جس قدر مسلمان ہیں، سب پر میری بیعت لازم ہے کیونکہ مہاجرین و انصار نے اتفاق عام سے مجھے منصب خلافت کے لئے منتخب کیا ہے۔ ابو بکر و عمر اور عثمان کو بھی انہی لوگوں نے منتخب کیا تھا۔ اس لئے جو شخص اس بیعت کے بعد سرکشی اور اصرار کرے مجھ و جبر اطاعت پر مجبور کیا جائے گا۔ پس تم مہاجرین و انصار کی اتباع کرو یہی سب سے بہتر طریقہ ہے، ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم نے عثمان کی



تم اور تمہارے زیر اثر جس قدر مسلمان ہیں، سب پر میری بیعت لازم ہے کیوں کہ مہاجرین و انصار نے اتفاق عام سے مجھے منصب خلافت کے لئے منتخب کیا ہے۔ ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو بھی انہی لوگوں نے منتخب کیا تھا، اس لیے کوئی شخص اس بیعت کے بعد سرکشی اور اصرار کرے گا وہ جبراً اطاعت پر مجبور کیا جائے گا۔ پس تم مہاجرین و انصار کی اتباع کرو یہی سب سے بہتر طریقہ ہے، ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم نے عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کو اپنا مقصد برآری کا وسیلہ بنایا ہے، اگر تم کو عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے انتقام لینے کا حقیقی جوش ہے تو پہلے میری اطاعت قبول کرو، اس کے بعد باضابطہ اس



مقدمہ کو پیش کرو، میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق اس کا فیصلہ کروں گا، ورنہ تم نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ محض دھوکہ اور فریب ہے۔<sup>(1)</sup>

پر افسوس کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہزاروں عورتوں کو بیوہ اور ہزاروں بچوں کو یتیم کرنا تو گوارہ کر لیا پر صلح نہیں کی اور صلح کرتے بھی کیسے؟ کیوں کہ یہاں تو حکومتِ شام چھوڑنی پڑتی جو کہ سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ اُموی عمال (گورنر) کو بھی اُن کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے معزول کر دیا تھا اور یہ معزول کردہ تمام اُموی المال (گورنر) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گرد و پیش جمع ہو گئے تھے اور بعض صحابہ بھی اپنے مقاصد کے لیے اُن کے دست و بازو بن گئے تھے۔

چنانچہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ جو بیس بائیس (20-22) سال سے شام کے والی (گورنر) تھے اور اس طویل حکومت نے اُن کے دل میں استقلال و خود مختاری کی تمنا پیدا کر دی تھی، جس کے حصول کے لیے اس سے بہتر موقعہ میسر نہیں ہو سکتا تھا سو نہ آپ نے صلح کی دعوت قبول کی نہ بیعت کی، بلکہ بغاوت پر اُتر آئے اور مولا علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کی اور خود کو خلیفہ کے لقب سے ملقب کر لیا، اسی طرح انہوں نے یہاں سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما پر بھی خروج کیا۔

4. فقال لهما الحسن ابن علی انا بنو عبد المطلب قد أصبنا من هذا البال وإن هذه الأمة قد عاثت في دماءنا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: 'ہم عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی اولاد ہیں (یعنی جود و سخا ہماری جبلت ہے) اور یہ مال ہم نے (بسبب خلافت) حاصل کیا (جو ہم اہل و حواشی پر خرچ کرتے ہیں) اور یہ اُمت اپنے خونوں میں لتھڑ جائے گی (یعنی ایک دوسرے کو قتل کریں گے)۔

اس کی شرح میں علامہ ابوالحسن علی بن خلف بن بطلال فرماتے ہیں:

'حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: 'ہم بنو عبد المطلب ہیں، ہماری فطرت میں یہ ہے کہ ہم اپنے گرد لوگوں پر کرم اور سخاوت سے کام لیں، ہم نے خلافت سے اس مال کو حاصل کیا ہے اور لوگوں پر خرچ کرنا اور سخاوت کرنا ہماری عادت بن گئی ہے۔ اگر ہم خلافت کو چھوڑ دیں تو یہ ہماری عادت کے خلاف ہوگا اور ہمارے ساتھ جو لشکر ہے یہ لڑائی میں ماہر ہے، یہ بغیر رقم لیے ماننے والے نہیں ہیں، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ بغیر مال خرچ کیے فتنے کو ٹھنڈا کرنا ممکن نہیں ہے، اُن دونوں نے کہا: 'ہم آپ کے لیے ہر سال اتنا مال، اتنا غلہ اور اناج اور اتنے کپڑے مقرر کرتے ہیں اور ان کے علاوہ جو آپ کی ضرورت ہو، پھر اُن دونوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی۔'<sup>(2)</sup>

1. معین الدین احمد فی سیر الصحابہ (اردو): 01/238-239

2. ابن بطلال فی شرح صحیح البخاری (عربی): 08/96

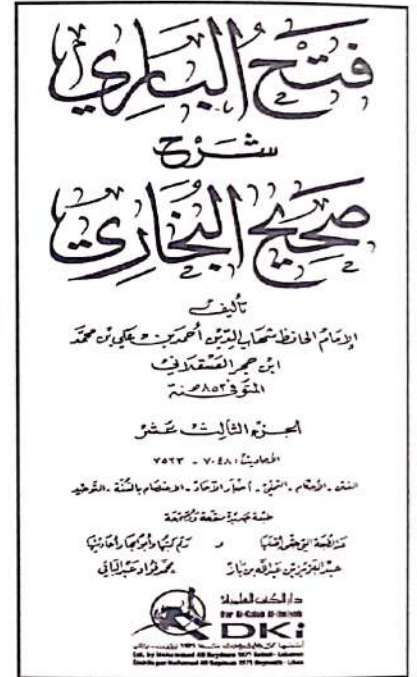


اس سے یہ بھی عیاں ہو گیا کہ نواصب امام حسن رضی اللہ عنہ پر جو مال و تحفے کی تہمت لگا کر آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت کو بگاڑنا چاہتے ہیں وہ کتنے بڑے دھوکے باز ہیں اور کس طرح سے عوام کو گمراہ کر رہے ہیں، گویا سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں بیچ دیا تھا، معاذ اللہ! اس طرح کی روایت میں جو کچھ کہا گیا ہے سب ناقابل قبول ہیں، اُن پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

## صلح کی پیشکش امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کی تھی

• امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ 'فتح الباری' میں لکھتے ہیں:

۸۰ کتاب الفتن / باب ۲۰  
فیمكن الجمع بأنهما عرضا أنفسهما فوافقهما ولفظه هناك «فبعث إليه رجلين من قريش من بني عبد شمس» أي ابن عبد مناف بن قصي «عبد الرحمن بن سمره» زاد الحميدي في مسنده عن سفيان بن حبيب بن عبد شمس «قال سفيان وكانت له صحبة» قلت: وهو راوي حديث «لا تسأل الإمارة» وسيأتي شيء من خبره في كتاب الأحكام. وعبد الله بن عامر بن كريز بكاف وراء ثم زاي مصغر زاد الحميدي «ابن حبيب بن عبد شمس» وقد مضى له ذكر في كتاب الحج وغيره، وهو الذي ولاه معاوية البصرة بعد الصلح، وينو حبيب بن عبد شمس بنو عم بني أمية بن عبد شمس، ومعاوية هو ابن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية (فقال معاوية: اذهبوا إلى هذا الرجل فاعرضوا عليه) أي ما شاء من المال (وقولا له) أي في حقن دماء المسلمين بالصلح (واطلبوا إليه) أي اطلبوا منه خلعه نفسه من الخلافة وتسليم الأمر لمعاوية وإبذلا له في مقابلة ذلك ما شاء (قال فقال لهما الحسن بن علي: إنا بنو عبد المطلب قد أصبنا من هذا المال، وإن هذه الأمة قد عانت في دمائها، قالاً فإنه يعرض عليك كذا وكذا ويطلب إليك ويسألك، قال فمن لي بهذا؟ قال: نحن لك به فما سألهم شيئاً إلا قالوا نحن لك به، فصالحه) قال ابن بطال: هذا يدل على أن معاوية كان هو الراغب في الصلح وأنه عرض على الحسن المال ورغبة فيه وحشه على رفع السيف وذكره ما وعده به جده ﷺ من سيادته في الإصلاح به، فقال له الحسن: إنا بنو عبد المطلب أصبنا من هذا المال، أي إنا جبلنا على الكرم والتوسعة على أتباعنا من الأهل والموالي وكنا نتمكن من ذلك بالخلافة حتى صار ذلك لنا عادة وقوله إن هذه الأمة أي



پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں سے کہا کہ اُس مرد کے پاس جاؤ اور اُس کے سامنے مال کی پیشکش کرو۔ جتنا وہ چاہے اور اُن سے مسلمانوں کے خون کی حفاظت کی خاطر صلح کی بات کرنا اور اُن سے خلافت سے دست برداری کو طلب کرنا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے حکومت کو تسلیم کر لینے کی دعوت دینا اور اس کے بدلے میں وہ جو چاہے خرچ کر دینا۔ (۱)

1. فتح الباری (عربی)، شرح صحیح البخاری امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، 16/80، رقم حدیث: 7109



آگے ابن حجر رحمہ اللہ نے ابن بطل کا قول نقل کیا ہے :

’ابن بطل نے کہا کہ یہ بات اس پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صلح میں رغبت رکھتے تھے اور یہ کہ انہوں نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے مال بھی پیش کر دیا اور ان کو صلح کی ترغیب دی اور امام حسن رضی اللہ عنہ کو اس بات پر ابھارا کہ وہ تلوار رکھ دیں اور امام حسن رضی اللہ عنہ کو اللہ کے نبی ﷺ کا وہ وعدہ یاد دلایا جو اللہ کے نبی ﷺ نے امام حسن کی سرداری اور ان کے ذریعے صلح کا جو وعدہ کیا تھا۔‘<sup>(1)</sup>

مؤرخ اسلام مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب ”تاریخ اسلام“ میں لکھتے ہیں :

”امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تجرید بیعت کے کام سے فارغ ہو کر اور ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر دمشق سے کوفہ کی جانب روانہ ہوئے اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ صلح جنگ سے بہتر ہے اور مناسب یہی ہے کہ آپ مجھے خلیفہ وقت تسلیم کر کے میرے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ کا عزم رکھتے ہیں، چالیس ہزار کا لشکر ہمراہ لیا اور کوفہ سے روانہ ہوئے۔“<sup>(2)</sup>

اس سے پتہ چلا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خود صلح کی پیشکش کر رہے تھے اور انہوں نے اس پیشکش کے ساتھ عبد اللہ بن عامر کو بھیجا۔

مؤرخ اسلام مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب ”تاریخ اسلام“ میں آگے لکھتے ہیں :

”عبد اللہ بن عامر کو مدائن کے قریب پہنچا سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ مقابلے کے لیے مع لشکر مدائن سے نکلے۔ عبد اللہ بن عامر نے اپنے مقابلے پر لشکر کو آتے ہوئے دیکھ کر اور قریب پہنچ کر اہل عراق کو مخاطب کر کے کہا کہ میں لڑنے کے لیے نہیں آیا۔ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقدمۃ الجیش (A Head of Army) ہوں اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ انبار میں بڑے لشکر کے ساتھ مقیم ہیں۔ تم لوگ امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ”میرا سلام پہنچاؤ اور عرض کرو کہ عبد اللہ آپ کو اللہ کا واسطہ

1. فتح الباری (عربی)، شرح صحیح البخاری امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ، 16/80، رقم: 7109

2. مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی فی تاریخ اسلام (اردو): 1/616

دے کر کہتا ہے کہ لڑائی سے ہاتھ روکو تاکہ ہلاکت سے بچ جائیں۔“ جب امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو مدائن واپس چلے آئے اور عبد اللہ کے پاس پیغام بھیجا کہ میں امیر معاویہ کے ساتھ صلح کرنے اور خلافت سے دست بردار ہونے پر آمادہ ہوں۔“ (1)

## آخر میں ہم بخاری کی اس حدیث - 2704 کی شرح میں اہل حدیث عالم مفتی مولانا اسحاق صاحب کا قول نقل کرتے ہیں۔

’اس صلح نامے میں کہیں رقم لینے دینے کا ذکر نہیں ہے۔‘ (2) جو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ’ہم بنو عبد المطلب کی اولاد ہیں اور ہم کو خلافت کی وجہ سے روپے پیسے خرچ کرنے کی عادت ہو گئی ہے اور ہمارے ساتھ یہ لوگ ہیں، یہ خون خرابہ کرنے میں طاق ہیں، بغیر روپے دیے ماننے والے نہیں۔‘

اس کا مطلب یہ تھا کہ جیسے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شامیوں پر مال دولت نچھاور کر کے اُن کو گھی شکر کا عادی بنا دیا ہے، بیت المال کو منصفانہ طور پر تقسیم کر کے ہمیں بھی ہمارا پورا پورا حق دینا ہوگا تاکہ ہم عراقیوں کو دے سکیں جیسا کہ بخاری کی عبارت میں یہ صراحت موجود ہے جب کہ ہم سب جانتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ اور اُن کے خاندان کا گزران تو فقیرانہ تھا جو کہ ایک مسلم حقیقت ہے۔

1. مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی فی تاریخ اسلام (اردو): 618-1/617

2. مولانا اسحاق فی مقصد حسین (اردو)، صفحہ: 251



## بخاری کی ایک اور حدیث

(نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری شریف، جلد: 15، صفحہ: 1018، حدیث: 7109)

۲۰۔ باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ~~لَا يَزَالُ يُبْعَثُ~~ لِيُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
 ۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مُوسَى وَتَقِيَّتُهُ بِالْكُوفَةِ وَجَاءَهُ إِلَى ابْنِ شُبْرَمَةَ فَقَالَ أَذْهَبُ عَلَى عِيْسَى فَلْيَعْطَهُ فَكَأَلُ ابْنِ شُبْرَمَةَ خَالَ حَلِيٍّ فَلَمْ يَفْعَلْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ خَنَزَرُ بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ أَرَى كَيْتِيئَةً لَا تَزِلُّ حَتَّى تُذْبِرَ أَهْرَافَهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ مَنْ يَذَرَارِي الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ أَنَا فَقَالَ حَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَاصِرٍ وَحَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ نَلْقَاهُ فَكُنْزِلَ لَهُ الْفُلُكُ قَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ جَائِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَقَدْ لَاقَى اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

نبی ﷺ کا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے لیے یہ ارشاد کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور نبی شک اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: ہمیں علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں اسماعیل ابوموسیٰ نے حدیث بیان کی، سفیان نے کہا کہ میری حضرت ابوموسیٰ سے کوفہ میں ملاقات ہوئی، وہ ابن شبرمہ کے پاس آئے، پس انہوں نے کہا: مجھے عیسیٰ (بن موسیٰ امیر کوفہ) کے پاس لے جائیں تو میں ان کو نصیحت کروں، پس گویا کہ ابن شبرمہ اس سے دُور رہے، سو انہوں نے ایسا نہیں کیا، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں حسن بصری نے حدیث بیان کی کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لشکر لے کر روانہ ہوئے تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو پیٹھ نہیں پھیرے گا حتیٰ کہ وہ آخر تک مقابلہ کرے گا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر مسلمانوں کے بچوں کا دالی کون ہوگا؟ تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: میں! پس عبد اللہ بن عامر اور عبد الرحمن بن سرہ نے کہا: ہم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ملاقات کرتے ہیں اور ان کو صلح کی دعوت دیتے ہیں، پس حسن بصری نے کہا: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ جس وقت نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے۔

(بخاری: ۳۰۶۶، ۳۰۶۷، ۳۰۶۸، ۳۰۶۹، ۳۰۷۰، ۳۰۷۱، ۳۰۷۲، ۳۰۷۳، ۳۰۷۴، ۳۰۷۵، ۳۰۷۶، ۳۰۷۷، ۳۰۷۸، ۳۰۷۹، ۳۰۸۰، ۳۰۸۱، ۳۰۸۲، ۳۰۸۳، ۳۰۸۴، ۳۰۸۵، ۳۰۸۶، ۳۰۸۷، ۳۰۸۸، ۳۰۸۹، ۳۰۹۰، ۳۰۹۱، ۳۰۹۲، ۳۰۹۳، ۳۰۹۴، ۳۰۹۵، ۳۰۹۶، ۳۰۹۷، ۳۰۹۸، ۳۰۹۹، ۳۱۰۰، ۳۱۰۱، ۳۱۰۲، ۳۱۰۳، ۳۱۰۴، ۳۱۰۵، ۳۱۰۶، ۳۱۰۷، ۳۱۰۸، ۳۱۰۹، ۳۱۱۰، ۳۱۱۱، ۳۱۱۲، ۳۱۱۳، ۳۱۱۴، ۳۱۱۵، ۳۱۱۶، ۳۱۱۷، ۳۱۱۸، ۳۱۱۹، ۳۱۲۰، ۳۱۲۱، ۳۱۲۲، ۳۱۲۳، ۳۱۲۴، ۳۱۲۵، ۳۱۲۶، ۳۱۲۷، ۳۱۲۸، ۳۱۲۹، ۳۱۳۰، ۳۱۳۱، ۳۱۳۲، ۳۱۳۳، ۳۱۳۴، ۳۱۳۵، ۳۱۳۶، ۳۱۳۷، ۳۱۳۸، ۳۱۳۹، ۳۱۴۰، ۳۱۴۱، ۳۱۴۲، ۳۱۴۳، ۳۱۴۴، ۳۱۴۵، ۳۱۴۶، ۳۱۴۷، ۳۱۴۸، ۳۱۴۹، ۳۱۵۰، ۳۱۵۱، ۳۱۵۲، ۳۱۵۳، ۳۱۵۴، ۳۱۵۵، ۳۱۵۶، ۳۱۵۷، ۳۱۵۸، ۳۱۵۹، ۳۱۶۰، ۳۱۶۱، ۳۱۶۲، ۳۱۶۳، ۳۱۶۴، ۳۱۶۵، ۳۱۶۶، ۳۱۶۷، ۳۱۶۸، ۳۱۶۹، ۳۱۷۰، ۳۱۷۱، ۳۱۷۲، ۳۱۷۳، ۳۱۷۴، ۳۱۷۵، ۳۱۷۶، ۳۱۷۷، ۳۱۷۸، ۳۱۷۹، ۳۱۸۰، ۳۱۸۱، ۳۱۸۲، ۳۱۸۳، ۳۱۸۴، ۳۱۸۵، ۳۱۸۶، ۳۱۸۷، ۳۱۸۸، ۳۱۸۹، ۳۱۹۰، ۳۱۹۱، ۳۱۹۲، ۳۱۹۳، ۳۱۹۴، ۳۱۹۵، ۳۱۹۶، ۳۱۹۷، ۳۱۹۸، ۳۱۹۹، ۳۲۰۰، ۳۲۰۱، ۳۲۰۲، ۳۲۰۳، ۳۲۰۴، ۳۲۰۵، ۳۲۰۶، ۳۲۰۷، ۳۲۰۸، ۳۲۰۹، ۳۲۱۰، ۳۲۱۱، ۳۲۱۲، ۳۲۱۳، ۳۲۱۴، ۳۲۱۵، ۳۲۱۶، ۳۲۱۷، ۳۲۱۸، ۳۲۱۹، ۳۲۲۰، ۳۲۲۱، ۳۲۲۲، ۳۲۲۳، ۳۲۲۴، ۳۲۲۵، ۳۲۲۶، ۳۲۲۷، ۳۲۲۸، ۳۲۲۹، ۳۲۳۰، ۳۲۳۱، ۳۲۳۲، ۳۲۳۳، ۳۲۳۴، ۳۲۳۵، ۳۲۳۶، ۳۲۳۷، ۳۲۳۸، ۳۲۳۹، ۳۲۴۰، ۳۲۴۱، ۳۲۴۲، ۳۲۴۳، ۳۲۴۴، ۳۲۴۵، ۳۲۴۶، ۳۲۴۷، ۳۲۴۸، ۳۲۴۹، ۳۲۵۰، ۳۲۵۱، ۳۲۵۲، ۳۲۵۳، ۳۲۵۴، ۳۲۵۵، ۳۲۵۶، ۳۲۵۷، ۳۲۵۸، ۳۲۵۹، ۳۲۶۰، ۳۲۶۱، ۳۲۶۲، ۳۲۶۳، ۳۲۶۴، ۳۲۶۵، ۳۲۶۶، ۳۲۶۷، ۳۲۶۸، ۳۲۶۹، ۳۲۷۰، ۳۲۷۱، ۳۲۷۲، ۳۲۷۳، ۳۲۷۴، ۳۲۷۵، ۳۲۷۶، ۳۲۷۷، ۳۲۷۸، ۳۲۷۹، ۳۲۸۰، ۳۲۸۱، ۳۲۸۲، ۳۲۸۳، ۳۲۸۴، ۳۲۸۵، ۳۲۸۶، ۳۲۸۷، ۳۲۸۸، ۳۲۸۹، ۳۲۹۰، ۳۲۹۱، ۳۲۹۲، ۳۲۹۳، ۳۲۹۴، ۳۲۹۵، ۳۲۹۶، ۳۲۹۷، ۳۲۹۸، ۳۲۹۹، ۳۳۰۰، ۳۳۰۱، ۳۳۰۲، ۳۳۰۳، ۳۳۰۴، ۳۳۰۵، ۳۳۰۶، ۳۳۰۷، ۳۳۰۸، ۳۳۰۹، ۳۳۱۰، ۳۳۱۱، ۳۳۱۲، ۳۳۱۳، ۳۳۱۴، ۳۳۱۵، ۳۳۱۶، ۳۳۱۷، ۳۳۱۸، ۳۳۱۹، ۳۳۲۰، ۳۳۲۱، ۳۳۲۲، ۳۳۲۳، ۳۳۲۴، ۳۳۲۵، ۳۳۲۶، ۳۳۲۷، ۳۳۲۸، ۳۳۲۹، ۳۳۳۰، ۳۳۳۱، ۳۳۳۲، ۳۳۳۳، ۳۳۳۴، ۳۳۳۵، ۳۳۳۶، ۳۳۳۷، ۳۳۳۸، ۳۳۳۹، ۳۳۴۰، ۳۳۴۱، ۳۳۴۲، ۳۳۴۳، ۳۳۴۴، ۳۳۴۵، ۳۳۴۶، ۳۳۴۷، ۳۳۴۸، ۳۳۴۹، ۳۳۵۰، ۳۳۵۱، ۳۳۵۲، ۳۳۵۳، ۳۳۵۴، ۳۳۵۵، ۳۳۵۶، ۳۳۵۷، ۳۳۵۸، ۳۳۵۹، ۳۳۶۰، ۳۳۶۱، ۳۳۶۲، ۳۳۶۳، ۳۳۶۴، ۳۳۶۵، ۳۳۶۶، ۳۳۶۷، ۳۳۶۸، ۳۳۶۹، ۳۳۷۰، ۳۳۷۱، ۳۳۷۲، ۳۳۷۳، ۳۳۷۴، ۳۳۷۵، ۳۳۷۶، ۳۳۷۷، ۳۳۷۸، ۳۳۷۹، ۳۳۸۰، ۳۳۸۱، ۳۳۸۲، ۳۳۸۳، ۳۳۸۴، ۳۳۸۵، ۳۳۸۶، ۳۳۸۷، ۳۳۸۸، ۳۳۸۹، ۳۳۹۰، ۳۳۹۱، ۳۳۹۲، ۳۳۹۳، ۳۳۹۴، ۳۳۹۵، ۳۳۹۶، ۳۳۹۷، ۳۳۹۸، ۳۳۹۹، ۳۴۰۰، ۳۴۰۱، ۳۴۰۲، ۳۴۰۳، ۳۴۰۴، ۳۴۰۵، ۳۴۰۶، ۳۴۰۷، ۳۴۰۸، ۳۴۰۹، ۳۴۱۰، ۳۴۱۱، ۳۴۱۲، ۳۴۱۳، ۳۴۱۴، ۳۴۱۵، ۳۴۱۶، ۳۴۱۷، ۳۴۱۸، ۳۴۱۹، ۳۴۲۰، ۳۴۲۱، ۳۴۲۲، ۳۴۲۳، ۳۴۲۴، ۳۴۲۵، ۳۴۲۶، ۳۴۲۷، ۳۴۲۸، ۳۴۲۹، ۳۴۳۰، ۳۴۳۱، ۳۴۳۲، ۳۴۳۳، ۳۴۳۴، ۳۴۳۵، ۳۴۳۶، ۳۴۳۷، ۳۴۳۸، ۳۴۳۹، ۳۴۴۰، ۳۴۴۱، ۳۴۴۲، ۳۴۴۳، ۳۴۴۴، ۳۴۴۵، ۳۴۴۶، ۳۴۴۷، ۳۴۴۸، ۳۴۴۹، ۳۴۵۰، ۳۴۵۱، ۳۴۵۲، ۳۴۵۳، ۳۴۵۴، ۳۴۵۵، ۳۴۵۶، ۳۴۵۷، ۳۴۵۸، ۳۴۵۹، ۳۴۶۰، ۳۴۶۱، ۳۴۶۲، ۳۴۶۳، ۳۴۶۴، ۳۴۶۵، ۳۴۶۶، ۳۴۶۷، ۳۴۶۸، ۳۴۶۹، ۳۴۷۰، ۳۴۷۱، ۳۴۷۲، ۳۴۷۳، ۳۴۷۴، ۳۴۷۵، ۳۴۷۶، ۳۴۷۷، ۳۴۷۸، ۳۴۷۹، ۳۴۸۰، ۳۴۸۱، ۳۴۸۲، ۳۴۸۳، ۳۴۸۴، ۳۴۸۵، ۳۴۸۶، ۳۴۸۷، ۳۴۸۸، ۳۴۸۹، ۳۴۹۰، ۳۴۹۱، ۳۴۹۲، ۳۴۹۳، ۳۴۹۴، ۳۴۹۵، ۳۴۹۶، ۳۴۹۷، ۳۴۹۸، ۳۴۹۹، ۳۵۰۰، ۳۵۰۱، ۳۵۰۲، ۳۵۰۳، ۳۵۰۴، ۳۵۰۵، ۳۵۰۶، ۳۵۰۷، ۳۵۰۸، ۳۵۰۹، ۳۵۱۰، ۳۵۱۱، ۳۵۱۲، ۳۵۱۳، ۳۵۱۴، ۳۵۱۵، ۳۵۱۶، ۳۵۱۷، ۳۵۱۸، ۳۵۱۹، ۳۵۲۰، ۳۵۲۱، ۳۵۲۲، ۳۵۲۳، ۳۵۲۴، ۳۵۲۵، ۳۵۲۶، ۳۵۲۷، ۳۵۲۸، ۳۵۲۹، ۳۵۳۰، ۳۵۳۱، ۳۵۳۲، ۳۵۳۳، ۳۵۳۴، ۳۵۳۵، ۳۵۳۶، ۳۵۳۷، ۳۵۳۸، ۳۵۳۹، ۳۵۴۰، ۳۵۴۱، ۳۵۴۲، ۳۵۴۳، ۳۵۴۴، ۳۵۴۵، ۳۵۴۶، ۳۵۴۷، ۳۵۴۸، ۳۵۴۹، ۳۵۵۰، ۳۵۵۱، ۳۵۵۲، ۳۵۵۳، ۳۵۵۴، ۳۵۵۵، ۳۵۵۶، ۳۵۵۷، ۳۵۵۸، ۳۵۵۹، ۳۵۶۰، ۳۵۶۱، ۳۵۶۲، ۳۵۶۳، ۳۵۶۴، ۳۵۶۵، ۳۵۶۶، ۳۵۶۷، ۳۵۶۸، ۳۵۶۹، ۳۵۷۰، ۳۵۷۱، ۳۵۷۲، ۳۵۷۳، ۳۵۷۴، ۳۵۷۵، ۳۵۷۶، ۳۵۷۷، ۳۵۷۸، ۳۵۷۹، ۳۵۸۰، ۳۵۸۱، ۳۵۸۲، ۳۵۸۳، ۳۵۸۴، ۳۵۸۵، ۳۵۸۶، ۳۵۸۷، ۳۵۸۸، ۳۵۸۹، ۳۵۹۰، ۳۵۹۱، ۳۵۹۲، ۳۵۹۳، ۳۵۹۴، ۳۵۹۵، ۳۵۹۶، ۳۵۹۷، ۳۵۹۸، ۳۵۹۹، ۳۶۰۰، ۳۶۰۱، ۳۶۰۲، ۳۶۰۳، ۳۶۰۴، ۳۶۰۵، ۳۶۰۶، ۳۶۰۷، ۳۶۰۸، ۳۶۰۹، ۳۶۱۰، ۳۶۱۱، ۳۶۱۲، ۳۶۱۳، ۳۶۱۴، ۳۶۱۵، ۳۶۱۶، ۳۶۱۷، ۳۶۱۸، ۳۶۱۹، ۳۶۲۰، ۳۶۲۱، ۳۶۲۲، ۳۶۲۳، ۳۶۲۴، ۳۶۲۵، ۳۶۲۶، ۳۶۲۷، ۳۶۲۸، ۳۶۲۹، ۳۶۳۰، ۳۶۳۱، ۳۶۳۲، ۳۶۳۳، ۳۶۳۴، ۳۶۳۵، ۳۶۳۶، ۳۶۳۷، ۳۶۳۸، ۳۶۳۹، ۳۶۴۰، ۳۶۴۱، ۳۶۴۲، ۳۶۴۳، ۳۶۴۴، ۳۶۴۵، ۳۶۴۶، ۳۶۴۷، ۳۶۴۸، ۳۶۴۹، ۳۶۵۰، ۳۶۵۱، ۳۶۵۲، ۳۶۵۳، ۳۶۵۴، ۳۶۵۵، ۳۶۵۶، ۳۶۵۷، ۳۶۵۸، ۳۶۵۹، ۳۶۶۰، ۳۶۶۱، ۳۶۶۲، ۳۶۶۳، ۳۶۶۴، ۳۶۶۵، ۳۶۶۶، ۳۶۶۷، ۳۶۶۸، ۳۶۶۹، ۳۶۷۰، ۳۶۷۱، ۳۶۷۲، ۳۶۷۳، ۳۶۷۴، ۳۶۷۵، ۳۶۷۶، ۳۶۷۷، ۳۶۷۸، ۳۶۷۹، ۳۶۸۰، ۳۶۸۱، ۳۶۸۲، ۳۶۸۳، ۳۶۸۴، ۳۶۸۵، ۳۶۸۶، ۳۶۸۷، ۳۶۸۸، ۳۶۸۹، ۳۶۹۰، ۳۶۹۱، ۳۶۹۲، ۳۶۹۳، ۳۶۹۴، ۳۶۹۵، ۳۶۹۶، ۳۶۹۷، ۳۶۹۸، ۳۶۹۹، ۳۷۰۰، ۳۷۰۱، ۳۷۰۲، ۳۷۰۳، ۳۷۰۴، ۳۷۰۵، ۳۷۰۶، ۳۷۰۷، ۳۷۰۸، ۳۷۰۹، ۳۷۱۰، ۳۷۱۱، ۳۷۱۲، ۳۷۱۳، ۳۷۱۴، ۳۷۱۵، ۳۷۱۶، ۳۷۱۷، ۳۷۱۸، ۳۷۱۹، ۳۷۲۰، ۳۷۲۱، ۳۷۲۲، ۳۷۲۳، ۳۷۲۴، ۳۷۲۵، ۳۷۲۶، ۳۷۲۷، ۳۷۲۸، ۳۷۲۹، ۳۷۳۰، ۳۷۳۱، ۳۷۳۲، ۳۷۳۳، ۳۷۳۴، ۳۷۳۵، ۳۷۳۶، ۳۷۳۷، ۳۷۳۸، ۳۷۳۹، ۳۷۴۰، ۳۷۴۱، ۳۷۴۲، ۳۷۴۳، ۳۷۴۴، ۳۷۴۵، ۳۷۴۶، ۳۷۴۷، ۳۷۴۸، ۳۷۴۹، ۳۷۵۰، ۳۷۵۱، ۳۷۵۲، ۳۷۵۳، ۳۷۵۴، ۳۷۵۵، ۳۷۵۶، ۳۷۵۷، ۳۷۵۸، ۳۷۵۹، ۳۷۶۰، ۳۷۶۱، ۳۷۶۲، ۳۷۶۳، ۳۷۶۴، ۳۷۶۵، ۳۷۶۶، ۳۷۶۷، ۳۷۶۸، ۳۷۶۹، ۳۷۷۰، ۳۷۷۱، ۳۷۷۲، ۳۷۷۳، ۳۷۷۴، ۳۷۷۵، ۳۷۷۶، ۳۷۷۷، ۳۷۷۸، ۳۷۷۹، ۳۷۸۰، ۳۷۸۱، ۳۷۸۲، ۳۷۸۳، ۳۷۸۴، ۳۷۸۵، ۳۷۸۶، ۳۷۸۷، ۳۷۸۸، ۳۷۸۹، ۳۷۹۰، ۳۷۹۱، ۳۷۹۲، ۳۷۹۳، ۳۷۹۴، ۳۷۹۵، ۳۷۹۶، ۳۷۹۷، ۳۷۹۸، ۳۷۹۹، ۳۸۰۰، ۳۸۰۱، ۳۸۰۲، ۳۸۰۳، ۳۸۰۴، ۳۸۰۵، ۳۸۰۶، ۳۸۰۷، ۳۸۰۸، ۳۸۰۹، ۳۸۱۰، ۳۸۱۱، ۳۸۱۲، ۳۸۱۳، ۳۸۱۴، ۳۸۱۵، ۳۸۱۶، ۳۸۱۷، ۳۸۱۸، ۳۸۱۹، ۳۸۲۰، ۳۸۲۱، ۳۸۲۲، ۳۸۲۳، ۳۸۲۴، ۳۸۲۵، ۳۸۲۶، ۳۸۲۷، ۳۸۲۸، ۳۸۲۹، ۳۸۳۰، ۳۸۳۱، ۳۸۳۲، ۳۸۳۳، ۳۸۳۴، ۳۸۳۵، ۳۸۳۶، ۳۸۳۷، ۳۸۳۸، ۳۸۳۹، ۳۸۴۰، ۳۸۴۱، ۳۸۴۲، ۳۸۴۳، ۳۸۴۴، ۳۸۴۵، ۳۸۴۶، ۳۸۴۷، ۳۸۴۸، ۳۸۴۹، ۳۸۵۰، ۳۸۵۱، ۳۸۵۲، ۳۸۵۳، ۳۸۵۴، ۳۸۵۵، ۳۸۵۶، ۳۸۵۷، ۳۸۵۸، ۳۸۵۹، ۳۸۶۰، ۳۸۶۱، ۳۸۶۲، ۳۸۶۳، ۳۸۶۴، ۳۸۶۵، ۳۸۶۶، ۳۸۶۷، ۳۸۶۸، ۳۸۶۹، ۳۸۷۰، ۳۸۷۱، ۳۸۷۲، ۳۸۷۳، ۳۸۷۴، ۳۸۷۵، ۳۸۷۶، ۳۸۷۷، ۳۸۷۸، ۳۸۷۹، ۳۸۸۰، ۳۸۸۱، ۳۸۸۲، ۳۸۸۳، ۳۸۸۴، ۳۸۸۵، ۳۸۸۶، ۳۸۸۷، ۳۸۸۸، ۳۸۸۹، ۳۸۹۰، ۳۸۹۱، ۳۸۹۲، ۳۸۹۳، ۳۸۹۴، ۳۸۹۵، ۳۸۹۶، ۳۸۹۷، ۳۸۹۸، ۳۸۹۹، ۳۹۰۰، ۳۹۰۱، ۳۹۰۲، ۳۹۰۳، ۳۹۰۴، ۳۹۰۵، ۳۹۰۶، ۳۹۰۷، ۳۹۰۸، ۳۹۰۹، ۳۹۱۰، ۳۹۱۱، ۳۹۱۲، ۳۹۱۳، ۳۹۱۴، ۳۹۱۵، ۳۹۱۶، ۳۹۱۷، ۳۹۱۸، ۳۹۱۹، ۳۹۲۰، ۳۹۲۱، ۳۹۲۲، ۳۹۲۳، ۳۹۲۴، ۳۹۲۵، ۳۹۲۶، ۳۹۲۷، ۳۹۲۸، ۳۹۲۹، ۳۹۳۰، ۳۹۳۱، ۳۹۳۲، ۳۹۳۳، ۳۹۳۴، ۳۹۳۵، ۳۹۳۶، ۳۹۳۷، ۳۹۳۸، ۳۹۳۹، ۳۹۴۰، ۳۹۴۱، ۳۹۴۲، ۳۹۴۳، ۳۹۴۴، ۳۹۴۵، ۳۹۴۶، ۳۹۴۷، ۳۹۴۸، ۳۹۴۹، ۳۹۵۰، ۳۹۵۱، ۳۹۵۲، ۳۹۵۳، ۳۹۵۴، ۳۹۵۵، ۳۹۵۶، ۳۹۵۷، ۳۹۵۸، ۳۹۵۹، ۳۹۶۰، ۳۹۶۱، ۳۹۶۲، ۳۹۶۳، ۳۹۶۴، ۳۹۶۵، ۳۹۶۶، ۳۹۶۷، ۳۹۶۸، ۳۹۶۹، ۳۹۷۰، ۳۹۷۱، ۳۹۷۲، ۳۹۷۳، ۳۹۷۴، ۳۹۷۵، ۳۹۷۶، ۳۹۷۷، ۳۹۷۸، ۳۹۷۹، ۳۹۸۰، ۳۹۸۱، ۳۹۸۲، ۳۹۸۳، ۳۹۸۴، ۳۹۸۵، ۳۹۸۶، ۳۹۸۷، ۳۹۸۸، ۳۹۸۹، ۳۹۹۰، ۳۹۹۱، ۳۹۹۲، ۳۹۹۳، ۳۹۹۴، ۳۹۹۵، ۳۹۹۶، ۳۹۹۷، ۳۹۹۸، ۳۹۹۹، ۴۰۰۰، ۴۰۰۱، ۴۰۰۲، ۴۰۰۳، ۴۰۰۴، ۴۰۰۵، ۴۰۰۶، ۴۰۰۷، ۴۰۰۸، ۴۰۰۹، ۴۰۱۰، ۴۰۱۱، ۴۰۱۲، ۴۰۱۳، ۴۰۱۴، ۴۰۱۵، ۴۰۱۶، ۴۰۱۷، ۴۰۱۸، ۴۰۱۹، ۴۰۲۰، ۴۰۲۱، ۴۰۲۲، ۴۰۲۳، ۴۰۲۴، ۴۰۲۵، ۴۰۲۶، ۴۰۲۷، ۴۰۲۸، ۴۰۲۹، ۴۰۳۰، ۴۰۳۱، ۴۰۳۲، ۴۰۳۳، ۴۰۳۴، ۴۰۳۵، ۴۰۳۶، ۴۰۳۷، ۴۰۳۸، ۴۰۳۹، ۴۰۴۰، ۴۰۴۱، ۴۰۴۲، ۴۰۴۳، ۴۰۴۴، ۴۰۴۵، ۴۰۴۶، ۴۰۴۷، ۴۰۴۸، ۴۰۴۹، ۴۰۵۰، ۴۰۵۱، ۴۰۵۲، ۴۰۵۳، ۴۰۵۴، ۴۰۵۵، ۴۰۵۶، ۴۰۵۷، ۴۰۵۸، ۴۰۵۹، ۴۰۶۰، ۴۰۶۱، ۴۰۶۲، ۴۰۶۳، ۴۰۶۴، ۴۰۶۵، ۴۰۶۶، ۴۰۶۷، ۴۰۶۸، ۴۰۶۹، ۴۰۷۰، ۴۰۷۱، ۴۰۷۲، ۴۰۷۳، ۴۰۷۴، ۴۰۷۵، ۴۰۷۶، ۴۰۷۷، ۴۰۷۸، ۴۰۷۹، ۴۰۸۰، ۴۰۸۱، ۴۰۸۲، ۴۰۸۳، ۴۰۸۴، ۴۰۸۵، ۴۰۸۶، ۴۰۸۷، ۴۰۸۸، ۴۰۸۹، ۴۰۹۰، ۴۰۹۱، ۴۰۹۲، ۴۰۹۳، ۴۰۹۴، ۴۰۹۵، ۴۰۹۶، ۴۰۹۷، ۴۰۹۸، ۴۰۹۹، ۴۱۰۰، ۴۱۰۱، ۴۱۰۲، ۴۱۰۳، ۴۱۰۴، ۴۱۰۵، ۴۱۰۶، ۴۱۰۷، ۴۱۰۸، ۴۱۰۹، ۴۱۱۰، ۴۱۱۱، ۴۱۱۲، ۴۱۱۳، ۴۱۱۴، ۴۱۱۵، ۴۱۱۶، ۴۱۱۷، ۴۱۱۸، ۴۱۱۹، ۴۱۲۰، ۴۱۲۱، ۴۱۲۲، ۴۱۲۳، ۴۱۲۴، ۴۱۲۵، ۴۱۲۶، ۴۱۲۷، ۴۱۲۸، ۴۱۲۹، ۴۱۳۰، ۴۱۳۱، ۴۱۳۲، ۴۱۳۳، ۴۱۳۴، ۴۱۳۵، ۴۱۳۶، ۴۱۳۷، ۴۱۳۸، ۴۱۳۹، ۴۱۴۰، ۴۱۴۱، ۴۱۴۲، ۴۱۴۳، ۴۱۴۴، ۴۱۴۵، ۴۱۴۶، ۴۱۴۷، ۴۱۴۸، ۴۱۴۹، ۴۱۵۰، ۴۱۵۱، ۴۱۵۲، ۴۱۵۳، ۴۱۵۴، ۴۱۵۵، ۴۱۵۶، ۴۱۵۷، ۴۱۵۸، ۴۱۵۹، ۴۱۶۰، ۴۱۶۱، ۴۱۶۲، ۴۱۶۳، ۴۱۶۴، ۴۱۶۵، ۴۱۶۶، ۴۱۶۷، ۴۱۶۸، ۴۱۶۹، ۴۱۷۰، ۴۱۷۱، ۴۱۷۲، ۴۱۷۳، ۴۱





نبی ﷺ کا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے لیے یہ ارشاد کہ ”میرا یہ بیٹا سید ہے اور بیشک اللہ جلّ جلالہ اس کے سبب سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔“

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: ”ہمیں علی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں اسرائیل ابو موسیٰ نے حدیث بیان کی، سفیان نے کہا کہ میری حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کوفہ ملاقات ہوئی وہ ابن شبرمہ کے پاس آئے، پس انہوں نے کہا: ”مجھے عیسیٰ (ابن موسیٰ امیر کوفہ) کے پاس لے جائیں تو میں اُن کو نصیحت کروں، پس گویا کہ ابن شبرمہ اس سے ڈرے، سو انہوں نے ایسا نہیں کیا، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں حسن بصری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لشکر لے کر روانہ ہوئے تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ”میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو پیٹھ نہیں پھیرے گا حتیٰ کہ وہ آخر تک مقابلہ کرے گا“، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ”پھر مسلمانوں کے بچوں کا والی کون ہوگا؟“ تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا، ”میں!“، پس عبد اللہ بن عامر اور عبد الرحمن بن سمرہ نے کہا: ”ہم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ملاقات کرتے ہیں اور اُن کو صلح کی دعوت دیتے ہیں، پس حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے یہ سنا ہے کہ جس وقت نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے اور ہو سکتا ہے کہ اللہ جلّ جلالہ اس کے سبب مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے۔“ (1)

قارئین کرام! بخاری شریف کی ان حدیثوں سے پتہ چلا کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ تو قرآن کی سورہ انفال کی آیت نمبر - 61 پر عمل کر رہے تھے۔ آپ حکم قرآن کے مطیع تھے۔ اگر آپ یہ صلح قبول نہ فرماتے تو نہ جانے کتنے الزام آپ پر لگا دیے جاتے کہ آپ فساد کو پسند کرتے ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بظاہر مصلحت کی چادر اوڑھ کر مسلمانوں کی خیر خواہی کا بہانہ بنا کر صلح کی پیشکش کی، اب اگر امام حسن رضی اللہ عنہ اس پیشکش کو رد کر دیتے تو عوام میں اُن کو بدنام کرنے کا اچھا خاصہ بہانہ ہاتھ آ جاتا کہ یہ مسلمانوں کے بچے مروا کر خوش ہیں۔

اس سے پہلے بھی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یہ Policy حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنا چکے تھے اُس وقت انہوں نے قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کا بہانہ بنایا حالانکہ ملوکیت ملنے کے بعد نہ کوئی قصاص لیا نہ کبھی قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی کیا!



## اُمت کو قتل و خوں ریزی سے بچانے کے لیے صلح

مفتی غلام رسول جماعتی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں نے صلح صرف اُمت کی اصلاح اور اُمت کو قتل و خوں ریزی سے بچانے اور اللہ جلّ و علاہ کی خوشنودی اور رضامندی کے لیے کی ہے۔“

لقد كان الحسن في صلحه مع معاوية مصيباً، بارئاً  
راشداً، ممدوحاً وليس يجحد في نفسه حرجاً۔

امام حسن رضی اللہ عنہ نے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی اُس میں امام حسن رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔ آپ راست باز، راست رو اور ممدوح تھے، اپنے دل میں کوئی تنگی اور ملامت اور ندامت محسوس نہ کرتے تھے بلکہ آپ اُس سے راضی اور خوش تھے اور جب ابو عامر سفیان بن لیل نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو صلح کرنے پر عار دلائی تو آپ نے ابو عامر کو کہا:

ولكنی كرهت ان يقتلهم علی الدك

کہ ”میں نے بادشاہت اور دنیا کے لیے لڑنا پسند نہیں کیا“

لہذا میں نے صلح کر لی ہے اور امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کے ذریعے اُمت کے خوں کو رائیگاں بہنے سے بچا لیا ہے جیسے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں آپ کی مدح کی ہے جیسے کہ پہلے صحیح حدیث میں بیان ہو چکا ہے۔<sup>(1)</sup>

مؤرخ اسلام مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب ”تاریخ اسلام“ میں لکھتے ہیں:

(امام حسن رضی اللہ عنہ) منزلیں طے کرتے ہوئے جب مقام دریاۓ عبد الرحمن میں پہنچے تو قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو بارہ ہزار کی جمعیت سے بطور مقدمۃ الجیش (A Head of Army) آگے روانہ کیا۔ سابات مدائن میں پہنچ کر لشکر کا قیام ہوا تو وہاں کسی نے یہ غلط خبر مشہور کر دی کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ مارے گئے ہیں۔

1. غلام رسول جماعتی فی امام حسن رضی اللہ عنہ اور خلافت راشدہ (اردو)، صفحہ: 160-161

امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہاں ایک روز قیام کیا تاکہ سواری کے جانوروں کو آرام کرنے کا موقع مل جائے۔ اس جگہ آپ نے لوگوں کو جمع کر کے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد و ثناء کے بعد کہا کہ: ”لوگوں! تم نے میرے ہاتھ پر اس شرط کے ساتھ بیعت کی ہے کہ صلح و جنگ میں میری متابعت کرو گے۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھ کو کسی سے بغض و عداوت نہیں۔ مشرق سے مغرب تک ایک شخص بھی مجھ کو ایسا نظر نہیں آتا کہ میرے دل میں اس کی طرف سے رنج و مال اور نفرت ہو۔ اتفاق و اتحاد، محبت و سلامتی اور صلح و اسلام کو میں نا اتفاقی اور دشمنی سے بہر حال بہتر سمجھتا ہوں۔“<sup>(1)</sup>

## امام حسن رضی اللہ عنہ و امام مولا علی رضی اللہ عنہ پر کفر کے فتوے اور امت میں مسلمانوں پر فتویٰ بازی کا آغاز

مؤرخ اسلام مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب ”تاریخ اسلام“ میں لکھتے ہیں:

”اس تقریر کو سن کر خوارج اور منافقین نے فوراً تمام لشکر میں یہ بات مشہور کی کہ امام حسن رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرنا چاہتے ہیں۔ پھر ساتھ ہی امام حسن رضی اللہ عنہ پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگانے کی رسم منافقوں اور سبائیوں کی ایجاد کردہ رسم ہے۔ انہی لوگوں نے امام علی رضی اللہ عنہ پر بھی کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ (امام علی رضی اللہ عنہ پر خوارج نے کفر کا فتویٰ لگایا تھا جن میں سبائی اور منافقین بھی شامل تھے۔)“

کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ آج ہمارے زمانے کے بڑے بڑے علماء اور افضل الفضلاء کہلانے والے جبہ پوش مفتی منافقوں اور مسلم نما یہودیوں کی پلید سنت کو زندہ رکھنے اور امت محمدیہ کے شیرازہ کو اپنی تکفیر بازی اور فتویٰ گری کے خنجر سے پارہ-پارہ اور پریشان کرنے میں پوری مستعدی و سرگرمی کو کام میں لارہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔<sup>(2)</sup>

1. مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی فی تاریخ اسلام (اردو): 1/616

2. مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی فی تاریخ اسلام (اردو): 1/616-617



## امام حسن رضی اللہ عنہ کا خیمہ لوٹا گیا

غرض اس کفریہ فتوے کا امام حسن رضی اللہ عنہ کے لشکر پر یہ اثر ہوا کہ تمام لشکر میں ہاپیل مچ گئی۔ کوئی کہتا تھا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کافر ہو گئے ہیں۔ کوئی کہتا تھا کافر نہیں ہوئے۔ آخر کافر کہنے والوں کا زور ہو گیا اور انہوں نے اپنے مخالف خیال کے لوگوں پر زیادتی اور مار دھاڑ شروع کر دی۔ پھر بہت سے لوگ کافر کہتے ہوئے امام حسن رضی اللہ عنہ کے خیمے میں گھس آئے اور ہر طرف سے آپ کا لباس پکڑ پکڑ کر کھینچنا شروع کیا، یہاں تک کہ آپ کے جسم پر تمام لباس پارہ پارہ ہو گیا۔ آپ کے کاندھے پر سے چادر کھینچ کر لے گئے اور ہر چیز خیمے کی لوٹ لی۔ یہ حال دیکھ کر امام حسن رضی اللہ عنہ فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور قوم ربیعہ و ہمدان کو آواز دی۔ یہ دونوں قبیلے آپ کی حمایت و حفاظت کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور بد معاشوں کو آپ کے پاس سے دفاع کرنے میں کامیاب ہوئے۔ کچھ دیر بعد وہ شور و شر جو لشکر میں برپا تھا، فروغ ہوا۔ وہاں سے آپ شہر مدائن کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک خارجی نے جس کو جراح بن قبیضہ کہتے تھے، موقع پا کر آپ کو ایک نیزہ مارا جس سے آپ کی ران زخمی ہو گئی۔ آپ کو ایک چارپائی یا سہری پر اٹھا کر مدائن کے قصر ابیض (White Palace) میں لائے اور وہیں آپ مقیم ہوئے۔ عبد اللہ بن خنظل اور عبد اللہ بن ظبیان نے جراح بن قبیضہ بن خارجی کو قتل کیا۔ قصر ابیض میں آپ کے زخم کا علاج جراحوں (Surgeons) نے کیا اور جلد یہ زخم اچھا ہو گیا۔ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ جو بارہ ہزار کا لشکر لے کر بطور مقدمہ ابجیش (Vanguard) (A Head of Army) آگے روانہ ہوئے تھے، مقام انبار میں مقیم تھے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آکر ان کا محاصرہ کر لیا اور عبد اللہ بن عامر کو تحریک صلح کے لیے مدائن کی طرف بطور مقدمہ ابجیش (Vanguard) (A Head of Army) روانہ کیا۔ ادھر مدائن پہنچ کر اور اپنے لشکروالوں کی یہ بد تمیزیاں دیکھ کر امام حسن رضی اللہ عنہ پہلے ہی صلح کا ارادہ کر کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قاصد یعنی عبد اللہ بن حارث بن نوفل کو جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھانجے تھے، مع درخواست صلح روانہ کر چکے تھے۔ (1)

1. مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی فی تاریخ اسلام (اردو): 1/616

## حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی صلح کی ایک اور وجہ:

### سیاستِ معاویہ رضی اللہ عنہ

مفتی مولانا اسحاق صاحب لکھتے ہیں: ”یہ گواہی خود امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھانجے کی ہے، امیر معاویہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اُن خطوط کا پلندہ بھجوا دیا جو آپ کے لشکر کے جرنیلوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھے تھے۔ لوگ موجودہ دور کی ہورس ٹریڈنگ اور کرپشن کو روتے ہیں، یہ سلسلہ پرانا ہے، اُن جرنیلوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا کہ ’ہم حسن رضی اللہ عنہ کو لشکر کے ساتھ لے کر آ رہے ہیں اور خود انہیں گرفتار کر کے تیرے حوالے کر دیں گے۔‘ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پیغام بھجوا دیا کہ حسن رضی اللہ عنہ! یہ خط پڑھ لو، اس فوج کے سہارے مجھ سے جنگ لڑنے آ رہے ہو؟ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا اس سے پہلے صلح کا کوئی ارادہ نہیں تھا بلکہ آپ قیس بن سعد صحابی رضی اللہ عنہ کو بارہ ہزار فوج کے ساتھ بطور ہراول بھجوا چکے تھے اور خود پیچھے لشکر لے کر جا رہے تھے۔ اسی دوران امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پیشکش کر دی۔ مقصد یہ تھا کہ صلح نہ کی تو بدنام کریں گے اور جو کر لی تو پھر بعد میں جو چاہے کریں گے کون پوچھے گا؟ اور ایسا ہی کیا۔“

حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت قیس رضی اللہ عنہ کے پیچھے لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ ایک جگہ پڑاؤ کیا تو اموی جاسوسوں نے یہ افواہ پھیلا دی کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے ہیں۔ اس افواہ کے بعد آپ کے لشکر میں شامل منافقین نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا، اُن کے نیچے سے مصلہ کھینچ لیا اور آپ کے کندھے پر تلوار مار کر زخمی کیا۔ فوج کا یہ حال دیکھ کر آپ مدائن چلے گئے، یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے جاسوسوں کا کارنامہ تھا۔<sup>(1)</sup>

علامہ ابن اثیر جزیری رضی اللہ عنہ متوفی: 630 ہجری اپنی مشہور تاریخ کی کتاب میں یہ پورا واقعہ کچھ اس طرح نقل

کرتے ہیں:

1. مولانا اسحاق فی مقصدِ حسین، صفحہ: 246-247



## حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سلطنت سپرد کرنا

”امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُن کے لشکر کے چالیس ہزار آدمیوں نے موت تک اُن کا ساتھ دینے کے وعدے سے بیعت کی تھی، یہ اُس وقت کا واقعہ ہے جب وہ اُن لوگوں سے شام کے متعلق کچھ باتیں بیان کرتے تھے۔ مگر اِس اثنا میں کہ وہ روانگی کی تیّار کر رہے تھے شہید ہو گئے۔ حق یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اُسے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ غرض کہ وہ شہید ہو گئے اور لوگوں نے بڑے صاحب زادے امام حسن رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی تو آپ کو یہ خبر ملی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اہل شام کو ہمراہ لے کر اُن پر حملہ کرنے والے ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ اور اُن کا لشکر جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی تیّار ہو کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لیے کوفہ سے روانہ ہوئے، اِس عرصے میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسکن تک پہنچ چکے تھے۔ اُدھر مدائن میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پہنچ کر قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ کو اپنے بارہ ہزار آدمیوں مقدمۃ الجیش کا سردار مقرر کر دیا اور یوں بھی بیان کیا جاتا ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے مقدمۃ الجیش پر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا تھا۔ جب امام حسن رضی اللہ عنہ مدائن پہنچے تو کسی نے فوج میں باوازی بلند پکار کر کہا کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے یہاں سے بھاگ چلو، یہ سنتے ہی لوگ امام حسن رضی اللہ عنہ کے خیمے میں گھس گئے اور آپ کا خیمہ لوٹنا شروع کیا یہاں تک کہ جس بچھونے پر آپ بیٹھے تھے اُس کو بھی کھینچ لیا۔“ (۱)

1. اکمال فی تاریخ۔ ابن اثیر (اردو): 3/25

## صلح سے پہلے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا اپنے ساتھیوں سے خطاب

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حالات ایسے ہوئے کہ لشکر کے جرنیل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مل گئے اور حسن رضی اللہ عنہ کو پتہ چل گیا کہ یہ لوگ مجھے گرفتار کر کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ صلح قبول کریں یا موت قبول کریں تو انہوں نے صلح کر لی کیوں کہ ایسی موت کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اُن کو خاموشی سے شہید کر دیا جانا تھا جب کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اعلانیہ موت قبول کی جس کے بعد قاتل اپنے چہرے چھپا نہ سکے۔

**امام حسن رضی اللہ عنہ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا:** ہمیں اہل شام (کی لڑائی) سے کسی شک یا ندامت نے نہیں روکا بلکہ ہم اہل شام سے سلامتی اور صبر کے ساتھ لڑتے تھے مگر اب عداوت کی وجہ سے سلامتی جاتی رہی اور جزع (گھبراہٹ) کے سبب سے صبر چلا گیا، جب جنگِ صفین کی طرف تم بلائے جاتے تھے تو اُس وقت تمہارا دین، دنیا سے مقدم تھا، مگر اب تمہاری دنیا تمہارے دین سے مقدم ہو گئی ہے، آگاہ رہو ہم تو اب بھی تمہارے لیے ویسے ہی ہیں جیسے تھے مگر تم ہمارے لیے دیے نہیں رہے جیسے تھے۔ اس وقت دو قسم کے لوگ تمہارے مقتول ہو چکے ہیں، کچھ تو صفین میں مقتول ہو چکے ہیں، جن کے لیے تم رو رہے ہو اور کچھ لوگ نہروان میں مقتول ہوئے ہیں جن کا انتقام تم طلب کر رہے ہو، جو لوگ باقی رہ گئے ہیں وہ ناکام ہیں اور جو رو رہے ہیں وہ پریشان ہیں۔ سنو! معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک ایسی بات کی طرف بلایا ہے جس میں نہ عزت ہے نہ انصاف پس اگر تم موت کے خواہش مند ہو تو، ہم معاویہ رضی اللہ عنہ کی بات نامنظور کر دیں اور اللہ جل جلالہ کے سامنے تلوار کی باڑھ سے فیصلہ کریں اور اگر تم زندگی کے خواہش مند ہو تو، ہم معاویہ رضی اللہ عنہ کی بات مان لیں اور جس بات پر تم راضی ہوں اُسی کو اختیار کریں، تو سب لوگوں نے ہر طرف سے انہیں آواز دی، کہ ”ہم باقی رہنے کے خواہش مند ہیں“ جب سب نے متفق ہو کر یہی بات کہی تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے صلح منظور کر لی۔“ (1)



## نفاق کی بنیاد پر صلح: ایک اور صحیح حدیث

### صلح امام حسن رضی اللہ عنہ پر ایک اور صحیح حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

صلح امام حسن رضی اللہ عنہ پر جو لوگ منبروں اور کانفرنس کے اسٹیجوں سے چلاتے ہیں اور اس صلح کی بنیاد پر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ راشد مانتے ہیں شاید انہوں نے بخاری و مسلم کی ایک ہی حدیث پڑھی ہے جس کی تشریح ہم لوگ بیان کر چکے ہیں مگر افسوس انہوں نے 'مشکوٰۃ' اور 'ابوداؤد' کی ان صحیح احادیث کا علم نہیں لیا جو اس صلح کو 'نفاق کی بنیاد کے ساتھ صلح' بتاتی ہے۔ ہم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و اہل سنت کے محدثین کی شرح سے یہ ثابت کریں گے کہ یہ صلح دلی رضامندی سے نہیں تھی بلکہ نفاق پر ہوئی تھی اور اس پر ہم مشکوٰۃ کی ایک حدیث پیش کر کے اس پر اہل حدیث محقق زبیر علی زئی و دیوبندی محدث مولانا راؤ محمد ندیم و بریلوی محدث مفتی احمد یار خان نعیمی کا 'مشکوٰۃ' کی حدیث کی تحقیق پیش کریں گے اور ساتھ میں ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح بھی پیش کریں گے۔

## مشکوٰۃ کی صحیح حدیث

۵۳۹۶: وَعَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرًّا، كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرًّا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ؟ قَالَ: ((السَّيْفُ)) قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، تَكُونُ إِمَارَةً عَلَى أَقْدَاءٍ، وَهَذِنَةً عَلَى دَخَنٍ)). قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ، فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ، وَأَخَذَ مَالَكَ، فَأَطَعَهُ، وَلَا أَفْمَتْ وَأَنْتَ عَاَصٌ عَلَى جَذَلٍ شَجَرَةٍ)). قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَالُ بَعْدَ ذَلِكَ، مَعَ نَهْرٍ وَنَارٍ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ، وَحُطَّ وَزُرُّهُ. وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ، وَجَبَ وَزُرُّهُ، وَحُطَّ أَجْرُهُ)). قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَنْتَجِعُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)). وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: ((هَذِنَةٌ عَلَى دَخَنٍ، وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْدَاءٍ)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْهَذِنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ؟ قَالَ: ((لَا تَرْجِعْ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ)). قُلْتُ: بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرًّا؟ قَالَ: ((فِتْنَةٌ عَمِيَاءُ صَمَاءُ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى ابْنِ النَّارِ، فَإِنْ مِتَّ يَا حَذِيفَةُ وَأَنْتَ عَاَصٌ عَلَى جَذَلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

صحیح، رواہ ابو داود (۴۲۴۴، صحیح، ۴۲۴۷، حسن)۔



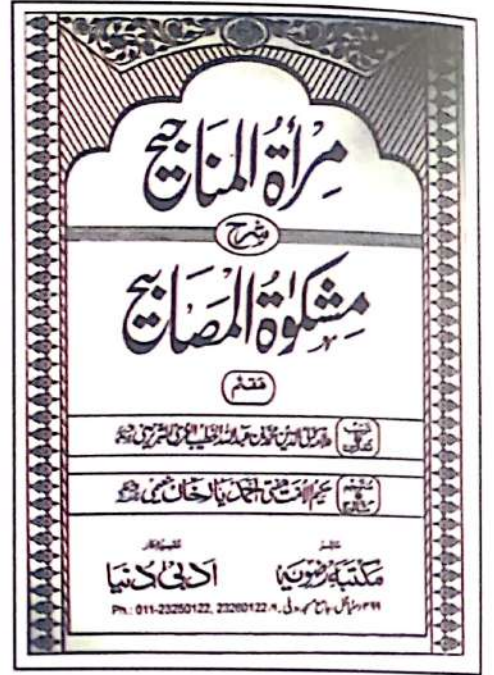
راہ المصاحح (جلد ۳۴)

۱۶۳

فتوں کا بیان

وَمَنْ حَذِيقَةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَبَرِ شَرِّمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِمَا الْبَعْضَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ قُلْتُ نَعَمْ تَكُونُ إِمَارَةً عَلَى أَفْدَاءٍ وَهَذَانَا عَلَى هَذَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْشَأُ دُعَاءُ الصَّلَاةِ قَالَتْ لَأَنْ لِي فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدٌ ظَهْرُهُ وَأَخَذَ إِلَيْكَ قَائِلُهُ وَالْأَقْلُ وَأَنْتَ عَاصٍ عَلَى جَدِّكَ لَحْمٌ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُخْرَجُ الدَّجَالُ بَعْدَ ذَلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَخُطِّبَ وَزُرَّه وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وَزْرُهُ وَخُطِّبَ أَمْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْتَحِلُ الْمُنْهَرُ فَلَا يَرُكِبُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فِي رَوَابِيهِ قَالَ هَذَانَا عَلَى ذَنْبٍ وَجَمَاعَةٍ عَلَى أَفْدَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَا عَلَى الَّذِينَ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَبَرِ قُلْتُ نَعَمْ عَمَاءُ صَنَاءٍ عَلَيْهِمْ دُعَاءُ عَلَى أَرْبَابِ السَّارِ قَالَتْ يَا حَذِيقَةُ وَأَنْتَ عَاصٍ عَلَى جَدِّكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَخِي مِنْهُمْ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

(۵۱۵۷) روایت ہے حضرت حذیفہ سے فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس خبر کے بعد شر ہوگی جیسے اس سے پہلے تھی فرمایا ہاں میں نے عرض کیا تو حفاظت کیا ہے فرمایا تلوار میں نے عرض کیا تلوار کے بعد کچھ بچایا ہے فرمایا ہاں ہوگی سلطنت ناپسندیدگی کی طرف بلائے والے پیدا ہوں گے تو اگر زمین پر کوئی اللہ کا خلیفہ ہو تو وہ تمہاری پشت پر کوڑے مارے اور تمہارا مال لے لے مگر تم اس کی فرمانبرداری کرنا چاہو اس طرح مر جانا کہ کسی درخت کی جڑ دانتوں سے پکڑے ہو جس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی تو جو اس آگ میں گرے گا اس کا ثواب ثابت ہو جائے گا اور اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اس کی نہر میں گرے گا اس کا گناہ ثابت ہو جائے گا اور اس کا ثواب ضبط۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا فرمایا پھر گھوڑی بچدے کی تو اس پر سواری نہ کی جائے گی حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی مگر ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا صلح دھوئیں پر اور لوگوں کا اجتماع ناپسندیدگی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کہ دھوئیں پر سلا کیا چیز ہے فرمایا کہ قوموں کے دل اس طرف نہ لوٹیں گے جس پر پہلے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ کیا اس خبر کے بعد شر ہوگی فرمایا اندھے بہرے تھے ہوں گے جن پر کچھ لوگ دوزخ کے دروازوں کی طرف بلائے والے ہوں گے تو اسے حذیفہ اگر تم اس حالت میں وفات سے اچھا ہے کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو (ابوداؤد)



ترجمہ

روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس خبر کے بعد شر ہوگی جیسے اس سے پہلے تھی؟“ فرمایا: ”ہاں!“ میں نے عرض کیا، ”تو حفاظت کیا ہے؟“ فرمایا: ”تلوار“، میں نے عرض کیا، ”کیا تلوار کے بعد کچھ بچایا ہے؟“ فرمایا: ”ہوگی، سلطنت ناپسندیدگی اور صلح نفاق (دھوئیں) (دوغلہ پن یا بغض یا عداوت) پر۔ میں نے عرض کیا: ”پھر کیا ہوگا؟“ فرمایا: ”پھر گمراہی کی طرف بلانے والے پیدا ہوں گے تو اگر زمین پر کوئی اللہ جلّ جلالہ کا خلیفہ ہو تو وہ تمہاری پشت پر کوڑے مارے اور تمہارا مال لے لے مگر تم اس کی فرمانبرداری کرنا ورنہ اس طرح مر جانا کہ کسی درخت کی جڑ دانتوں سے پکڑے ہو۔“ میں نے کہا، ”پھر کیا ہوگا؟“ فرمایا: ”اس کے بعد دجال نکلے گا جس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی تو جو اس آگ میں گرے گا اس کا ثواب ثابت ہو جائے گا اور اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اس کی نہر میں گرے گا اس کا گناہ ثابت ہو جائے گا اور اس کا ثواب ضبط!“ میں نے عرض کیا:



”پھر کیا ہوگا؟“ فرمایا: ”پھر گھوڑی بچہ دے گی تو اُس پر سواری نہ کی جاسکے گی حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی“ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا: ”صلح نفاق (دھوکے) پر اور لوگوں کا اجتماع ناپسندیدگی۔“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ دھوکے (نفاق) پر صلح کیا چیز ہے؟“ فرمایا کہ: ”قوموں کے دل اس طرف نہ لوٹیں گے جس پر پہلے تھے۔“ میں نے عرض کیا: ”کیا اس خیر کے بعد شر ہوگی؟“ فرمایا: ”اندھے بہرے فتنے ہوں گے جن پر کچھ لوگ دوزخ کے دروازے کی طرف بلانے والے ہوں گے، تو اے حذیفہ رضی اللہ عنہ! اگر تم اس حالت میں وفات پاؤ کہ تم کسی درخت کی جڑ دانت سے پکڑے ہو تو تمہارے لیے اُس سے اچھا ہے کہ تم اُن میں سے کسی کی پیروی کرو۔“ (ابوداؤد) (1)

### تحقیق:

- اہل حدیث محقق و محدث شیخ زُبیر علی زئی نے اس حدیث کو ”صحیح“ کہا ہے اور کہا ہے کہ اس کے راوی ابو داؤد کے ہیں۔ (2)

### تخریج:

- ابوداؤد فی سنن، 4/444، رقم: 4244 (صحیح)
- ابن ماجہ فی سنن، 2/1317، رقم: 3981
- احمد فی مسند، 5/403

### تشریح:

- اس حدیث کی تشریح ہم ملا علی قاری حنفی رضی اللہ عنہ کی ’مرقاۃ المفاتیح‘ و بریلوی عالم مفتی احمد یار خاں نعیمی رضی اللہ عنہ کی ”مرآۃ المناجیح“ سے پیش کر رہے ہیں اور ساتھ میں ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ کے قول پیش کر رہے ہیں۔

1. مرآۃ المناجیح، اردو ترجمہ و شرح مشکوٰۃ المصابیح، 7/161-162، رقم: 5154

2. شیخ زُبیر علی زئی فی مشکوٰۃ المصابیح مع الکامل فی اسماء الرجال (اردو): 3/238

## ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ ملا علی بن سلطان القاری حنفی اس حدیث کی شرح میں رقم طراز ہیں:

کتاب الفتن

۲۳

۵۳۹۶ - (۱۸) وعن حلیفة، قال: قلت: يا رسول الله! أیكون بعد هذا الخیر شر، كما كان قبله شر؟ قال: «نعم» قلت: فما العصمة؟ قال: «السيف» قلت: وهل بعد السيف بقية؟ قال: «نعم» تكون إمارة على أقداء، وهذه على ذخن. قلت: ثم ماذا؟ قال: «ثم ينشأ دعاة الضلال، فإن

۵۳۹۶ - (وعن حلیفة قال: قلت: يا رسول الله أیكون بعد هذا الخیر) أي الإسلام والنظام التام المشار إليه بقوله تعالى: «اليوم أكملت لكم دينكم» [المائدة - ۳]. والمعنى: أیوجد ويحدث بعد وجود هذا الخیر (شر كما كان قبله) أي قبل الخیر من الإسلام وهو زمن الجاهلية (شر). قال: نعم أي لأن ما وراء كل كمال زوال إلا كمال ذي الجلال والإكرام (قلت: فما العصمة) أي فما طريق النجاة من الثبات على الخیر والمحافظة عن الوقوع في ذلك الشر. (قال: السيف) أي تحصل العصمة باستعمال السيف أو طريقها أن تضربهم بالسيف. قال قتادة: المراد بهذه الطائفة هم الذين ارتدوا بعد وفاة النبي ﷺ في زمن خلافة الصديق رضي الله عنه كنا ذكره الشراح. ويمكن أن يشمل ما وقع من معاوية مع علي رضي الله عنهما فإن الحق كان مع علي وأن العصمة كانت بالمقاتلة مع معاوية كما يدل عليه حديث عمار: تقتلك الفئة الباغية. وقد قال تعالى: «فقاتلوا التي تبغي حتى تفيء إلى أمر الله» [الحجرات - ۹]. (قلت: وهل بعد السيف بقية) أي من الشر أو من الخیر. قال شارح: أي هل يبقى الإسلام

بعد محاربتنا إياهم. (قال: نعم تكون إمارة) بكسر الهمزة، أي ولاية وسلطنة. (على أقداء) في النهاية، الأقداء جمع قذى والقذى جمع قذاة، وهي ما يقع في العين والماء والشراب من تراب أو تين أو وسخ أو غير ذلك. أراد أن اجتماعهم يكون على فساد في قلوبهم فشيء به يقتدى العين ونحوها. قال القاضي [رحمه الله]: أي إمارة مشوبة بشيء من البلع وارتكاب المناهي. (وهذه) بضم الهاء، أي صلح. (على ذخن) بفتح الحاء، أي مع خداع ونفاق وخيانة وفي الاتفاق هذين أي سكن ضربه مثلاً لما بينهم من الفساد الباطن تحت الصلاح الظاهر. أم. ويمكن أن يكون المعنى: ثم يكون اجتماع الناس على من جعل أميراً بكرامية نفس لا بطيب نلب. يقال: فعلت كذا وفي العين قذى، أي فعلته على كرامة وإغماض عين كما أن العين التي يقع فيها القذى ظاهرها صحيح وباطنها ضروب. وأصل الدخن هو الكدوة واللون الذي يضرب إلى السواد فيكون فيه إشعار إلى أنه صلاح مشوب بالفساد، فيكون إشارة إلى صلح الحسن مع معاوية وتدخّل الملك إليه واستقرار أمر الإمارة عليه، وبه يظهر أن معاوية بصلح الحسن لم يصير خليفة خلافاً لمن توهم خلاف ذلك والله [تعالى] أعلم. (قلت: ثم ماذا) أي ماذا يكون (قال: ثم تنشأ) أي تظهر (دعاة الضلال) أي جماعة يدعون الناس إلى البدع أو المعاصي (فإن

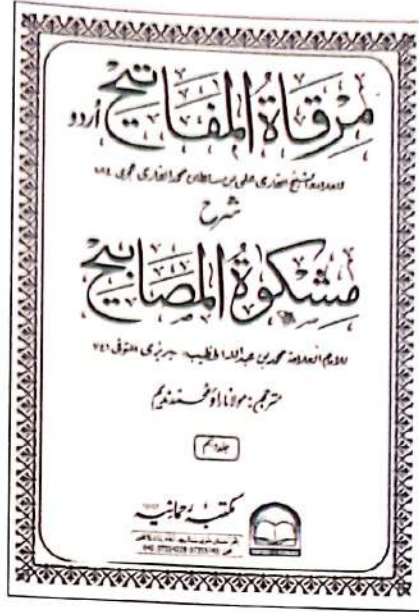
الحديث رقم ۵۳۹۶: أخرجه أبو داود في السنن ۴۴۸/۴ - حديث رقم ۴۲۴۴. أخرجه ابن ماجه ۱۳۱۷/۲

حديث رقم ۳۹۸۱. وأحمد في المسند ۴۰۳/۵.

(۲) في المسطورة «وهم».

(۱) في المسطورة «بقي».





### مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اربعہ جلد دوم

کتاب الفتن

۴۱

اقتداء نہایہ میں لکھا ہے کہ اقداء، قذی کی جمع ہے اور قذی، قذاۃ کی جمع ہے اور ”قذاۃ“ کے معنی اس کچڑ، کوڑے اور تنکے کے ہیں جو آنکھ میں یا پانی اور شرب وغیرہ میں پڑ جائے۔  
اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کی حکومت و امارت پر اتفاق اور اجتماعیت تو ہوگی مگر اس کی بنیاد تمہارے دلوں کے فساد پر ہو

### مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اربعہ جلد دوم

کتاب الفتن

۴۲

گی چنانچہ حکومت پر اتفاق اور اجتماعیت کو آنکھ کے کچڑ وغیرہ سے تشبیہ دی ہے۔ قاضی نے یہ معنی بیان کیا ہے کہ ایسی امارت جس میں بدعات کی آمیزش ہوگی اور نافرمانی کا ارتکاب ہوگا۔

حدیث: حواء کے ضمہ کے ساتھ، اس کا معنی ہے صلح۔

دخن: دال اور خاء کے فتح کے ساتھ اس کا معنی ہے دھوکہ، نفاق اور خیانت کے ساتھ صلح ہوگی۔

فاقن میں لکھا ہے کہ حدیث کا معنی ہے سکون۔

اس کا معنی یہ بھی ممکن ہے کہ لوگ بغیر ولی رضامندی کے نفس کی ناگواری کے ساتھ کسی کی امارت پر اتفاق کریں گے، جب کوئی کام طبیعت کی ناگواری کے ساتھ آنکھوں کو بند کر کے کیا جائے، اُس وقت عربی کلام میں یوں کہا جاتا ہے: فعلنه کذا وفي العين قذی۔ یعنی جیسا کہ وہ آنکھ جس میں کوئی تنکا وغیرہ پڑ جائے، بظاہر صحیح معلوم ہوتی ہے مگر اس کے اندر سخت سوزش ہوتی ہے اسی طرح حکومت قائم تو ہوگی مگر عوام اس پر دل سے شفق نہیں ہونگے اور وفاداری نہیں کریں گے۔

دخن: اصل میں کدورت اور سیاہ مائل رنگ کو کہا جاتا ہے، چنانچہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ صلح تو ہوگی مگر اس میں فساد کی آمیزش ہوگی، اور اس میں اس مصالحت کی طرف اشارہ ہے جو حضرت حسنؑ اور حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان ہوئی تھی جس کے تحت حضرت حسنؑ نے خلافت سے دستبردار ہو کر ملک کا نظام حضرت امیر معاویہؓ کے سپرد کر دیا تھا، اور حضرت امیر معاویہؓ نے امارت کو مستحکم کر لیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت حسنؑ کی مصالحت کی وجہ سے حضرت امیر معاویہؓ اس وقت کے استحقاق خلیفہ نہیں بنے، جیسا کہ بعض حضرات کو اس کا وہم ہوا ہے۔ واللہ اعلم



اقداء : نہایہ میں لکھا ہے کہ اقداء، قذی کی جمع ہے اور قذی، قذاۃ کی جمع ہے اور 'قذاۃ' کے معنی اُس کیچڑ، کوڑے اور تینکے کے ہیں جو آنکھ میں یا پانی اور شرب وغیرہ میں پڑ جائے۔

اس جملے سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کی حکومت و امارت پر اتفاق اور اجتماعیت تو ہوگی مگر اُس کی بنیاد تمہارے دلوں کے فساد پر ہوگی چنانچہ حکومت پر اتفاق اور اجتماعیت کو آنکھ کے کیچڑ وغیرہ سے تشبیہ دی ہے۔ قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ معنی بیان کیا ہے کہ ایسی امارت جس میں بدعات کی آمیزش ہوگی اور نافرمانی کا ارتکاب ہوگا۔

ہدنة : 'ہاء' ضمہ کے ساتھ، اس کا معنی 'صلح' ہے۔

دخن : 'دال' اور 'خ' فتح کے ساتھ، اس کا معنی ہے 'دھوکا، نفاق اور خیانت' کے ساتھ صلح ہوگی، 'فاق' میں لکھا ہے کہ ہدن کا معنی ہے 'سکون'۔

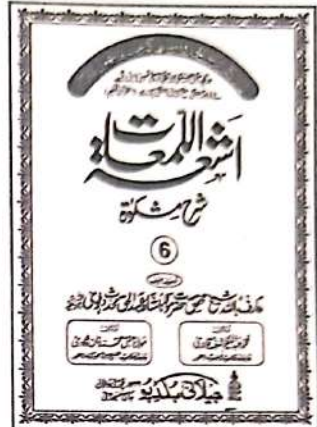
اس کا معنی یہ بھی ہے کہ لوگ بغیر دلی رضامندی کے نفس کی ناگواری کے ساتھ کسی کی امارت پر اتفاق کریں گے، جب کوئی طبیعت کی ناگواری کے ساتھ آنکھوں کو بند کر کے کیا جائے، اُس وقت عربی کلام میں یوں کہا جاتا ہے : 'فعلته کذا وفي العين قذی' یعنی جیسا کہ وہ آنکھ جس میں کوئی تینکا وغیرہ پڑ جائے بظاہر صحیح معلوم ہوتی ہے مگر اُس کے اندر سخت سوزش ہوتی ہے، اسی طرح حکومت قائم ہوگی مگر عوام اُس پر دل سے متفق نہیں ہوں گے اور وفاداری نہیں کریں گے۔

"دخن : اصل میں کدورت اور سیاہ مائل رنگ کو کہا جاتا ہے، چنانچہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ صلح تو ہوگی مگر اس میں فساد کی آمیزش ہوگی، اور اُس میں اس مصالحت کی طرف اشارہ ہے جو سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوئی تھی جس کے تحت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت سے دست بردار ہو کر ملک کا نظام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے امارت کو مستحکم کر لیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی مصالحت کی وجہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اُس وقت کے مستحق خلیفہ نہیں بنے، جیسا کہ بعض حضرات کو اس کا وہم ہوا ہے۔ (۱)



عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ“ میں حدیث نقل کرتے ہیں:



اشعۃ اللمعات اردو جلد ۶

۳۸۲

فتنۃ کا بیان۔ فصل ۱

۱۴۷۰ وَكَذَلِكَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَبَرِ  
وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةً أَنْ يَذْكُرَنِي

اور انہی سے مروی ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تو اہل علیہ وسلم سے خبر کے بارے میں سوال کرتے تھے اور  
میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ اس کے پیش نظر کہ

[illegible]





اور اُنہی (سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں سوال کرتے اور میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ اس کے پیش نظر کہ کہیں وہ مجھے پہنچ جائے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم پہلے جہالت و شر میں تھے پھر اللہ تعالیٰ ہمارے پاس یہ خیر لایا، تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟“ فرمایا: ”ہاں!“ عرض کیا گیا، ”اس شر کے بعد خیر ہوگی؟“ فرمایا: ”ہاں! مگر اس خیر میں کدورت ہوگی۔“ عرض کیا، ”کدورت سے کیا مراد ہے؟“ وہ قوم جو میرے طریقے کے خلاف طریقہ اختیار کرے گی اور میری عادت کے خلاف عادت قبول کرے گی اُن کی بعض باتیں اچھی پاؤ گے اور بعض بُری۔“ عرض کیا گیا، ”اس خیر کے بعد شر ہوگی؟“ فرمایا، ”ہاں! دوزخ کے دروازے پر بلانے والے، جو دوزخ کی طرف اُن کی بات مانے گا اُسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔“ میں نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ ﷺ! اُن کی علامت بھی بتائیں۔“ فرمایا: ”وہ ہمارے گروہ سے ہوں گے، ہماری زبان میں کلام کریں گے۔“ عرض کیا کہ ”اگر میں یہ پاؤں تو میرے لیے کیا حکم ہے؟“ فرمایا: ”مسلمانوں کی جماعت اور اُن کے امام کو پکڑے رہنا۔“ عرض کیا: ”اگر مسلمانوں کی جماعت اور امام نہ ہو؟“ فرمایا: ”اُن تمام فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ اس طرح ہو کہ تم کسی درخت کی جڑ دانتوں سے پکڑ لو حتیٰ کہ تم کو اسی حالت میں موت آ جائے۔“

بخاری و مسلم و مسلم کی روایت میں یہ بھی آیا ہے، فرمایا: ”میرے بعد ایسے پیشوا ہوں گے جو نہ تو میری سنت اختیار کریں گے اور نہ ہی میرے طریقے کو اپنائیں گے، اُن میں سے کچھ لوگ اُنھیں گے جن کے دل شیطانوں کے دل ہوں گے، انسانی جسموں میں۔“ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں یہ وقت پاؤں تو کیا کروں؟“ فرمایا: ”اپنے امیر کی سنو اور اطاعت کرو، اگرچہ تیری پشت ماری جائے اور تیرا مال لے لیا جائے، پس سن اور اطاعت کر۔“ (1)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: ”دُغْنُ“ دُ اور ”خ“ دونوں پر زبر، یہ ”دُخان“ کے معنی میں ہے یعنی وہ چیز جو شر کے ساتھ متصل ہو یعنی لوگوں کے دلوں میں جو صدق اور خلوص تھا وہ نہیں رہے گا۔ وہ اعتقادات صحیحہ، اعمالِ صالحہ اور وہ بادشاہوں کا عدل و انصاف جو قرنِ اوّل میں تھا، نہ رہے گا۔ برائی اور بدعات پیدا ہو جائیں گی، اہل بدعت و اہل سنت مخلوط ('Mixed' or 'Confused') ہو جائیں گے۔ یعنی معروف و منکر، جائز و ناجائز، دونوں ان میں جمع ہوں گے اور خیر و شر کا امتزاج و اختلاط ہوگا اور آپ ﷺ کا ارشاد لَعُونَةُ دَغْنٍ اَوْ يَكُونَنَّ بَغْيًا تَتَّبِعُ سے بھی یہی مراد ہے۔ بعض نے فرمایا: ”شر“ کے بعد ”خیر“ سے مراد حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا دور ہے اور الَّذِيْنَ لَعْنَتْهُمْ مِّنْهُمْ وَتَتَّبِعُ سے مراد اُن کے بعد آنے والے امیر ہیں۔ اُن کے درمیان جو کوئی تھے انہوں نے بدعت کو رواج دیا، مثلاً خوارج، یعنی شارحین کی رائے ہے کہ یہ بھی احتمال ہے کہ ”شر“ سے حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہو اور اُس کے بعد ”خیر“ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا دور ہو، ”کدورت و شر“ سے مراد وہ ”جماعت“ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر منبر پر بیٹھ کر لعنت کیا کرتے تھے۔



## ابن تیمیہ کا قول

### مَنْهَاجُ السُّنَنِ النَّبَوِيَّةِ

لِابْنِ تَيْمِيَّةٍ  
أَوَّلِ أَعْيَانِ رُفَاحَةِ الدِّينِ أَحَدِينَ عَدَا الْحَكَايَا

تَحْقِيقُ  
الدُّكْتُورُ مُحَمَّدُ رِشَادُ سَالِم

الجزء الأول

ولهذا لم يضمن النبي صلى الله عليه وسلم أسامة بن زيد<sup>(١)</sup> دم المقتول الذي قتله متأولاً، مع قوله: «أقتلته بعد أن قال لا إله إلا الله؟ أقتلته بعد أن قال لا إله إلا الله؟ أقتلته بعد أن قال لا إله إلا الله؟»<sup>(٢)</sup> ولهذا لا تقام الحدود إلا على من علم التحريم<sup>(٣)</sup>.

والخير الثاني اجتماع الناس لما اصطلاح الحسن ومعاوية، لكن كان<sup>(٤)</sup> صلحاً على دخن، وجماعة على أقذاء، فكان في النفوس

وأنس وابن السبب وغيرهم، وقد توفي سنة ١٢٤ وقيل سنة ١٢٥. ترجمت في تهذيب التهذيب ٤٤٥/٩ - ٤٥١؛ الخلاصة للخزرجي، ص ٣٠٦ - ٣٠٧.

(١) بن زيد: ساقطة من (أ)، (ب).

(٢) الحديث عن أسامة بن زيد رضي الله عنه في موضعين في: مسلم ٩٦/١ - ٩٧ (كتاب الإيمان، باب تحريم قتل الكافر بعد أن قال لا إله إلا الله). وهو في: سنن أبي داود ٦١/٣ (كتاب الجهاد، باب على ما يقاتل المشركون). وجاء حديث آخر بنفس المعنى عن عمران ابن حصين رضي الله عنه في: سنن ابن ماجه ١٢٩٦/٢ (كتاب الفتن، باب الكف عمن قال لا إله إلا الله)؛ المسند (ط. الخليلي) ٤٣٨/٤ - ٤٣٩.

(٣) ن (فقط): الحدود.

(٤) ن، م: وكان ذلك.

- ٥٦٠ -

وَالْخَيْرُ الثَّانِي: اجْتِمَاعُ النَّاسِ لَمَّا اصْطَلَحَ الْحَسَنُ وَمُعَاوِيَةُ، لَكِنْ كَانَ صَلَاحًا عَلَى دَخْنٍ، وَجَمَاعَةً عَلَى أَقْذَاءٍ.

اور دوسری خیر لوگوں کا وہ اجتماع ہے جو امام حسن رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی صلح کے وقت ہوا لیکن وہ صلح کینہ پر تھی

اور اجتماع کدورتوں پر تھا۔<sup>(۱)</sup>

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)

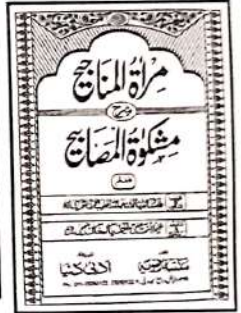


عہدِ خلافت میں پیش آئے اور مکر و فساد کی وہ صلح تھی جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے زمانے میں واقع ہوئی... (1)

### مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ کا قول

مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب 'مرآة المناجیح اردو ترجمہ و شرح مشکوٰۃ المصابیح' میں اس حدیث کی شرح میں کچھ یوں لکھتے ہیں.....

۴۔ اقتداء جمع ہے قذی کی بمعنی آنکھ کا تنکا وغیرہ جس میں بظاہر آنکھ اچھی ہوتی ہے مگر باطن تکلیف یہاں مراد ہے ناپسندیدگی اور بددلی یعنی لوگ کسی کو اپنا امیر مانیں گے تو صرف ظاہر سے ان کے دل اس سے راضی نہ ہوں گے۔ نیز اس سلطنت میں بدعات وغیرہ ہوں گی۔ کدورت ہوگی اس میں اشارہ ہے حضرت امام حسن اور امیر معاویہ کی صلح کی طرف اگرچہ یہ صلح تو ہوگئی مگر لوگوں کے دلوں میں صفائی نہ ہوئی۔ اس لئے ہمارا مذہب ہے کہ حضرت امیر معاویہ اس صلح کے بعد خلیفہ نہ ہوئے بلکہ سلطان اسلام ہوئے۔ اسلام میں پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق اور پہلے سلطان امیر معاویہ (مرقات)



اقتداء جمع ہے قذی کی، بمعنی آنکھ کا تنکا وغیرہ جس میں بظاہر آنکھ اچھی ہوتی ہے مگر باطن تکلیف، یہاں مراد ہے ناپسندیدگی اور بددلی یعنی لوگ کسی کو اپنا امیر مانیں گے تو صرف ظاہر سے اُن کے دل سے راضی نہ رہیں گے۔ نیز اس سلطنت میں بدعات وغیرہ ہوں گی۔ کدورت ہوگی، اس میں اشارہ ہے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی صلح کی طرف، اگرچہ یہ صلح تو ہوگئی مگر لوگوں کے دلوں میں صفائی نہ ہوئی، اس لیے ہمارا مذہب ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس صلح کے بعد خلیفہ نہ ہوئے بلکہ "سلطان اسلام" ہوئے۔ اسلام میں پہلے خلیفہ ابوبکر صدیق اور پہلے سلطان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ۔ (2)

1. حجت اللہ البالغہ، (عربی): 2/579، (اردو)، صفحہ: 715-716

2. مرآة المناجیح اردو ترجمہ و شرح مشکوٰۃ المصابیح (اردو)، 7/164، رقم: 5157

## صلح نفاق پر ہوگی: ابو داؤد کی ایک صحیح حدیث

’مشکوٰۃ المصابیح‘ کی طرح امام حسن رضی اللہ عنہ کی صلح کی طرف اشارہ کرتی ہوئی ایک حدیث ’سنن ابو داؤد‘ میں

موجود ہے۔

4246 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْمُخَيْرَةِ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ، فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا: بَنُو لَيْثٍ، أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثْتَهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَيْءٌ؟ قَالَ: فِتْنَةٌ وَشَرٌّ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: يَا حَدِيثُهُ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: هُدْنَةٌ عَلَى دَخْنٍ، وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْدَاءٍ فِيهَا - أَوْ فِيهِمْ - قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخْنِ مَا هِيَ؟ قَالَ: لَا تَرْجِعْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَبَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَيْءٌ؟ قَالَ: فِتْنَةٌ عَمِيَاءَ، صَمَاءَ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ، فَإِنْ تَمَّتْ يَا حَدِيثُهُ وَأَنْتَ عَاصٍ عَلَى جَنْبٍ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ.



❦❦ نصر بن عاصم لیشی بیان کرتے ہیں، ہم لوگ یشکری کے پاس آئے ہم بنی لیث سے تعلق رکھنے والا ایک گروہ تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کون سے قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ ہم نے جواب دیا: ہم بنی لیث سے ہیں ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ آپ سے حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں دریافت کریں۔ انہوں نے اس حدیث کو سنایا کہ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: آزمائش بھی ہوگی اور برائی بھی ہوگی۔ وہ بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا: اس برائی کے بعد کوئی بھلائی ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حدیفہ! تم اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور اس میں جو حکم موجود ہے اس کی پیروی کرو۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”ہدنة على دخن وجماعة على اعداء لها او فيهم“ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! ”ہدنة على دخن“ کا مطلب کیا ہے آپ نے فرمایا: ان لوگوں کے دل تھیل نہیں ہوں گے۔ اس صورتحال پر ہے جس پر وہ پہلے تھے۔ حضرت حدیفہ بیان کرتے ہیں یا رسول اللہ اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ایسی آزمائش ہوگی جو اندھا کر دے گی، بہرا کر دے گی۔ اس میں جہنم کی طرف بلانے والے لوگ ہوں گے۔ اے حدیفہ! اس وقت اگر تم اس حالت میں مرجاؤ (کہ تم جنگل میں تنہا زندگی بسر کرتے ہوئے) درخت کی جڑ چباتے ہو مرجاؤ! تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے کہ تم ان میں سے کسی ایک کی پیروی کرو۔



## ترجمہ

نصر بن عاصم لیشی بیان کرتے ہیں، ہم لوگ یشکری کے پاس آئے، ہم بنو لیث سے تعلق رکھنے والا ایک گروہ تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: 'تم کون سے قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟' ہم نے جواب دیا: 'ہم بنو لیث سے ہیں ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ آپ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں دریافت کریں۔' انہوں نے اس حدیث کو سنایا کہ 'حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: 'یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'آزمائش بھی ہوگی اور برائی بھی ہوگی' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے دریافت کیا: 'اس برائی کے بعد کوئی بھلائی ہوگی؟' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'اے حذیفہ رضی اللہ عنہ! تم اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور اس میں جو حکم موجود ہے اُس کی پیروی کرو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائی، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: 'کیا برائی کے بعد بھلائی ہوگی؟' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "هدنة على دخن وجساعة على اقضاء فيها وظيفهم" میں نے دریافت کیا: 'یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! "هدنة على دخن" کا مطلب کیا ہے؟' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'ان لوگوں کے دل تبدیل نہیں ہوں گے۔ اس صورتحال پر ہے جس پر وہ پہلے تھے۔' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، 'یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'ایسی آزمائش ہوگی جو اندھا کر دے گی، بہرہ کر دے گی۔ اُس میں جہنم کی طرف بلانے والے لوگ ہوں گے، اے حذیفہ رضی اللہ عنہ! اُس وقت اگر تم اس حالت میں مرجاؤ (کہ تم جنگل میں تنہا زندگی بسر کرتے ہوئے) درخت کی جڑ چباتے ہوئے، مرجاؤ! تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے کہ تم اُن میں سے کسی ایک کی پیروی کرو۔' (1)

یاد رہے! امام حسن رضی اللہ عنہ کی صلح کا کوئی یہ مطلب نہ نکالے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لیے بہتر سمجھتے تھے کیوں کہ اُس وقت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (2) جیسے جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے جنہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے 6 رکنی کمیٹی یعنی شوریٰ میں بھی شامل کیا تھا۔

1. شرح سنن ابو داؤد: 567-566/7، رقم: 4246

2. سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سال وفات کے بارے میں اختلاف ہے، مختلف روایتوں میں جدا جدا طور پر اُن کا سال وفات ہجری سن 51، 56، 57 اور 58 بتایا گیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ نے "تہذیب التہذیب" میں تمام روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ہجری سن 55 والی روایت زیادہ معتبر ہیں، یعنی ہجری سن 41 میں "صلح امام حسن رضی اللہ عنہ" کے وقت آپ اس دنیا میں موجود تھے۔

(Incyclopedia Sirat-e-Sahaba-e-Kiram - p.562, Darussalam)

مگر جیسا کہ ہم آگے بیان کر چکے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلافت و بادشاہت کے حریص تھے اور اگر صلح نہ کی جائے تو پھر جنگ ہوگی اور مسلمانوں کا خون بہے گا اور بعد میں یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا کہ 'بنو ہاشم خلافت کے حریص ہیں، انہیں عوام سے کوئی سروکار نہیں یہ تو صرف حکومت چاہتے ہیں (معاذ اللہ) اور صلح کے بعد بھی یہ افواہیں پھیلا دی گئیں کہ آپ خلیفہ بننا چاہتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ اس صلح سے کچھ وقت کے لیے اُمت میں اتحاد قائم ہو رہا تھا اور مسلمانوں کے خون کی حفاظت ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ اہل شام جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے قصاص کا نعرہ لگا رہے ہیں حالانکہ وہ ایک فریب ہے تو وہ بھی صلح کے بعد آشکار ہو جائے گا۔ مندرجہ بالا حدیث کے مطابق یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یہ جو امارت قائم ہونے جا رہی ہے وہ خالص اسلامی نہیں بلکہ فتنہ و فساد کی بنیاد پر قائم ہو رہی ہے یعنی ظاہری طور پر تو اسلامی حکومت کہلائے گی مگر باطنی طور پر اُن کے دل صاف ستھرے نہیں ہیں بلکہ غبار آلود ہیں لیکن دیکھنے میں خوش نما بُوئے وفا۔ یہ صلح کدورت پر ہونے جا رہی ہے یعنی دھوکا دھڑی اور نفاق پر صلح ہو رہی ہے اور یہ سارا کچھ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اچھے سے جانتے تھے کہ اب خلافت کی جگہ ظلم و زیادتی والی بادشاہت آجائے گی یعنی اہل حق پر باطل کا غلبہ ہو جائے گا جیسا کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'میرے بعد خلافت تیس (30) سال ہوگی پھر وہ خلافت ظلم و زیادتی والی

بادشاہت میں بدل جائے گی۔'



سیدھی بات یہ ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لے کر سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ تک پانچوں خلفائے راشدین کی بیعت میں کسی صحابی یا عام مسلمانوں نے بھی اُن سے کوئی شرائط نہیں لکھوائی کیوں کہ 'بیعت' کا مطلب ہی یہ ہے کہ آپ جس کی بیعت کرو گے اُسے بلا شبہ خلیفہ کے عہدے کے لائق سمجھتے ہیں اور اُس پر بھروسا کرتے ہیں کہ وہ قرآن و سنت کے مطابق خلافت کو انجام دے گا۔ اسی لیے یہ پانچوں خلفاء کی بیعت میں شرائط لکھوائی نہیں گئی جب کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کرتے وقت شرائط لکھوائی تو کیا امام حسن رضی اللہ عنہ اگر بیعت ہی کر رہے تھے تو پھر آپ کو شرائط لکھوانے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا آپ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر شبہ تھا کہ وہ قرآن و سنت پر عمل نہیں کریں گے؟ اور اگر بھروسا تھا اور وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لائق سمجھتے تھے اور بیعت ہی کرنا چاہتے تھے یا اُنہوں نے بیعتِ اطاعت ہی کی تھی تو پھر بیعت کے اصول کے خلاف شرطیں لکھوانے کی کیا ضرورت تھی! وہ بھی یہ شرط کہ 'امیر معاویہ رضی اللہ عنہ قرآن و سنتِ رسول کے مطابق عمل کریں گے؟' کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کسی صحابی نے ایسی کوئی شرطیں لکھوائی تھیں؟ روایتوں میں ملتا ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے 6 ماہ کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تو کیا اُنہوں نے اُس وقت بھی کوئی شرطیں لکھوائی؟ نہیں، کیوں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہر لحاظ سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لائق سمجھتے تھے۔ بالکل اسی طرح جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کرایا تو کیا اُن سے کوئی شرطیں لکھوائی تھیں؟ بالکل نہیں! اسی طرح جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان اور مولا علی رضی اللہ عنہ سے خلافت کے بارے میں ملاقات کی تو اُنہیں صرف پوچھا تھا کہ آپ قرآن و سنت کے طریقے کے مطابق عمل کرو گے مگر کبھی اس بات کو بطور شرط نہیں لکھوائی اور بالکل اسی طرح بدری اصحاب کی ایک بڑی جماعت نے جب مولا علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تو نہ ہی اُنہوں نے کوئی شرطیں لکھوائیں نہ ایسی شرطیں صحابہ کرام نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس لکھوائیں تو اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر امام حسن رضی اللہ عنہ بیعت کرتے تو بالکل بدر و اُحد کے صحابہ کی جماعت کے اجماع کے مطابق بغیر کوئی شرط لکھوا کر لیتے، مگر اصل بات یہ ہے کہ یہ بیعت نہیں بلکہ 'صلح' کا معاہدہ تھا جسے بعد میں تاریخی کتابوں میں بیعت کا لفظ مشہور کر دیا۔

آج اُمتِ امام حسن رضی اللہ عنہ کی صلح کو ٹھیک طریقے سے سمجھ نہیں سکتی اس کی اصل وجہ ہی یہ ہے کہ اس کو بیعتِ حسن کہہ کر ذکر کیا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے اور آج کل منبروں سے چیخ چیخ کر کہا جاتا ہے کہ ”لوگو! امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر بیعت کر لی، اگر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ظلم کرنے والے ہوتے یا ناحق پر ہوتے یا جنگِ صفین میں باغی گروہ سے ہوتے (جس نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جیسے صحابی کو قتل کیا) تو کیا امام حسن رضی اللہ عنہ اُن کے ہاتھوں پر بیعت کرتے؟“

تو ہم ایسے نادانوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ سب سے پہلے آپ حدیث کی کتابوں کا اصولِ حدیث کے ساتھ مطالعہ کیجیے اور تاریخ کی صحیح روایتوں کو پڑھو اور خلفائے راشدین کے بیعت کا طریقہ جانو تو پتہ چلے گا کہ یہ بیعتِ اطاعت نہیں بلکہ صلح تھی۔

### آخری لاجواب دلیل

صلح امام حسن رضی اللہ عنہ سے جو لوگ یہ مطلب نکال رہے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی حق پر تھے اور آپ خلافت کے لائق تھے، اُن سے ہمارا معصومانہ سوال ہے کہ پھر امام حسن رضی اللہ عنہ کے نانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانے میں بنو گریز کے یہودیوں اور مکہ کے مشرکوں سے صلح کر چکے تھے، تو اب آپ یہ بات کہیں گے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں اور مشرکوں سے صلح کر لی لہذا یہودی اور مشرک بھی حق پر تھے (نعوذ باللہ) بالکل نہیں، جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک معاہدہ کیا تھا جو صلحِ ہدیہ سے مشہور ہے اور جب بعد میں مشرکوں نے دھوکا دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح ختم کر دی بالکل اسی طرح یہاں سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید پلید کو ولی عہد بنا کر صلح کی آخری شرط کو بھی پورا نہیں کیا۔





باب - 8

صلح امام حسن رضی اللہ عنہ  
کی شرائط





جس طرح صلحِ امام حسن رضی اللہ عنہ کے نام  
 پر کئی جھوٹ پھیلانے گئے بالکل اُسی طرح  
 صلحِ امام حسن کی شرائط کے نام پر بھی کئی  
 جھوٹ پھیلانے گئے۔ ہم نے اس باب  
 میں الگ-الگ کتابوں سے صلح کی شرطیں  
 بیان کی ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ صلح کی  
 شرائط کیا تھیں۔



## صلح امام حسین رضی اللہ عنہ کی شرطیں

1. سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے جن شرطوں کی بنیاد پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکومت سپرد کی تھی، اُن کی پوری تفصیلات شروحِ احادیث اور کتبِ تاریخ میں درج ہیں۔

مثلاً :

- (1) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی کتاب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقے کے مطابق نظامِ حکومت چلائیں گے۔
- (2) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی جماعت کے لوگ، جو صلح کے بعد ہتھیار ڈال چکے ہیں، اُن کے خلاف کسی قسم کی انتقامی کارروائی نہیں کی جائے گی۔
- (3) آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خمس (مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ) جو اللہ جلّ جلالہ نے قرآن میں مقرر کیا، بدستور عبدالمطلب کی اولاد کو ملے گا جیسا کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے ادوار سے ملتا آرہا ہے۔
- (4) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر بنو اُمیہ کے منبروں سے ہونے والا سب و شتم کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔
- (5) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے بعد کسی کو جانشین مقرر نہیں کریں گے بلکہ امت کو خلیفہ کے انتخاب کے لیے شوریٰ (مسلمانوں کی صلاح کارِ سمیتی) پر چھوڑیں گے۔<sup>(1)</sup>

1. ابن عبد البر، ابن حجر، ابن کثیر، فتح الباری (بخاری کی 7109 کے تحت)

2. ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی اپنی کتاب 'الصواعق المحرقة' میں صلح کی شرائط کو رقم فرماتے ہیں:

۳۹۹

الصواعق المحرقة على أهل الرضخ والضلال والزحقة

ولما تصالحا كتب به الحسن كتاباً لمعاوية، صورته:

بسم الله الرحمن الرحيم، هذا ما صالح عليه (۱) الحسن بن علي رضي الله عنهما معاوية بن أبي سفيان.

صالحه على أن يسلم إليه ولاية المسلمين على أن يعمل فيهم (۲) بكتاب الله تعالى وسنة رسول الله (ﷺ) وسيرة الخلفاء الراشدين المهددين، وليس لمعاوية بن أبي سفيان أن يعهد إلى أحد من بعده عهداً، بل يكون الأمر من بعده شوري بين المسلمين، وعلى أن الناس آمنون حيث كانوا من أرض الله تعالى في شاصهم وعراقهم وحجازهم ومنهم، وعلى أن أصحاب علي وشيعته آمنون على أنفسهم وأموالهم ونسائهم وأولادهم حيث كانوا، وعلى معاوية بن أبي سفيان بذلك عهد الله وميثاقه، وأن لا يتغنى للحسن بن علي ولا لأخيه الحسين، ولا لأحد من أهل (۳) بيت رسول الله (ﷺ) غائلة، سراً ولا جهراً، ولا يخيف أحداً منهم في أفق من الآفاق. أشهد عليه فلان وفلان بن فلان وكفى بالله شهيداً.

ولما انبرم الصلح التمس معاوية من الحسن أن يتكلم بجمع من الناس ويعلمهم أنه قد بايع معاوية وسلم إليه الأمر، فأجابه إلى ذلك، فصعد المنبر، فحمد الله وأثنى عليه، وصلى على نبيه محمد (ﷺ)، وقال: أيها الناس، إن أكيس الكيس التقى، وأحق الحق الفجور.... إلى أن قال: وقد علمتم أن الله تعالى جل ذكره وعز اسمه هذاكم بجدي، وأنقذكم من الضلالة، وخلصكم من الجهالة، وأعزكم به

(۱) في (ك): ۴۹۵.

(۲) في (ط): وفيها.

(۳) ليست في الأصل و (ط).

الصلح على المحرقة

عَلَى

أهل الرضخ والضلال والزحقة

تأليف

أبي العباس أحمد بن محمد بن علي بن حجر  
ابن حجر الهيتمي (۱۹۷۳ هـ)

تحقيق

كاظم محمد الخراط

عبد الرحمن بن عبد الله التركي  
مدير مركز الدراسات والبحوث

الجزء الأول

دار الوطن

الرياض - شارع الملك - ص. ب. ۳۳۱۰  
٤٧٦٢٠٤٢ - فاكس ٤٧٦٤٦٥٩



بسم اللہ الرحمن الرحیم  
یہ وہ تحریر ہے جس کے مطابق حسن بن علی اور معاویہ بن ابی سفیان نے مصالحت کی ہے۔ یہ مصالحت اس بات پر ہوئی ہے کہ حسن معاویہ کو مسلمانوں کی ولایت اس شرط پر دیں گے کہ وہ کتاب اللہ، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت خلفائے راشدین مہدیین کے مطابق عمل پیرا ہوں گے۔ اور معاویہ کو اس بات کی اجازت نہ ہوگی کہ وہ اپنے بعد کسی کو خلافت دے جائیں بلکہ یہ معاملہ ان کے بعد مسلمانوں کے مشورے سے طے ہوگا۔ اور لوگ شام، عراق، حجاز، یمن اور مدینہ کے زمین میں جہاں بھی ہوں گے، امن میں ہوں گے۔ اور اصحاب علی اور آپ کے شیعہ جہاں بھی ہوں گے اپنی جانوں، مالوں، عورتوں اور اولاد کے بارے میں محفوظ ہوں گے۔ اور معاویہ بن ابی سفیان کو خدا تعالیٰ سے یہ عہد و میثاق بھی کرنا ہوگا کہ وہ حسن بن علی اور ان کے بھائی حسین اور اہل بیت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے کسی کی بھی خفیہ اور علانیہ طور پر تباہی نہیں چاہیں گے اور نہ ہی ان میں سے کسی کو کسی جگہ خوف زدہ کریں گے۔ میں فلاں بن فلاں اس پر گواہی دیتا ہوں کہ کئی باللہ شہیداً۔ جب مسلح طے پاگئی تو حضرت معاویہ نے حضرت حسن سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ لوگوں کے ایک مجمع میں تقریر



بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ وہ تحریر ہے جس کے مطابق حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے مصالحت کی ہے۔ یہ اس بات پر ہوئی ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کی ولایت اس شرط پر دیں گے کہ وہ کتاب اللہ، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت خلفائے راشدین مہدیین کے مطابق عمل پیرا ہوں گے۔ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اجازت نہ ہوگی کہ وہ اپنے بعد کسی کو خلافت دے جائیں بلکہ یہ معاملہ ان کے بعد مسلمانوں کے مشورے سے طے ہوگا۔

اور لوگ شام، عراق، حجاز، یمن اور اللہ ﷻ کی زمین میں جہاں بھی ہوں گے امن میں ہوں گے۔ اور اصحاب علی رضی اللہ عنہم اور آپ کے شیعہ (چاہنے والے) جہاں بھی ہوں گے اپنی جانوں، مالوں، عورتوں اور اولاد کے بارے میں محفوظ ہوں گے اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو اللہ ﷻ سے یہ عہد و میثاق بھی کرنا ہوگا کہ وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی کی بھی خفیہ اور علانیہ طور پر تباہی نہیں چاہیں گے اور نہ ہی ان میں سے کسی کو کسی جگہ خوف زدہ کریں گے، میں فلاں بن فلاں اس پر گواہی دیتا ہوں کہ کئی باللہ شہیداً<sup>(۱)</sup>

1. ابن جریر ثقی فی السوانق المحرقہ علی اہل الرفض والضلال والزندقۃ (عربی): صفحہ: 399

ابن جریر ثقی فی السوانق المحرقہ علی اہل الرفض والضلال والزندقۃ (اردو): صفحہ: 460



## 3. ڈاکٹر محمد عبد الیمانی لکھتے ہیں:

’حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے یہ پیشکش کی تھی کہ اُن کے بعد ولی عہدی امام حسن رضی اللہ عنہ کے لیے ہی ہوگی، مگر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ شرط لکھوائی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد کسی کو اپنا ولی عہد نامزد کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ یہ معاملہ شوریٰ کی ذمہ داری ہے۔‘<sup>(۱)</sup>

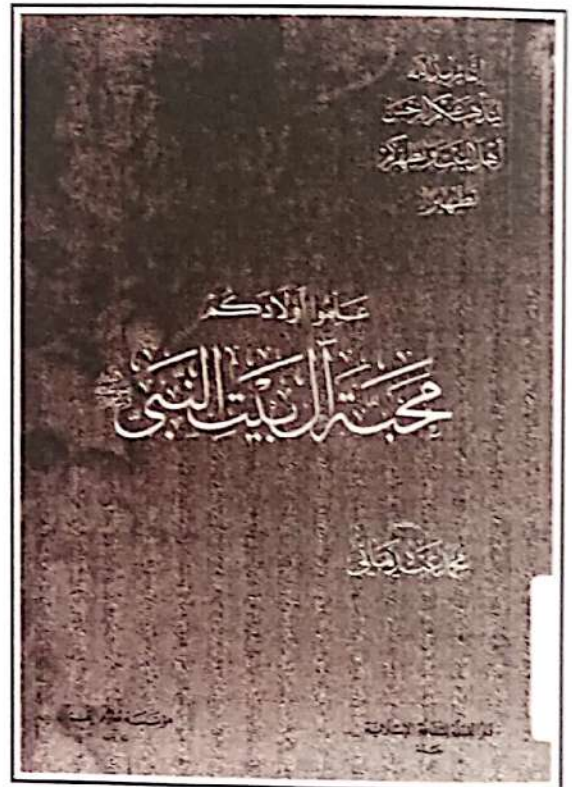
ولن تنسى صفحات التاريخ قيامه مع اخيه ومواليهما على باب عثمان بن عفان رضي الله عنه يصدون الجموع الثائرة ويدعون عنه الخوارج عليه، حتى لم يصلوا إليه إلا بتسور داره من ظهرها حيث لا يراهم الحسن وأخوه ورجالهما.

وقد كان للحسن رأي أيام فتنه عثمان، فقد أشار على أبيه أن يعتزل الناس، بل وأن يترك المدينة، ويعتكف في مال له يبيع، حتى تنتهي الفتنة، وكذلك لما قتل عثمان رأى أن يغادر أبوه المدينة ولا يقبل البيعة، ويدع الخلافة لغيره حتى تستقر الأمور، ولكنه مع هذا لازم أباه، وشهد معه معارك كلها، حتى إنه بكى عندما رأى ركاب أبيه تنجه إلى العراق<sup>(۲)</sup>.

وحينما استشهد علي رضي الله عنه، بايع الناس ابنه الحسن خليفة للمسلمين، وقام أهل الكوفة بدعون الرغبة في القتال، ولكنه ذكر انتشار أمرهم واختلافهم بين يديه، وخلافهم على أبيه من قبل فرضي بالصلح. وترك الأمر لمعاوية الذي عرض أن تكون ولاية العهد للحسن من بعد معاوية، ولكن الحسن كتب في الشرط أنه لا يحق لمعاوية أن يعهد لأحد بعده بل يكون الأمر شوري<sup>(۳)</sup>.

وحين التقيا بالكوفة، قام الحسن خطيباً، فكان مما قال: ’أيهما الناس، إن أكيس الكيس التقى، وأحمق الحمق الفجور، إن هذا الأمر سلمته لمعاوية، إما أن يكون حق رجل كان أحق به مني فأخذ حقه، وإما أن يكون حقّي فتركته لصلاح أمة محمد وحقن دماؤها، فالحمد لله الذي أكرم بنا أولكم وحقن بنا دماء آخركم‘<sup>(۴)</sup>.

۱- ۲۱۷، حلية الأولياء (۳۷/۲)، البداية والنهاية (۳۷/۸) سير أعلام النبلاء (۲۵۳/۳)، ۲۶۷ وعلق البخاري في صحيحه أنه حج ماشياً والنجائب تقلد بين يديه. (۱) ذكر ذلك الذهبي في سير أعلام النبلاء (۲۶۱/۳) نقلاً عن الواقدي. (۲) راجع في ذلك فنهليلب ابن عساكر (۲۲۲/۴ - ۲۲۵) سير أعلام النبلاء (۱۶۴/۳). (۳) راجع في ذلك: المستدرک للحاکم ۱۷۵/۳، مصنف عبدالرزاق ۴۵۲/۱۱ فضائل



۱. یمانی فی علم الاولاد کم محبت آل بیت النبی ﷺ (عربی)، صفحہ: 129؛ ابن بدران فی تہذیب تاریخ ابن عساکر: 4/222-225؛ ذہبی فی سیر أعلام النبلاء (عربی): 02/227؛ طبری فی تاریخ الامم والملوک (اردو): 03/177







سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق اور اُن کے طرفداروں سے بلا عذر شرعی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کوئی تعارض نہ کریں گے۔  
حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور حسین بن علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے متعلقین امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سب کے ساتھ نیک سلوک کریں گے اور کوئی ضرر نہیں پہنچائیں گے۔

اور دونوں بھائی اور اُن کے متعلقین جس شہر اور جس آبادی میں چاہیں گے سکونت اختیار کریں گے۔  
امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے عاملوں اور گماشتوں کو یہ حق نہ ہوگا کہ وہ اپنا محکوم سمجھ کر اپنے کسی ذاتی حکم کی تعمیل کے لیے مجبور کریں۔

صوبہ اہواز کے اخراج حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہنچاتے رہیں گے۔  
کوفہ کے بیت المال میں جس قدر درہم اب موجود ہیں وہ سب امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ملکیت سمجھی جائے گی، وہ اپنا اختیار اس پر جس طرح چاہیں گے تصرف کریں گے۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بنو ہاشم کو انعام و عطیہ میں دوسروں پر مقدم رکھیں گے۔  
الغرض کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے باعزت اور پروقار طریقے سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی، نہ ڈر کر نہ جھک کر یعنی نہ پکے اور نہ جھکے۔<sup>(۱)</sup>

## 5. ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی لکھتے ہیں کہ،

میں وہو یشتع، ولما قبل ذلك نزل من الإمارة معاوية، وتخلين الدماء من المسلمين. فاستنصروا على ذلك واتجعت الكلبة على معاوية، على ما سألني ملك وشعبه. وقد لام الحسين أبناء الحسن على هذا الزاوي، فلم يلقوا منه، وقصوت مع الحسين، وحبى الله عنه، كما سنذكر دليلاً قريحاً.

ثم بحث الحسن بن علي إلى أمير المؤمنين قيس بن سعد أن يشتع ويطلب معاوية<sup>(۲)</sup>، فأبى قيس من قول ذلك، ونزع من طاعتهما جميعاً، والمقر بن أخاه، ثم رابع الأثر فباع معاوية بذاها فريضة، كما سنذكره. ثم المشهور أن جماعة من بني معاوية كانت في سنة أربعين، ولعلنا يقال له: عام الحماة. لاجتماع الكلبة فيه على معاوية، وللتشهور ضد ابن جبري وغيره من علماء الشيعة أن ذلك كان في أول سنة إحدى وأربعين كما سنذكره، إن شاء الله. وعجبت بالشيء في هذه السنة - إحدى سنة أربعين - المعرة من شمة.

وزعم ابن جبري<sup>(۳)</sup> فما زلنا من إسحاق بن راشد، أن المعرة من شمة الفعل يكتب على لسان معاوية أنه قد ولّاه إمارة الخبيخ حلتيل، وبقر إلى ذلك غنية من أبي سفيان، وكان معه كتاب من أخيه معاوية بقرعة الخبيخ، فتدخل المعرة فوفت بالناس يوم الثامن لشيخة غنية إلى الإمارة. وهذا الذي قلناه ابن جبري لا يقبل، ولا يقبل بالمعرة، وحبى الله عنه، ذلك، ولما ثبتنا على ذلك فقلنا أنه باطل. والله أعلم. فإن العجاجة أجل قلنا من هذا، ولكن هذه نزعة شبيبة.

(۱) سبط بن: ۴، ص.  
(۲) تاريخ الطبري ۱۰۰/۱۱۱.

فما غفروا اغنياً عطيناً لم يشتع منه. فاشتر الحسن بن علي قيس بن سعد ابن عمارة على المؤمنين في شين عفر كذا من بيه. وسار هو بالخويجي في افره قاصداً بلاء الشام ليقابل معاوية وأهل الشام. فلما اختار بالشام نزلها وشم المؤمنين من بيه. فبينا هو في المدينة تشكر طاعها، إذ صرح في الناس صرخ: ألا إن قيس بن سعد بن عمارة قد قتل. حار الناس ما شئت ببعثهم بعضاً، حتى اتفقوا شروفاً الحسين، حتى نزلوه. بسلاً كان حالها عليه، وطفه بعضهم حين ركب حنة الموت<sup>(۴)</sup>، فكرمهم الحسين كرامة شديدة، ثم ركب فدخل قصر الأكرس بن النخعي، فزله وهو غريم، وكان عليه على المائتين سعد بن مسعود الضمير، لئلا يمس صاحب يوم الحبيش، فلما اشتد الحسين بالضمير قال المختار من أبي عبيد، فبجده الله، لعنه سعد بن مسعود: هل لك في الشرف والبيش؟ قال: وما ذا؟ قال: فأخذ الحسن بن علي خنجره ونحش به إلى معاوية. فقال له عنه: فجلدك الله وقبح ما جئت به! فأخبروا بامرئ بنيت رسول الله ﷺ!!

ولما رأى الحسن بن علي غزوة حبيبه عليه منقمه، وكتب ضد ذلك إلى معاوية - وكان قد ركب في أهل الشام، فزّل شكين<sup>(۵)</sup> - يرويه على الخبيخ<sup>(۶)</sup>، فبينا في ذلك ليلة من ليالي ليلة عيد الله بن عامر وعبد الرحمن بن شقرة، فبينا عليه فركبته فزلا له ما أراد من الأحوال، فاستقر أن يمشي<sup>(۷)</sup>، ولما من بيت صالح فركبته غسلة آلاب، فبينا درهم، وأن يكون خراج قنطرة جرد له، وأن لا يثبت

(۱) لشره: لم يلبس منه. فخر شهاب: ۱۱۱/۱.  
(۲) سكن: أرض بخراف. مسعود ما لم يسم: ۱۱۱۲/۱.

الْبَدَايَةُ وَالْأَنْهَاءُ

للمصنف عبد القدير ابن الفداء اسماعيل  
ابن عمر بن كثير الدمشقي

تحقيق

الدكتور عيسى بن عبد الرحمن بن عبد الرحمن

بالتمويل من  
مركز بحوث التراث والدراسات الإسلامية  
بجامعة القاهرة

الطبعة الأولى: ١٤٢٠ هـ

طبع في  
مطبعة دار الفکر، القاهرة



6. اہل سنت بریلوی مکتبہ فکر کے ممتاز عالم دین اور عصر حاضر کے معروف

[illegible]

1. ابن کثیر فی البدایہ والنہایہ (عربی): 11/132-133؛ ابن جریر فی تاریخ طبری (عربی): 05/160؛

ابن جریر فی تاریخ طبری (اردو): 123-122/04

تکفیر کی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق تین (3) گروہ ہو گئے (1) اہل سنت (2) خوارج (3) بنو امیہ میں سے اُن کے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) خلاف جنگ کرنے والے اور اُن کے موافقین۔<sup>(1)</sup>

7. فخر المدرسین، جامع المعقول والمنقول حضرت مفتی غلام رسول جماعتی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف، 'امام حسن رضی اللہ عنہ اور خلافتِ راشدہ میں رقم طراز ہیں:

'امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ کے ساتھ چند شرائط کے تحت صلح کر لی چوں کہ صلح شرائط کے تحت ہوئی تھی۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے درج ذیل شرائط مقرر کی تھی۔

- (1) حضرت معاویہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے صالحین کی سیرت کے مطابق اپنی حکومت میں عمل کریں گے۔
  - (2) حضرت معاویہ کسی کو بھی اپنا ولی مقرر نہیں کریں گے بلکہ مسلمانوں کے مقرر کردہ ارکانِ باہمی مشورہ کر کے جس کو چاہیں امیر مقرر کریں۔
  - (3) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر سب و شتم نہیں کیا جائے گا بلکہ آپ کا ذکر خیر اور اچھائی کے ساتھ کیا جائے گا۔
  - (4) تمام لوگ عراق، حجاز، یمن، شام وغیرہ میں محفوظ زندگی گزاریں گے، اُن پر کوئی زیادتی وغیرہ نہیں ہوگی۔
  - (5) اصحاب علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے تابعدار جہاں کہیں ہوں گے اُن پر کسی قسم کا ظلم و ستم نہیں کیا جائے گا، اُن کی جان و مال اور اولاد ہر طرح سے محفوظ رہیں گے۔
  - (6) امام حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی اور نہ ہی اُن پر ظلم و ستم کیا جائے گا۔
  - (7) ہر حق والے کو حق دیا جائے گا۔
  - (8) حضرت معاویہ کی حکومت امام حسن رضی اللہ عنہ کے تمام قرضوں کی ادائیگی کرے گی۔
  - (9) اور کوفہ کے بیت المال میں جو مال ہے وہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیا جائے گا۔
  - (10) دارا بگرد کا جو خراج ہوگا وہ بھی امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کو دیا جائے گا۔
  - (11) باشندگانِ مدینہ منورہ حجاز اور عراق سے مزید کوئی ٹیکس وغیرہ نہیں لیا جائے گا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے سے جو دستور چلا آ رہا ہے وہ برقرار رہے گا۔
- امام حسن مجتبیٰ نے ان شرائطِ مذکورہ بالا کے تحت حضرت معاویہ کے ساتھ مصالحت کی مگر حضرت معاویہ نے شرائط کو پورا نہ کیا۔<sup>(2)</sup>

1. سعیدی فی نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری (اردو): 06/784

2. جماعتی فی امام حسن رضی اللہ عنہ اور خلافتِ راشدہ (اردو)، صفحہ: 158-159



## 8. علامہ ابو الحسن علی بن خلف بن بطل مالکی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں :

فإن يكن هذا الأمر لك لما ينبغي لي أن أشارك عليه ، وإن يكن لي  
لقد ( جملة ) ( ١ ) لك . فذكر أصحاب معاوية ، وقال المغيرة بن شعبة  
عند ذلك : أشهد أنني سمعت النبي - عليه السلام - يقول للحسن :  
« إن ابني هذا سيد صلح الله به بين اثنين من المسلمين » . فجزاك  
الله من المسلمين خيراً .

وقال الحسن : اتق الله يا معاوية على أمة محمد ، لا تقنهم  
بالسيف على طلب الدنيا وغرورها فإنه والله ، سلم الحسن الأمر إلى  
معاوية وصالحه وبأهله على السمع والطاعة على إقامة كتاب الله وسنة  
نبيه ، ثم دخل الكوفة فآخذ معاوية البيعة لنفسه على أهل العراق ،  
فكانت تلك السنة سنة الجماعة لأجتماع الناس واتفاقهم والقطاع  
[ الحرب ] ( ٢ ) وبائع معاوية كل من كان معتزلاً عنه ، وبأهله سعد بن  
أبي وقاص وعبد الله بن عمر ومحمد بن مسلمة ، وثياثر الناس  
بذلك ، وأجاز معاوية الحسن بن علي ثلاثمائة ألف وثلث ثوب  
وثلاثين عبداً ومائة جمل ، وانصرف الحسن بن علي إلى المدينة وولى  
معاوية الكوفة المغيرة بن شعبة ، وولى البصرة عبد الله بن عامر ،  
وانصرف إلى دمشق واتخذها دار مملكة .

باب : هل يشير الإمام بالصلح  
فيه : عائشة : « سمع النبي صوت خصم بالباب حاله أصواتهم ،  
وإذا أحدهما يستوضح الآخر ويسترففه في شيء وهو يقول : والله لا  
أفعل . خرج عليهما رسول الله فقال : أين لثاكي علي الله [ لا ] ( ٣ ) بفعل  
المعروف ؟ فقال : أنا يا رسول الله ، فله أي ذلك أحب » .

( ١ ) في : هـ : غلبت .  
( ٢ ) في : الأصل : الحلفت . واثبت من : هـ : .  
( ٣ ) في : الأصل : : لا . واثبت من : هـ : ن .

- ٩٧ -

شرح صحيح البخاري  
لابن بطل  
رضي الله عنه  
مكتبة الرشد  
الرياض

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا : ” اے معاویہ ! مسلمانوں کے معاملے میں اللہ جل جلالہ سے ڈرنا اور دنیا کی طلب میں اُن کو تلوار سے ختم نہ کر دینا “۔ پھر سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی۔ (۱)  
قارئین ! ہم نے یہاں پر سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی صلح کی جو شرائط تھیں اُسے آٹھ (8) الگ الگ حوالہ جات (Referance) سے پیش کیا، اس کے علاوہ صلح کے اس معاہدے کی شرائط مندرجہ ذیل کتب سے مطالعہ فرما سکتے ہیں :

1. ابو الفداء فی المختصر فی اخبار البشر
2. ابن اثیر فی الکامل فی التاریخ
3. ابن جریر فی تاریخ الطبری
4. ابن حجر پیشی فی الصواعق المحرقة
5. ابن عبد البر فی الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب
6. ابن عساکر فی تاریخ دمشق
7. ابن کثیر فی البدایہ والنہایہ
8. عسقلانی فی فتح الباری شرح صحیح البخاری
9. دیناوری فی الاخبار الطوال
10. ذہبی فی سیر اعلام النبلاء
11. عینی فی عمدة القاری شرح صحیح البخاری
12. محمد رضا فی الحسن سید الشباب اہل الجنتہ

9. مشہور اہل حدیث عالم مفتی مولانا اسحاق صاحب صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کے معاہدے کی شرطیں بیان کرتے ہیں:

(1) یہ وہ دستاویز ہیں جس پر حسن بن علی ابو طالب رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کی۔ مسلمانوں کی حکومت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی، اس شرط پر کہ وہ کتاب اللہ، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، سیرتِ خلفائے راشدین پر عمل کریں گے۔

(2) اور اس شرط پر کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو اختیار نہیں کہ اپنے بعد کسی کو اپنا ولی عہد بنائیں بلکہ اس کے بعد امیر، مسلمانوں میں بطور مشورہ طے ہوگا۔

(3) اور اس شرط پر کہ لوگ اللہ کی زمین میں جہاں ہوں گے خواہ شام میں خواہ عراق اور حجاز اور یمن میں، مامون ہوں گے۔

(4) اور اس شرط پر کہ علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب اور اُن کے شیعہ (چاہنے والے) اپنی جانوں اور مالوں اور عورتوں اور بچوں پر مامون ہوں گے۔

(5) اور اس شرط پر کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ پر خدا کا عہد اور میثاق ہے اور جو کچھ اللہ جل جلالہ نے عہد لیا ہے کسی سے اپنی مخلوق میں سے اور اللہ جل جلالہ نے جس کی بجا آوری کا کسی سے مطالبہ کیا ہے اپنے آپ ہی اس کو ادا فرمایا ہے۔

(6) اور اس شرط پر کہ نہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نہ اُن کے بھائی حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور نہ اہل بیت میں سے کسی سے کوئی فریب ہوگا نہ پوشیدہ نہ ظاہر اور نہ کوئی اُن میں سے کسی پر ظلم ہوگا، اِس پر فلاں اور فلاں گواہ ہوئے اور اللہ جل جلالہ کافی گواہ ہے۔

اس صلح نامہ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو قرآن و سنت اور سنتِ خلفائے راشدین کا پابند کیا گیا ہے۔ یہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی فتح ہے جس کی برکت سے آج پوری امت میں کوئی گروہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ راشد نہیں کہتا۔

اس معاہدے کی شرائط مولانا خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی نے اپنی کتاب 'مطرقۃ الکرامہ' صفحہ 290 پر بھی درج کی ہیں اور ابن ابی حدید رضی اللہ عنہ نے اپنی 'شرح نہج البلاغہ' میں بحوالہ ابو الحسن علی بن محمد المدائنی درج کی ہیں جن کو امام بیہقی بن معین رضی اللہ عنہ نے کہا "ثقة ہے، ثقة ہے، ثقة ہے"۔ پھر ابن ابی حدید نے 'شرح' کی جلد: 16، صفحہ: 7 پر حسین بن علی



المنظر (یہ بھی ثقہ راوی ہے) کے حوالے سے لکھا کہ اس نے کہا اللہ کی قسم معاویہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے ایک وعدہ بھی پورا نہ کیا۔<sup>(1)</sup>

”اس عہد نامہ پر عبد اللہ بن حارث بن نوفل (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھانجہ) اور عمر بن ابی سلمہ وغیرہ کئی اکابر کے دستخط بطور گواہ اور ضامن ہوئے۔<sup>(2)</sup>

## صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی شرطوں میں کس نے تحریف کی؟

مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی ”تاریخ اسلام“ میں لکھتے ہیں کہ جب امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کا ارادہ کیا تو کچھ اس طرح عبد اللہ بن عامر کو فرمایا:

”اگر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میری چند شرطیں منظور کر لیں، جن میں سب سے مقدم (Chief) یہ ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کتاب و سنت پر عامل رہنے اور سابقہ مخالفتوں کو فراموش کر کے کسی کی جان و مال سے تعرض نہ کرنے اور ہمارے طرفداروں کو جان کی امان دینے کا وعدہ کر لیں۔ الصلوٰۃ خیر! عبد اللہ بن عامر یہ سن کر فوراً امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس گئے اور کہا کہ چند شرطوں کے ساتھ امام حسن رضی اللہ عنہ تفویضِ خلافت پر آمادہ ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ”وہ شرطیں کیا ہیں؟“ عبد اللہ بن عامر نے کہا کہ ”پہلی شرط یہ ہے کہ جب تم فوت ہو جاؤ تو تمہارے بعد خلافت امام حسن رضی اللہ عنہ کو ملے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جب تک تم زندہ رہو، ہر سال پانچ لاکھ درہم سالانہ بیت المال سے امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجتے رہو، تیسری شرط یہ ہے کہ علاقہ اہواز و فارس کا خراج امام حسن رضی اللہ عنہ کو ملا کرے۔“

یہ تینوں شرطیں عبد اللہ بن عامر نے خود امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیش کر کے پھر وہ شرطیں سنائی جو امام حسن رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عامر سے کہلا کر بھیجی تھیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو یہ تمام شرطیں منظور ہیں اور امام حسن رضی اللہ عنہ اُن کے علاوہ بھی کوئی اور شرط پیش کریں گے تو وہ بھی مجھ کو منظور ہے کیوں کہ اُن کی نیت نیک معلوم ہوتی ہے اور مسلمانوں میں صلح و آشتی کے خواہاں نظر آتے ہیں۔<sup>(3)</sup>

1. مولانا اسحاق فی مقصد حسین (اردو): صفحہ: 251-252

2. مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی کی تاریخ اسلام (اردو): 1/619

3. مولانا اکبر شاہ نجیب کی تاریخ اسلام (اردو): 1/618

قارئین! یہاں بالکل واضح ہو گیا کہ تاریخ کی کتابوں میں ”صلح امام حسن رضی اللہ عنہ“ کی یہ شرطیں لکھی گئی ہیں کہ ”بعد امیر معاویہ خلافت امام حسن رضی اللہ عنہ کو ملے اور امام حسن رضی اللہ عنہ نے سالانہ مال کی ضرورت پیش کی۔“ یہ سب امام حسن رضی اللہ عنہ پر مؤرخین نے جھوٹ باندھا ہے، یہ شرطیں امام حسن رضی اللہ عنہ نے نہیں بلکہ اس صلح کے گواہ اور امیر معاویہ کے لشکری عبد اللہ بن عامر نے اپنی طرف سے پیش کی تھیں۔

### کیا امام حسن رضی اللہ عنہ نے بیعتِ اطاعت کر لی تھی؟

امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی اس صلح کو کئی لوگ غلط طریقے سے بیان کرتے ہیں، رافضی اسے نعوذ باللہ غلطی قرار دیتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ ذکرِ حسن رضی اللہ عنہ بہت کم کرتے ہیں تو خارجی اور ناصبی اس میں حد سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں اور عوام کو اس دھوکے میں ڈالتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ صلح ’بیعتِ اطاعت‘ تھی۔ افسوس کہ یہ لوگ تاریخ اور صحیح احادیث کا مطالعہ نہیں کرتے۔

امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا یہ قدم صرف اسلام کی حفاظت کے لیے تھا۔ کسی شخص کی اہلیت کے پیشِ نظر نہیں تھا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ کچھ لوگوں نے لکھ دیا ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے ”اُن کے ہاتھ پر بیعتِ اطاعت فرمائی۔“ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعتِ اطاعت ہرگز نہیں کی تھی بلکہ یہ صرف ایک صلح کا معاہدہ تھا جس میں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیا جاتا ہے۔ پھر بھی اگر کوئی اسے ’بیعتِ اطاعت‘ کہتا ہے تو ابھی ہم اُس کی آنکھ سے پٹی کھول دیتے ہیں۔ صلح کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ نے جو خطبہ دیا اس کے الفاظ ’سمجھ دار کے لیے اشارہ کافی‘ ہے۔



## صلح کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ

۴۳۹

باب حرف الحاء

صلح کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ  
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب سے۔

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب

معرفة الأصحاب

لا ترجمہ کر دیتے ہیں کہ یہ کتاب ہے جس میں ہے عبد اکبر اللہ علیہ السلام

۱۰۲۳ھ

مکتبہ دارالعلوم

پیش کش: مولانا محمد رفیع الدین

مکتبہ دارالعلوم

مولانا محمد رفیع الدین

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

مکتبہ دارالعلوم

یونس بن یزید، عن ابن شہاب، قال: لما دخل معاوية الكوفة حين سلم الامر إليه الحسن بن علي كلم عمرو بن العاص معاوية أن يأمر الحسن بن علي فيخطب الناس، فكره ذلك معاوية، وقال: لا حاجة بنا إلى ذلك. قال عمرو: ولكني أريد ذلك ليدو عيه، فإنه لا يدري هذه الأمور ما هي؟ ولم يزل بمعاوية حتى أمر الحسن أن يخطب، وقال له: قم يا حسن فكلّم الناس فيما جرى بيننا.

فقام الحسن فتشهد، وحمد الله، وأثنى عليه، ثم قال في بديهته: أما بعد أيها الناس، فإن الله هداكم بأولنا، وحقن دماءكم بأخونا، وإن لهذا الأمر مدّة، والدنيا دُول، وإن الله عز وجل يقول: ﴿وَإِنْ أَدْرِي أَقْرَبُ أَمْ بَعِيدُ مَا تُوعَدُونَ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّه فَتَنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ﴾ [الأنبياء: ۱۰۹ - ۱۱۱]. فلما قالها قال له معاوية: اجلس، فجلس ثم قام معاوية فخطب الناس، ثم قال لعمرو: هذا من رأيك.

وأخبرنا خلف، حدّثنا عبد الله، حدّثنا أحمد، قال: حدّثني يحيى بن سليمان، قال: حدّثني عبد الله الأجلح، أنه سمع المجالد بن سعيد يذكر عن الشعبي، قال: لما جرى الصلح بين الحسن بن علي ومعاوية قال له معاوية: قم فاطّطب الناس، واذكر ما كنت فيه.

فقام الحسن فخطب فقال: الحمد لله الذي هدّى بنا أولكم، وحقن بناء دماء آخركم، إلا إن أكيس الكيس التقي، وأعجز العجز الفجور، وإن هذا الأمر الذي اختلفت فيه أنا ومعاوية إما أن يكون أحقّ به مني، وإما أن يكون حقي فتركته لله، وللإصلاح أمة محمد صلى الله عليه وآله وسلم وحقن دمائهم، قال: ثم التفت إلى معاوية فقال: ﴿وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّه

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)





جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تو قبل اس کے معاویہ رضی اللہ عنہ کو فہ میں آئے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ”اے لوگو! ہم تمہارے سردار اور تمہارے مہمان ہیں اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سے ہیں جن سے اللہ جل جلالہ نے ناپاکی کو دور کر دیا ہے اور انہیں خوب پاک کر دیا ہے“، اس کلمے کو کئی مرتبہ کہا یہاں تک کہ سب لوگ رونے لگے اور ان کے رونے کی آواز کانوں میں آئی۔ جب معاویہ رضی اللہ عنہ کو فہ پہنچے تو لوگوں نے ان سے بیعت کی، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہئے کہ خطبہ پڑھیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں اس کو مناسب سمجھتا ہوں تاکہ ان کی ناقابلیت ظاہر ہو جائے کیوں کہ وہ ان باتوں کو نہیں جانتے“ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

”اے حسن رضی اللہ عنہ! اٹھو اور لوگوں سے بیان کرو جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں واقعات گزرے ہیں ان کو ظاہر کرو، پس حضرت حسن رضی اللہ عنہ اُس بات کے بیان کہنے کو کھڑے ہو گئے جس کے متعلق انہوں نے پہلے سے کچھ غور نہ کیا تھا، انہوں نے اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا بیان کی، بعد اس کے فی البدیہہ فرمایا کہ ”اے لوگو! اللہ جل جلالہ نے تمہیں ہمارے اگلے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعے سے ہدایت کی اور ہمارے پچھلے (یعنی میرے) ذریعے سے تمہاری جانوں کی حفاظت کی، آگاہ رہو، سب سے زیادہ عقلمندی، پرہیزگاری ہے اور سب سے زیادہ بے وقوفی بدکاری ہے اور یہ معاملہ جس کے متعلق ہمارے اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان میں اختلاف ہوا (دو حال سے خالی نہیں) یا تو وہ مجھ سے زیادہ اس کے حقدار ہیں یا میرا حق ہے جو میں نے اللہ جل جلالہ کے لیے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے لیے اور تمہاری جانوں کی حفاظت کے لیے ترک کر دیا پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا:

وان ادري لعله فتنة لكم و متاع الى حين -

”میں نہیں جانتا شاید یہ تمہارے لیے فتنہ ہو

اور ایک وقت خاص تک تمہارے لیے فائدہ ہو۔“ (1)

1. سیر اعلام النبلاء (عربی): 272-273/3، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (عربی): 1/439،

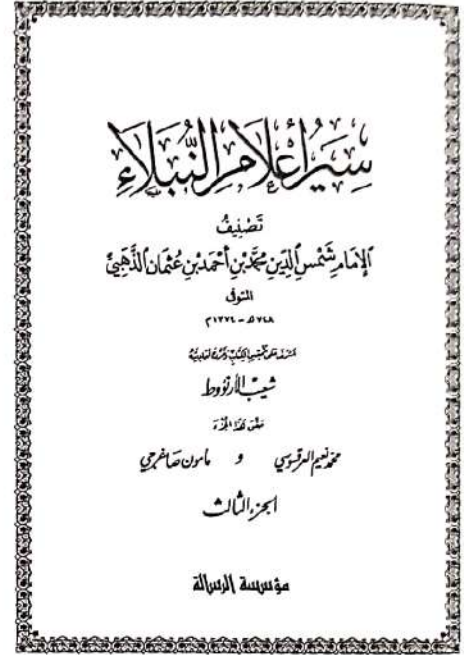
اسد الغابہ (اردو)، جلد: اول، حصہ: سوم، صفحہ: 563

## صلح کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ سیر اعلام النبلاء سے

الحسن بن علي بن أبي طالب

۳۷۱

صلح کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ  
سیر اعلام النبلاء سے



هؤلة : عن عوف ، عن محمد ، قال : لما ورد معاوية الكوفة ، واجتمع عليه الناس ، قال له عمرو بن العاص : إن الحسن مرتفع في الأنفس لقربته من رسول الله ﷺ ، وإنه حديث السن عبي ، فمره فليخطب ، فإنه سيعبى ، فيسقط من أنفس الناس ، فأبى فلم يزوالا به حتى أمره ، فقام على المنبر دون معاوية : فحمد الله ، وأثنى عليه ، ثم قال : لو ابتغيتم بين جابلق المنبر دون معاوية ، فحمد الله ، وأثنى عليه ، ثم قال : لو ابتغيتم بين جابلق

(۱) وتمامہ : ولعل الله أن يصلح به بين فتيين عظيمين من المسلمين ، أخرجه البخاري

۲۲۵/۵ في الصلح : باب قول النبي ﷺ للحسن بن علي رضي الله عنهما : إن ابني هذا سيد ...

(۲) رجاله ثقات ، وأخرجه عبد الرزاق ( ۲۰۹۸۰ ) ومن طريقه الطبراني ( ۲۷۴۸ ) عن

معمر ، عن أيوب ، عن ابن سيرين أن الحسن ...

(۳) تصحفت الكلمتان في المطبوع من : المصنف ، ۱۱/ ۱۵۲ إلى : جابلق وحالوس ، وقال

بأقوت في : معجم البلدان : : وجابرس : مدينة بأقصى المشرق ... وجابلق : مدينة بأقصى

المغرب ، وأورد هذا الخبر .



الحسن بن علي بن أبي طالب

۲۷۲

وَجَابَرُ رَجُلًا جَدُّهُ نَبِيٌّ غَيْرِي وَغَيْرُ أَخِي لَمْ تَجِدُوهُ ، وَإِنَّا قَدْ أَعْطَيْنَا مُعَاوِيَةَ بَيْعَتَنَا ، وَرَأَيْنَا أَنْ حَقَّنَ الدَّمَاءَ خَيْرٌ ﴿ وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ ﴾ ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى مُعَاوِيَةَ . فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ ، فَخَطَبَ بَعْدَهُ خُطْبَةً عِيَّةً فَاحْشَةً ، ثُمَّ نَزَلَ . وَقَالَ : مَا أَرَدْتُ بِقَوْلِكَ : فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ ؟ قَالَ : أَرَدْتُ بِهَا مَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَا <sup>(۱)</sup> .

القاسم بن الفضل الحُدَّانِي : عَنْ يَوْسُفَ بْنِ مَازِنٍ ، قَالَ : عَرَضَ لِلْحَسَنِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا مُسَوِّدُ وَجْهِهِ الْمُؤْمِنِينَ ! . قَالَ : لَا تَعْذُلْنِي ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرِيهِمْ يَثْبُونَ عَلَى مَنْبَرِهِ رَجُلًا رَجُلًا ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴾ قَالَ : أَلْفَ شَهْرٍ يَمْلِكُونَهُ بَعْدِي ، يَعْنِي : بَنِي أُمَيَّةَ . سَمِعَهُ مِنْهُ أَبُو سَلَمَةَ التَّبُوكِيُّ وَفِيهِ انْقِطَاعٌ <sup>(۲)</sup> .

وَعَنْ قُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ؛ قَالَ أَتَى مَالِكُ بْنُ ضَمْرَةَ الْحَسَنَ <sup>(۳)</sup> ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُسَخَّمُ وَجْهِهِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ : لَا تَقُلْ هَذَا ، وَذَكَرَ كَلَامًا يَعْتَذِرُ بِهِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . وَقَالَ لَهُ آخَرُ : يَا مُذِلُّ الْمُؤْمِنِينَ ! فَقَالَ : لَا ، وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَكُمْ عَلَى الْمَلِكِ <sup>(۴)</sup> .

عاصم بن بهدلة ، عن أبي رزين ، قال : خطبنا الحسن بن علي وعليه ثياب سود وعمامة سوداء .

(۱) إسناده صحيح ، هُوَذَّة : هو ابن خليفة ، وعوف : هو ابن أبي جميلة الأعرابي ، وذكره ابن كثير في « البداية » ۴۲/۸ ، ونسبه لابن سعد بهذا الإسناد .

(۲) كذا قال هنا ، وقال في « مختصر المستدرک » قلت : وروى عن يوسف نوح بن قيس ، وما علمت أن أحداً تكلم فيه ، والقاسم وثقه ، رواه عنه أبو داود الطيالسي والتبوكي ، وما أدري آفته من أين . والحديث في « سنن الترمذي » ( ۳۴۰۸ ) ، والحاكم ۱۷۰/۳ ، ۱۷۱ ، والطبراني ( ۲۷۵۴ ) ، ومثله منكر كما أوضحه الحافظ ابن كثير في « تفسيره » ۵۳۰/۴ . فارجع إليه .

(۳) تحرفت الجملة في المطبوع بعد إسقاط « أتى » إلى « قال مالك بن ضمرة للحسن » .

(۴) انظر « المستدرک » ۱۷۵/۳ ، فقد أورده بنحوه من طريق آخر .



”امام حسن رضی اللہ عنہ نے ﴿لَعَلَّكُمْ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ﴾ پڑھتے ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا تو معاویہ رضی اللہ عنہ غضب ناک ہوئے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے بعد ایک خطبہ دیا، جس میں اُن پر مرعوبیت نمایاں تھی۔ پھر منبر سے اتر کر امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا، ”﴿فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ﴾ (تمہارے لیے فتن اور سامان) سے تم نے کیا ارادہ کیا؟“ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ”اس سے میں نے وہی ارادہ کیا، جو اللہ جلّ جلالہ کا ارادہ ہے۔“ (1)

اس تقریر میں امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے آیات کی تلاوت فرما کر جو تعریض فرمائی، اُس پر غور فرمائیے اور خصوصاً اُس منظر کو ضرور سامنے لائیے، جو اُنہوں نے ﴿لَعَلَّكُمْ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ﴾ کی تلاوت کے وقت اپنے ہاتھوں سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا، یہاں تک کہ وہ غضب ناک ہو گئے اور مزید خطبہ روکنے پر مجبور ہو گئے۔ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے انہیں امام حسن رضی اللہ عنہ سے تقریر کرانے پر اُبھارا تھا، اُنہوں نے بولنا شروع کر دیا۔

قارئین کرام! غور کیجیے! کیا یہاں پر امام حسن رضی اللہ عنہ کی ’بیعتِ اطاعت‘ کی رضامندی نظر آرہی ہے؟ قارئین کرام! ذرا اپنے ضمیر کو ٹٹولیں! اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیے کہ جو پیر یا عالم یا مفتی آپ کے والد کو سب و شتم کرتا ہو (برا- بھلا کہتا ہو) اور آپ کو اچھی طرح سے معلوم ہو کہ آپ کے والد ہر لحاظ سے سے حق پر ہیں تو کیا آپ پیر یا مفتی کی بیعتِ اطاعت کریں گے؟ ہرگز نہیں!

کیا کسی خلیفہ راشد سے یا کسی عام مسلمان پر بھی سب و شتم کی گنجائش ہو سکتی ہے؟ جب آپ اپنے والد کو برا- بھلا کہنے والے شخص کی بیعتِ اطاعت نہیں کریں گے تو بھلا نواسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اُس شخص کی اطاعت کیسے کر سکتے ہیں جو اُن کے باپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کرواتا ہو، جو بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغی گروہ سے ہو؟ ہرگز نہیں کر سکتے۔

اس سے ابھی بھی کچھ لوگوں کی آنکھوں کی پٹی تو کھلی مگر آنکھیں نہ کھلی ہوں تو وہ بھی ہم کھول دیتے ہیں۔





## کیا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو مدینے کا گورنر بنایا تھا؟

مفتی احمد یار خاں نعیمی (متوفی ہجری سن 1391) اپنی کتاب ”حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ - امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر“ میں صفحہ 67 پر لکھتے ہیں:

۔ علامہ ابواسحاق نے اپنی کتاب ”نور العین فی مشہد الحسین“ میں مبادیاتِ شہادت میں لکھا کہ امیر معاویہ نے امام حسین کو حاکم مدینہ مقرر فرمایا پھر آپ کو تمام شاہی خزانہ کا مہتمم و مالک بنا دیا۔ بلکہ کچھ عرصہ بعد امیر معاویہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور آپ کو اپنے ہمراہ دمشق لے گئے مع تمام اولاد کے اور وہاں آپ کو ہی سلطنت کا مختار عام بنایا۔

67



”علامہ ابواسحاق نے اپنی کتاب ”نور العین فی مشہد الحسین“ میں مبادیاتِ شہادت میں لکھا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو حاکم مدینہ مقرر فرمایا پھر آپ کو تمام شاہی خزانے کا مہتمم و مالک بنا دیا بلکہ کچھ عرصے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور آپ کو اپنے ہمراہ دمشق لے گئے مع تمام اولاد کے اور وہاں آپ کو ہی سلطنت کا مختار عام بنایا۔“ (1)

بڑے ہی تعجب کی بات ہے، مفتی صاحب کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ تاریخ اور حدیث کی کتابوں میں صلح کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ موجود ہے جسے ہم نے اس کتاب میں بھی پیش کیا ہے جس میں آپ نے صلح کی وجہ کیا تھی وہ بھی بتائی ہے اور رہا سوال امام حسن رضی اللہ عنہ کو حاکم مدینہ بنانے کا تو یہ ایک سفید جھوٹ ہے! ہاں یہ ضرور ہے کہ صلح کے بعد جب امام حسن رضی اللہ عنہ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو ایک واقعہ پیش آیا جس میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو خوارج کے خلاف جنگ پر آمادہ کر کے سپہ سالار بنانا چاہا تو اُس وقت نواسے رسول ﷺ سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا کیا جواب تھا یہ پیش کر چکے ہیں۔

1. مفتی احمد یار خاں نعیمی فی حضرت امیر معاویہ (اردو)، صفحہ: 67



قارئین کرام! آپ نے دیکھا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ تو خوارج کی بہ نسبت امیر معاویہ سے جنگ کرنا زیادہ بہتر سمجھتے تھے۔ رہا سوال مدینہ کی گورنری کا تو تاریخ و حدیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں کہ صلح حسن کے بعد مدینہ کا گورنر دشمنِ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم مروان بن حکم بنا۔

### دورِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں مدینہ کے گورنر

دورِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے پہلے جب خلیفہ راشد سیدنا امام مولا علی رضی اللہ عنہ کا دور تھا تو اُس وقت ہجری سن 39 (عیسوی سن 660) (یعنی جنگِ نہروان کے بعد) میں حجاز (یعنی مکہ اور مدینہ) کے گورنر مولا علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے مگر جب ہجری سن 40 میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بسر بن ابی ارقطہ کے ماتحت تین ہزار فوجی حجاز کی جانب روانہ کیے تو،

”زیاد بن عبد اللہ ابکائی نے عوانہ سے نقل کیا ہے کہ ”ثالثوں“ کے فیصلے کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بسر بن ابی ارقطہ کو لشکر دے کر حجاز کی جانب روانہ کیا... یہ لشکر لے کر شام سے نکلا اور مدینہ پہنچا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے اُس وقت مدینہ کے گورنر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، ابو ایوب رضی اللہ عنہ ڈر کر بھاگ گئے اور کوفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ بسر بن ابی ارقطہ لشکر لیے ہوئے مدینہ میں داخل ہوا۔“ (1)

اس واقعہ کے بعد تاریخ یا حدیث کی کسی معتبر کتاب سے مدینہ کا گورنر کون بنا یہ نہیں ملتا کیوں کہ اسی سال ہجری سن 40 میں امام مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اور اس کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ 14 ربیع الاول ہجری 41 تک خلیفہ رہے مگر کسی کو مدینہ کا حاکم مقرر نہیں کیا۔ یعنی حجاز امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپہ سالار بسر بن ابی ارقطہ کے ماتحت تھا۔ ہجری سن 41 میں صلح کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہجری سن 42 میں مروان بن حکم جس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی اُس ملعون کو مدینہ کا گورنر بنایا۔

### صلح کے بعد مروان - حاکم مدینہ

”امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سال (ہجری سن 42) مروان بن حکم کو والی مدینہ مقرر کیا اور مروان نے عبد اللہ بن حارث بن نوفل کو قاضی مقرر کیا اور مکہ پر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خالد بن عاص بن ہشام کو مقرر کیا۔“ (2)

1. تاریخ طبری (عربی)، 3/153؛ اردو، 2/697

2. تاریخ طبری (عربی)، 3/173؛ اردو، 2/723

## ہجری سن 49 میں مروان کی معزولی

”اسی سال (یعنی ہجری سن 49) میں مروان بن حکم کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ربیع الاول میں مدینہ سے معزول کیا اور سعید بن عاص کو ربیع الاول یا ربیع الآخر میں مدینہ کا امیر بنایا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مروان کی حکومت مدینہ میں آٹھ برس دو مہینے رہی۔ مروان کی معزولی کے وقت عبد اللہ بن حارث بن نوفل مدینہ کے قاضی تھے، سعید بن عاص نے انہیں معزول کر کے ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف کو قاضی مقرر کیا۔“ (1)

## ہجری سن 54 میں مروان واپس حاکم مدینہ

”اس سال (ہجری سن 54) میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سعید بن عاص کو مدینہ سے معزول کر کے مروان بن حکم کو وہاں کا حاکم مقرر کیا۔“ (2)

## ہجری سن 57: مروان کی معزولی

”اس سال (ہجری سن 57) میں ذی القعدہ میں مروان حکومتِ مدینہ سے معزول ہوا، مؤرخین میں سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو معزول کر کے ولید بن عتبہ بن ابوسفیان کو مدینہ کا حاکم بنایا، بعض کہتے ہیں اس سال بھی مدینہ مروان کی حکومت میں رہا۔“ (3)

”قارئین کرام! ہم نے یہاں ’تاریخ طبری‘ سے پیش کیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں کہیں بھی بطورِ حاکم مدینہ امام حسن رضی اللہ عنہ کا نام نہیں ملتا بلکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ہی سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔“  
اکثر مؤرخین کی رائے ہے کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت ہجری سن 49 میں ہوئی۔ (4)  
ایک اور روایت کے مطابق ہجری سن 50 میں ہوئی۔ (5)

1. تاریخ طبری (عربی)، 3/206؛ اردو، 2/754

2. تاریخ طبری (عربی)، 3/241؛ اردو، 2/783

3. تاریخ طبری (عربی)، 3/251؛ اردو، 2/790

4. تاریخ الخلفاء (اردو)، 209؛ تہذیب الکمال، 6/256؛ أنساب الاشراف، 3/64

5. فتح الباری (عربی)، 7/120



امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے 47 سال کی عمر پائی۔<sup>(۱)</sup> ان روایتوں سے دورِ معاویہ

رضی اللہ عنہ میں حاکموں کا معاملہ کچھ اس طرح ہے:

### دورِ معاویہ رضی اللہ عنہ میں حاکمِ مدینہ

نام	ہجری سن	عیسوی سن
مروان بن حکم	42 سے 49	669-674
سعید بن العاص بن اُمیہ	49 سے 54	674-677/78
مروان بن حکم	54 سے 57	677/78-680
ولید بن عتبہ بن ابی سفیان	57 سے 60	680-681

قارئین یہاں ہم نے بحوالہ واضح کر دیا کہ دورِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں کون حاکمِ مدینہ رہے اور تاریخ یا حدیث کی کسی معتبر کتاب سے ثابت نہیں کی، امام حسن رضی اللہ عنہ دورِ معاویہ رضی اللہ عنہ میں حاکمِ مدینہ رہے ہوں یہ ایک سفید جھوٹ ہے جسے مفتی احمد یار خاں نے اپنی کتاب میں نقل کر کے بھولی بھالی عوام کو امام حسن رضی اللہ عنہ کے معاملے میں بدذہن کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ کی پناہ!

## باب-9

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: کاٹ کھانے والی  
بادشاہت کے پہلے امیر (بادشاہ)





## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بادشاہت: آغاز ملوکیت:

### ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ 'حدیث سفینہ' کی شرح میں لکھتے ہیں:

کتاب التفسیر

۲۱

إلى أن تنقضي الدنيا يبلغ من معه ثلاثمائة فصاعداً إلا قد سماء لنا باسمه واسم أبيه واسم قبيته. ورواه أبو طود.

۵۳۹۴ - (۱۶) وعن ثوبان، قال: قال رسول الله ﷺ: «إنما أخاف على أمتي الأئمة المضلين، وإذا وضع السيف في أمتي لم يرفع عنهم إلى يوم القيامة». ورواه أبو داود، والترمذي.

۵۳۹۵ - (۱۷) وعن سفينة، قال: سمعت النبي ﷺ يقول: «الخلافة ثلاثون سنة، ثم تكون ملكاً».

صفة للفتنة، أي يصل (من معه) أي مقدار اتباعه (ثلاثمائة فصاعداً) أي فزاداً عليه (إلا قد سماء لنا باسمه واسم أبيه واسم قبيته) والسمي ما جعله متصفاً بوصف (إلا بوصف نبي الخ. يعني وصفاً واتحداً مفصلاً لا مبهماً مجعلاً، فالاستثناء متصل. وقيل الطبع (وجهه الخ): قول: إلى أن تنقضي معلق بمحذوف، أي ما ترك رسول الله ﷺ ذكر قائم فنته إلى أن تنقضي الدنيا مفعلاً، لكن قد سمد، فالاستثناء منقطع. قال المصنف: أراد بقائده الفتنة من يحدث بسببه بدعة أو خلافة أو محاربة كماله مبتلع بالمرء بالبدعة، أو أمير جائر يحارب المسلمين. (رواه أبو طود والترمذي).

۵۳۹۴ - (ومن ثوبان) هو مولى النبي ﷺ (قال: قال رسول الله ﷺ: «إنما أخاف على أمتي الأئمة المضلين») الأئمة جمع إمام وهو مقتدي القوم ودوهم ومن يدعهم إلى قول أو فعل أو اعتقاد. (وإذا وضع السيف في أمتي لم يرفع عنهم إلى يوم القيامة) أي فإن لم يكن في بلد يكون في بلد آخر (رواه أبو طود والترمذي).

۵۳۹۵ - (ومن سفينة) هو أيضاً مولى رسول الله ﷺ، ويقال إن سفينة لقب له واسمه مختلف فيه وإن النبي ﷺ كان في سفر وهو مع فاعياً رجل قال النبي عليه السلام وثرسه ووسعه فعمل شيئاً كثيراً، فقال له النبي ﷺ: أنت سفينة. روى عنه بنو عبد الرحمن ومحمد وزيد.

وكثير. (قال: سمعت النبي ﷺ يقول: الخلافة) أي الحق أو العرفية له ورسوله أو الكاملة أو المصلحة (للآخرين من ثم تكون) أي تغلب الخلافة وترجع (ملكاً) جسم الميم، أي سلطنة وغلبة على أهل الحق. قال في شرح العقائد: وهذا مشكل لأن أهل الجبل والعقد كانوا متقين على خلافة المنقلب المبابة وبعض شروعية كعمر بن عبد العزيز. ولعل المراد أن الخلافة الكاملة

الحديث رقم ۵۳۹۴: أخرجه أبو طود في السنن ۱/۴۵۱ حديث رقم ۴۲۵۲. والترمذي في السنن ۴/۴۳۷

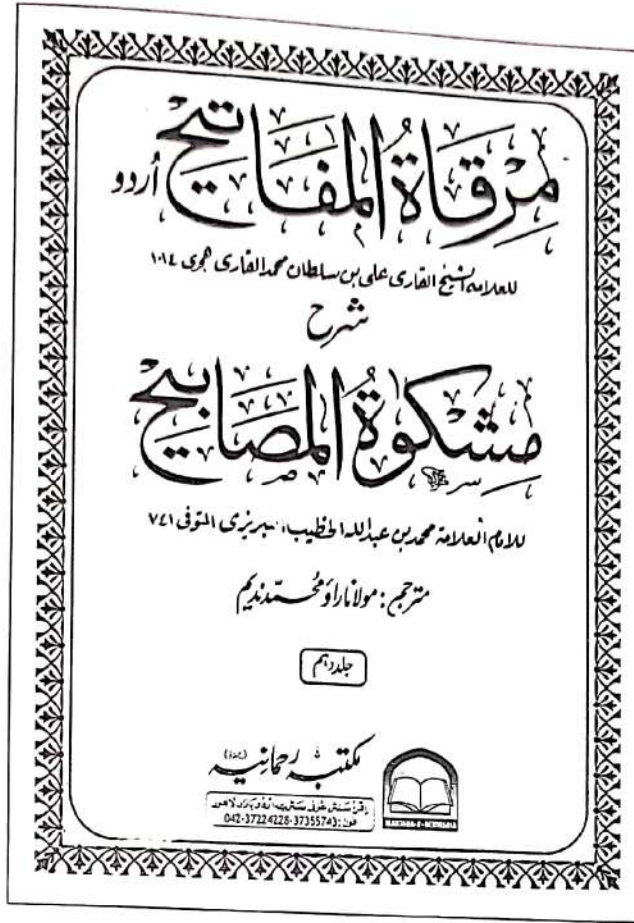
حديث رقم ۵۳۹۴: وفيه ملحق ۱۳۰۱/۲ حديث رقم ۳۹۵۲. وأحمد في المسند ۵/۲۷۸.

الحديث رقم ۵۳۹۵: أخرجه أبو داود في السنن ۵/۳۶۱ حديث رقم ۴۶۴۶. والترمذي في السنن ۱/۱۳۶

حديث رقم ۵۳۹۵: وأحمد في المسند ۵/۲۴۰.

(۱) في الحديث





## مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اربع جلد دوم ۳۸ کتاب الفتن

ملکاً: میم کے ضمہ کے ساتھ۔ یعنی ایسی حکومت و بادشاہت ہوگی جن میں اہل حق پر غلبہ ہوگا۔

ترجمہ

ملکاً: میم کے ضمہ کے ساتھ۔ یعنی ایسی حکومت و بادشاہت ہوگی جن میں اہل حق پر غلبہ ہوگا۔<sup>(۱)</sup>

1. ملّا علی قاری فی مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح (عربی): 22-21/11؛ اردو: 38/10

## مسند احمد کی ایک صحیح حدیث

قَدِمْتُ الْكُوفَةَ زَمَنَ فُتِحَتْ تُسْتَرٌ، فَادْكُرْ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ، وَقَالَ: «حُطَّ وَرُزُّهُ»<sup>(۱)</sup>.

۲۳۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ شَلْبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ

عَنْ حُدَيْفَةَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ، فَادْكُرِ الْحَدِيثَ<sup>(۲)</sup>.

۲۳۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ، حَدَّثَنَا<sup>(۳)</sup> بَكَّارٌ، حَدَّثَنَا خِلَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطَّغْفِيلِ يُحَدِّثُ

أَنَّهُ سَمِعَ حُدَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا تَسْأَلُونِي؟ فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكَتَبْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ نَبِيَّهُ ﷺ، فَدَعَا النَّاسَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ، وَمِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى، فَاسْتَجَابَ لَهُ مَنْ اسْتَجَابَ، فَخَيَّرَ مِنَ الْحَقِّ مَا كَانَ مَيْتًا، وَمَاتَ مِنَ الْبَاطِلِ مَا كَانَ حَيًّا، ثُمَّ ذَهَبَتِ الشُّبُوهُ، فَكَانَتِ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ الشُّبُوهِ<sup>(۴)</sup>.

(۱) حدیث حسن سلف الکلام علیہ برقم (۲۳۲۸۲).  
وآخِزْهُ أَبُو دَاوُدَ (۴۲۴۴)، وَابْنُ أَبِي عَوْنَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ.  
وَأَنْظُرْ مَا قَبْلَهُ.

(۲) إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَهُوَ مُكَرَّرٌ (۲۳۲۵۷).  
(۳) أَقْبَحُ فِي (م) هُنَا: «أَبُو».

(۴) إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ بِكَارٍ: هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ الصَّنَعَانِيُّ، وَخِلَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: هُوَ الصَّنَعَانِيُّ، وَأَبُو الطَّغْفِيلِ: هُوَ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ.

۴۲۶

## مُسْنَدُ الْإِمَامِ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ

(۱۶۴-۱۷۴ھ)

حَقَّقَ مَذَاحِيكُ وَخَرَّجَ أَحَادِيثَهُ وَعَسَّاهُ عَلَيْهِ

شُعَيْبُ الْأَرْنَؤُوطُ عَادِلٌ مُرْشِدٌ

جَمَالُ عَبْدِ الْلطِيفِ سَوِيْدُ الْحَكَمِ

لَا تُزَالُ السَّمْعُ وَاللَّادُونَ

مُؤَسَّسَةُ الرِّسَالَةِ

مُسْنَدُ الْإِمَامِ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
الْبَيْتَانِ وَمِنْهُ الْفَتْحُ إِلَى الْبَيْتِ الْخَمْسِ لَمْ يَنْجِبْ مِنْهُ أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ وَمَاتَ مِنْ الْمَسْجِدِ مَا  
كَانَ حَيًّا قَدْ فَتَحَتْ الشُّبُوهُ لَكَانَتْ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ الشُّبُوهِ

(۲۳۴۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ شَلْبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُدَيْفَةَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ، فَادْكُرِ الْحَدِيثَ<sup>(۲)</sup>.

(۲۳۴۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ، حَدَّثَنَا<sup>(۳)</sup> بَكَّارٌ، حَدَّثَنَا خِلَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطَّغْفِيلِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ حُدَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا تَسْأَلُونِي؟ فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكَتَبْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ نَبِيَّهُ ﷺ، فَدَعَا النَّاسَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ، وَمِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى، فَاسْتَجَابَ لَهُ مَنْ اسْتَجَابَ، فَخَيَّرَ مِنَ الْحَقِّ مَا كَانَ مَيْتًا، وَمَاتَ مِنَ الْبَاطِلِ مَا كَانَ حَيًّا، ثُمَّ ذَهَبَتِ الشُّبُوهُ، فَكَانَتِ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ الشُّبُوهِ<sup>(۴)</sup>.

(۲۳۴۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ شَلْبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُدَيْفَةَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ، فَادْكُرِ الْحَدِيثَ<sup>(۲)</sup>.

(۲۳۴۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ، حَدَّثَنَا<sup>(۳)</sup> بَكَّارٌ، حَدَّثَنَا خِلَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطَّغْفِيلِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ حُدَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا تَسْأَلُونِي؟ فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكَتَبْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ نَبِيَّهُ ﷺ، فَدَعَا النَّاسَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ، وَمِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى، فَاسْتَجَابَ لَهُ مَنْ اسْتَجَابَ، فَخَيَّرَ مِنَ الْحَقِّ مَا كَانَ مَيْتًا، وَمَاتَ مِنَ الْبَاطِلِ مَا كَانَ حَيًّا، ثُمَّ ذَهَبَتِ الشُّبُوهُ، فَكَانَتِ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ الشُّبُوهِ<sup>(۴)</sup>.

ابن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

(۲) إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر (۲۳۲۵۷).

(۳) أقبح في (م) هنا: «أبو».

(۴) إسناده صحيح بكار: هو ابن عبد الله بن وهب الصنعاني، وخيلاد بن عبد الرحمن: هو الصنعاني، وأبو الطغفيل: هو عامر بن وائلة.

مُسْنَدُ الْإِمَامِ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
الْبَيْتَانِ وَمِنْهُ الْفَتْحُ إِلَى الْبَيْتِ الْخَمْسِ لَمْ يَنْجِبْ مِنْهُ أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ وَمَاتَ مِنْ الْمَسْجِدِ مَا  
كَانَ حَيًّا قَدْ فَتَحَتْ الشُّبُوهُ لَكَانَتْ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ الشُّبُوهِ

(۲۳۴۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ شَلْبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُدَيْفَةَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ، فَادْكُرِ الْحَدِيثَ<sup>(۲)</sup>.

(۲۳۴۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ، حَدَّثَنَا<sup>(۳)</sup> بَكَّارٌ، حَدَّثَنَا خِلَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطَّغْفِيلِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ حُدَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا تَسْأَلُونِي؟ فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكَتَبْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ نَبِيَّهُ ﷺ، فَدَعَا النَّاسَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ، وَمِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى، فَاسْتَجَابَ لَهُ مَنْ اسْتَجَابَ، فَخَيَّرَ مِنَ الْحَقِّ مَا كَانَ مَيْتًا، وَمَاتَ مِنَ الْبَاطِلِ مَا كَانَ حَيًّا، ثُمَّ ذَهَبَتِ الشُّبُوهُ، فَكَانَتِ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ الشُّبُوهِ<sup>(۴)</sup>.

مُسْنَدُ الْإِمَامِ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ

الْبَيْتَانِ وَمِنْهُ الْفَتْحُ إِلَى الْبَيْتِ الْخَمْسِ لَمْ يَنْجِبْ مِنْهُ أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ وَمَاتَ مِنْ الْمَسْجِدِ مَا كَانَ حَيًّا قَدْ فَتَحَتْ الشُّبُوهُ لَكَانَتْ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ الشُّبُوهِ

(۲۳۴۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ شَلْبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُدَيْفَةَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ، فَادْكُرِ الْحَدِيثَ<sup>(۲)</sup>.

(۲۳۴۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ، حَدَّثَنَا<sup>(۳)</sup> بَكَّارٌ، حَدَّثَنَا خِلَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطَّغْفِيلِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ حُدَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا تَسْأَلُونِي؟ فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكَتَبْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ نَبِيَّهُ ﷺ، فَدَعَا النَّاسَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ، وَمِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى، فَاسْتَجَابَ لَهُ مَنْ اسْتَجَابَ، فَخَيَّرَ مِنَ الْحَقِّ مَا كَانَ مَيْتًا، وَمَاتَ مِنَ الْبَاطِلِ مَا كَانَ حَيًّا، ثُمَّ ذَهَبَتِ الشُّبُوهُ، فَكَانَتِ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ الشُّبُوهِ<sup>(۴)</sup>.

ابن أبي عوانة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله.

(۲) إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو مكرر (۲۳۲۵۷).

(۳) أقبح في (م) هنا: «أبو».

(۴) إسناده صحيح بكار: هو ابن عبد الله بن وهب الصنعاني، وخيلاد بن عبد الرحمن: هو الصنعاني، وأبو الطغفيل: هو عامر بن وائلة.



## ترجمہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک دن انہوں نے فرمایا ”اے لوگو! مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں ہو؟ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے اور میں شر کے متعلق پوچھتا تھا، بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، انہوں نے لوگوں کو کفر سے ایمان کی دعوت دی، گمراہی سے ہدایت کی طرف بلایا، جس نے ان کی بات مانی تھی، سو اس نے یہ دعوت قبول کر لی اور حق کی برکت سے مردہ چیز زندہ ہو گئی اور باطل کی نحوست سے زندہ چیزیں بھی مردہ ہو گئیں، پھر نبوت کا دور ختم ہوا تو خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوئی۔<sup>(1)</sup>

محقق شیخ شعیب ارنؤوط اور عادل مرشد نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(2)</sup>

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس صحیح حدیث کو روایت کیا مگر اسی روایت کو کچھ اضافے کے ساتھ، اسی سند سے یہ پوری روایت کو امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمہ اللہ متوفی سن 430 ہجری نے اپنی مشہور کتاب ”حلیۃ الاولیاء“ میں کچھ اس طرح نقل کیا ہے:

1. مُسند احمد (اردو)، 10/819، رقم: 23825

2. مُسند احمد (عربی)، رقم: 23432

## ”کف اللسان“ والے زندوں میں مردہ (کف اللسان یعنی بالکل چپ رہنا)

طیۃ الاولیاء حصہ اول

مر جائے۔ نامے سے مراد اس کا استعمال کچھ وقت کے لئے موقوف کر دینا اور تمام میں کر لینا۔

یہ حدیث شعبہ سے بھی اعمش، زید، حذیفہ کے طریق سے روایت کی ہے۔

۹۱۶۔ ابو اسحق ابراہیم بن حمزہ، حسن بن ابراہیم بن بشر، عبداللہ بن عمران، جریر، اعمش، ابراہیم، ہام کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہ نے فرمایا: لوگوں پر ضرور نظر دو ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے، اس میں کوئی آدمی نجات نہیں پائے گا بجز اس آدمی کے جو اس کی دعا کرتا ہو جیسا دعائی میں مذکور ہے والا کرتا ہے۔

۹۱۷۔ ابو عمرو بن عثمان، حسن بن سفیان، یزید بن سعید، علی بن مسر، مسلم، جبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ حضرت ابو مسعود نے حضرت حذیفہ سے درخواست کی کہ بلاشبہ فقہ واقع ہو چکا ہے، آپ نے اس کے بارے میں جو حدیث سن رکھی ہے مجھے بیان کر دیں۔ حذیفہ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس یقین نہیں آیا؟ (یعنی اللہ عزوجل کی کتاب۔

۹۱۸۔ حسن بن عویہ، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن عبداللہ بن نیر، محمد بن یونس، عمران، قتبان، اعمش، ابو داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا:

شراب مردوں کی عقلوں کو کیا خراب کرتا ہے نیز تو اس سے بھی کہیں زیادہ مردوں کی عقلوں کو خراب کر دیتا ہے۔

۹۱۹۔ محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن فضال، محمد بن فضال، شعبہ، اعمش، یزید بن وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہ نے ایک مرتبہ فرمایا: فقہ کا تمام تر وہ ہال تمنا آدمیوں کے سر پر ہے، ایک وہ حاذق اور بے باور آدمی کہ جس کے سامنے کوئی چیز سر نہیں اٹھائی مگر وہ صرف توارقی سے اس کا قلع قمع کر دیتا ہے۔ دوسرا وہ خلیفہ جو (اپنی تقریروں سے) لوگوں کو اس نئے کی دعوت دیتا ہے۔ ان دونوں کو فقہانے چروں کے مثل اونٹن سے منہ کر دے گا۔ تیسرا شخص دوسرا ہے جس کو فقہ برا سمجھتا کرتا ہے مگر حق

کہ جو کچھ کہی اس کے پاس آوگا وہ سب کچھ تباہ و برباد کر دے گا۔

۹۲۰۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن شریہ، (دوسری سند) ابو عمرو بن عثمان، حسن بن سفیان، (دوئوں سند) اسحاق بن ابراہیم،

عبدالرزاق، یحییٰ بن عبداللہ، حماد بن عبدالرحمن، ابوالفضل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا: اے لوگو! تم مجھ سے

پوچھتے کیوں نہیں ہو؟ لوگ تو رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے بارے میں پوچھتے تھے جبکہ میں رسول اللہ ﷺ سے شر و برائی کے بارے

میں پوچھتا تھا۔ کیا تم ”میت احیاء“ زندوں کے مردہ کے بارے میں نہیں پوچھتے ہو؟ چنانچہ حضرت حذیفہ خود بھی بیان کرنے لگے کہ بے

شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نبوت کیا ہے۔ انہوں نے لوگوں کو خلافت و مگر اسی سے نکال کر ہدایت کی طرف آنے کی دعوت دی اور کفر

سے نکل کر ایمان کی طرف آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ جس نے ان کی دعوت کو قبول کرنا تھا اس نے قبول کر لیا پس جو پہلے (روحانی

اعتبار سے) مردہ تھا وہ اب حق پر زندہ رہنے لگا اور جو پہلے (ظاہری اعتبار سے) زندہ تھا وہ (ان کی دعوت کا انکار کر کے) باطل پر رہ گیا،

بجز نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔ چنانچہ نبوت کے بعد اسی کی کج پر خلافت قائم ہوئی پھر اس کے بعد ”ملک غصوفی“ کہی بادشاہت ہو گئی۔ پس

بعض لوگ اپنے دل، اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے اس بادشاہت کا انکار کریں گے لامحالہ انہوں نے کال حق پر برقرار رہنے کی پابندی کی

اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو اپنے دل و زبان سے اس بادشاہت کا انکار کریں گے لیکن اپنے ہاتھوں کو اس کے انکار سے روکے رکھیں

گے لامحالہ ایسے لوگ حق کا ایک شعبہ ترک کریں گے اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو اس بادشاہت کا دل سے تو انکار کریں گے لیکن اپنے

ہاتھ اور زبان کو اس کے انکار سے روکے رکھیں گے لامحالہ ایسے لوگ حق کے دو شعبہ ترک کر دیں گے اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو اس

بادشاہت کا بدل سے انکار کریں گے اور نہ ہی زبان سے پس ایسے لوگ ”میت احیاء“ زندوں میں مردہ ہیں۔

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

### حلیۃ الاولیاء اردو

### طبقات الاصفیاء

حصہ اول - دوم یکجا  
حصہ اول

اولیاء کی عظمت پر مؤلف کا مقدمہ، مہاجرین صحابہ کرامؓ اور اہل صفہ صحابہ کرامؓ مشہور انبیاء صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تذکرہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا حضرت ابو ہریرہؓ

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم - مولانا محمد امجد علی (فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی)

ناشران و ناشران کے کتب  
حافظی  
مکتبہ دارالعلوم کراچی ۲۲۵۵۳



## ترجمہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اے لوگو! تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں ہو؟ لوگ تو رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے بارے میں پوچھتے تھے جب کہ میں رسول اللہ ﷺ سے شر و برائی کے بارے میں پوچھتا تھا، کیا تم ”میت احیاء“ (Dead-Alive / زندہ مگر مردوں کے جیسا / Alive but as if dead) <sup>(1)</sup> زندوں کے مردہ کے بارے میں نہیں پوچھتے ہو؟“ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ خود ہی بیان کرنے لگے کہ ”بیشک! اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث کیا ہے۔ انہوں نے لوگوں کو ضلالت و گمراہی سے نکال کر ہدایت کی طرف آنے کی دعوت دی اور کفر سے نکال کر ایمان کی طرف آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ جس نے اُن کی دعوت کو قبول کرنا تھا اُس نے قبول کر لیا پس جو پہلے (روحانی اعتبار سے) مردہ تھا وہ اب حق پر زندہ رہنے لگا اور جو پہلے (ظاہری اعتبار سے) زندہ تھا وہ (اُن کی دعوت کا انکار کر کے) باطل پر مر گیا، پھر نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔ چنانچہ نبوت کے بعد اسی کی نہج پر خلافت قائم ہوئی پھر اس کے بعد ”مَمْلُکَتُ عَضُوضٍ“ یعنی کٹکھنی بادشاہت ہوگی۔ پس بعض لوگ اپنے دل، اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے اس بادشاہت کا انکار کریں گے، لامحالہ انہوں نے کامل حق پر برقرار رہنے کی پابندی کی اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو اپنے دل و زبان سے اس بادشاہت کا انکار کریں گے لیکن اپنے ہاتھوں کو اُس کے انکار سے روک رکھیں گے، لامحالہ ایسے لوگ حق کا ایک شعبہ (حصہ) ترک کریں گے اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو اس بادشاہت کا دل سے تو انکار کریں گے لیکن اپنے ہاتھ اور زبان کو اُس کے انکار سے روک رکھیں گے، لامحالہ ایسے لوگ حق کے دوسرے شعبے (حصے) کو ترک کر دیں گے اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو ایسی بادشاہت کا نہ دل سے انکار کریں گے اور نہ ہی زبان سے پس ایسے لوگ ”میت احیاء“ (یعنی زندوں میں مردہ) ہیں۔ <sup>(2)</sup>

1. Merriam-webster.com

2. حلیۃ الاولیاء (اردو)، 1/241، رقم: 920



## امیر معاویہ پہلے بادشاہ ہیں، خلیفہ راشد نہیں: اہل سنت کا عقیدہ

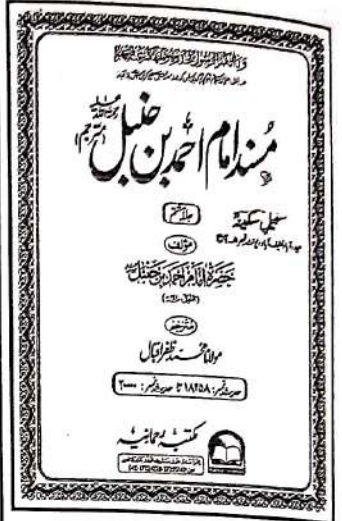
### مسند احمد اور مشکوٰۃ کی ایک حدیث

مسند الکوفیین ۱۱۶

(۱۸۵۹۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّائِلِيُّ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا يَكْفُ حَدِيثَهُ فَبَعَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُضَنِيُّ فَقَالَ يَا بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ اتَّحَفْتُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأُمَرَاءِ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَنَا أَحَقُّ خُطْبَتَهُ فَجَلَسَ أَبُو ثَعْلَبَةَ فَقَالَ حَدِيثُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاثًا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبَرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَكَانَ يَزِيدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي صَحَابَتِهِ فَكَبَّتْ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَذْكَرُهُ إِيَّاهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَرَجُو أَنْ يَكُونَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي عُمَرَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاثِ وَالْجَبَرِيَّةِ فَأُدْخِلَ كِتَابِي عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسَرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ

(۱۸۵۹۶) حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، بشیر اپنی احادیث روک کر رکھتے تھے، ہماری مجلس میں ابو ثعلبہؓ نے سننے کے لئے آئے اور کہنے لگے کہ اسے بشیر بن سعدؓ کیا امراء کے حوالے سے آپ کو نبیؐ کی حدیث یاد ہے؟ حضرت حدیثِ نبویؐ فرمانے لگے کہ مجھے نبیؐ کا خطبہ یاد ہے، حضرت ابو ثعلبہؓ بیٹھ گئے اور حضرت حدیثِ نبویؐ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جب تک اللہ کو منظور ہوگا، تمہارے درمیان نبوت موجود رہے گی، پھر اللہ اسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھا لے گا، پھر طریقہ نبوت پر گامزن خلافت ہوگی اور وہ اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ کو منظور ہوگا، پھر جب اللہ اسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھا لے گا، پھر کاٹ کھانے والی حکومت ہوگی، اور وہ بھی اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ کو منظور ہوگا، پھر جب اللہ چاہے گا اسے بھی اٹھا لے گا، اس کے بعد ظلم کی حکومت ہوگی اور وہ بھی اس وقت تک رہے گی جب تک منظور خدا ہوگا، پھر جب اللہ چاہے گا اسے بھی اٹھا لے گا، پھر طریقہ نبوت پر گامزن خلافت آجائے گی پھر نبیؐ کا غمناک ہونے لگے۔

راوی حدیث حبیب کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ مقرر ہوئے تو یزید بن نعمانؓ ان کے مشیر بنے، میں نے یزید بن نعمان کو یاد دہانی کرانے کے لئے خط میں یہ حدیث لکھ کر بھیجی اور آخر میں لکھا کہ مجھے امید ہے کہ امیر المؤمنین کی حکومت کاٹ کھانے والی اور ظلم کی حکومت کے بعد آئی ہے، یزید بن نعمان نے میرا یہ خط امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کیا جسے پڑھ کر وہ بہت مسرور اور خوش ہوئے۔





## کتاب الرقاق

231/3

ڈرامے اور نصیحت کرنے کا بیان

۵۳۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک سب سے پہلے النادیا جائے گا، زید بن یحییٰ راوی نے بیان کیا، یعنی اسلام، جیسے برتن النادیا جاتا ہے، یعنی شراب، عرض کیا: کیا! اللہ کے رسول! اللہ نے اس کے متعلق تو وضاحت فرمادی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس کا نام بدل لیں گے اور پھر اسے حلال جانیں گے۔“

## الفصل الثالث

## فصل ثالث

۵۳۷۸: عن النعمان بن بشير، عن حذيفة بن اليمان، قال: قال رسول الله ﷺ: ((تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبَرِيَّةً، فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ)) ثُمَّ سَكَتَ، قَالَ حَبِيبٌ: فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهَذَا الْجَدِيبِ أَذْكُرُهُ أَيَّاهُ وَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاصِرِ وَالْجَبَرِيَّةِ، فَسَرَّهٖ وَأَعْجَبَهُ، يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

۵۳۷۸: نعمان بن بشیر، حدیفہ بن الیمان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک اللہ چاہے گا تم میں نبوت (کے اثرات) باقی رکھے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا، پھر جب تک اللہ چاہے گا، خلافت نبوت کے انداز پر ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھالے گا، پھر جس قدر اللہ چاہے گا کائنات والے بادشاہ ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھالے گا، پھر جبریرہ بادشاہت ہوگی اور یہ بھی جب تک اللہ چاہے گا رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھالے گا، پھر خلافت نبوت کی طرز پر ہوگی۔“ پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ حبیب بیان کرتے ہیں، جب عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی تو میں نے ان کی یاد دہانی کے لیے انہیں یہ حدیث لکھی، اور کہا: میں امید کرتا ہوں کہ ظالم بادشاہ اور جبریرہ بادشاہت کے بعد آپ امیر المؤمنین ہیں۔ وہ اس سے خوش ہوئے اور انہیں اچھا لگا۔

❦ إسناده صحيح، رواه احمد (٤/ ٢٧٣ ح ١٨٥٩٦، و البيهقي في دلائل النبوة ٦/ ٤٩١).

## ترجمہ

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، بشیر اپنی احادیث روک کر رکھتے تھے۔ ہماری مجلس میں ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے ”اے بشیر بن سعد! کیا امراء کے حوالے سے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے؟“ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، ”مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ یاد ہے۔“ حضرت ابو ثعلبہ بیٹھ گئے اور حضرت حدیفہ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جب تک اللہ ﷻ کو منظور ہوگا تمہارے درمیان نبوت موجود رہے گی، پھر اللہ ﷻ اُسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھالے گا، پھر طریقہ نبوت پر گامزن خلافت ہوگی اور وہ اُس وقت تک رہے گی جب تک اللہ ﷻ کو منظور ہوگا، پھر جب اللہ ﷻ اُسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھالے گا، پھر کاٹ کھانے والی

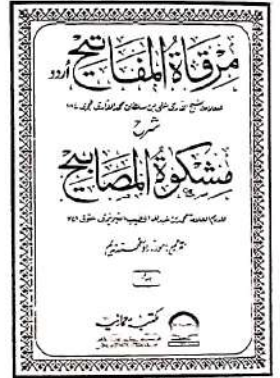


حکومت ہوگی، اور وہ بھی اُس وقت تک رہے گی جب تک اللہ ﷻ کو منظور ہوگا، پھر جب اللہ ﷻ چاہے گا اُسے بھی اٹھا لے گا۔ اُس کے بعد ظلم کی حکومت ہوگی، وہ بھی اُس وقت تک رہے گی جب تک منظورِ خدا ہوگا، پھر جب اللہ ﷻ چاہے گا اُسے بھی اٹھا لے گا، پھر طریقہ نبوت پر گامزن خلافت آجائے گی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔“

راوی حدیث حبیب کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو یزید بن نعمان اُن کے مشیر بنے۔ میں نے یزید بن نعمان کو یاد دہانی کرانے کے لیے خط میں یہ حدیث لکھ کر بھیجی اور آخر میں لکھا کہ ”مجھے امید ہے کہ امیر المومنین کی حکومت کاٹ کھانے والی اور ظلم کی حکومت کے بعد آئی ہے۔“ یزید بن نعمان نے میرا خط امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیا جسے پڑھ کر وہ بہت مسرور اور خوش ہوئے۔

’مشکوٰۃ‘ کے محقق اہل حدیث عالم حافظ زبیر علی زئی نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(1)</sup>

### ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ



مرقاۃ شرح مشکوٰۃ از موجدہ فرہم ۷۸۷ کتاب الرقاق

تیس (۳۰) برس تک آپ کے جانشین اور متبعین کی کامل ولایت اور نگرانی میں امت پر شفقت کا زمانہ تھا۔ زمانہ خلافت کے تیس (۳۰) برس میں سے خلفاء راشدین کے بعد چھ ماہ کا زمانہ کم تھا جس کو امام حسنؑ نے اپنی خلافت کے ذریعے پورا کیا چنانچہ خلافت میں حضرت معاویہؓ کا کوئی حصہ نہیں ہے اگرچہ بعض حضرات کا اس میں اختلاف ہے۔

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ ’مشکوٰۃ‘ کی شرح ’مرقاۃ المفاتیح‘ میں لکھتے ہیں :

”تیس (30) برس تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین اور متبعین کی کامل ولایت اور نگرانی میں امت پر شفقت کا زمانہ تھا۔ زمانہ خلافت کے تیس (30) برس میں سے خلفائے راشدین کے بعد چھ (6) ماہ کا زمانہ کم تھا جس کو امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ذریعے پورا کیا۔ چنانچہ خلافت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا کوئی حصہ نہیں ہے اگرچہ بعض حضرات کا اس میں اختلاف ہے۔“<sup>(2)</sup>

1. مُسند احمد بن حنبل (اردو)، 8/116-117، رقم: 18596؛ مشکوٰۃ المصابیح (اردو)، 3/231

2. مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح (اردو)، 9/787



## علامہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

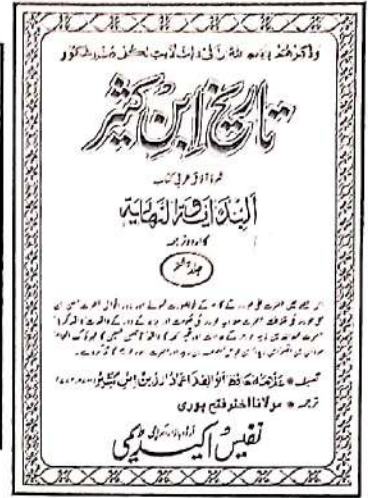
۳۱۔ میں روٹھا ہونے والے حالات و واقعات کے بیان میں

۳۲

البدایہ والنہایہ: جلد ہفتم

### حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور آپ کی حکومت

قبل ازیں حدیث بیان ہو چکی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد خلافت تیس سال ہوئی پھر بادشاہت ہوئی اور حضرت حسن بن علی کی خلافت سے تیس سال گزر چکے ہیں پس حضرت معاویہ کا زمانہ حکومت کا آغاز ہے اور وہ اسلام کے پہلے اور بہترین بادشاہ ہیں



۲۱

سنة ۴۱ھ

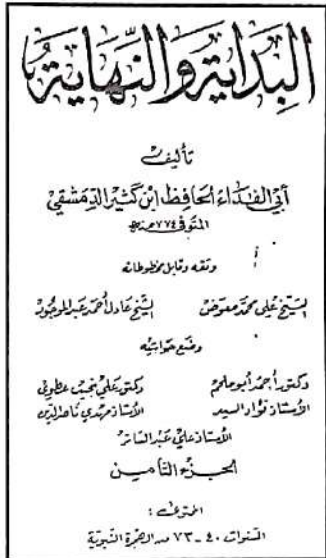
### [ذکر أيام] (۲) معاویہ بن ابی سفیان و ملکہ

قد تقدم في الحديث أن الخلافة بعده عليه السلام ثلاثون سنة، ثم تكون ملكاً، وقد انقضت الثلاثون بخلافة الحسن بن علي؛ فأيام معاوية أول الملك، فهو أول ملوك الإسلام وخيارهم.

قال الطبراني: حدثنا علي بن عبد العزيز، ثنا أحمد بن يونس، ثنا الفضيل بن عياض عن ليث عن عبد الرحمن بن سابط عن أبي ثعلبة الخشني عن معاذ بن جبل وأبي عبيدة قالوا قال رسول الله ﷺ: «إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ بَدَأَ رَحْمَةً وَنُبُوءَةً، ثُمَّ يَكُونُ رَحْمَةً وَخِلَافَةً، ثُمَّ كَائِنَ مُلْكًا عَضُوضًا» (۳)، ثُمَّ كَائِنَ عَتَا (۴) وَجَبْرِيَّةً وَفَسَاداً فِي الْأَرْضِ، يَسْتَجْلُونَ الْخَبِيرَ وَالْفُرُوجَ وَالْخُمُورَ وَيُزْزِقُونَ عَلَى ذَلِكَ وَيَنْتَصِرُونَ حَتَّى يَلْقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳) ملك عضوض: أي فيه نعسف وظلم.

(۴) عتو: استكبار.



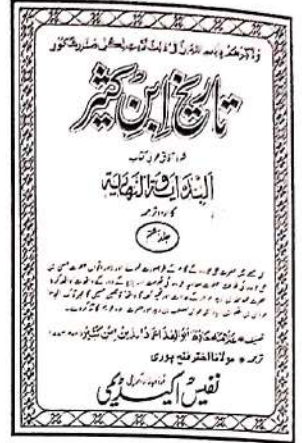
علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تاریخ کی کتاب میں لکھتے ہیں:

”قبل ازیں حدیث بیان ہو چکی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد خلافت تیس سال ہوگی، پھر بادشاہت ہوگی اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی خلافت سے تیس سال گزر چکے ہیں، پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ حکومت (ملوکیت) کا آغاز ہے اور وہ اسلام کے پہلے اور بہترین بادشاہ ہیں۔“ (۱)

## علامہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور قول: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں ہیں۔

البدایہ والنہایہ: جلد ہشتم ۱۷۷

۱۷۷ میں رونما ہونے والے حالات و واقعات کے بیان میں اور حنبل بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ابو نعیم نے ہم سے بیان کیا کہ ابن ابی عتیبہ نے اہل مدینہ کے ایک شیخ کے حوالے سے ہم سے بیان کیا کہ حضرت معاویہؓ نے کہا کہ میں پہلا بادشاہ ہوں اور ابن ابی خثیمہ نے بیان کیا ہے کہ ہارون بن معروف نے ہم سے بیان کیا کہ حمزہ نے بحوالہ ابن شاذب ہم سے بیان کیا کہ حضرت معاویہؓ بیان کیا کرتے تھے کہ میں پہلا بادشاہ اور آخری خلیفہ ہوں میں کہتا ہوں سنت یہ ہے کہ حضرت معاویہؓ کو بادشاہ کہا جائے اور حضرت سفینہؓ کی حدیث میرے بعد خلافت تیس سال ہوگی پھر کاٹنے والی حکومت ہوگی۔ کے مطابق آپ کو خلیفہ نہ کہا جائے۔

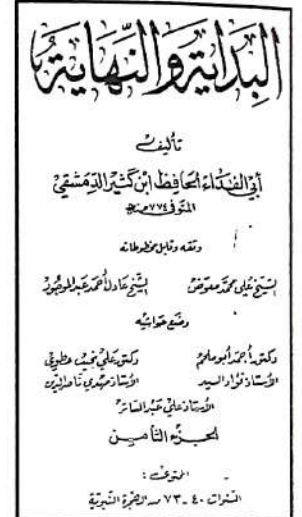


۱۷۷

سنة ۶۰ھ

وقال حنبل بن اسحاق: حدثنا أبو نعیم حدثنا ابن أبي عتيبة عن شيخ من أهل المدينة قال قال معاوية: أنا أول المملوك. وقال ابن أبي خثيمة: حدثنا هارون بن معروف حدثنا حمزة عن ابن شاذب قال: كان معاوية يقول أنا أول المملوك وآخر خليفة، قلت: والسنة أن يقال لمعاوية ملك، ولا يقال له خليفة. نحدث مَفِينَةَ [أن رسول الله ﷺ قال: (١) «الخلافة بغدي ثلاثون سنة ثم تكون ملكاً عضوضاً» (٥)]

(٥) عضوضاً: ملك منه عسف وظلم.



”حنبل بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ابو نعیم نے ہم سے بیان کیا کہ ابن ابی عتیبہ نے اہل مدینہ کے ایک شیخ کے حوالے سے ہم سے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ”میں پہلا بادشاہ ہوں“ اور ابن خثیمہ نے بیان کیا ہے کہ ہارون بن معروف نے ہم سے بیان کیا ہے کہ حمزہ نے بحوالہ ابن شاذب ہم سے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ”میں پہلا بادشاہ اور آخری خلیفہ ہوں۔“ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں سنت یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بادشاہ کہا جائے اور حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میرے بعد خلافت تیس سال ہوگی پھر کاٹنے والی حکومت (ملوکیت) ہوگی کے مطابق آپ کو خلیفہ نہ کہا جائے گا۔“ (۱)



## علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حدیث کو تمام اصحاب سنن نے لکھا ہے اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح لکھا ہے۔ علمائے کرام کہتے ہیں کہ خلفائے اربعہ رحمۃ اللہ علیہم اور امام حسن (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے زمانے پر یہ مدت ختم ہوگئی یعنی تیس سال پورے ہو گئے (بزار نے محمد بن سکین، یحییٰ بن حسان اور دیگر اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اسلام کی ابتداء نبوت اور رحمت سے ہوئی، اس کے بعد خلافت و رحمت ہوگی اور اس کے بعد ملوکیت اور جبر کا دور دورہ ہوگا۔ (یہ حدیث حسن ہے۔)

پہلی سے نویں صدی ہجری تک خلفاء و امراء اسلام کی مشہور سند و تاریخ

### تاریخ الخلفاء

مصنف  
حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجم  
مولانا صاحبزادہ محمد مبشر چشتی سیالوی

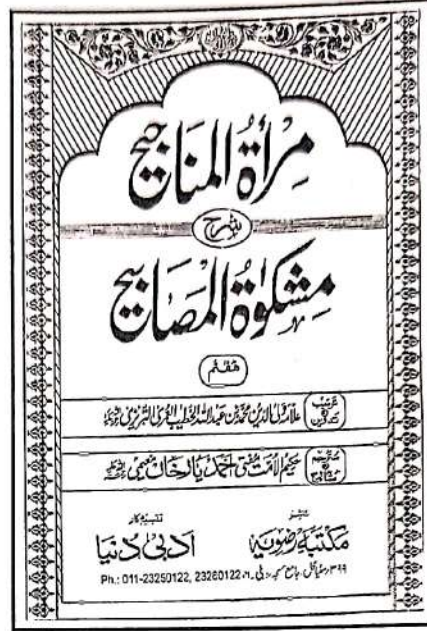
ناشر  
شبیر برادرز  
۴۰ اردو بازار لاہور (پاکستان)

مارشل رام

تاریخ الخلفاء میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

”علمائے کرام کہتے ہیں کہ خلفائے اربعہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے زمانے پر یہ مدت ختم ہوگئی یعنی تیس سال پورے ہو گئے۔ امام بزار نے محمد بن سکین، یحییٰ بن حسان اور دیگر اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”اسلام کی ابتداء نبوت اور رحمت سے ہوئی، اُس کے بعد خلافت و رحمت ہوگی اور اُس کے بعد ملوکیت اور جبر کا دور دورہ ہوگا۔“ (یہ حدیث حسن ہے۔) (۱)

## مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ



فتنوں کا بیان

﴿۱۶۴﴾

مرآة المصابیح (جلد ہفتم)

۴۔ اقتداء جمع ہے تہذیب کی بمعنی آنکھ کا تنکا وغیرہ جس میں بظاہر آنکھ اچھی ہوتی ہے مگر باطن تکلیف یہاں مراد ہے ناپسندیدگی اور بدولی یعنی لوگ کسی کو اپنا امیر مانیں گے تو صرف ظاہر سے ان کے دل اس سے راضی نہ ہوں گے۔ نیز اس سلطنت میں بدعات وغیرہ ہوں گی۔ کدورت ہوگی اس میں اشارہ ہے حضرت امام حسن اور امیر معاویہ کی صلح کی طرف اگرچہ یہ صلح تو ہوگئی مگر لوگوں کے دلوں میں صفائی نہ ہوئی۔ اس لئے ہمارا مذہب ہے کہ حضرت امیر معاویہ اس صلح کے بعد خلیفہ نہ ہوئے بلکہ سلطان اسلام ہوئے۔ اسلام میں پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق اور پہلے سلطان امیر معاویہ (مرقات)۔

مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور شرح ”مرآة المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح“ میں لکھتے ہیں :

”اس لیے ہمارا مذہب ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس صلح کے بعد خلیفہ نہ ہوئے بلکہ سلطان (بادشاہ) اسلام

ہوئے۔ اسلام میں پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ سلطان (بادشاہ) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ۔“ (۱)

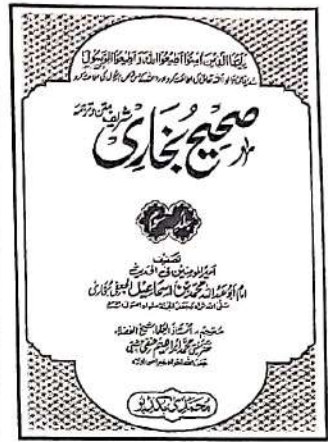


## بارہ (12) خلفاء والی حدیث کا خلاصہ

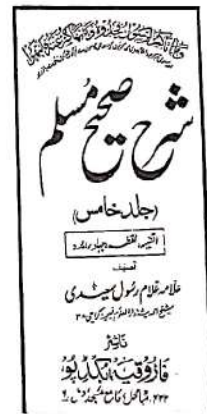
قارئین کرام! مولانا سید ہاشمی میاں جیسے لوگ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ راشد ثابت کرنے کے لیے صحیحین سے 12 خلفاء والی حدیث پیش کرتے ہیں اور اس کو تیس (30) سال والی حدیث سفینہ کے ساتھ مرکب کرتے ہیں اور خود تو اُلجھن میں پڑتے ہیں ساتھ میں عوام کو بھی اُلجھن میں ڈال دیتے ہیں۔

سب سے پہلے ہم بارہ خلفاء والی حدیث کو بیان کریں گے اُس کے بعد اُس کی شرح میں علمائے اہل سنت کیا فرماتے ہیں یہ نقل کریں گے۔

بشاری شریف (ج ۱) جلد ۲۰	۹۳۶	کتاب الاحکام
<p>۲۰۸۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَنْدَرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ أَمِيرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ أَبِي أَنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ</p>	<p>2086- غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ (بن حجاج) نے عبد الملک (بن عمیر) سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر بن سمرہ سے سنا۔ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بارہ امیر ہوں گے۔ آپ ﷺ نے کوئی کلمہ فرمایا جس کو میں نے نہیں سنا۔ تو میرے باپ (سمرہ) نے کہا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا وہ سب کے سب امیر قریش سے ہوں گے۔ (بارہ خلفاء کے متعلق حافظ عسقلانی نے نہایت عمدہ تفصیلی بحث کی ہے دیکھیں فتح الباری ج 13 ص 211)</p>	



شرح صحیح مسلم	۷۵۱	کتاب الامارۃ
<p>۴۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيِّسُ الزُّنْدَاقِ مَرِيضٌ يَزِيدُ رَأْيَ أَهْلِي عَقْمَ خَلْقِهِ فَمَنْ تَعَرَّكَ كَلِمَةً يَفْهَمُ لِمَا أَفْهَمَهُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ</p>	<p>حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارہ خلیفہ پر سے ہونے تک اسلام غالب رہے گا، پھر آپ نے کوئی بات کہی جس کو میں نہیں سمجھ سکا میں نے اپنے والد سے کہا آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا وہ سب قریش سے ہوں گے۔</p>	



حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بارہ خلیفہ ہونے تک اسلام غالب رہے گا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ فرمایا جس کو میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے پوچھا، ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟“ انہوں نے کہا، ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب قریش سے ہوں گے۔“ (۱)

1. صحیح بخاری، 3/936، صفحہ: 2086، انٹرنیشنل نمبر: 7223؛ شرح صحیح مسلم، 7/750-751، رقم: 4595، انٹرنیشنل نمبر: 4699؛ شرح جامع ترمذی، 4/233، رقم: 2149، انٹرنیشنل نمبر: 2223



[illegible]

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ صحیح بخاری کی اس حدیثِ اشاعہ کی شرح میں ”فتح الباری“ میں تفصیل سے گفتگو کرتے ہیں۔ اس حدیث کے سلسلے میں ابن بطال نے مہلب سے جو باتیں نقل کی ہیں اُس پر نقد (رد) کرتے ہوئے ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”یہ کلام اُس شخص کا ہے جو ترکِ حدیث میں سے کسی بھی شے سے واقف نہیں ہے، صرف اُس روایت کے سوا جو بخاری میں واقع ہے۔“

آگے ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”اور جو روایت مسلم وغیرہ سے نقل کی گئی ہے اُن سے میں نے (یعنی ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے) جانا کہ جو (بارہ خلفاء کی) صفت ذکر کی گئی ہے وہ اُن کی ولایت کے ساتھ خاص ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام کا عزیز ہونا اور محترم بالظان ہونا اور دوسری روایت میں ایک دوسری صفت مذکور ہے اور وہ یہ کہ اُن خلفاء کی خلافت پر تمام لوگوں کا مجتمع ہونا جیسا کہ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اِن الفاظ میں نقل کی ہے:“

**لا يزال هذا الدين قائما حتى يكون عليكم اثنا عشر خليفة كلهم مجتمع عليه الامه**

ابن حجر رحمہ اللہ آگے لکھتے ہیں کہ:

”امام قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اِس کی تلخیص کرتے ہوئے فرمایا کہ مذکورہ بارہ عدد کے سلسلے میں دو اعتراض ہوتے ہیں اُن میں سے ایک تو یہ ہے کہ حدیث کا جو معنی اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ حدیثِ سفینہ سے ٹکراتا ہے یعنی وہ حدیث جس کو اصحابِ سنن نے نقل کیا ہے اور دوسرا اعتراض یہ ہے کہ حدیثِ سفینہ میں جو عدد بیان کیا گیا ہے مذکورہ حدیث کا عدد اُس سے زیادہ ہو رہا ہے۔“

پھر ابن حجر رحمہ اللہ آگے لکھتے ہیں:

”اور مہلب نے جو مذکورہ حدیث کی تشریح کی تھی اُس پر ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اعتراض کلہم مجتمع علیہ الناس پر واحد ہوتا ہے کیوں کہ ایک ہی زمانے میں اُن خلفاء کی موجودگی عین علیحدگی ہے پس حدیث کی وہ مراد صحیح نہیں ہے جو ابن بطال رحمہ اللہ نے مہلب سے نقل کی اور اِس کی تائید اُس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کی تخریجِ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کی ہے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سندِ حسن کے ساتھ کہ جس میں مذکور ہے کہ اُن سے خلیفہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اِس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بارہ امیر ہوں گے بنی اسرائیل کے نقیبوں کی طرح۔“

مذکورہ حدیث میں صرف بارہ امیر کا ذکر ہے اُن کے زمانے کے بارے میں کوئی لفظ مذکور نہیں ہے۔  
امام ابن حجر رحمہ اللہ آگے لکھتے ہیں :

”امام ابو الحسن ابن المنادی نے فرمایا کہ حدیث کا وہ جُز جو جس میں لوگوں کے مجتمع ہونے کی بات ہے وہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوگا۔ حدیث کے معنی میں اس بات کا بھی اہتمام ہے کہ بارہ خلیفہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے بعد ہوں گے، وہ مہدی رضی اللہ عنہ جو کہ آخر زمانے میں ظاہر ہوں گے پس دانیال علیہ السلام کی کتاب میں مجھے یہ بات ملی ہے کہ جب حضرت مہدی رضی اللہ عنہ انتقال کر جائیں گے تو اُن کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے نواسے کے خاندان سے پانچ لوگ حکومت کریں گے پھر پانچ لوگ چھوٹے نواسے کے خاندان سے حکومت کریں گے پھر اُن میں سے ایک دوسرے کو خلافت کی وصیت کریں گے اور اسی طرح کی روایت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا اور وہ خوب رُومائل بہ سُرخ ہوں گے، اللہ عزوجل اُن کے ذریعے اس امت کی تمام مصیبتوں کو دور کر دے گا، اور اُن کے انصاف سے تمام مظالم چھٹ جائیں گے، پھر امام مہدی رضی اللہ عنہ کے بعد بارہ لوگ امیر بنیں گے، چھ (6) امام حسن رضی اللہ عنہ کے خاندان سے ہوں گے اور پانچ (5) امام حسین رضی اللہ عنہ کے خاندان سے ہوں گے اور بارہواں خلیفہ ان کے علاوہ میں سے ہوگا۔ پھر اُن کا انتقال ہو جائے گا پس زمانے میں فساد برپا ہو جائے گا۔ اور کعب احبار کی روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں :

الحسن ، وخمسة من ولد الحسين ، وآخر من غیرهم ؛ ثم يموت فيفسد الزمان ؛ وعن كعب الأحبار ؛ يكون اثنا عشر مهدياً ، ثم ينزل روح الله ، فيقتل الدجال ؛ قال : والوجه الثالث أن المراد وجود اثني عشر خليفة في

ترجمہ: بارہ مہدی ظاہر ہوں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے پس وہ دجال کو قتل کر دیں گے۔  
امام ابن حجر رحمہ اللہ آگے لکھتے ہیں :

”اور تیسرا معنی مذکورہ حدیث کا یہ بھی مراد ہے کہ بارہ خلفائے اسلام کی تمام مدت میں آئے قیامت تک کے لیے کہ جو حق کے ساتھ عمل کرے اگرچہ اُن کے زمانے مختلف ہو اور اس معنی کی تائید اُس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو امام مُسَدّد نے اپنی ’مسند‘ میں نقل کیا ہے۔

أنه لا تهلك هذه الأمة حتى يكون منها اثنا عشر خليفة كلهم

بعمل بالهدى ودين الحق ، منهم رجالان من أهل بيت محمد ، يعیش أحدهما أربعين سنة ، والآخر ثلاثين سنة ؛

ترجمہ: یہ امت اُس وقت تک ہلاک نہیں ہوگی جب تک ان میں بارہ خلفاء نہ ہو جائیں کہ تمام کے تمام دین حق اور ہدایت کا عمل کریں گے اُن میں سے دو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہوں گے کہ اُن میں سے ایک چالیس سال تک زندہ رہے گا اور ایک تیس سال تک زندہ رہے گا اور یہ سلسلہ قیامت تک رہے گا۔<sup>(1)</sup>



## علامہ غلام رسول سعیدی کا عقیدہ

علامہ غلام رسول سعیدی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

کتاب الامارۃ

۴۵۴

شرح صحیح مسلم

اسلام غالب رہے گا جب تک بارہ خلیفہ ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔ اس حدیث پر یہ بتاتا ہے کہ اس حدیث کے خلاف بعض احادیث ہیں جسے کہ خلافت تیس سال رہے گی اور تیس سال میں حضرت رضی اللہ عنہ کی خلافت کو شامل کر کے صرف پانچ خلفاء رہے تھے۔ اور وہ حدیث یہ ہے۔

کتاب الامارۃ

۴۵۵

شرح صحیح مسلم

امام ابو داؤد روایت کرتے ہیں:

عن سفینۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلافت النبوة ثلاثون سنۃ ثم یشق اللہ المملک من یشاء قال سعید قال لی سفینۃ امسک علیک ابابکر سنتین وعمر اعشر وعثمان اثنتی عشرۃ وعلی کذا۔ ۱۔ ۱۔ ۱۔

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت نبوت تیس سال رہے گی پھر اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا ملک عطا کرے گا۔ حضرت سفینہ نے کہا حضرت ابوبکر کے دو سال شمار کرو اور حضرت عمر کے دس سال، حضرت عثمان کے بارہ سال اور حضرت علی کے اتنے سال یعنی پانچ سال نو ماہ اور چھ ماہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت رہی۔

اس حدیث کو امام احمد نے بھی روایت کیا ہے۔

ابن احادیث میں تنازع نہیں ہے کیونکہ جن احادیث میں بارہ خلفاء تک اسلام کے خلیفہ اور خلافت قائم رہے گا ذکر ہے ان میں مطلقاً خلافت کا ذکر ہے عام ازیں کہ وہ خلافت علی منہاج النبوة ہو یا ایسی خلافت ترمز ہو لیکن اس خلافت میں خلیفہ اسلام ہو اور جن احادیث میں تیس سال تک خلافت کا ذکر ہے ان میں خلافت نبوت کا تخصیص ہے، جیسا کہ ہم جامع ترمذی، سنن ابو داؤد اور مسند احمد کے حوالوں سے ذکر کر چکے ہیں۔

شرح صحیح مسلم

(جلد خامس)

اقتصر لقطہ جہاد امامہ

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

قائِم

فَارُوقُ ابْنُ کَلْبُؤُ

۳۲۲، طبع محل جامع مسجد کربلا

”اس حدیث پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس حدیث کے خلاف بعض احادیث میں ہے کہ خلافت تیس سال رہے

گی اور تیس سال حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت کو شامل کر کے صرف پانچ خلفاء ہوتے تھے اور وہ حدیث یہ ہے۔“

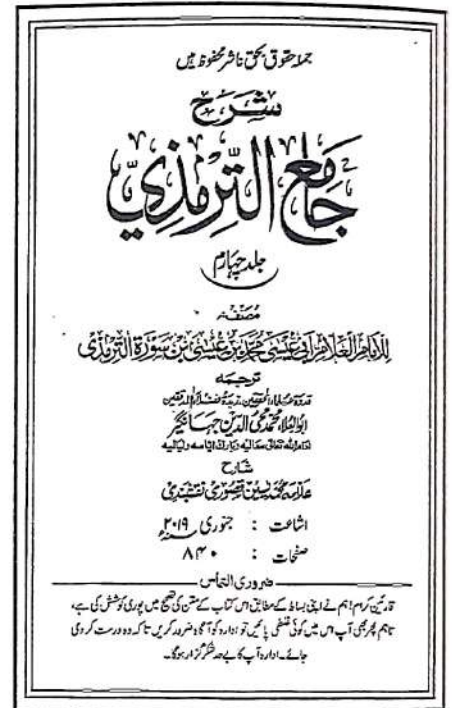
پھر علامہ سعیدی صاحب نے تیس سال والی حدیث سفینہ پیش کی اور فرمایا: اس حدیث (یعنی حدیث سفینہ) کو

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا ہے۔

**الجواب:** ان احادیث میں تعارض نہیں ہے کیوں کہ جن احادیث میں بارہ خلفاء تک اسلام کے غلبہ اور خلافت قائم رہنے کا ذکر ہے اُن میں مطلقاً خلافت کا ذکر ہے، عام ازیں کہ وہ 'خلافت علی منہاج النبوة' ہو یا ایسی خلافت تو نہ ہو لیکن اس خلافت میں غلبہ اسلام ہو اور جن احادیث میں تیس سال تک خلافت کا ذکر ہے اُن میں خلافت نبوت کی تخصیص ہے، جیسا کہ ہم جامع ترمذی، سنن ابو داؤد اور مسند احمد کے حوالوں سے ذکر کر چکے ہیں۔ (۱)

## شارح ترمذی علامہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

شرح جامع ترمذی (۴) کتاب الفتنہ	۲۳۵	فاروقیہ کے مطابق
سوال: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدتِ خلافت تیس سال بیان کی گئی ہے، اس کے بعد ملوکیت کا دور شروع ہو جائے گا۔ تیس سال خلفاء اربعہ کے ادوار حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند ماہ شامل کر کے مکمل ہو جاتے ہیں اور بارہ خلفائے پورے نہیں ہوتے؟		
جواب: حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کا مطلب یہ ہے کہ وہ خلفاء جن کی خلافت علی منہاج النبوت ہوگی ان کی مدت تیس سال ہے۔ باقی خلفاء بعد میں بھی آسکتے ہیں، ان کا متصل ہونا ضروری نہیں ہے، متصل بھی آسکتے ہیں اور قیامت قائم ہونے سے قبل ان کی تعداد پوری ہو جائے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خلفاء اربعہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور شامل کر کے خلافت علی منہاج النبوت کے تیس سال مکمل ہو گئے تھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مابعد عادل خلفاء آچکے ہیں یا آتے رہیں گے۔ اس طرح روایات میں تعارض باقی نہیں رہا۔ (تخت الاحمدی شرح جامع ترمذی، ج 6، ص 472)		



شارح ترمذی علامہ محمد یسین قصوری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

**سوال:** حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدتِ خلافت تیس سال بیان کی گئی ہے، اس کے بعد ملوکیت کا دور شروع ہو جائے گا۔ تیس سال خلفائے اربعہ کے ادوار، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے چند ماہ شامل کر کے مکمل ہو جاتے ہیں اور بارہ خلفاء پورے نہیں ہوتے؟



## باب - 10

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و مناقب  
میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔

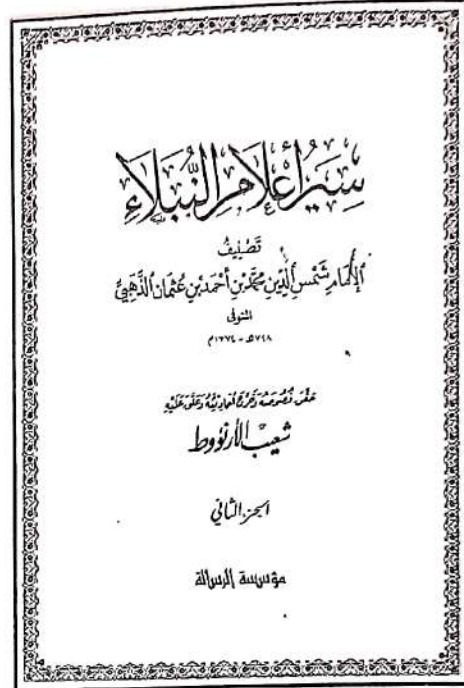




## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت و مناقب میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔

### صحابی رسول عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

شہادۃ بن الصامت  
یُروى عن سنان، عن إسحاق بن عيسى بن كُليب، عن أبيه: أنَّ عبادَةَ  
أَتَكَ عَلَى مَعَاوِيَةَ شَيْئًا، فَقَالَ: لَا أَسْأَلُكَ بَارِسَ، لِمَجْلِسِ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ  
لَهُ عُمَرُ: مَا أَقْدَمَكَ؟ فَأَجَبَهُ (يَعْلَى مَعَاوِيَةَ). فَقَالَ (لَهُ): "رَجُلٌ إِلَى  
مَكَانِكَ، فَطَبَعَ اللَّهُ أَرْضًا لَسْتُ لِيَهَا وَأَتَأْتُكَ، فَلَا بَرَةَ لَهُ عَلَيْكَ".  
ابن أبي أُوَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ دَاوُدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُثْبَانَ بْنِ  
الصَّامِتِ: "عَنْ ابْنِ عَمْرِو عِبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: كَانَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَعَ  
مَعَاوِيَةَ، فَأَذَّنَ يَوْمًا، فَقام خطيبٌ يمدح مَعَاوِيَةَ، وَيُكْفِي عَلَيْهِ، فَقام عِبَادَةُ  
يَتَرَأَّبُ فِي يَدِهِ، فَخَشَا فِي لَمِ الْخُطِيبِ، فَغَضِبَ مَعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ عِبَادَةُ:  
إِنَّكَ لَمْ تَكُنْ مَعَنَا حِينَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ، عَلَى السُّعِّ وَالطَّاعَةِ فِي  
مَشْطَلِنَا وَمَكْرَهِنَا وَمَكْسَلِنَا، وَأَثَرُهُ عَلَيْنَا، وَأَلَا تُنَارِعُ الْأَمْرَ أَعْلَى، وَأَنْ تَقْرَأَ  
بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا، لَا تَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا لَمْ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّا  
وَأَتَمُّ الْمَدَائِنِ، فَاحْشُوا فِي أَوْرَاجِهِمُ التُّرَابَ".  
(١) الزيادة من تاريخ الإسلام.  
(٢) رجال ثقات.  
(٣) كذا الأصل. ولم أقف له على ترجمة في كتب الجرح والتعديل، ورواه بكر بن محمد عن  
السمان، ورواه الوليد، وفي الجرح والتعديل (٤٤٢/٨)، السمان بن داود بن محمد بن عبادَةَ  
ابن الصامت الأنصاري، روى عن عبادَةَ بن الوليد بن عبادَةَ بن الصامت، روى عنه أبو نعيم،  
سمعت أبي يقول ذلك.  
(٤) ورواه ثقات خلا الوليد بن داود بن محمد بن عبادَةَ بن الصامت، وأخرج نسخة ٣٤٤/٥  
٣٦٦، وإسحاق بن ١٦٧/١٢ في الأحكام: باب كيف بايع الناس الإمام، والسمان ١٢٧/٨،  
١٣٨ في أول البيعة من طريق عبادَةَ بن الوليد، عن أبيه، عن عبادَةَ بن الصامت قال: بايَعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ (فِي بِلْدَةِ الْحَدَةِ) عَلَى السُّعِّ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَسْرِ وَالْبَسْرِ، وَالْمَشْطَلِ وَالْمَكْرَهِ، وَأَنْ لَا تُنَارِعَ  
الْأَمْرَ أَعْلَى، وَأَنْ تَقْرَأَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا، لَا تَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا لَمْ، وَفَعَلْتُ مَعَهُ أُخْرَى،  
وَرَوَاهُ عِبَادَةُ، ثُمَّ بَدَأَ قَرَأَ بِعَدَدِ أَنْ تَقْرَأَ الْآيَةَ النَّاسِ فِي الْمَشْطَلِ، أَخْرَجَهَا الْبُخَارِيُّ  
٧٤/١٢، ومسلم (١٧٠٩) كلامًا في الحدود: باب الحدود كفارة، عن طريق ابن عينة، عن



امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ”سیر اعلام النبلاء“ میں نقل کیا ہے۔

ترجمہ

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، ایک دن انہوں نے اذان کہی تو ایک خطیب کھڑے ہو کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں تعریف کرنے لگا۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور خاک کی ایک مٹھی بھر کر خطیب کے منہ میں ٹھونس دی۔ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ غضب ناک ہوئے، جس پر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”تم (یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) اُس وقت نہیں تھے، جب ہم نے عقبہ میں رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی کہ ہم اپنی پسند اور ناپسند، سستی اور کامیابی (ہر حالت) میں بھی سمع و طاعت بجالانے میں آپ ﷺ کے فرمانِ اقدس کو ہر امر پر ترجیح دیں گے، اہل امر کے ساتھ ناحق تنازعہ نہیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: جب تم خوشامد کرنے والوں کو دیکھو تو اُن کے منہ میں مٹی بھر دو۔“ (1)

## امام نسائی رحمہ اللہ کا عقیدہ

تذکرۃ الحفاظ ج ۲-۱۰

البرود الزویة والحضر ویکثر الاستماع، له أربع زوجات فبسم لمن ولا یجاء مع ذلك من سرية، وكان یكثر اكل الدبوك الکبار تشتري له وتسمن وتخصی .

قال مرة بعض الطلبة: ما اظن ابا عبد الرحمن الا انه يشرب النبیذ .

للضرة التي فی وجهه . و قال آخر: لیت شعری ما مذهبه فی اتيان النساء فی ادبارهن؟ قال فقل فقال: النبیذ حرام، ولا یصح فی الدر شیء لكن حدث محمد بن کعب القرظی عن ابن عباس قال اسق حرمک من حیث شئت فلا یبشی ان یتجاوز قوله . قال ابن الذهبي: ثبت نهی المصطلق صلی الله علیه وآله وسلم عن ادبار النساء ولی فیہ مصنف . عامة ما ذكرت سمعت الوزير ابن خزاعة عن محمد بن موسى المامونی صاحب النسائی . وقال فیہ: سمعت قوما ینکرون علی ابی عبد الرحمن کتاب الخصائص لعلی رضی الله عنه وتركه تصنیف فضائل الشیخین، فذكرت له ذلك فقال: دخلت دمشق والمنحرف عن علی بها کثیر فصنفت کتاب الخصائص رجوت ان یدیدهم الله . ثم انه صنف بعد ذلك فضائل الصحابة، فقل له واما اسمع: ألا تخرج فضائل معاوية؟ فقال ای شیء اخرج؟ حدیث: اللهم لا تشبع بطنه، فسكت السائل .

قلت: نعل هذه منقبة معاوية لقول النبي صلی الله علیه وآله وسلم: اللهم من لنته او شنته فاجعل ذلك له زكاة ورحمة . قال حافظ خراسان ابو علی التیساتوری: حدثنا الامام فی الحديث بلا مدافعة ابو عبد الرحمن النسائی . قال احمد بن نصر ابو طالب الحفاظ من صبر علی ما صبر علیہ

٦٩٩

DAIRATUL-MA'ARIF-UL-OSMANIA NEW SERIES,  
No. VI/76  
ADHI-DHAHABI, ABC 'ABD'ILLAH SHAMSU'D-DIN  
MUHAMMAD (d 748 A.H./1348 A.D.)

**KITAB**  
**TADHKIRAT'UL-HUFFAZ**  
**Vol. IV**  
(TRADITIONISTS: XV-XXI Categories)

Edited by the Bureau from the Meccan Library Ms.  
Under the auspices of the Ministry of Education.  
Government of India

o o o o o

(Revised)  
III Edition

Published  
by  
THE DAIRATUL-MA'ARIF-UL-OSMANIA,  
(OSMANIA ORIENTAL PUBLICATIONS BUREAU)  
OSMANIA UNIVERSITY, HYDERABAD, 7,  
ANDHRA PRADESH,  
INDIA  
1958 A.D./1377 A.H.

امام ذہبی رحمہ اللہ رجال کی اپنی مشہور کتاب ”تذکرۃ الحفاظ“ میں امام نسائی رحمہ اللہ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

ترجمہ

”میں دمشق میں داخل ہوا تو وہاں کے لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ منحرف تھے، جس پر میں نے اس امید سے ”کتاب خصائص“ تصنیف کی کہ اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعے انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ پھر انہوں نے ”فضائل صحابہ“ کتاب لکھی۔ اُن سے پوچھا گیا کہ ”کیا آپ فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ میں کچھ روایت نہ کریں گے۔“ فرمایا: ”میں کیا چیز روایت کروں؟ کیا یہ حدیث اے اللہ! اس کے پیٹ کو نہ بھرنا“ اس پر سائل خاموش ہو گیا۔<sup>(۱)</sup> رہ گیا اُن پر شیعیت کا الزام تو وہ درست نہیں ہے، یہ تہمت لوگوں نے اُن پر اس لیے لگائی تھی کہ انہوں نے فرمایا تھا: معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں اللهم لا تشبع بطنه کے سوا کوئی حدیث نہیں ہے اور اس لیے کہ انہوں نے فضائل علی رضی اللہ عنہ میں کتاب تصنیف فرمائی تھی اور اُن کے علاوہ کسی اور کی شان میں کوئی مخصوص کتاب نہیں لکھی تھی۔“

1. کتاب تذکرۃ الحفاظ (عربی)، 2/699





یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے شیخ (استاذ) (امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ) پر اعتماد کرتے ہوئے (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذکر میں) لفظ 'فضیلت' یا 'منقبت' استعمال کرنے سے گریز کیا ہے، مگر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اپنی گہری نظر سے ایسا استنباط فرمایا (یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو صحابی ثابت کیا ہے) کہ جس سے روافض کی سرکوبی ہو گئی ہے۔ اور امام نسائی کا واقعہ اس بارے میں مشہور ہے اور گویا کہ انہوں نے بھی اپنے شیخ (استاذ) (امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ) کے قول پر اعتماد کیا ہے (امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب 'فضائل صحابہ' میں کوئی حدیث امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے متعلق نہیں جمع فرمائی) اور پھر امام حاکم رحمہ اللہ کا قصہ بھی اسی طرح ہے۔

امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن احمد رحمہ اللہ سے تخریج کی ہے کہ انہوں نے اُن کے والد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مکالمہ بھی ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنے والد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا کہ "سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما اور امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟" امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے تھوڑی دیر تک سر جھکائے رکھا پھر فرمایا: "(میرے بیٹے!) خوب جان لو کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے دشمن بہت زیادہ تھے، پس انہوں نے اُن کے عیوب (برائیاں) تلاش کرنا چاہے مگر ناکام رہے۔ چنانچہ اُن دشمنوں نے (ایک متبادل چال کے طور پر) ایک دوسرے شخص (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) کو مقصد برآوری کے لیے موزوں پایا جو اُن سے جنگ کر چکا تھا۔ چنانچہ اُن دشمنوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے پر اُن (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔"

(امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے) اس جواب میں اشارہ ہے کہ کچھ لوگوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے بے بنیاد فضائل گھڑ لیے جن کی کوئی اصلیت نہیں ہے اور تحقیق کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے فضیلت کی احادیث تو بہت سی ہیں مگر اُن احادیث میں سے کوئی بھی (اصول محدثین پر) اسنادی حیثیت سے صحیح نہیں ہے۔ اس لیے امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ نے اس موقف کو بڑے یقین کے ساتھ اختیار کیا ہے اور اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔<sup>(1)</sup>



مگر افسوس کی بات ہے کہ آج اہل سنت میں خاص کر بریلوی علماء امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں موضوع احادیث سرعام بیان کرتے ہیں، یہی نہیں بلکہ کتابیں بھی لکھتے ہیں جیسے کہ ”دعوتِ اسلامی“ نامی تنظیم جس کے امیر مولانا الیاس قادری ہیں، اس تنظیم نے ”فیضانِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ“ نامی کتاب میں ”موضوع احادیث“ بیان کر کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بھی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ایسا ہی قول نقل کرتے ہیں: ”سلفی طوریات میں عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو آپ (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: ”اصل بات یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دشمن بہت تھے۔ انہوں نے تلاش کیا کہ آپ (مولا علی رضی اللہ عنہ) میں کوئی عیب نکلے مگر نہ نکلا تو وہ ایسے شخص کے پاس آئے جس نے آپ سے جنگ و جدل کیا (یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) اور انہوں نے اُسے اپنی نسبت بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ زیادہ حیلہ گر پایا۔“ (۱)

طبع الخلفاء (اردو) ۲۸۷

فصل نمبر ۱

مختصر حالاتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

ابن ابی شیبہ سعید بن جہان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سفینہ سے پوچھائی امیر کا کیا خیال ہے کیا وہ ظیفہ ہیں؟ اس نے کہا کہ غور کا جھوٹ کہتے ہیں۔ وہ تو بادشاہ ہیں اور بادشاہ بھی تخت ترین اور سب سے پہلے بادشاہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔

خلفاء کون؟

بیہقی اور ابن عساکر ابراہیم بن ارنی سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ خلفاء کون تھے؟ آپ نے فرمایا! حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہم۔ میں نے عرض کیا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، آپ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر خلافت کا کوئی مستحق نہیں تھا۔

عیب نہ نکلا

سلفی طوریات میں عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے کہا اصل بات یہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دشمن بہت تھے۔ انہوں نے تلاش کیا کہ آپ میں کوئی عیب نکلے مگر نہ نکلا تو وہ ایسے شخص کے پاس آئے جس نے آپ سے جنگ و جدل کیا اور انہوں نے اسے اپنی نسبت بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ زیادہ حیلہ گر پایا۔

پہلی سے نویں صدی ہجری تک خلفاء ہمارے اسلامی کی شہرہ مند داستان

تاریخ الخلفاء

مصنف

حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا ساجد احمد مجتبیٰ چشتی سیالوی

ناشر

شبیر پبلشرز

۴۰ اردو بازار لاہور (پاکستان)

## علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

۳۴۳

۶۲ - کتاب فضائل الصحابة / باب (۳۰)

صَلَاةٌ لَقَدْ صَبَحْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا وَلَقَدْ نَفَى عَنْهَا نَفْسِي الرُّكُوعَيْنِ فَقَدْ انْقَضِيَ.  
[انظر الحديث ۵۸۷].

مطابقتہ للترجمة من حيث إن فيه ذكر معاوية، ولا يدل هذا على فضيلته. فإن قلت: قد ورد في فضيلته أحاديث كثيرة. قلت: نعم، ولكن ليس فيها حديث يصح من طريق الإسناد نص عليه إسحاق بن راهويه والنسائي وغيرهما، فلذلك قال: باب ذكر معاوية، ولم يقل: فضيلة ولا منقبة.

### عَمَلُ الْقَارِي شَرَحَ صَحِيحَ الْبُخَارِيِّ

تأليف  
الامام العلامة بدر الدين أبي محمد محمد بن أحمد البغوي

الطبعة سنة ۸۵۵ هـ

تدقيق ومراجعة  
عبد القادر محمد محمد

طبعة مطبعة مشرق الكتب والادب والادب والادب  
مطبعة مشرق الكتب والادب والادب والادب

المجلد الأول

الجزء:

كتاب من الكتب - كتاب من الكتب  
منه المجلد (۱) (المجلد ۵۸)

معلومات

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب

الكتاب من الكتب



جميع الحقوق محفوظة

Copyright ©

All rights reserved

Tous droits réservés

جميع الحقوق محفوظة  
No part of this publication may be  
reproduced, stored in a retrieval system,  
or transmitted in any form or by any means  
electronic, mechanical, recording, or by any  
information storage and retrieval system,  
without the prior written permission of the publisher.

Excluded Rights by  
Der Al-Kutub Al-Ilmiyyah  
No part of this publication may be  
reproduced, stored in a retrieval system,  
or transmitted in any form or by any means  
electronic, mechanical, recording, or by any  
information storage and retrieval system,  
without the prior written permission of the publisher.

Excluded Rights by  
Der Al-Kutub Al-Ilmiyyah  
No part of this publication may be  
reproduced, stored in a retrieval system,  
or transmitted in any form or by any means  
electronic, mechanical, recording, or by any  
information storage and retrieval system,  
without the prior written permission of the publisher.

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى

1171 هـ - 2001 م

الطبعة الأولى



## شانِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں موضوعِ احادیث؟

### حدیثِ موضوع کی تعریف

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں بیان کی جانے والی موضوعِ احادیث پر کلام کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ حدیثِ موضوع کہتے کسے ہیں اور اُس کا حکم کیا ہے، چنانچہ ملا علی قاری لکھتے ہیں:

”موضوع حدیث وہ ہے جس میں کذبِ راوی کی وجہ سے طعن ہو۔“<sup>(1)</sup>

حافظ ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”جو جھوٹی بات گھڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دی گئی ہو اُس کو حدیثِ موضوع کہتے ہیں۔“<sup>(2)</sup>

"The forged hadith is the fabricated, made-up hadith. Be aware that the forged hadith is the worst kind of the weak hadith."<sup>(3)</sup>

1. قاری فی شرح نخبۃ الفکر، 123

2. ابن الصلاح فی علوم الحدیث، 89

3. An introduction to the science of the Hadith, Ibn al-Salah-Shahrazuri, Category-21, Forged Hadith, p.77

## حدیث گھرنے والی جماعت

### الکامل فی ضعف الرجال

تألف  
الإمام الحافظ أبو أحمد عبد الله بن عدي الجعفي  
المتوفى سنة ٢٦٥ هـ

تدوين وتعليق  
الشيخ عادل أحمد عبد الموجود  
الشيخ علي محمد معوض

شارك في تحقيقه  
الأستاذ الدكتور عبد الفتاح أبو سنة  
جامعة الزهر

الجزء الرابع

مختارات  
مؤرخ  
دار الكتب العلمية  
بيروت - لبنان

زكريا بن يحيى أبو يحيى

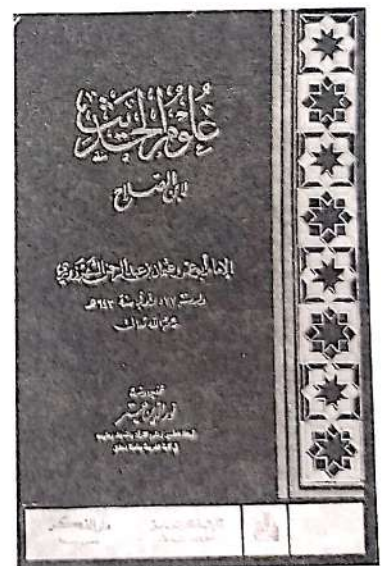
الجزء الرابع

(١٧٦)

عن الثوري، عن مجالد<sup>(١)</sup> الحديث إلى رسول الله ﷺ - فذكر هذه القصة.

قال ابن عدي: وأبو يحيى الوقار قال: سمعت مشايخ أهل «مصر» يثنون عليه في باب العبادة، والاجتهاد، والفضل، وله حديث كثير، بعضها مستقيمة، وبعضها ما ذكرت، وغير ما ذكرت موضوعات، وكان يثبهم الوقار بوضعها، لأنه يروي عن قوم ثقات أحاديث موضوعات، والصالحون قد رسموا بهذا الرسم أن يرووا في فضائل الأعمال أحاديث موضوعة بواطيل، ويثبهم جماعة منهم بوضعها.

١- في ل: مجالد رفع.





الإمام الحافظ ابو احمد بن عدى الجرجاني رحمۃ اللہ علیہ (متوفی سن 365 ہجری) فرماتے ہیں :

”اور نام نہاد صالحین نے یہ رسم ڈال دی ہے کہ وہ فضائل اعمال میں گھڑی ہوئی باطل روایات بیان کرتے ہیں، اور ایک جماعت تو اُن میں سے حدیث گھڑنے میں بھی ملوث ہے۔“ (1)

بخلاف غيره من الأحاديث الضعيفة التي يُحْتَمَلُ صدقها في الباطن ، حيث جاز روايتها في الترغيب والترهيب على ما نبينه قريباً إن شاء الله تعالى (١) .

ولما يعرف كون الحديث موضوعاً بإقرار واضعه أو ما يتنزل بمنزلة إقراره ، وقد يفهمون الوضع من قرينة حال الراوي أو المروي ، فقد وضعت أحاديث طويلة يشهد بوضعها ركافة ألفاظها ومعانيها .

ولقد أكثر الذي جمع في هذا العصر ( للوضوعات ) في نحو مجلدين فأودع فيها كثيراً مما لا دليل على وضعه (٢) ، إنما حقه أن يذكر في مطلق الأحاديث الضعيفة .

والواضعون للحديث أصناف ، وأعظمهم ضرراً قوم من النسويين إلى الزهد وضعوا الحديث احتساباً فيما زعموا فتقبل الناس موضوعاتهم ثقة منهم بهم وركوناً إليهم . ثم نهضت جهابذة الحديث بكشف (٣) غوايرها ومحو عارها والحمد لله .

(١) في ص ١٠٣ .

(٢) مراده الحافظ أبا الفرج عبد الرحمن بن المؤيد مؤلف كتاب ( للوضوعات ) قد تساهل فدخل في كتابه ما لا دليل على وضعه ، بل هو ضعيف ، بل وفيه الحسن بل وفيه الصحيح أيضاً ، وقد بين ذلك السيوطي في كتابه ( التلخيص للوضوعات ) ، وهو كتاب جيد في هذا الباب ، ولتراجع لكتاب ( تنزيه الشريعة للرفوعة ) لابن عراق ، فإنه أولى كتب هذا النوع .

(٣) ولي ع وق ( ولما ) .

(٤) ولي ع ( لكشف ) .

- ٩٩ -

علوم الحديث

لابن الصلاح

الإمام أبو عمرو عثمان بن عبد الرحمن الشهير زوي

ولد سنة ٥٧٢ هـ وتوفي سنة ٦٤٣ هـ

رحمہ اللہ تعالیٰ

تفہیم و تفسیر

نور الدین عیسیٰ

استاذ التفسير وعلوم القرآن والحديث وعلومه  
في كلية الشريعة جامعة دمشق

دار الفکر

اور محدثین کرام کے نزدیک حدیث گھڑنے والوں میں سب سے زیادہ مہلک و نقصان دہ لوگ یہی ہے جو خود کو صوفیاء، صلحاء، ولی اور پیر کہلاتے ہیں۔ چنانچہ ایسے نام نہاد صوفیاء اور پیروں کے بارے میں محدثین کرام فرماتے ہیں :

”گھڑنے والے لوگوں کی کئی اقسام ہیں اور اُن میں سب سے زیادہ مُضر وہ قوم ہے جو زہد و عبادت کی طرف منسوب ہے، اُنہوں نے اپنے گمان میں ثواب سمجھ کر احادیث گھڑی اور لوگوں نے اُن پر اعتماد کرتے ہوئے وہ احادیث قبول کر لی۔“ (2)

1. ابن عدى الكامل في ضعفاء الرجال (عربی)، 04/176

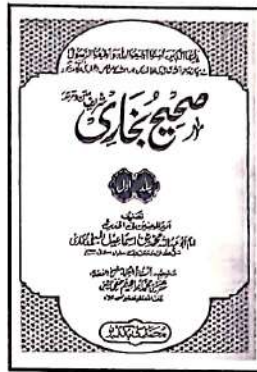
2. ابن الصلاح في علم الحديث، 99؛ نووی فی الطّریق و الطّبیعی، 47؛ السیوطی فی تدریب الراوی، 01/434؛

ابن تيمية في الشفاء، 223؛ ابن عراقي في تنزيه الشريعة، 01/15

## حدیث موضوع کا حکم

امام مولائے کائنات علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول

صحیح بخاری کی ایک حدیث



بناؤ شریف (عزم) جلد اول	۱۲۱	کتاب العلم
<p>بَابُ إِيْمٍ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</p> <p>۱۰۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجَفَةِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ جَرَّاحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلَيْلِحِ النَّارِ</p>	<p>باب 80:- جو شخص نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے، اس کے گناہ کے متعلق</p> <p>(106) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ گھڑے گا وہ ضرور آگ میں داخل کیا جائے گا۔</p>	

ترجمہ

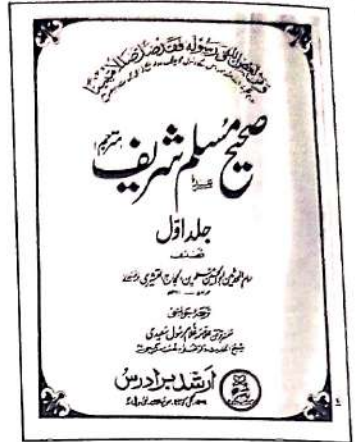
سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو۔ یقیناً جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔“ (1)

1. بخاری فی الصحیح (اردو)، کتاب العلم، باب: 80، 1/121، رقم: 106، انٹرنیشنل نمبر: 106



## حدیث گھڑنے کی ممانعت: صحیح مسلم کی احادیث

صحیح مسلم (اول)	۳۲	تعداد
<p>۲- بَابُ تَقْلِيظِ الْكَلْبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ</p> <p>وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ كَانَتْ عَنْ كُثَيْبٍ عَنْ كُثَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كُنَّا مُتَعَبِينَ عَنْ مُنْصَوِّرٍ عَنْ وَبَيْهِ بْنِ</p>	<p>حدیث گھڑنے کی ممانعت</p> <p>ربیع بن حراش کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دورانِ خطبہ کہا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف جھوٹ منسوب نہ کرو کیونکہ جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب</p>	
صحیح مسلم (اول)	۳۳	تعداد
<p>حَرَّاشُ بْنُ أَسَدٍ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجْ النَّارَ. البخاری (۲۶) الترمذی (۳۷۱۵) ابن ماجہ (۳۱) تلمذ الاثر (۸۷-۱)</p>	<p>کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔</p> <p>رسول اللہ ﷺ کی کذب پر لعنت ہے کہ جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لیتا ہے۔</p>	

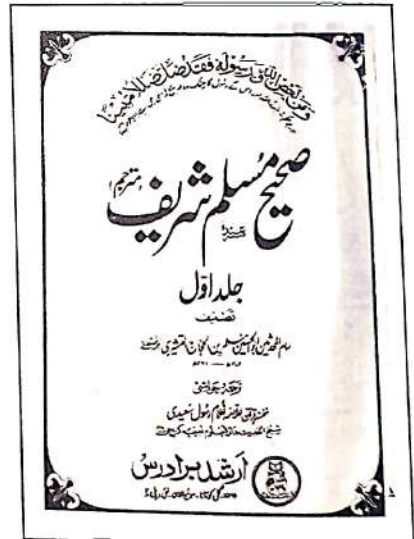


ربیع بن حراش کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دورانِ خطبہ کہا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میری طرف جھوٹ منسوب نہ کرو کیوں کہ جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔“ (۱)

ایسی ہی حدیث امام مسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (۲)

صحیح مسلم (اول)	۳۳	تعداد
<p>۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَتْ عَنْ كُثَيْبٍ عَنْ كُثَيْبَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ كُثَيْبِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنَّا نَحْمِلُ خَطْبَتَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ كَذَبًا فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ</p> <p>مسلم ترمذی (۱۰۰۳)</p>	<p>حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے تم سے بہ کثرت احادیث بیان کرنے سے صرف یہ بجز روایتی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص قصداً میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لیتا ہے۔</p>	
<p>۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَتْ عَنْ كُثَيْبٍ عَنْ كُثَيْبَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ كُثَيْبِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنَّا نَحْمِلُ خَطْبَتَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ كَذَبًا فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ</p> <p>البیہقی (۱۱۰-۹۶۷) ترمذی (۱۰۰۳)</p>	<p>حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لیتا ہے۔</p>	
<p>۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَتْ عَنْ كُثَيْبٍ عَنْ كُثَيْبَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ كُثَيْبِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنَّا نَحْمِلُ خَطْبَتَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ كَذَبًا فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ</p> <p>ترمذی (۱۰۰۰) ترمذی (۱۱۵۰)</p>	<p>حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے جو شخص مجھ پر قصداً انکار کرتا ہے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لیتا ہے۔</p>	
<p>۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَتْ عَنْ كُثَيْبٍ عَنْ كُثَيْبَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ كُثَيْبِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنَّا نَحْمِلُ خَطْبَتَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ كَذَبًا فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ</p> <p>ترمذی (۱۰۰۰) ترمذی (۱۱۵۰)</p>	<p>حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت ہے اس میں یہ مذکور نہیں ہے کہ مجھ پر جھوٹ یا عداوت کسی اور پر جھوٹ یا عداوت کی مثل نہیں ہے (سوجس نے مجھ پر مرا جھوٹ یا عداوت دیا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے گا)۔</p>	

ماہ (۵) -

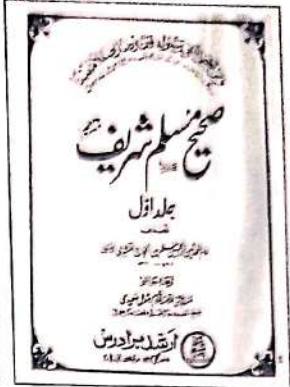


1. صحیح مسلم (اردو)، 1/33-35، رقم: 02، انٹرنیشنل نمبر: 02

2. صحیح مسلم (اردو)، 1/35، رقم: 03 سے 06، انٹرنیشنل نمبر: 03 سے 06

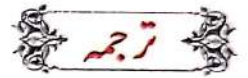


## بلا تحقیق حدیث بیان کرنے سے ممانعت



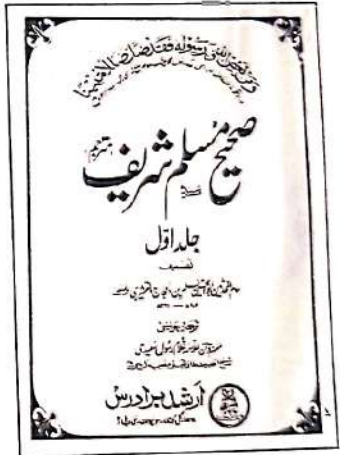
صفحہ	مصحح مسلم (اول)
۳۳	۳- بَابُ التَّهْمِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ ۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ تَابَ أَبِي حَزْزَنَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ تَابَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ قَالَ تَابَ شُعْبَةُ عَنْ جُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. (ابوداؤد (۴۹۹۲) ترمذی الاشراف (۱۲۶۸))

بلا تحقیق حدیث بیان کرنے سے ممانعت  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی شخص کے جھوٹے ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات کو بیان کر دے۔“ (۱)



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی شخص کے جھوٹے ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات کو بیان کر دے۔“ (۱)

ایسی ہی احادیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے دیگر سندوں سے بھی روایت کیا ہے۔ (۲)



صفحہ	مصحح مسلم (اول)
۳۵	۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ تَابَ عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ تَابَ شُعْبَةُ عَنْ جُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكِ. سابقہ (۷)
۳۵	۹- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَحْسِبُ الْمَرْءُ مِنَ الْكُذِّبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. (ترمذی الاشراف (۱۰۵۹۸))
۳۵	۱۰- أَحْبَبْنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ' قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ' قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ' عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ' عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ ' عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ' قَالَ يَحْسِبُ الْمَرْءُ مِنَ الْكُذِّبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. (ترمذی الاشراف (۱۹۲۴۷))

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ سے اسی روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب بیان فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے جھوٹے ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کر دے۔

حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ کسی شخص کے جھوٹے ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کر دے۔

۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ تَابَ عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ  
قَالَ تَابَ شُعْبَةُ عَنْ جُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ  
عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكِ.

۹- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ  
التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ يَحْسِبُ الْمَرْءُ مِنَ الْكُذِّبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا  
سَمِعَ. (ترمذی الاشراف (۱۰۵۹۸))

۱۰- أَحْبَبْنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ' قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ ' قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ' عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ' عَنْ أَبِي  
الْأَخْوَصِ ' عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ' قَالَ يَحْسِبُ الْمَرْءُ مِنَ الْكُذِّبِ  
أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. (ترمذی الاشراف (۱۹۲۴۷))

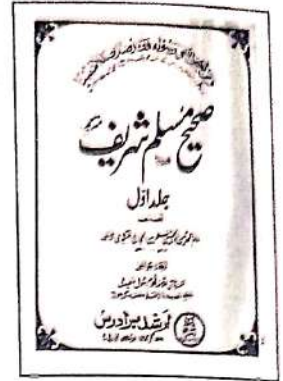
1. صحیح مسلم (اردو)، 1/34، رقم: 07، انٹرنیشنل نمبر: 07

2. صحیح مسلم (اردو)، 1/35، رقم: 08, 09, 10، انٹرنیشنل نمبر: 08, 09, 10



## امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول

مقدمہ	۳۵	صحیح مسلم (اول)
۱۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنُ سُرُوحٍ قَالَ قَالَ ابْنُ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي مَالِكٌ رَأَيْتُ أَنَّهُ لَيْسَ يَسْلِمُ رَجُلٌ حَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَلَا يَكُونُ إِمَامًا أَبَدًا وَهُوَ يَحْدِثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.	حضرت امام مالک نے فرمایا: ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دینے والا غلطی سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور نہ ہی ایسا شخص کبھی فن حدیث میں امام ہو سکتا ہے۔	مسلم، تحفۃ الاشراف (۹۵۰۸)

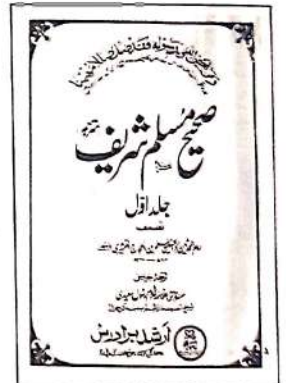


## ترجمہ

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دینے والا غلطی سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور نہ ہی ایسا شخص کبھی فن حدیث میں امام ہو سکتا ہے۔“ (۱)

## ایک اور قول

مقدمہ	۳۵	صحیح مسلم (اول)
۱۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ يَقُولُ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ إِمَامًا يُقْتَدَى بِهِ حَتَّى يُنْزِكَ عَنْ بَعْضِ مَا سَمِعَ.	حضرت عبدالرحمن بن مہدی نے بیان فرمایا کہ جب تک انسان سنی سنائی باتوں سے اپنی زبان کو نہیں روکے گا وہ لائق اقتداء امام نہیں ہوگا۔	مسلم، تحفۃ الاشراف (۱۸۹۷۶)



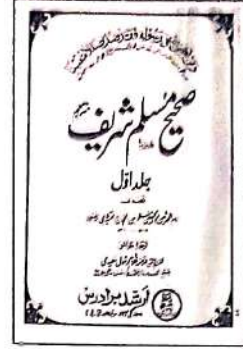
## ترجمہ

حضرت عبدالرحمن بن مہدی نے بیان فرمایا کہ ”جب تک انسان سنی سنائی باتوں سے اپنی زبان کو نہیں روکے گا وہ لائق اقتداء امام نہیں ہو سکتا۔“ (۲)

1. صحیح مسلم (اردو)، 1/35، رقم: 11، انٹرنیشنل نمبر: 11
2. صحیح مسلم (اردو)، 1/35، رقم: 11، انٹرنیشنل نمبر: 12

## ضعیف راویوں سے روایت کرنے کی ممانعت

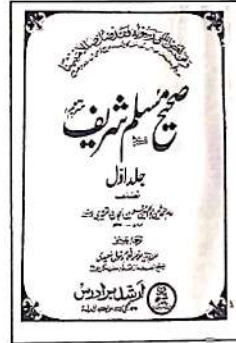
مقدمہ	۳۶	صحیح مسلم (اول)
ضعیف راویوں سے روایت کرنے کی ممانعت	۴- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الرَّوَايَةِ عَنِ الضَّعِيفَاءِ وَالْإِخْتِطَاطِ فِي تَحْقِيقِهَا	وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُثَيْمٍ رُوِيَ عَنْ حَرْبٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي بَسِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ سَبَكُونِ فِي أَيْمِرِ أُمِّي أَنَا سَبَكُونِ بَنِي سَعْدٍ وَمَا كُنْتُمْ تَسْمَعُونَ أَنْتُمْ وَلَا أَبَاؤُكُمْ قَالُوا كَيْفَ وَآلِهَامُ: سلم تہذہ الاشرف (۱۴۶۱۲)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے اخیر زمانہ میں لوگ ایسی احادیث بیان کریں گے جن کو پہلے نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا نے لہذا ان سے جس قدر ممکن ہو دور رہنا۔		



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں آخر زمانے میں لوگ ایسی احادیث بیان کریں گے جس کو پہلے نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا نے، لہذا ان سے جس قدر ممکن ہو دور رہنا۔“ (۱)

## حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

مقدمہ	۳۶	صحیح مسلم (اول)
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ شیطان انسانی شکل میں آکر لوگوں کے سامنے کوئی جھوٹی بات کہہ دیتا ہے پھر لوگ منتشر ہو جاتے ہیں اور کوئی شخص کہتا ہے میں ایک شخص کی شکل پہچانتا ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا وہ یہ بات بیان کر رہا تھا۔	۱۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَدَسِيُّ قَالَ تَأْوِيلُ مَا قَالَ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الشَّيْطَانِ قِيَمْتُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ قِيَمِي الْقَوْمَ فَيَحْدِثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكُذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ كَيَقُولُ الرَّجُلُ يَسْمَعُ رَجُلًا غَيْرِي وَجِهَهُ وَلَا أَذْرِي مَا اسْمُهُ يَحْدِثُ: سلم تہذہ الاشرف (۹۳۲۶)	



حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ”شیطان انسانی شکل میں آکر لوگوں کے سامنے کوئی جھوٹی بات کہہ دیتا ہے پھر لوگ منتشر ہو جاتے ہیں اور کوئی شخص کہتا ہے میں ایک شخص کی شکل پہچانتا ہوں لیکن اُس کا نام نہیں جانتا وہ یہ بات بیان کر رہا تھا۔“ (۲)

۱. صحیح مسلم (اردو)، 1/36، رقم: 15، انٹرنیشنل نمبر: 15
۲. صحیح مسلم (اردو)، 1/36، رقم: 17، انٹرنیشنل نمبر: 17



## امام جوینی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

شرح نوادر

وضع کے طریقے و اسباب

۱۔ ہر موضوع کو کسی ذریعہ ذرا سے

۲۔ اور کسی ۱۰ سالہ صالح یا طاعے حتمی کے کام یا بی امثال کے حصے سے

ماخوذ ہوتی ہے۔

۳۔ کسی ایسا ہی ۲۰ ہے کہ ایک ضیف ۲۰ یٹ کو بھی اٹار کے ساتھ ذکر کر دیتی ہے

۴۔ یا ۲۰ ہے۔

۵۔ یا ۲۰ ہے۔

۶۔ یا ۲۰ ہے۔

۷۔ یا ۲۰ ہے۔

۸۔ یا ۲۰ ہے۔

۹۔ یا ۲۰ ہے۔

۱۰۔ یا ۲۰ ہے۔

و کل ذلك حرام ما حرم من بعد به ، الا ان بعض الکرامۃ  
و بعض المنصرفة نقل عنهم اباحة الوضع فی الترتیب و الترتیب  
و هو حرام من فاعله ، نشأ عن جهل ؛ لان الترتیب و الترتیب من  
حمله لا حکام الشرعۃ .

و اتفقوا علی ان تعمد الکذب علی لسان النبی من الکتاب  
و نالغ ابو محمد الحوینی فکفر من تعمد الکذب علی لسان  
و اتفقوا علی تحریم رواية الموضوع الا مقروءا سابقا له  
النقل . من حدث عنی محدث بوی انه کذب ؛ فهو احد الکاذبین  
احرجه مسلم .

وضع کا حکم

یہ سب کے سب باجماع طائفتے معتزین حرام ہے ، کو بہن کرامیہ اور مشوف سے  
بعض ترتیب و ترتیب استماع سے مگر یہ ان کی غلطی ہے جو بہات کا نتیجہ ہے اس

شرح اردو

شرح نخبہ الفکر

تالیف

عالم ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ

جمع و ترتیب

محمد عمر النور

زمزم پبلشرز

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس پر اتفاق ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمداً (جان بوجھ کر) جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے اور ابو محمد جوینی رحمہ اللہ نے کہا:

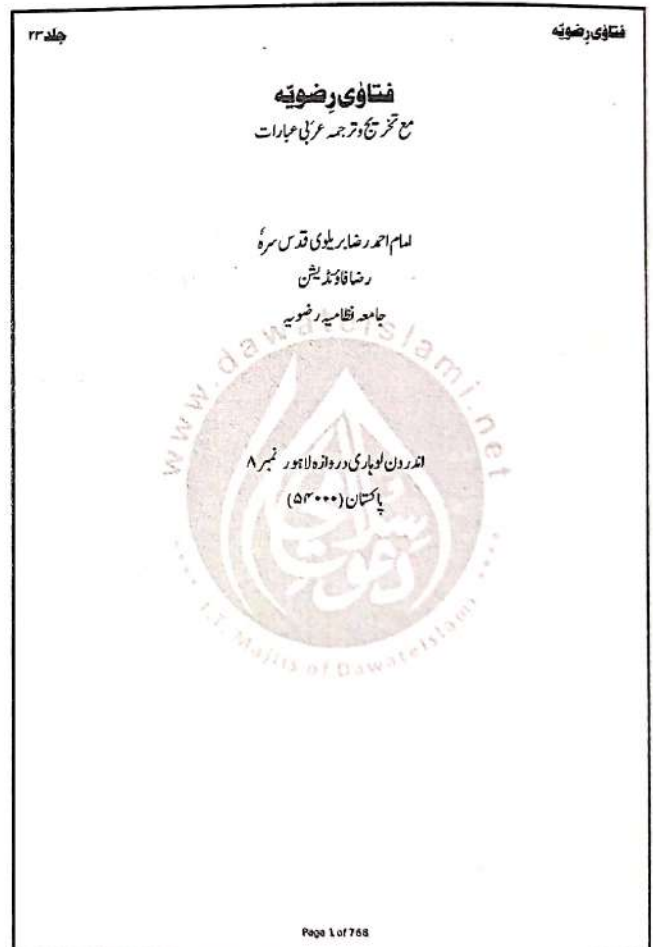
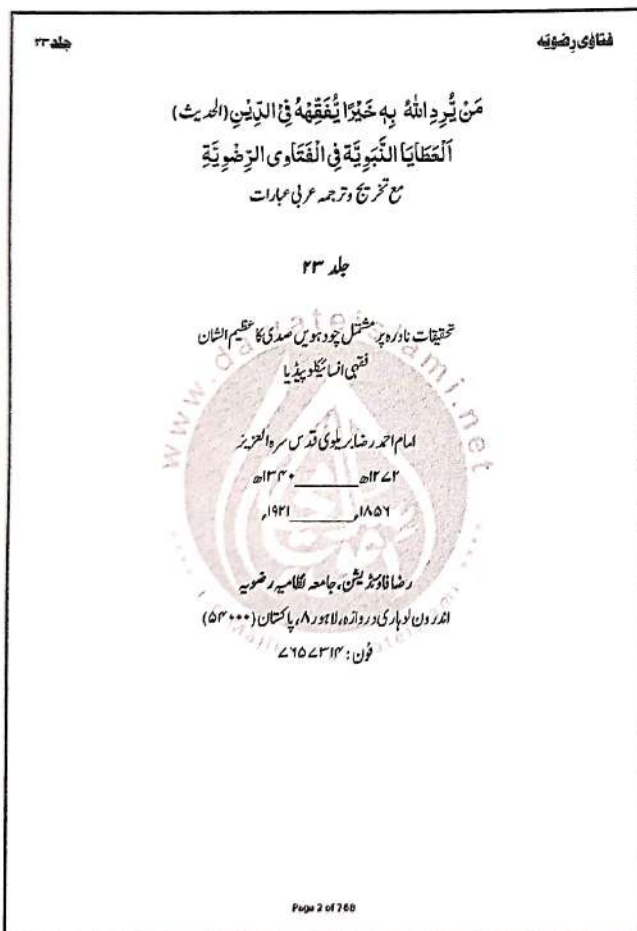
”وہ شخص کافر ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمداً جھوٹ باندھے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ موضوع روایت کو بیان کرنا حرام ہے۔ ہاں یہ کہہ کر بیان کر سکتا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے کیوں کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے میری طرف ایسی بات کی نسبت کی جو میں نے نہیں کہی ہے تو وہ بھی جھوٹ بولنے والوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔“ (۱)





اسی طرح حضرت علامہ احمد رضا خان خٹفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

”رسول اللہ ﷺ کی متواترہ حدیث میں ہے، ”جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے، اہل سنت کسی کبیرہ کا ارتکاب کو کفر نہیں کہتے جب تک استحلال وغیرہ مکفرات کے ساتھ نہ ہو، مگر رسول اللہ ﷺ پر افتراء کو امام ابو محمد جوینی والدِ امام الحرمین نے کفر بتایا۔“<sup>(۱)</sup>









## عبدالحق محدث دہلوی کا قول

جامع المناقب - فصل ۲

۵۷۷

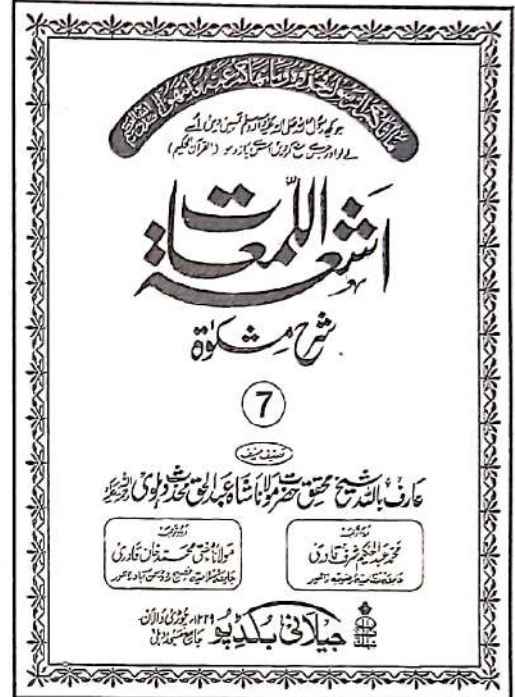
اشعۃ اللمعات اردو جلد ۷

علامہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہما مشہور صحابی ہیں۔ ان کے مناقب اور واقعات مشہور و معروف ہیں۔ روایت کے بہرہ ماہرین کے ان پیدا ہونے والے پہلے فرد ہیں۔

علامہ نجفی کجور یا کسی اور چیز کو چاکر تو مولود بننے کے تالوں میں لگا ہوا اور یہ منبت ہے۔

۵۹۸۲ وعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَبِّهِ قَاتِلَ الْمُعَاوِيَةَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَدًى  
مُجْتَبًى وَهُدًى  
(روایۃ الترمذی)

علامہ عبد الرحمن بن ابی عمیر بن پرزہ، عیسیٰ کے چچے زبیر اور یاسر کن، مضطرب الحدیث صحابہ میں سے ہونا ثابت نہیں ہے۔ بعض نے کہا کہ صحابی ہیں۔ امام ترمذی نے ان سے یہی ایک حدیث روایت کی ہے۔  
علامہ یاد رہے کہ امام سیوطی اور صاحب سفر السیاحۃ فرماتے ہیں کہ محدثین کہتے ہیں کہ امیر معاویہ کے فضل میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔ جامع الاموال میں ہے کہ جو چیز ثابت ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کچھ لکھا ہے۔ وحی کی کتابت ثابت نہیں ہے۔ البتہ ان کی شان میں ایک حدیث وارد ہے جسے امام احمد نے سند میں روایت کیا ہے۔ حضرت عباس بن ساریہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! معاویہ کو کھٹا اور حساب کھاوے اور ان کو عذاب سے محفوظ فرما۔ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ مَعَاوِيَةَ اَكْتَسَابَ دَقِيقِ الْعَذَابِ اِسْ حَدِیْثِ كَے متعدد طرق ہیں۔ بعض روایات میں ان کلمات کا اضافہ ہے وَتَمَكَّنَ لَعْنَتِي الْبَلَاءُ اور انہیں شہروں میں قیام اور قدرت عطا فرما۔ تَمَكَّنَ اس کا معنی ہے کسی جگہ پاؤں رکھنا۔ اسی کے علاوہ یہ حدیث ہے یا معاویہ! اِذَا مَلَكَتْ فَاسِیْجَتُ اے معاویہ جب تمہارا اور بادشاہ بن جائے تو لوگوں سے نرمی برتنا، ان پر سختی نہ کرنا اور ایک روایت میں ہے فَاسِیْجَتُ تو لوگوں پر احسان کرنا اور ان سب سے اوپر یہ حدیث ہے جسے امام ترمذی نے امام عبد الرحمن بن ابی عمیر سے روایت کیا ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ ان احادیث میں سے کوئی بھی درجہ صحت کو نہیں پہنچتی۔ دانش فانی اعلم۔



حضرت علامہ مولانا شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنی کتاب ”اشعۃ اللمعات“ میں اسی حدیث کی شرح

میں لکھتے ہیں: ”عبد الرحمن بن عمیرہ، ”ع“ پر زبر، ”م“ کے نیچے زیر، اور ”ی“ ساکن۔ مضطرب الحدیث صحابہ میں سے

ہونا ثابت نہیں ہے۔ بعض نے کہا کہ صحابی ہے۔ امام ترمذی نے اُن سے یہی ایک حدیث روایت کی ہے۔“ (۱)



یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنی اسی مشہور کتاب ”أَشْعَةُ الْمَعَاتِ شَرْحُ مَشْكُوتِ“ میں لکھتے ہیں: ”یادر ہے کہ امام سیوطی رحمہ اللہ اور صاحب سفر السعادة فرماتے ہیں کہ محدثین کہتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔ جامع الاصول میں ہے کہ جو چیز ثابت ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کچھ لکھا ہے۔ وحی کی کتابت ثابت نہیں ہے۔ البتہ اُن کی شان میں ایک حدیث وارد ہے جسے امام احمد رحمہ اللہ نے ’مسند‘ میں روایت کیا ہے۔ حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں: ”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھنا اور حساب سکھا دے اور اُن کو عذاب سے محفوظ فرما (اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ مَعَاوِيَةَ اَمْكِنَتْ وَانْتَابَ وَفِيهِ الْعَذَابُ) اس حدیث کے متعدد طرق ہیں۔ بعض روایت میں ان کلمات کا اضافہ ہے وَمَكَّنْ كُرْسِي اِبْلَاجٍ اور انہیں شہروں میں قیام اور قدرت عطا فرما۔ ”تَمْكِينُ“ کا معنی ہے کسی جگہ پاؤں رکھنا۔ اس کے علاوہ یہ حدیث ہے يَا مَعْزُوتِيَّةُ اِذَا مَلَكَتْ فَاسْجِرْ اے معاویہ رضی اللہ عنہ جب تم مالک اور بادشاہ بن جاؤ تو لوگوں سے نرمی برتنا۔ اُن پر سختی نہ کرنا اور ایک روایت میں ہے فَاحْسِنِ تَوَلُّوْغُوں پر احسان کرنا اور اُن سب سے اوپر یہ حدیث ہے جسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے امام عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے روایت کیا ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ ان احادیث میں سے کوئی بھی درجہ صحت کو نہیں پہنچی۔

واللہ تعالیٰ اعلم! (1)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ”یہ حدیث حسن غریب ہے۔“

مبارک پوری ”تحفۃ الخواری“ میں لکھتے ہیں: عبد الرحمن بن ابی عمیرہ (ع کے فتح اور ’م‘ کے کثرہ کے ساتھ) مُرْتَبِی، اُن کو اُزدی بھی کہا جاتا ہے، اُن کی صحابیت مختلف فیہ ہے، ہمیں میں سکونت پزیر تھے جیسا کہ تقریب میں ہے۔ تہذیب التہذیب میں کہا گیا ہے: اُن کی روایت کردہ صرف ایک روایت ترمذی میں ہے جس کا تعلق معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اُن کی طرف صحابیت کی نسبت درست نہیں ہے اور نہ اُن کی روایت کردہ حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ترمذی کا یہ کہنا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے، اس تعلق سے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی سند صحیح نہیں ہے جیسا کہ ابھی ابھی آپ نے عبد الرحمن بن ابی عمیرہ کے ترجمے میں ملاحظہ کیا۔

ابو حاتم کہتے ہیں: عبد الرحمن نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی۔ (العلل: 2601) ابن عبد البر ”الاستیعاب“ (6/67) میں لکھتے ہیں: بعض لوگ اس کی حدیث کو موقوف بیان کرتے ہیں مرفوع نہیں بیان کرتے، اُن کے نزدیک اُن کی حدیث کا مرفوع ہونا صحیح نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کی صحبت ثابت نہیں ہے۔ اُن کی عبارت نقل کر کے ابن اثیر نے بھی ”اسد الغابۃ“ (3/313) میں اُن کی پیروی کی ہے۔ ابن جوزی نے ”العلل المتناہیۃ“ (1/275) میں ولید بن سلیمان اور ابو مسہر کی سند سے حدیث نقل کر کے لکھا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔ دونوں کا دارودار محمد بن اسحاق بن حرب لؤلؤی بلخی پر ہے اور وہ ثقہ نہیں تھا۔ اُس کے بعد انہوں نے بلخی کے ضعف پر طویل گفتگو کی ہے۔ اُس کے بعد ابو مسہر کی سند ذکر کی ہے اور اُس کی سند علت اسماعیل بن محمد کو بتایا ہے اور کہا ہے کہ دارقطنی نے اس کو کذاب کہا ہے۔ حافظ ابن حجر ”الاسابہ“ (6/309) میں لکھتے ہیں کہ اضطراب کے علاوہ اس حدیث میں دوسری کوئی علت نہیں ہے کیوں کہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ اس تفصیل سے واضح ہوا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں یہ حدیث (اللہم اجعلہ ہادیا مہدیا واہد بہ) صحیح نہیں۔ (1)

1. امیر معاویہ سے متعلق ایک حدیث ”لا أشبع الله بطنه“ کی صحیح شرح (اردو)، صفحہ: 15-16



## کیا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تب وحی تھے؟

### صحیح مسلم کی ایک حدیث

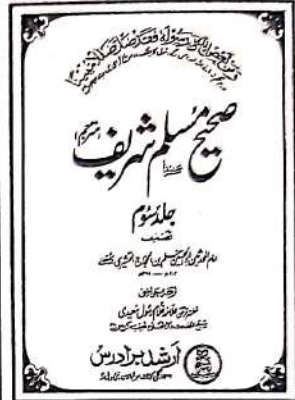
سب سے پہلے ہم آپ کے حضور اُن دو احادیث کو پیش کرتے ہیں جس سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا کا تب وحی ہونا ذکر کیا گیا ہے۔

صحیح مسلم (سوم) ۴۴۰ - ۴۴۱ کتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنہ

۶۳۵۹ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغَنَرِيُّ وَأَجْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَقْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ (وَهُوَ ابْنُ مُسْعِدٍ الْيَمَامِيُّ) حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى ابْنِ سَفْيَانَ وَلَا يَقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْلَا أَنْظَرْتَنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سَفْيَانَ أَرَوُّ جَعَلَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَتَبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَوْزَنِي حَتَّى أَقْرَأَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أَقْرَأُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو زَيْدٍ وَكُنْتُ لَا أَتُهُ فَلَبَّ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَا أَغْطَاهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْئَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ نَعَمْ

مسلم ترمذی الاشراف (۵۶۷۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے نہ بات کرتے تھے نہ اُن کے ساتھ نشست برخواست کرتے تھے ان کے ساتھ نشست برخواست کرتے تھے انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری تین باتیں قبول فرمائیے آپ نے فرمایا: ”اچھا“ انہوں نے کہا: ”حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ عرب کی سب سے حسین و جمیل لڑکی ہیں میں آپ کا اس سے نکاح کرتا ہوں“ آپ نے فرمایا: ”اچھا“ پھر انہوں نے کہا: حضرت معاویہ کو آپ اپنا کا تب بنا لیجئے“ آپ نے فرمایا: ”اچھا“ پھر کہا: آپ مجھے لشکر کا امیر بنا دیجئے تاکہ میں کفار سے جگ کروں جس طرح میں مسلمانوں سے جگ کرتا تھا“ آپ نے فرمایا: ”اچھا! ابو زمیل نے کہا: اگر وہ خود (یعنی ابی سفیان رضی اللہ عنہ) سے درخواست نہ کرتے تو آپ ﷺ یہ کام نہ کرتے لیکن آپ کی عادت کریمہ تھی کہ آپ کسی سائل کا سوال رد نہیں کرتے تھے۔“ (۱)



حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمان، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے نہ بات کرتے تھے نہ اُن کے ساتھ نشست برخواست کرتے تھے، انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! میری تین باتیں قبول فرمائیے“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا“ انہوں نے کہا: ”حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ عرب کی سب سے حسین و جمیل لڑکی ہے، میں آپ ﷺ کا اُس سے نکاح کرتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا!“ پھر انہوں نے کہا: ”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو آپ اپنا کا تب بنا لیجئے“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا!“ پھر کہا: ”آپ ﷺ مجھے لشکر کا امیر بنا دیجئے تاکہ کفار سے جنگ کروں جس طرح میں مسلمانوں سے جنگ کرتا تھا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا!“ ابو زمیل نے کہا: ”اگر وہ خود (یعنی ابی سفیان رضی اللہ عنہ) سے درخواست نہ کرتے تو آپ ﷺ یہ کام نہ کرتے لیکن آپ ﷺ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کسی سائل کا سوال رد نہیں کرتے تھے۔“ (۱)



## صحیح مسلم کی حدیث موضوع؟؟

صحیح مسلم کی اس حدیث کے ضمن میں دورِ حاضر کے اہل سنت، بریلوی مسلک کے مشہور محدث علامہ مولانا قاری ظہور احمد فیضی صاحب اپنی مشہور کتاب ”الاحادیث الموضوعہ فی فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ“ جو ”دعوتِ اسلام“ کی کتاب ”فیضانِ معاویہ رضی اللہ عنہ“ کے رد میں لکھی گئی ہے، میں لکھتے ہیں:

امام ابن جریر ہی اپنی ایک درخشف میں لکھتے ہیں:

”اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ایسا یوں اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے کثرتِ احقر کی شہادت لائے، بلکہ میں یہ بھی معلوم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بھی ایسا یوں کا امیر مقرر کیا ہو۔ میں ابن ہشام سے ابو عبد اللہ حمید کی روایت کیا ہے کہ حافظ ابو یوسف بن احمد بن سعید نے فرمایا: اس حدیث کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں اور اس میں معاویہ رضی اللہ عنہ کی کثرتِ احقر میں ہمارے ہے۔“

(كشف المشكل من حديث الصحيحين ج 2 ص 17)

امام شافعی اپنی اور امام حنفی شافعی نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔

(اكمل اكمل لمعلم ج 8 ص 427، 428، اكمل اكمل ج 8 ص 427، 428)

خیال رہے کہ عمر بن خطابؓ پر کتب یا وضع کی نسبت میں ابن ہشام اور امام شافعی نے کہا ہے اور امام زہبی نے اس کی اس حدیث کو بھی مقرر فرمایا ہے۔ دیکھئے:

(سیر اعلام النبلاء ج 7 ص 137)

خاصی میں عرض فرمادے ہیں کہ حافظ ابن ہشام نے کہا ہے کہ وہ لکھتے ہیں:

واللهي والله في شيعه من هذا غريب جدا عند أهل الخبر.

”محدثین کے نزدیک مسلم شریف میں اس حدیث کے معلق، انجالی، بیس بات واقع ہوئی ہے۔“

(اكمل المعلم لمعلم ج 7 ص 16)

امام ابن جریر ہی اپنی ایک درخشف میں لکھتے ہیں:

”میں یہ بھی معلوم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بھی ایسا یوں کا امیر مقرر کیا ہو۔“

اس سے انہوں نے درج بالا حدیث کے تیسرے جملہ کی طرف اشارہ کیا ہے، جس سے وہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اگر یہ حدیث صحیح مسلم کی کہانے تو اس میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا یوں کا امیر مقرر کیا ہو؟

فرمایا: میں سولہ ص 16 پر حضور ﷺ نے یہ حدیث کہا ہمارا اور اس جنگ میں ایسا یوں کا امیر مقرر کیا؟

اس حدیث کا امام عبد بن حسن نے ان کوئی بھی اس روایت کو قبول نہیں کیا۔ وہ طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں:

لست زعمل حليم اخبنا لا نفعنا من غلبه ولا فخرنا من غلبه ولا فخرنا من غلبه ولا فخرنا من غلبه

الاحادیث الموضوعہ فی فضائل معاویہ

1۔ میرے پاس پہلے عرب سے حیز اور حیلہ گرت ام حبیبہ ہے، میں اُسے آپ کے نکاح میں دیتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: نعم، ہاں۔

2۔ معاویہ آپ کا بھائی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: نعم، ہاں۔

3۔ اور آپ مجھے امیر مقرر فرمائیں تاکہ میں ان کے خلاف اسی طرح جنگ کروں جس طرح مسلمانوں کے خلاف کرتا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: نعم، ہاں۔

روایت حدیث ابوزید کی ہے: ”اگر ایسا یوں نبی کریم ﷺ سے یہ سوال نہ کرتے تو حضور ﷺ از خود دعا فرماتے، اس لیے کہ آپ سے جو چیز بھی مانگی جاتی آپ قسم کے سوا کچھ نہیں فرماتے۔“

(صحیح مسلم ص 1168، 1169، حدیث 2501)

اگرچہ یہ روایت صحیح مسلم میں ہے لیکن بعض محدثین کے نزدیک اس میں بعض راویوں کو ہم ہوا ہے اور بعض کے نزدیک یہ موضوع ہے۔ چنانچہ امام محمد بن قاسم نے لکھتے ہیں:

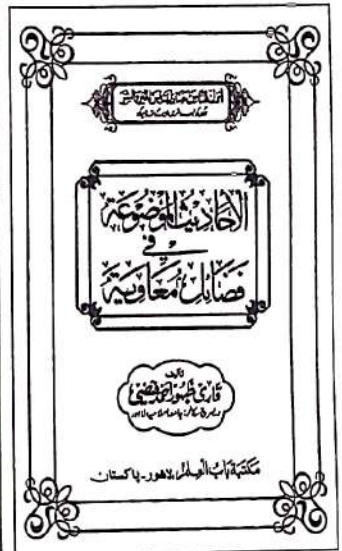
”ہمیں بعض حکماء نے بتایا ہے اس حدیث میں بعض راویوں کو ہم ہوا ہے، کیونکہ صرف حدیث رکھنے والے دونوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ام حبیبہ کے ساتھ نکاح فرمایا کہ سے قبل کیا تھا، اس وقت وہ حبشہ میں تھیں اور اس کی ان کا باپ کافر تھا۔“

(المعجم بن المعجم ج 2 ص 131)

یہ کہ راوی کا ہم ہو سکتا ہے اس کے حلقہ امین بن جریر لکھتے ہیں:

”محدثین نے اس حدیث کی نسبت عمر بن خطابؓ کی طرف کی ہے، لیکن سعید بن اسلم کی احادیث کو ضعیف کہا ہے، امام احمد بن حنبل نے بھی اس طرح کہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے اس سے روایت نہیں لی۔ امام مسلم نے اس سے فقہ اس لیے روایت کیا ہے کہ لیکن میں نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ ثقہ ہے۔ ہم کہتے ہیں اس حدیث میں علامہ ہم ہے، کیونکہ تمام راویوں کا اعتنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نباشی کے پاس بیت ام حبیبہ قہار کی نے تک جہش میں آپ کے ساتھ ام حبیبہ کا نکاح کیا تھا۔“

(حلیہ المسند لابن عسکری ص 110، حدیث 2501)



”اگرچہ یہ روایت صحیح مسلم میں ہے لیکن بعض محدثین کے نزدیک اس میں بعض راویوں کو وہم ہوا ہے اور بعض کے نزدیک یہ ”موضوع“ ہے۔ چنانچہ امام محمد بن قاسم نے فتوح حمیدی لکھتے ہیں: ”ہمیں بعض حافظ نے بتایا ہے، اس حدیث میں بعض راویوں کو وہم ہوا ہے، کیوں کہ معرفت حدیث رکھنے والے دو شخصوں میں بھی اختلاف نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح فتح مکہ سے قبل کیا تھا، اُس وقت وہ حبشہ میں تھیں اور ابھی اُن کا باپ کافر تھا۔“

(الجمع بین الصحیحین، 2/131)



یہ کس راوی کو وہم ہو سکتا ہے؟ اس کے متعلق امام ابن جوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”محدثین نے اس وہم کی نسبت عکرمہ بن عمار کی طرف کی ہے، یحییٰ بن سعید نے اس کی احادیث کو ضعیف کہا ہے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح کہا ہے، اسی وجہ سے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے روایت نہیں لی۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اُسے فقط اس لیے روایت کیا ہے کہ یحییٰ بن معین نے اُس کے بارے میں کہا: ”وہ ثقہ ہے۔“ ہم کہتے ہیں: اس حدیث میں کھلا وہم ہے، کیوں کہ تمام راویوں کا اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے پاس پیغام بھیجا تھا اور اُسی نے ملک حبشہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کیا تھا۔“

(جامع المسانید لابن الجوزی، 4/140، رقم: 2982)

امام ابن جوزی اپنی ایک اور تصنیف میں مزید لکھتے ہیں:

”اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ابوسفیان اور معاویہ رضی اللہ عنہ یہ فتح مکہ کے وقت 8 ہجری میں اسلام لائے اور ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ابوسفیان کو امیر مقرر کیا ہو۔ ہمیں ابن ناصر نے ابو عبد اللہ البہمدی سے روایت کیا کہ حافظ ابو محمد علی بن احمد بن سعید نے فرمایا: ”اس حدیث کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں اور اس میں ساری آفتِ اکرمہ بن عمار ہے۔“

(کشف المشکل من حدیث الصحیحین، 2/463)

امام وُشْتانی رحمہ اللہ اور امام سنُوسی حَسَنی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔

(مکمل اکمال الاکمال، 8/426-427)

خیال رہے کہ عکرمہ بن عمار پر کذب یا وضع کی تہمت نہیں لیکن انہیں کثیر الوہم اور مضطرب الحدیث کہا گیا ہے

اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے اُس کی اسی حدیث کو بھی منکر فرمایا ہے، دیکھیں۔

(سیر اعلام النبلاء، 7/137)

قاضی عیاض رحمہ اللہ بھی محتاط الفاظ میں سب کچھ کہہ گئے ہیں، وہ لکھتے ہیں:

”محدثین کے نزدیک مسلم شریف میں اس حدیث کے متعلق انتہائی عجیب بات واقع ہوئی ہے۔“<sup>(1)</sup>

(اکمال المعلم بفوائد مسلم، 7/546)

1. قاری ظہور احمد فیضی فی الاحادیث الموضوعہ فی فضائل معاویہ (اردو)، صفحہ: 29-30

قاری ظہور احمد فیضی آگے لکھتے ہیں :

باب الحیث الامم صحیح مسلم فی شرح صحيح مسلم

فَالْبُؤْرُ مِنَ الْغُلَاطِ أَوْ الْغُلَاطِ فِي سَبَابِهِ.

”میں کہتا ہوں: یہ تمام تاویلات تکلف سے خالی نہیں، اشکال پھر بھی باقی ہے اور روایت کا متن غلط یا غلط سے خالی نہیں ہے۔“

(السراج الوهاج من كشف مطالب صحيح مسلم بن الحجاج، ج ۹ ص ۶۲۰)

اس حدیث کے آخر میں جو ابو زمیل کا قول ہے، اُس کے بارے میں اس حدیث مصنف علامہ شفیع الرحمن مبارکپوری لکھتے ہیں:

قَوْلُ أَبِي زَمِيلٍ هَذَا وَتَقْلِيْلُهُ خَيْرٌ مَقْبُولٌ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَنْطَبِئُ الْإِنْفَارَةَ عَنْهُمْ لَعَنَ عَلَيْهِمُ اللَّهُ.

”ابو زمیل کا یہ قول اور اُس کی بیان کردہ علتوں غیر مقبول ہیں، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ عموماً اس شخص کو امارت نہیں دیتے تھے جو طلب کرتا تھا۔“

(منة المنعم فی شرح صحيح مسلم، ج ۱ ص ۱۴۵)

امام ابن الصلاح اور حافظ ابن کثیر نے مختلف تاویلات سے اس حدیث کو نقل کیا ہے، کی بہت کوشش کی ہے لیکن وہ کوئی ایسی شے بات لانے سے قاصر رہے ہیں جس پر عقل مطمئن ہو۔ چنانچہ علامہ محمد امین ہری شامی نے اپنی مسودہ ترین شرح میں اس حدیث پر سیر حاصل ٹھنڈی ہے۔ انہوں نے پہلے تاہدین پھر تہدین کے تمام اقوال نقل کیے ہیں اور آخر میں لکھا ہے:

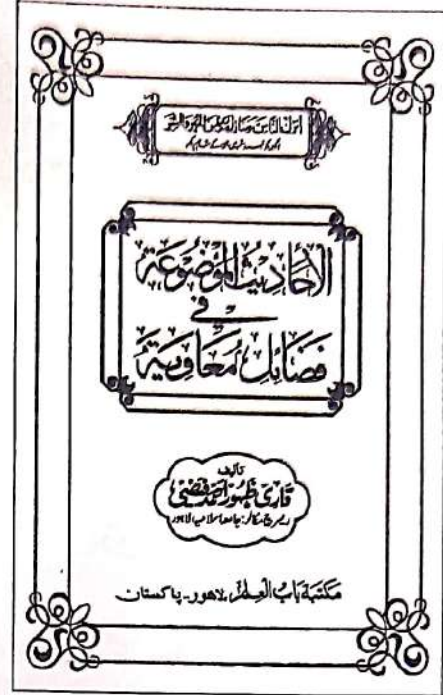
وَهَذَا الْحَدِيثُ وَمَا فِيهِ مِنَ الْفَرَفَةِ بِهِ الْإِنْفَارَ مُسْلِمٌ وَجَعَلَ اللَّهُ عَنْ أَصْحَابِ الْأَنْفَارِ، وَالْحَقُّ أَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ مُؤْضَعٌ لَا يَصِحُّ إِلَّا سَبْعًا لَا يَب.

”تمام مصادر حدیث کے مقابلہ میں اس حدیث کو روایت کرنے میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ تھما ہیں اور حق یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے، اس سے دلیل لینا صحیح نہیں۔“

(الکوکب الوهاج، ج ۲ ص ۱۳۴)

شیخ مولیٰ شامین لاشین نے بھی امام ابن صلاح اور دوسرے محدثین کرام کی تاویلات کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ایسی تاہدین تاویلات سے کسی راوی کی خطا کا قول کرنا آسان ہے۔

(فتح المنعم، ج ۹ ص ۵۳۱)



اہل حدیث عالم نواب صدیق حسن خان قنوجی نے بھی اس روایت کو قبول نہیں کیا۔ وہ طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں: ”میں کہتا ہوں، یہ تمام تاویلات تکلف سے خالی نہیں، اشکال پھر بھی باقی ہے اور روایت کا متن غلط یا غلط سے خالی نہیں ہے۔“

(السراج الوهاج من كشف مطالب صحيح مسلم بن حبان، 9/62)

اس حدیث کے آخر میں جو ابو زمیل کا قول ہے، اُس کے بارے میں اہل حدیث مصنف علامہ شفیع الرحمن مبارکپوری لکھتے ہیں :

”ابو زمیل کا یہ قول اور اُس کی بیان کردہ علت غیر مقبول ہے، اس لیے نبی کریم ﷺ عموماً اُس شخص کو امارت نہیں دیتے تھے جو طلب کرتا تھا۔“

(منة المنعم شرح صحيح مسلم، 4/145)



امام ابن صلاح اور حافظ ابن کثیر نے مختلف تاویلات سے اس حدیث کو قابل قبول بنانے کی بہت کوشش کی ہے لیکن وہ کوئی ایسی ٹھوس بات لانے سے قاصر ہے، جس پر عقل مطمئن ہو۔

چنانچہ علامہ محمد امین ہرری شافعی نے اپنی مبسوط ترین شرح میں اس حدیث پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ انہوں نے پہلے ناقدین پھر مؤیدین کے تمام اقوال نقل کیے ہیں اور آخر میں لکھا ہے: ”تمام مصادر حدیث کے مقابلے میں اس حدیث کو روایت کرنے میں امام مسلم رحمہ اللہ تنہا ہیں اور حق یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اس سے دلیل لینا صحیح نہیں۔“ (1)

(الکواکب الوہاج، 4/134)

قاری ظہور احمد فیضی آگے لکھتے ہیں:

علامہ ابن قیم لکھتے ہیں:

فہذا الحديث غلط لا يفتأ به، قال أبو خنيس بن عزم: ولفظ غلط  
بلا شك.

”میں اس حدیث کا غلط ہونا کوئی غلط نہیں، الامام ابن حزم نے کہا: اور یہ بغیر کسی شک کے موضوع ہے۔“

(زاد المعاد ج ۱ ص ۱۰۶)

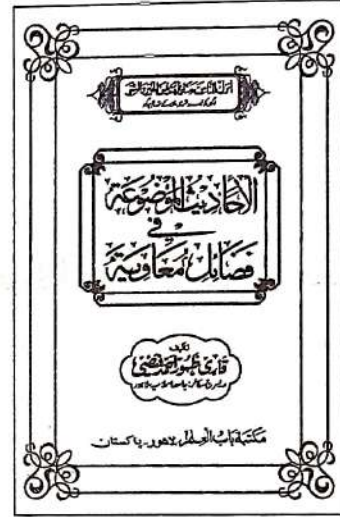
علامہ موصوف نے اس روایت کی شدید ترین تردید کی ہے اور اس کو قابل قبول بنانے میں جس قدر تاویلات کی جاتی ہیں ہر تاویل کو مسترد کیا ہے حتیٰ کہ بعض باطل تاویلات امام منذری اور امام منذری رحمہ اللہ سے ایسے محدثین سے بھی صادر ہو گئی ہیں کہ انہیں کسی مسترد کر دیا ہے تمام الحروف پہلے کہ چکا ہے کہ اس حدیث کے باطل متون پر ایسی مضبوط سند چڑھا دی گئی کہ بڑے بڑوں کے دماغ چکرا گئے۔

صحت حدیث کی ضد میں آقا کی گستاخی

اس طعنہ و فساد کے فضائل کے اثبات یا کج مسلم کی حدیث کی صحت پر اصرار کے باعث بعض لوگوں سے بارگاہ نبویؐ کی اہانت بھی ہو گئی اور انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ نبی کریم ﷺ نے تجھ پر لعن فرمایا ہوگا۔ ہر چند کہ یہ گستاخانہ بات ہمارے دور میں بھی لکھی اور کہی جا رہی ہے لیکن میں کسی محاصرہ کا نام لکھنا مناسب نہیں سمجھتا کہ لوگ ان کا مستند بنا کر باطل پروٹ جاتے ہیں اور اگر ایسی بات کسی تنہا سے شائع شدہ کتاب میں لکھی گئی ہو تو چرچہ و رجحان کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ تنہا لوگوں سے زیادہ تنہا محرم محبوب ہوتی ہے۔ اس لیے کسی شخص یا تنظیم کا نام لیے بغیر علامہ ابن قیم کے الفاظ کو کتاب مناسب سمجھتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں:

وَقَدْ كُنْتُ خَائِفًا: بَلَى سَأَلَهُ أَنْ يُجِيبَهُ لَعْنَةُ الْفَقْدِ نَفْسًا لِفَقْدِهِ، فَوَلَّاهُ كَانَ فَلَمْ تَزُوجْهَا بِغَيْرِ إِخْتِيَارِهِ، وَهَذَا بَاطِلٌ، لَا يُكْفَى بِالنَّبِيِّ ﷺ، وَلَا يُكْفَى بِغَيْرِهِ مُشْفِقَانِ، وَأَمَّا بَعْضُ مِنْ ذَلِكَ فَخِيءٌ.

”ایک گروہ نے کہا: بلکہ ایمان نے آپ ﷺ سے اپنے دل کی قلی کے لیے تجزیہ نکاح کی درخواست کی تھی، کیونکہ آپ نے تم جیسے کے ساتھ ان کی مرضی کے بغیر شادی کی تھی۔“



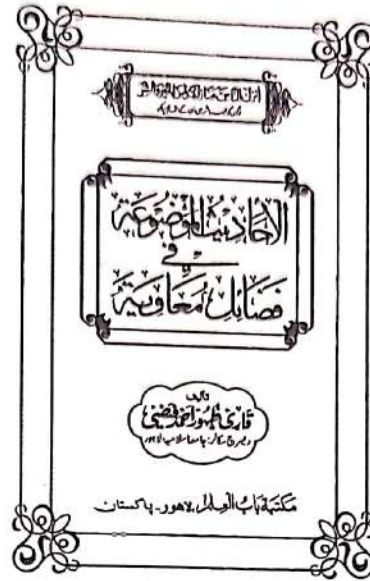
علامہ ابن قیم لکھتے ہیں: ”پس! اس حدیث کا غلط ہونا کوئی غشی نہیں، ابو محمد بن حزم نے کہا: یہ بغیر کسی شک کے موضوع ہے۔“

علامہ موصوف نے اس روایت کی شدید ترین تردید کی ہے اور اس کو قابل قبول بنانے میں جس قدر تاویلات کی جاتی ہیں، ہر تاویل کو مسترد کیا ہے حتیٰ کہ بعض باطل تاویلات امام بیہقی رحمہ اللہ اور امام منذری رحمہ اللہ سے بھی صادر ہو گئی تو انہیں بھی مسترد کر دیا۔ راقم الحروف پہلے کہہ چکا ہے کہ اس قسم کی احادیث کے باطل متون پر ایسی مضبوط سند چڑھا دی گئی کہ بڑے بڑوں کے دماغ چکرا گئے۔ (2)

1. قاری ظہور احمد فیضی فی الاحادیث الموضوع فی فضائل معاویہ (اردو)، صفحہ: 31-30

2. قاری ظہور احمد فیضی فی الاحادیث الموضوع فی فضائل معاویہ (اردو)، صفحہ: 32

## قاری ظہور احمد فیضی اپنی کتاب الاحادیث الموضوعة فی فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ میں لکھتے ہیں :



### الاحادیث الموضوعة فی فضائل معاویہ

یہ باطل ہے، نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ تصور کیا جاسکتا ہے، نہ یہ ایمان کی عقل کے لائق ہے اور نہ ہی ان باتوں میں سے کچھ ہوا۔

(زاد المعاد ج ۱ ص ۱۰۷، ۱۰۸)

یاد رہے کہ اس حدیث کو موضوع قرار دینے والے یہ بارہ علماء اسلام ہیں:

- ۱۔ محدث محمد بن قنوع الحمیری
- ۲۔ علامہ ابن حزم ظاہری
- ۳۔ امام ابن الجوزی
- ۴۔ قاضی عیاض اندلسی
- ۵۔ امام شمس الدین ذہبی
- ۶۔ امام شحاتی انبی مالکی
- ۷۔ امام سنونی حنفی مالکی
- ۸۔ علامہ ابن قیم الجوزی حنبلی
- ۹۔ نواب صدیق حسن قنوجی
- ۱۰۔ صفی الرحمن مبارکپوری
- ۱۱۔ شیخ موئی شاہین لاشینی
- ۱۲۔ شیخ محمد امین حرری شافعی

لہذا اگر ہم ان حضرات سے گزارش ہے کہ میرے خلاف اُحد دراپنے یا مجھ پر فحاشی کرنے سے قبل اپنے ضمیر کا کچھ حصہ ان حضرات پر نکال لیجئے گا۔

علم و تحقیق کا میدان وسیع ہے، لہذا ہر ایک کو حق ہے کہ وہ اس میدان میں اپنی اپنی تحقیق کے گھوڑے دوڑائے، لیکن راقم الحروف مذکورہ بالا محدثین کی تحقیق کی روشنی میں صحیح مسلم کی اس روایت کو وضعی، جعلی اور باطل سمجھتا ہے، کیونکہ میرا ایمان ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ کوئی کتاب یہ شان نہیں رکھتی کہ وہ کھیت باطل کی آمیزش سے پاک ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَنزَلْنَا لِكُلِّ جَنَاحٍ مِّنْهُنَّ لَآئِلَیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا يُلْهِیْهُ غَبَرٌ ثَمَرٍ وَلَا نَازِلٌ مِّنْ سَمَوَاتٍ مِّمَّنْ عَنَّا

### الاحادیث الموضوعة فی فضائل معاویہ

علامہ ابن قیم لکھتے ہیں:

فَهَذَا الْحَدِيثُ غُلَطٌ لَا خِيفَةَ بِهِ ، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ حَزْمٍ : وَهُوَ مَوْضُوعٌ بِلَا شَكِّ .

”یہ اس حدیث کا غلط ہونا کوئی شک نہیں، ابو محمد ابن حزم نے کہا: اور یہ بغیر کسی شک کے موضوع ہے۔“

(زاد المعاد ج ۱ ص ۱۰۶)

علامہ مصوف نے اس روایت کی شدید ترین تردید کی ہے اور اس کو قائل قبول بنانے میں جس قدر تاویلات کی جاتی ہیں ہر تاویل کو مسترد کیا ہے، حتیٰ کہ بعض باطل تاویلات امام بیہقی اور امام منذری رحمۃ اللہ علیہما ایسے محدثین سے بھی صادر ہو گئیں تو انہیں بھی مسترد کر دیا ہے۔ راقم الحروف پہلے کہہ چکا ہے کہ اس قسم کی احادیث کے باطل ہونے پر ایسی مضبوط سندیں پڑ جاتی ہیں کہ بڑے بڑے یزیدوں کے دماغ چکر اگئے۔

### صحیح حدیث کی ضد میں آقا کی گستاخی

اس ظلتا، خاندان کے فضائل کے اثبات یا صحیح مسلم کی حدیث کی صحت پر اصرار کے باعث بعض لوگوں سے بارگاہ نبوی ﷺ کی اہانت بھی ہو گئی، اور انہوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ نبی کریم ﷺ نے تجزیہ نکال فرمایا ہوگا۔ ہر چند کہ یہ گستاخانہ بات ہمارے دور میں بھی لکھی اور کہی جا رہی ہے لیکن کسی معاصر کا نام لکھنا مناسب نہیں سمجھتا کہ لوگ اس کا مسئلہ نہ باطل پر ڈٹ جاتے ہیں اور اگر ایسی بات کسی عقلمند سے شائع شدہ کتاب میں لکھی گئی ہو تو چرچہ و رجحان کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ عقلمند والوں کو دین سے زیادہ عقلمند محبوب ہوتی ہے۔ اس لیے کسی شخص یا عقلمند کا نام لیے بغیر علامہ ابن قیم کے الفاظ نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں:

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ : بَلْ سَأَلْنَا أَنَّى يُجَدِّدُ لَهُ الْغَفْلَةَ نَغْيَةً لِّغَلْبِهِ ، لَهَا أَنَّهُ كَانَ قَدْ تَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ إِخْتِيَارِهِ ، وَهَلَّا بَاطِلٌ ، لَا يَنْكُحُ بِالنِّسْبِ ، وَلَا يَلْبِسُ بِغَفْلَةِ أَبِي سَلَمَةَ ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ ذَلِكَ خَيْرًا .

”ایک گروہ نے کہا: بلکہ ابو سفیان نے آپ ﷺ سے اپنے دل کی قتل کے لیے تجویز نکال کر درخواست کی تھی، کیونکہ آپ نے ام حبیبہ کے ساتھ ان کی مرضی کے بغیر شادی کی تھی۔“



## صحیح حدیث کی زد میں آقا ﷺ کی گستاخی

اس طلقاء خاندان کے فضائل کے اثبات یا صحیح مسلم کی حدیث کی صحت پر اصرار کے باعث بعض لوگوں سے بارگاہ نبوی ﷺ کی اہانت بھی ہو گئی اور انہوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ نبی کریم ﷺ نے تجدید نکاح فرمایا ہوگا۔ ہر چند کہ یہ گستاخانہ بات ہمارے دور میں بھی لکھی اور کہی جا رہی ہے لیکن میں کسی معاشرے کا نام لکھنا مناسب نہیں سمجھتا کہ لوگ 'اَنَا' کا مسئلہ بنا کر باطل پر ڈٹ جاتے ہیں اور اگر ایسی بات کسی تنظیم سے شائع شدہ کتاب میں لکھی گئی ہو تو پھر تو رجوع کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ تنظیم والوں کو دین سے زیادہ تنظیم محبوب ہوتی ہے۔ اس لیے کسی شخص یا تنظیم کا نام لیے بغیر علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کے الفاظ نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں، وہ لکھتے ہیں :

”ایک گروہ نے کہا: بلکہ ابوسفیان نے آپ ﷺ سے اپنے دل کی تسلی کے لیے تجدید نکاح کی درخواست کی تھی، کیوں کہ آپ ﷺ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کی مرضی کے بغیر شادی کی تھی۔ یہ باطل ہے، نبی کریم ﷺ کے بارے میں نہ یہ تصور کیا جاسکتا ہے، نہ یہ ابوسفیان کی عقل کے لائق ہے اور نہ ہی ان باتوں میں سے کچھ ہوا۔“ (زاد المعاد، 108-107/1)

یاد رہے کہ اس حدیث کو موضوع قرار دینے والے یہ بارہ علمائے اسلام ہیں :

- |                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| 1. محدث محمد بن فتوح الحمیدی | 2. علامہ ابن حزم ظاہری         |
| 3. امام ابن الجوزی           | 4. قاضی عیاض اندلسی            |
| 5. امام شمس الدین ذہبی       | 6. امام وشتانی ابی مالکی       |
| 7. امام سنوسی حسنی مالکی     | 8. علامہ ابن قیم الجوزیہ حنبلی |
| 9. نواب صدیقی حسن قنوجی      | 10. صفی الرحمن مبارکپوری       |
| 11. شیخ موسیٰ شاہین لاشین    | 12. شیخ محمد امین ہرری شافعی   |

”لہذا کرم فرما حضرات سے گزارش ہے کہ میرے خلاف ڈھنڈورا پیٹنے یا مجھ پر خفا ہونے سے قبل اپنے غصے کا کچھ حصہ ان حضرات پر نکال لیجیے گا۔

علم و تحقیق کا میدان وسیع ہے، لہذا ہر ایک کو حق ہے کہ وہ اس میدان میں اپنی اپنی تحقیق کے گھوڑے دوڑائیں، لیکن راقم الحروف مذکورہ بالا محدثین کی تحقیق کی روشنی میں صحیح مسلم کی اس روایت کو وضعی، جعلی اور باطل سمجھتا ہے۔“ کیوں کہ میرا ایمان ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ کوئی کتاب یہ شان نہیں رکھتی کہ یہ کَلْبَتاً باطل کی آمیزش سے پاک ہو۔<sup>(1)</sup>

1. قاری ظہور احمد فیضی فی الاحادیث الموضوعہ فی فضائل معاویہ (اردو)، صفحہ: 29-30

## اللہ جل جلالہ اُس کا پیٹ نہ بھرے

### صحیح مسلم کی ایک حدیث

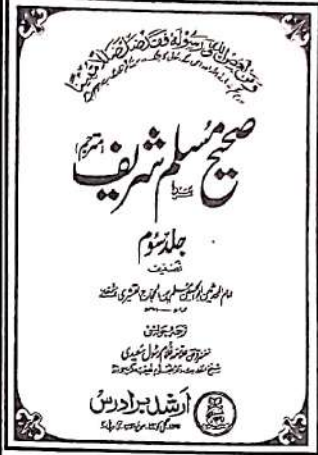
۴۵- کتاب البر والصلة والادب

۴۳۱

صحیح مسلم (سوم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اچانک رسول اللہ ﷺ آگئے میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا آپ نے آکر میرے شانوں کے درمیان تھکی دی اور فرمایا: جاؤ میرے لیے معاویہ کو بلا کر لاؤ میں نے آپ سے آکر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں؟ آپ نے پھر مجھ سے فرمایا: جاؤ معاویہ کو بلاؤ میں نے پھر آکر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں آپ نے فرمایا: ”اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔“ ابن المثنیٰ کہتے ہیں: میں نے امیہ سے ”حطانی“ کے معنی پوچھا انہوں نے کہا: چھکی دینا۔

۶۵۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَ حَدَّثَنَا أُمِّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ الْعَبَّاسَ مَعَ الْقِسْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَلَنِي حِطْلَةً وَقَالَ أَذْهَبَ رَاذِعٌ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَا كَلَّ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي أَذْهَبَ رَاذِعٌ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَا كَلَّ فَقَالَ لَا أَتَمَّعُ اللَّهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِأُمِّةٍ مَا حَطَلَنِي قَالَ فَقَدَنِي قَفْدَةً. مسلم بحسب الاثر (۶۱۳۴)



حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، اچانک رسول اللہ ﷺ آگئے، میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا، آپ ﷺ نے آکر میرے شانوں کے درمیان تھکی دی اور فرمایا: ”جاؤ! میرے لیے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر لاؤ۔“ میں نے آپ ﷺ سے آکر کہا: ”وہ کھانا کھا رہے ہیں۔“ آپ ﷺ نے پھر مجھ سے فرمایا: ”جاؤ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔“ میں نے پھر آکر کہا: ”وہ کھانا کھا رہے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جل جلالہ اُس کا پیٹ نہ بھرے۔“ ابن المثنیٰ کہتے ہیں: میں نے امیہ سے ”حطانی“ کا معنی پوچھا، انہوں نے کہا: ”تھکی دینا۔“<sup>(۱)</sup>



## مفتی احمد یار خاں نعیمی کا دفاع امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا

مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمہ اللہ جو بریلوی مسلک کے مشہور عالم ہیں اور جنہوں نے ’امیر معاویہ رضی اللہ عنہ‘ نامی کتاب شانِ امیر معاویہ میں لکھی ہے وہ صحیح مسلم کی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد اُس کے جواب میں دفاعِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں لکھتے ہیں :

کھانا دیر تک کھانا نہ شرعی جرم ہے نہ قانونی پھر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہا بھی نہیں کہ آپ کو سرکارِ بلا رہے ہیں۔ صرف دیکھ کر خاموش واپس آئے اور حضور سے واقعہ عرض کر دیا۔



”کھانا دیر تک کھانا نہ شرعی جرم ہے نہ قانونی۔ پھر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہا بھی نہیں کہ آپ کو سرکارِ بلا رہے ہیں۔ صرف دیکھ کر خاموش واپس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض کر دیا۔“ (1)

بڑے تعجب کی بات ہے کہ مفتی احمد یار خاں صاحب نے یہاں حضرت معاویہ کے دفاع کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے علمِ غیب اور دوسرے صحابی (یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما) کی شان میں گستاخی کر لی۔ ہم یہاں ان کی اس دلیل کے وجود کو تین باتوں سے ختم کرتے ہیں :

(1) پہلی بات، کہ مفتی صاحب نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خبر ہی نہیں دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بلا رہے ہیں۔ یہ تو وہ بات ہوئی کہ ایک صحابی کو بچانے کے لیے دوسرے صحابی (وہ بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر) کو کٹھرے میں کھڑا کیا جائے۔ حالانکہ اس دلیل کا جواب امام بیہقی کی دلائل التَّبْوٰة کی حدیث

میں آگے آ ہی رہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ”میں گیا اور انہیں پیغام دیا تو جواب میں کہا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔“ ہو سکتا ہے شاید مفتی احمد یار خاں صاحب کی نظروں سے دلائل الثبوت کی یہ حدیث نہ گزری ہو۔

(2) مگر دوسری بات یہ کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مزاج کے تھے کہ بنا تحقیق کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو پیغام پہنچایا بھی یا نہیں اور سیدھے ہی بددعا کے الفاظ اپنی زبان مبارک سے فرمائے؟ بالکل نہیں، یہ مفتی صاحب کا ذاتی عقیدہ ہو سکتا ہے جمہور اہل سنت کا ہرگز نہیں۔

(3) اور تیسری بات تو مفتی احمد یار خاں نعیمی جس بریلوی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں اُسی مسلک کے عقیدے پر خود اعتماد نہیں رکھتے کہ ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا۔“ کیوں کہ بقول مفتی صاحب ”ابن عباس رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو پیغام نہ پہنچایا ہو۔“

یعنی (نعوذ باللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بغیر پیغام پہنچائے صرف دیکھ کر آگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا کہ وہ تو ابھی کھانا کھا رہے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم نہ ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما صرف دیکھ کر چلے آئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر علم غیب کے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بات کو ترجیح دیتے ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے فرما دیا کہ ”اُن کا پیٹ کبھی بھی سیر نہ ہوگا۔“ تعجب ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا مگر مفتی احمد یار خاں صاحب کو 1300 سال بعد علم غیب حاصل ہو گیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو پیغام نہیں دیا؟ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نہیں تو اور کیا ہے؟



## دلائل النبوة کی ایک حدیث

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل النبوة میں نقل کیا ہے :

اس عربی متن کو اس کے ترجمے کے ساتھ دلائل النبوة میں نقل کیا گیا ہے۔

اردو ترجمہ

## دلائل النبوة

اور صاحب شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے احوال کی معرفت

جلد ۳

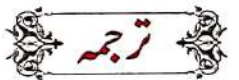
حصہ ششم، ششم

تسمیہ: امام ابوبکر احمد بن محمد بن حسین البیہقی

ترجمہ: مولانا محمد اسماعیل الہاروی

www.ahlehaq.org

دلائل النبوة



عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ”میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مجھے یہ خیال آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف ہی آرہے ہیں، چنانچہ میں چھپ گیا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہلکی سی چپت لگائی اور فرمایا: ”جاؤ! اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔“ اور وہ (یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) وحی لکھا کرتے تھے۔ میں گیا اور انہیں پیغام دیا تو جواب میں کہا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ میں نے آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ دیر بعد) پھر فرمایا: ”جاؤ! اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔“ میں پھر گیا تو وہی جواب ملا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں، میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری بات بتا دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اُس کا پیٹ

سیر نہ کرے۔“ اس حدیث کے راوی ابو حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُن کا (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) کا پیٹ کبھی بھی سیر نہ ہو سکا۔“ پھر امام بیہقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”راوی (ابو حمزہ رضی اللہ عنہ) کے یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے متعلق کی ہوئی) دعا قبول ہو گئی۔“ (1)

شیخ زبیر علی زئی اور شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر نے اس حدیث کو ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔

قارئین کرام! امام بیہقی نے جس حدیث کو پیش کیا اُن سے بھی دو باتیں واضح ہو جاتی ہیں۔

(1) پہلی بات یہ کہ جب سرور الانبیاء، رحمتِ دو عالم، سید المرسلین، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جن کے نام پر 1400 سال بعد کے امتی اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں مگر وہیں پر نہ جنگ تھی نہ جان کا جو کھم پھر بھی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاوے پر ”لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ کہنے سے زیادہ کھانے کو ترجیح دی۔

## نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی - پیٹ سیر نہ ہونے کی وجہ بنی

(2) دوسری بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی پوری زندگی پیٹ کے سیر نہ ہونے کی وجہ بنی۔ کیوں کہ اس صحیح حدیث کے راوی خود بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ کبھی بھی سیر نہ ہو سکا اور شاید اسی وجہ سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے شخص بنے جنہوں نے بیٹھ کر خطبہ دینے کی رسم شروع کی۔



## سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینے والے شخص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

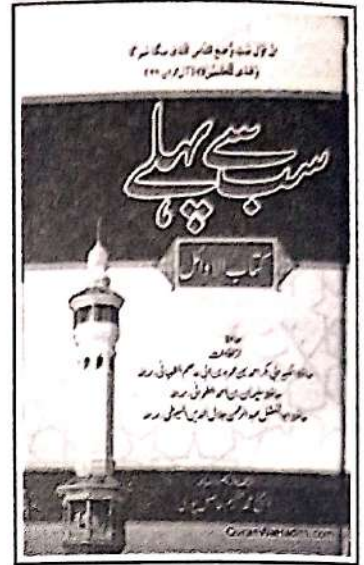
امام ابن ابی عاصم اپنی مشہور و معروف کتاب ”کتاب الاوائل“ میں لکھتے ہیں:

کتاب الاوائل

131

سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینے والے  
امام شیعی بیٹھ سے مروی ہے:  
أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مَعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ وَكَثُرَ فَحْمُهُ وَغَلَمَ  
بَطْنُهُ.  
”سب سے پہلے جس نے بیٹھ کر خطبہ (جمعہ) دیا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں جس  
وقت وہ بوڑھے ہوئے اور ان پر چربی چڑھ گئی اور پیٹ بڑا ہو گیا۔“

مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۱۱۳، ۷۹/۱۴؛ السیوطی فی الدرر: ۶/۲۲۲؛  
تاریخ الخلفاء، ص: ۷۷۔



”سب سے پہلے جس نے بیٹھ کر خطبہ (جمعہ) دیا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ جس وقت وہ بوڑھے ہوئے اور اُن پر چربی چڑھ گئی اور پیٹ بڑا ہو گیا۔“ (۱)

حافظ محمد بن صدیقی غماری لکھتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد ”لا اشیع اللہ بطنہ“ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کو بد دعا دی تھی، اللہ نے اُسے شرف قبولیت عطا کی اور پھر اُس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ کبھی آسودہ نہیں ہوئے۔ امام ذہبی ”سیر اعلام النبلاء (123/3)“ میں لکھتے ہیں: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں ”فما شیع بعدھا“ (اُس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ کبھی آسودہ نہیں ہوئے) کے الفاظ کا اضافہ نقل کیا ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ”سیر اعلام النبلاء (124/3)“ میں شہادت دی ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ کھانا کھانے والوں میں سے تھے، اسی لیے اُن کا پیٹ بہت بڑا ہو گیا تھا، جس سے اُن کا وزن بڑھ گیا تھا اور وہ کھڑے ہو کر خطبہ نہیں دے پاتے۔ یہ بات ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”المصنف (274/7)“ میں ایک روایت ذکر کی ہے۔ اے طالب حق مزید حوالے کو دیکھ: ”الآحاد والمثانی (380/1)“، ”فتح الباری (401/2)“ اور ”سیر اعلام النبلاء (452/13)“، جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کھڑے ہو کر خطبہ دینے کی رہی ہے جیسا کہ معلوم و مشہور ہے۔

اس کے بعد غماری کہتے ہیں :

یہاں ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ اُن کا شمار بہت زیادہ کھانا کھانے والوں میں ہوتا تھا۔ یہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا صحیح اور واضح اعتراف ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا کی، اُسی طرح اس روایت ”لا أشبع الله بطنه“ کی تاویل میں وہ روایت پیش کرنا ضعف اور حد درجہ کمزور ہے جس کے الفاظ یہ ہیں ”اللهم من سبته أو شتمته أو لعنته فاجعلها له رحمة و زكاة“ (اے اللہ! میں جسے سب و شتم کروں اور جس پر لعنت بھیجوں تو میرے سب و شتم اور لعنت کو اُس کے حق میں رحمت بنا دے۔) اور اس حدیث کے ذریعے معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں اس بددعا کو اُن کی منقبت قرار دینا ایک کمزور تاویل ہے، بہر حال اس قسم کی تاویل دو وجہوں سے باطل ہے۔

(1) امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اعتراف کیا ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا شمار زیادہ کھانا کھانے والوں میں ہوا کرتا تھا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا قبول ہو گئی۔ اسی لیے اُن کا پیٹ بھاری ہو گیا تھا اور خطبہ صرف بیٹھ کر ہی دے سکتے تھے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا اُن کے حق میں پوری ہو گئی اور یہ واضح طور پر مذمت پر دلالت کرنے والی بات ہے۔

(2) دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث مطلق نہیں بلکہ مقید ہے، اس کو امام مسلم نے صحیح مسلم (2603) میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں روایت کیا ہے : ”فأبى أحد دعوت عليه من أمتي بدعوة ليس لها باهل أن يجعلها طهوراً و زكاة“ (اگر میں اپنی امت کے کسی فرد کو کوئی ایسی بددعا دوں جس کا وہ مستحق نہیں ہے تو اللہ اُس کے حق میں میری اس بددعا کو طہارت اور پاکیزگی کا ذریعہ بنا دے۔) زیر بحث حدیث کی ایک روایت میں اس جملے ”لیس لها باهل“ کی موجودگی اس امکان کو ثابت کرتی ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اس کے مستحق تھے، اسی وجہ سے اس حدیث سے استدلال درست نہیں ہوگا کیوں کہ یہ اصول تسلیم شدہ ہے کہ جب کسی دلیل میں احتمال پیدا ہو جائے تو استدلال باطل ہو جاتا ہے۔<sup>(1)</sup>

(انتہا کلام الغماری)

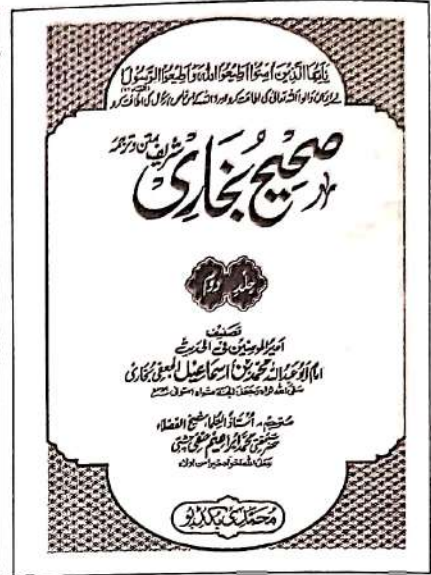
1. امیر معاویہ سے متعلق ایک حدیث ”لا أشبع الله بطنه“ کی صحیح شرح (اردو)، صفحہ: 16-17-18



## ایک کاتب وحی جو بعد میں گمراہ ہو گیا

### صحیح بخاری کی ایک حدیث

بظاہر شریفہ (حرم ہارم)	۳۹۷	کتاب المناقب
<p>۸۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَوَيْسِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ زَيْدُ نَضْرَإَ إِذَا قَسَمَ وَقَرَأَ الْبَقْرَةَ وَالْإِنْشِرَاقَ لَكَانَ يُجْثِبُ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَعَاذَ نَضْرَإَ لَكَانَ يَقُولُ مَا يُخَوِّدُ مُحَمَّدًا إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَمَسَّهُ اللَّهُ فَذَقُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَقِظَهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ بَشُوا عَنْ صَاحِبَاتِ فَالْقَوْهُ فَحَقَرُوا لَهُ فَاعْتَمَقُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَقِظَهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ بَشُوا عَنْ صَاحِبَاتِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَالْقَوْهُ فَحَقَرُوا لَهُ وَاعْتَمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَقِظَهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ كَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَالْقَوْهُ</p>	<p>(828) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص (قبیلہ بنی نضرا سے) نصرانی تھا وہ اسلام لے آیا اور اس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ لی۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کا کاتب وحی مقرر ہو گیا۔ پھر وہ مرتد ہو گیا اور اپنے دین نصرانی میں چلا گیا۔ وہ مرتد ہونے کے بعد کہتا تھا نبی اکرم ﷺ کو وہی علم ہے جو میں نے ان کو لکھ کر دیا ہے۔ پھر اللہ عزوجل نے اس کو موت دی اور لوگوں نے اس کو دفن کر دیا۔ صبح ہوئی تو دیکھا کہ زمین نے اس کو باہر پھینک دیا ہے۔ نصرانیوں کے اصحاب کا کام ہے جبکہ وہ ان کے دین سے بھاگ گیا تھا۔ انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی اور اس کو باہر پھینک دیا ہے۔ نصرانیوں نے جتنی اُن کی طاقت تھی گہری قبر کھودی۔ صبح ہوئی تو دیکھا کہ زمین نے اُس کو باہر پھینک دیا ہے۔ پھر ان کو معلوم ہوا کہ یہ لوگوں کا کام نہیں ہے انہوں نے بھی اُس کو پھینک دیا۔</p>	



حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ”ایک شخص (قبیلہ بنو نضرا سے) نصرانی تھا، وہ اسلام لے آیا اور اُس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ لی۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کا کاتب وحی مقرر ہو گیا۔ پھر وہ مرتد ہو گیا اور اپنے دین نصرانی میں چلا گیا، وہ مرتد ہونے کے بعد کہتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کو وہی علم ہے جو میں نے اُن کو لکھ کر دیا۔ پھر اللہ عزوجل نے اُس کو موت دی اور لوگوں نے اُس کو دفن کر دیا۔ صبح ہوئی تو دیکھا کہ زمین نے اُس کو باہر پھینک دیا ہے۔ نصرانیوں نے کہا، ”یہ محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب کا کام ہے جب کہ وہ اُن کے دین سے بھاگ گیا تھا۔ انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی اور اُس کو باہر پھینک دیا۔“ نصرانیوں نے جتنی اُن کی طاقت تھی گہری قبر کھودی۔ صبح ہوئی تو دیکھا کہ زمین نے اُس کو باہر پھینک دیا۔ پھر اُن کو معلوم ہوا کہ یہ لوگوں کا کام نہیں ہے انہوں نے بھی اُس کو پھینک دیا۔<sup>(۱)</sup>



## صحیح مسلم کی ایک حدیث

کیا کاتب وحی ہونے سے ”بے گناہ و بے خطا“ کا سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے؟ کیا کاتب وحی گمراہ ہو سکتا ہے؟ کیا کاتب وحی غلطی کر سکتا ہے؟ ان تمام سوالوں کے جواب میں ہم صحیحین (یعنی بخاری و مسلم) کی متفق علیہ حدیث پیش کرنے جا رہے ہیں۔

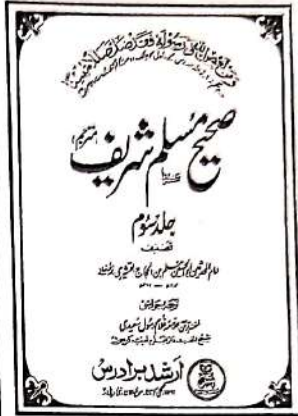
صحیح مسلم (سوم) ۵۶۱

۵۰- کتاب صفات المنافقین واحکامهم

۶۹۷۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَائِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّظَّيرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ) عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ النَّجَارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَالْأَعْمُرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاَنْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ كَرِهْنَاهُ قَالَ هَذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُسْتَحَدٍّ فَأَعْرِضُوا بِهِ فَمَا لَيْتَ أَنْ قَصَمَ اللَّهُ عُنُقَهُ فَنَجَّاهُمْ فَتَحَفَرُوا لَهُ قَوَارِزَ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ وَجْهَهَا نَمَّ عَادُوا فَتَحَفَرُوا لَهُ قَوَارِزَ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ وَجْهَهَا نَمَّ عَلَى قَبْرِهِ فَتَرَكُوهُ مَنِيَّةً.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے قبیلہ بنو النجار میں سے ایک شخص تھا اُس نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھی تھی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا وہ بھاگ گیا اور اہل کتاب کے ساتھ لاحق ہو گیا انہوں نے اُس چیز کو اٹھا لیا اور کہا: یہ محمد ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا وہ اس سے بہت خوش ہوئے تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اُس کی گردن توڑ دی انہوں نے گڑھا کھود کر اُس کو دفن کر دیا صبح کے وقت زمین نے اُس کو نکال کر باہر پھینک دیا انہوں نے اُس کو دوبارہ گڑھا کھود کر دفن کیا صبح کو اُسے زمین نے نکال کر پھر باہر پھینک دیا انہوں نے دوبارہ گڑھا کھود کر اُس کو دفن کیا صبح کے وقت زمین نے اُس کو پھر باہر نکال پھینکا پھر انہوں نے اُس کو اسی طرح باہر پڑا ہوا چھوڑ دیا۔

مسلم، تہذیب الاشراف (۴۲۵)



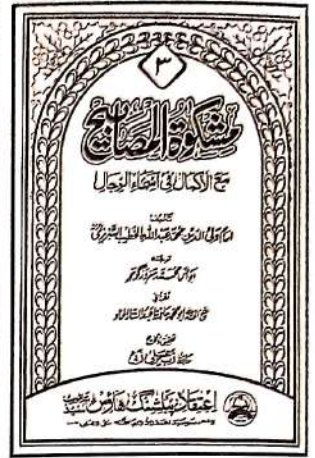
## ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے قبیلہ بنو النجار میں سے ایک شخص تھا، اُس نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھی تھی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا، وہ بھاگ گیا اور اہل کتاب کے ساتھ لاحق ہو گیا، انہوں نے اُس چیز کو اٹھا لیا اور کہا: یہ محمد ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا، وہ اُس سے بہت خوش ہوئے، تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اُس کی گردن توڑ دی، انہوں نے گڑھا کھود کر اُس کو دفن کر دیا، صبح کے وقت زمین نے اُس کو نکال کر باہر پھینک دیا، انہوں نے اُس کو دوبارہ گڑھا کھود کر دفن کیا، صبح کو اُسے زمین نے نکال کر پھر باہر پھینک دیا، انہوں نے دوبارہ گڑھا کھود کر اُس کو دفن کیا، صبح کے وقت زمین نے اُس کو پھر باہر نکال پھینکا، پھر انہوں نے اُس کو اسی طرح باہر پڑا ہوا چھوڑ دیا۔<sup>(۱)</sup>

1. صحیح مسلم (اردو)، 3/561، رقم: 6971، انٹرنیشنل نمبر: 7040



## مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث



معجزوں کا بیان

451/3

کتاب الفضائل والشمائل

۵۸۹۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُمُ بِلَهْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَنْ الْإِسْلَامِ، وَلَجَعَ بِالْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «(إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ)». فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَتَبُورًا، فَقَالَ: مَا سَأَلْتُ هَذَا؟ فَقَالُوا: دَفَنَاهُ مِرَارًا فَلَمْ يَقْبَلُهُ الْأَرْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۞

۵۸۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے لیے (وجی) لکھا کرتا تھا، وہ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔“ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ وہ شخص جس جگہ فوت ہوا تھا وہاں گئے تو انہوں نے اسے سطح زمین پر پڑا ہوا دیکھا تو پوچھا: ”اس کا کیا معاملہ ہے؟“ انہوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی مرتبہ دفن کیا مگر زمین (قبر) اسے قبول نہیں کرتی۔

متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۱۷) و مسلم (۱۴/۲۷۸۱)۔

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے لیے (وجی) لکھا کرتا تھا، وہ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔“ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ وہ شخص جس جگہ فوت ہوا تھا وہاں گئے تو انہوں نے اُسے سطح زمین پر پڑا ہوا دیکھا تو پوچھا: ”اس کا کیا معاملہ ہے؟“ انہوں نے بتایا کہ ”ہم نے اسے کئی مرتبہ دفن کیا مگر زمین (قبر) اسے قبول نہیں کرتی۔“ (۱)

اس صحیح حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی کہ اگر کوئی بندہ کاتبِ وجی ہو تو اُس سے وہ ”بے گناہ بے خطا“ یا ”معصوم“ نہیں ہو جاتا بلکہ اُس سے غلطی، گناہ اور اللہ و رسول ﷺ کی نافرمانی کا جرم بھی ہو سکتا ہے یہاں تک کہ کاتبِ وجی کا دین اسلام سے پھر جانا اس صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ اس حدیث کو یہاں پیش کرنے کی وجہ صرف اتنی ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ”کاتبِ وجی“ بتا کر اُن کے لیے ”بے گناہ بے خطا“ کا خود ساختہ عقیدہ بنا کر لوگوں کو جن علماء و مشائخ اور پیر و صوفیوں نے دھوکہ دیا ہے اُن کے باطل عقیدے کا پردہ چاک ہو سکے کہ کاتبِ وجی ہونا معصومیت یا حق پر ہونے کی دلیل ہرگز نہیں ہے۔

## قرآن کسی کاتب کا محتاج نہیں ہے

کچھ علماء و مشائخ بھولی بھالی عوام کو یہ کہہ کر دھوکہ دیتے ہیں کہ ”کاتبِ وحی“ قرآن کی آیتیں لکھا کرتے تھے لہذا اگر ہم کاتبِ وحی پر شک کریں گے تو قرآن بھی شک کے دائرے میں آجائے گا (نعوذ باللہ من ذالک)۔ تعجب ہے ایسے نام نہاد علماء و مشائخ کے ایمان و عقائد پر جو ایک کاتبِ وحی کی قلم پر مبنی ہے نہ کہ اللہ رب العزت کی شان و عظمت پر کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

قارئین کرام! یہ بالکل جھوٹ ہے کہ کاتبِ وحی پر شک کرنے سے قرآن شک میں آجائے گا کیوں کہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ تو خود اللہ رب العزت نے لیا ہے۔ قرآن کسی بھی کاتبِ وحی کا محتاج نہیں ہے نہ ہی کسی کاتبِ وحی کے گناہگار یا مرتد ہونے سے قرآن کی حقانیت پر آنچ آئے گی کیوں کہ اللہ کریم نے قرآن کی حفاظت اپنے ذمے رکھی ہے جس کا بیان اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

مَا نَزَّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذَا مُنْظَرِينَ ﴿١٨﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿١٩﴾

ترجمہ

”ہم فرشتوں کو حق فیصلے کے ساتھ ہی اُتارتے ہیں اور جب وہ اُترتے ہیں تو لوگوں کو مہلت نہیں دی جاتی۔ بیشک ہم نے اُتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔“ (۱)

صدر الافاضل محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

”تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی (یعنی قرآن کی) حفاظت فرماتے ہیں، تمام جن و انس اور ساری خلق کے مقدور میں نہیں ہے اس میں ایک حرف کی بیشی کرے یا تغیر و تبدیل کر سکے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لیے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسر نہیں۔ یہ



حفاظت کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ قرآن کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے، ایک یہ کہ اس کو معارضے سے اور مقابلے سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو، ایک یہ کہ ساری خلق کو اس کے نیست و نابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار باوجود کمالِ عداوت کے اس کتابِ مقدس کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔“ (1)

امام بغوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”اَنَا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ“ اس سے مراد قرآن ہے۔ ”وَأَنَا لَهُ لِحَافِظُونَ“ کہ ہم اس قرآن کو شیطان سے محفوظ کر لیں گے، نہ وہ اس میں زیادتی کر سکے گا اور نہ اس میں کمی کر سکے گا اور نہ اس کو تبدیل کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ”لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ“ ”والباطل“ سے مراد ابلیس ہے کہ وہ قرآن میں نہ کسی قسم کی زیادتی پر قادر ہوگا اور نہ ہی وہ اس قرآن سے کسی قسم کی کمی کر سکے گا۔“ (2)

اللہ تعالیٰ قرآن میں ایک اور جگہ فرماتا ہے:

لَا تَحْرِكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ (۱۶) إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ (۱۷) فَإِذَا قَرَأَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ (۱۸) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ (۱۹)

ترجمہ

تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو [16] بیشک اُس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے [17] تو جب ہم اُسے پڑھ چکے اُس وقت اُس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو [18] پھر بیشک اُس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمے ہے۔ [19] (3)

1. سورة الحجر: آیات: 8-9، کنز الایمان مع خزائن العرفان۔

2. تفسیر بغوی: 3/240

3. سورة القيامة: 19-16:75 (ترجمہ: کنز الایمان)

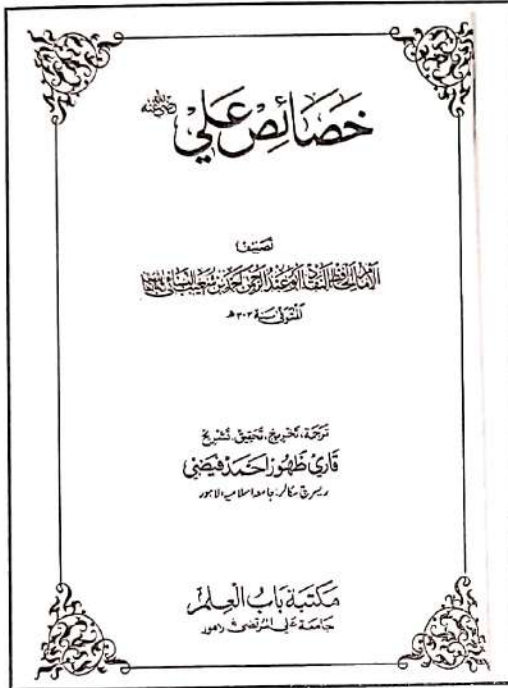
## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ طلقاء تھے

### حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا طلقاء سے ہونا

علامہ قاری ظہور احمد فیضی اپنی مشہور کتاب ”شرح خصائص علی رضی اللہ عنہ“ میں لکھتے ہیں :

شرح خصائص علی رضی اللہ عنہ ج ۱ ص ۱۶۲  
مسلمان ہو چکا تھا۔ اس حقیقت کو ثاویلی اللہ رحمہ اللہ علیہ کے اس کام سے سمجھا جاسکتا ہے۔ وہ جنادات کی شراکت کے

شرح خصائص علی رضی اللہ عنہ ج ۱ ص ۱۸۷  
چونکہ حضرت معاویہ نے امام برحق کی طاعت سے روگردانی کی تھی اور جنگ کر کے حد سے تجاوز اور ظلم کے مرتکب بھی ہوئے تھے اس لیے وہ اور ان کا گروہ بانی ظہور اور بھڑکے ان کے ہاتھوں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا قتل ہوا وہ ان کی بدعت ظاہر ہوئی اور نبوی پیش گوئی دنیا کے سامنے روز روشن سے بھی زیادہ عیاں ہو گئی۔  
اب آپ ایک مرتبہ بحرہم صخر کے اس قتل میں نور فرمائیں جو اس نے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی طرف بنوائے کی نسبت کی ہے کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے نزدیک امام برحق معاویہ تھا اور نبوی علی رضی اللہ عنہ نے امام برحق کی بدعت کی تھی۔ اس سے ان ائمہ سے منبروں کی آنکھیں کھل جاتی پائیں جو بجا و فارغ کرتے کرتے سمجھتے نہیں۔  
حضرت معاویہ کا طلقاء سے ہونا  
حکیم قمر اور تمام ہامی لوگ حضرت معاویہ کا تاج حاسے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مد مقابل بنادیتے ہیں، حالانکہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے والا کوئی شخص کسی سابق ظالم مسلمان کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتا چنانچہ کہ وہ کسی حاشی کا مقابلہ کرے یا وہ ہے کہ جو لوگ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے درحقیقت وہ غلام ہی تھے لیکن نبی کریم ﷺ نے چونکہ غلام انہیں غلام نہ بنایا بلکہ ازراہ کرم نوازی انہیں اسی لحاظ سے آزاد کر دیا تھا اس لیے وہ طلقاء (آزاد شدہ) کہلائے۔ چنانچہ فتح مکہ کے روز نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا:  
”اے قریشیو! کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں؟ انہوں نے بیک زبان عرض کیا: بھلائی کرنے والے ہیں کیونکہ آپ کریم بھائی ہیں اور کریم بھائی کے فرزند ہیں۔ آپ نے فرمایا: اذھوا فانتہم الطلقاء۔  
”جاؤ تم طلقاء (آزاد) ہو۔“  
(المیسرة للبصيرة لابن إسحاق ص ۵۳۱، زاد المسعد ج ۳ ص ۳۵۹، البداية والنهاية ج ۴ ص ۵۵۳، المعاصم اللدنية ج ۱ ص ۵۸۰، اسيل الهدى والرشاد ج ۵ ص ۲۴۲، السيرة النبوية للندوي، ص ۳۴۱، طرح المصنوع ص ۴۰۵)  
سو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہونے والے لوگوں کو اگرچہ صاحب طہارت نے آزاد کر دیا کہ کرم غلام نہیں بنایا مگر وہ حکماً غلام ہی ہیں اس لیے دور درجہ اس شخص کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے جو دائرہ قاتل و قاتلہ غلام لیکن فتح مکہ سے قبل



یاد رہے جو لوگ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے درحقیقت وہ غلام ہی تھے لیکن نبی کریم ﷺ نے چونکہ عملاً انہیں غلام نہ بنایا بلکہ ازراہ کرم نوازی انہیں اسی لحاظ سے آزاد کر دیا تھا اس لیے وہ طلقاء (آزاد شدہ) کہلائے۔ چنانچہ فتح مکہ کے روز نبی کریم ﷺ نے فرمایا : ”اے قریشیو! کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں؟“ انہوں نے بیک زبان عرض کیا: ”بھلائی کرنے والے ہیں کیوں کہ آپ کریم بھائی ہیں اور کریم بھائی کے فرزند ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ، تم طلقاء (آزاد) ہو۔“



سوفتح مکہ کے بعد مسلمان ہونے والے لوگوں کو اگرچہ صاحبِ اسلام ﷺ نے از راہِ کرم غلام نہیں بنایا مگر وہ حکماً غلام ہی ہیں، اس لیے وہ رتبے میں اُس شخص کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے جو واقعاً تو غلام تھا لیکن فتح مکہ سے قبل مسلمان ہو چکا تھا۔<sup>(1)</sup>

## امیر معاویہ طلقاء تھے: شارح العقیدہ الطحاویہ کا قول

”شرح عقیدہ الطحاویہ“ میں امام صدر الدین ابو الحسن علی بن ابی العزیز رحمۃ اللہ علیہ متوفی سن 792 ہجری فرماتے ہیں:

Commentary on the Creed of At-Tahāwī

431

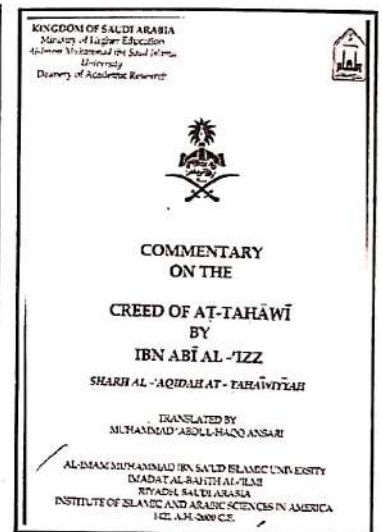
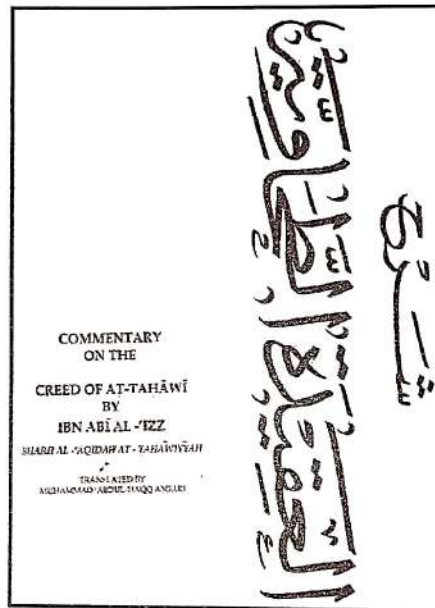
By his Companions the Prophet (peace be on him) meant 'Abdur-Rahmān and others like him who had embraced Islam in the early years before Makkah was captured and who had fought for Islam. They were the people who swore their fealty to the Prophet (peace be on him) under the tree. They were better and more honored than those who entered into the faith afterwards, that is, after the Treaty of Hudaibiyyah, which the Prophet (peace be on him) concluded with the Makkans. Khālid Ibn Al-Walid embraced Islam along with others in this later period! To be sure, they were better than those who embraced Islam after Makkah was conquered and those are known as *tulaga*, that is, those who were forgiven and set free. This group included Abū Sufyān and his sons, Yazīd and Mu'āwiyah.

The burden of the *hadith* is that those who joined the Prophet's company later should not speak ill of those who had joined his company earlier since they had honor no other Companions had and could not have, even if they spent gold equal to Mount Uhud. If this is about those who embraced Islam after the Treaty of Hudaibiyyah and before the conquest of Makkah, what of those who never joined the Prophet's company? May Allah be pleased with all his Companions!

The vanguard of the Companions, the Muhājirūn and the Anṣār, were the ones who spent their money in the cause of Allah before the Conquest of Makkah and fought for Allah's sake. They include those who swore fealty to the Prophet (peace be on him) under the tree. They were more than one thousand four hundred. Some say that they were the ones who prayed first towards Al-Quds (Jerusalem) and then towards the Ka'bah when the *qiblah* was changed. This is a weak opinion. To offer prayer towards a *qiblah* which was changed later is not an honor as it was not of their own doing. There is no text to support this view. On the other hand, we have the verses of the Qur'ān that laud those who embraced Islam before the conquest of Makkah, spent and fought in the way of Allah and swore fealty under the tree.

However, the *hadith* ascribed to the Prophet (peace be on him), "My Companions are like stars, whomsoever you follow you will be on the right path,"<sup>61</sup> is a weak *hadith*. Al-Bazzār has said that it

<sup>61</sup>Ibn 'Abdū-Barr, *Jamī' Bayan al-Ilm wa Fadlīhi*, 2:91; Ibn Hazm, *Al-Iḥkām*, 6:82; Al-Khatib, *Al-Baghdādī, Al-Kifāyah fī 'Ilm ar-Riwāyah* (Hyderabad; reprint, Beirut: Al-Maktabah Al-Fihriyyah, n.d.), p. 48. The *hadith* is very weak.



”جو لوگ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے، جنہیں معافی دے کر آزاد کیا گیا وہ ”طلقاء“ کہلائے۔ ان میں ابوسفیان

اور اُن کے بیٹے یزید اور معاویہ شامل ہیں۔“<sup>(2)</sup>

1. شرح خصائص علی (اردو)، صفحہ: 887-888

2. Commentary on the creed of AT-TAHAWI by Ibn Abi Al-Izz : Page No. 431

علامہ قاری ظہور احمد فیضی لکھتے ہیں:

ایک دوسرے کے دل میں، قیامت تک لگی رہے گا۔  
(ازالة الخفاء، عن خلافة الخلفاء، مترجم ج ۱ ص ۱۶۶)

شاہ صاحب نے جریمین مہاراشٹر سے جو مدعی نقل فرمائی ہے اے امام! دوسرے کی حدیث میں نے روایت کیا ہے۔ لا دخل فرمائیے: (مسند احمد ج ۴ ص ۳۶۱ و ج ۶ ص ۱۳ و رقم ۱۹۴۲۷، صحیح ابن حبان ج ۱ ص ۲۵۰ رقم ۷۲۶۰)

طُلقاء کا معنی، ان کی حیثیت اور طُلقاء کی تقرری پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی تداامت ازالة الخفاء کے مترجم علامہ محمد الشکور لکھنوی لکھتے ہیں:

”طُلقاء جمع ہے طلق کی، اصل میں آزاد کیے ہوئے غلام کو کہتے ہیں مگر جو لوگ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے، چونکہ ان پر مسلمانوں نے احسان کیا اور غلام نہ بنایا اس لیے اُن کے لیے بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے اور یہاں اسی معنی میں ہے۔“

(حاشیہ: ازالة الخفاء، عن خلافة الخلفاء، مترجم ج ۱ ص ۱۶۸)

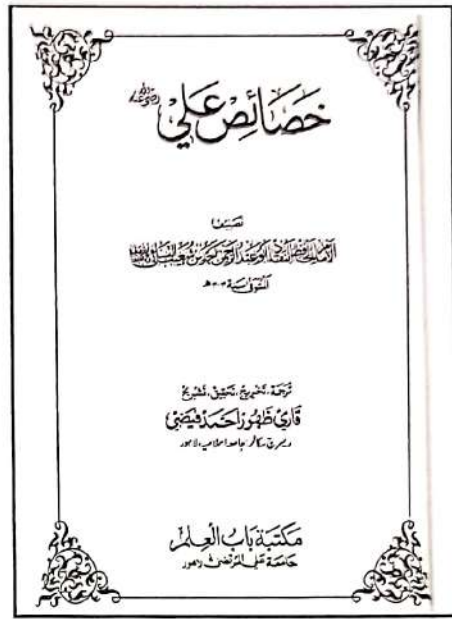
مولانا عبد الرشید نعمانی نے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے اوصاف میں ”احکام القرآن للجصاص“ کی مکمل عبارت نقل فرمائی ہے، جس کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں:

ولا يدخل معاوية في هؤلاء لان الله انما وصف بذلك المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم وليس معاوية من المهاجرين بل هو من الطلقاء.

”اور ان لوگوں میں معاویہ داخل نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ وصف تو ان مہاجر حضرات کا بیان کیا ہے جو وطنوں سے نکالے گئے اور معاویہ تو مہاجرین میں نہیں بلکہ طُلقاء میں ہیں۔“

اس کے بعد انہوں نے لفظ ”طُلقاء“ کی توضیح میں لکھا ہے:

”طُلقاء، طلق کی جمع ہے، طلق اس تیری کو کہتے ہیں جس کو رہ کر دیا جائے، یہاں فعل بمعنی مفعول ہے، غزوہ تبوک کی حدیث میں جو یہ آتا ہے کہ ”خرج ومعه الطلقاء“ (آنحضرت ﷺ جب اس غزوہ میں تشریف لے گئے تو طُلقاء، آپ کے ہمراہ تھے) اس میں ”طُلقاء“ کا تعارف لغت کے مشہور امام علامہ ابوالفضل جمال الدین محمد بن کرم نے جو ابن



’ازالة الخفاء‘ کے مترجم علامہ محمد عبد الشکور لکھنوی لکھتے ہیں: ”طُلقاء جمع ہے ’طلق‘ کی، اصل میں آزاد کیے

ہوئے غلام کو کہتے ہیں مگر جو لوگ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے، چوں کہ اُن پر مسلمانوں نے احسان کیا اور غلام نہ بنایا

اس لیے اُن کے لیے بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے اور یہاں اسی معنی میں ہے۔“



امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)

یہ کہاں کی دانش مندی اور کیسی دین داری ہے کہ تحریری اور تقریری ایچ پیج سے بعض لکھاری لوگ ”طلاق“ قسم کے لوگوں کو ”السابق الاولون“ حضرات کے برابر کھڑا کر دیتے ہیں؟ اس حدیث پر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے کیسے عمل کیا ذرا سنئے اور اُس کے مطابق طلاق کو کوئی حیثیت دیجیے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات کے آخری ایام میں بعض طلاق نے مجلس شوریٰ میں شریک ہونے کی آرزو کی تو انہیں جو کچھ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اُس سے طلاق کی حیثیت خوب واضح ہو جاتی ہے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں: ”حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے شوریٰ (میں شمولیت) کی آرزو کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: اپنی جگہ پر رہو، جہاں اللہ تعالیٰ نے تمہیں رکھا ہے۔ بخدا! میں اس معاملے میں کسی ایسے شخص کو شامل نہیں کروں گا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ہتھیار اٹھائے تھے، نیز فرمایا: طلاق اور طلاق کی اولاد کار حکومت کے لائق نہیں، اور اگر میں موجودہ صورت حال کو پہلے سے جان لیتا تو یزید بن ابی سفیان اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو شام کی حکومت نہ دیتا۔“

اس سے ثابت ہوا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی عمر کے آخری ایام میں طلاق کو عہدوں پر فائز کرنے کے اپنے عمل پر نادم تھے، لہذا اُن کے عمل کو طلاق کے مرتبے کی دلیل بنانا درست نہیں۔ نیز اس سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اقدام کی حقانیت بھی واضح ہو گئی کہ انہوں نے خلافت سنبھالتے ہی طلاق کی معزولی کا حکم صادر کیا تھا۔ بار بار غور فرمائیے! (1)

اس روایت سے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور طلاق کی نشان دہی واضح ہو گئی ہے کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم طلاق کو قابل اعتبار نہیں سمجھتے تھے۔ مگر حیرت پر حیرت یہ کہ اہل سنت والجماعت کے لباس میں چھپے ہوئے بعض دشمنوں نے اہل بیت و صحابہ، صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ راشد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کرنے والے ”طلاق“ (گروہ معاویہ رضی اللہ عنہ) کو اُن کے مقابلے میں کھڑا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو صحابہ کرام کا دفاع کرتے ہیں حالانکہ اصل میں وہ صحابہ کرام کے مقابلے میں طلاق کا دفاع کرتے ہیں۔

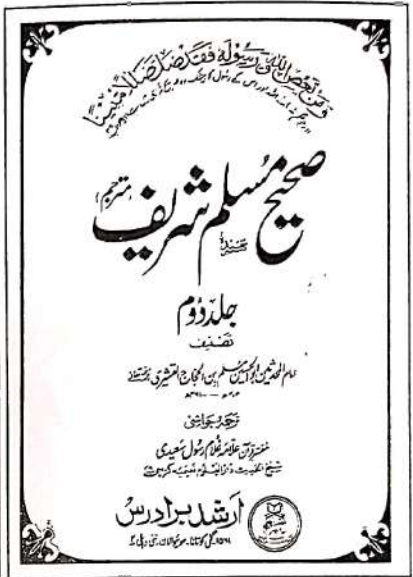
جب کہ اصل میں دفاع صحابہ تو یہ ہے کہ ”خلفائے راشدین“ یعنی سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان، علی و حسن رضی اللہ عنہم کا دفاع کیا جائے۔



## صحابہ طلقاء کو قتل کرنا چاہتے تھے: صحیح مسلم کی ایک حدیث

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے:

صحیح مسلم (دوم)	۵۸۲	۳۲- کتاب الجہاد والسیر
<p>۴۶۵۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُوثٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ كَثِيبٍ عَنْ أَبِي أُمِّ سُلَيْمٍ لَمَسَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ حَنْظَرًا فَكَانَ مَعَهَا قَرَاهَا أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا حَنْظَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا الْحَنْظَرُ قَالَتْ أَتَخْلَعُنِي دَنَائِي مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا مَن بَعْدَ تَائِمِ الطَّلَاقِ الْهَرَمُ يَا بَكَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ. مسلم ترمذی الاشرف (۳۵۵)</p>	<p>حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جنگ حنین کے دن ایک خنجر لیا جو ان کے پاس تھا، حضرت ابو طلحہ نے وہ خنجر دیکھ لیا، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ ام سلمہ ہیں اور ان کے پاس ایک خنجر ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: یہ خنجر کیسا ہے؟ حضرت ام سلمہ نے عرض کیا: میں نے یہ خنجر اس لیے لیا ہے کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آیا تو میں اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی، رسول اللہ ﷺ ہنسنے لگے، حضرت ام سلمہ نے کہا: ہمارے بعد جو طلقاء ہیں جو آپ سے شکست کھا چکے ہیں ان کو قتل کر</p>	
صحیح مسلم (دوم)	۵۸۳	۳۲- کتاب الجہاد والسیر
<p>دیکھئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اس نے اچھا کیا ہے۔</p> <p>ف: فتح مکہ کے دن جو اہل مکہ مسلمان ہوئے ان کو طلقاء کہا جاتا ہے، حضرت ام سلمہ نے ان کے قتل کا اس لیے مشورہ دیا تھا کہ ان کے خیال میں وہ لوگ دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔</p>	<p>دیکھئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اس نے اچھا کیا ہے۔</p>	



ترجمہ

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جنگ حنین کے دن ایک خنجر لیا جو ان کے پاس تھا۔ حضرت ابو طلحہ نے وہ خنجر دیکھ لیا، انہوں نے کہا ”یا رسول اللہ ﷺ! یہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں اور ان کے پاس خنجر ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا، ”یہ خنجر کیسا ہے؟“ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ”میں نے یہ خنجر اس لیے لیا ہے کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آیا تو میں اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔“ رسول اللہ ﷺ ہنسنے لگے، حضرت ام سلمہ نے کہا: ”ہمارے بعد جو طلقاء ہیں، جو آپ سے شکست کھا چکے ہیں، ان کو قتل کر دیجیے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اس نے اچھا کیا ہے۔“ (2)

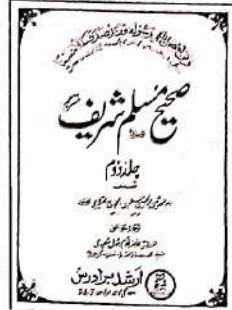
1. ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی ”رمیضاء بنت ملہان“ ہے، آپ مدینہ کے اُن اصحاب میں شامل ہیں جو شروع میں اسلام لائے۔

آپ مشہور صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔

2. صحیح مسلم (اردو)، 2/582، رقم: 4657، انٹرنیشنل نمبر: 4680

## مشہور صحابی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوتی تھیں

صحیح مسلم (درم)	۵۸۳	۳۲- کتاب الجہاد والسر
۴۶۵۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ قَابِطِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِمْ وَيَسْتَوِي بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ إِذَا غَزَا فَيَسْتَوِي بَيْنَهُمْ وَيَكُونُ بَيْنَ الْجُرْحَى	حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد کرتے تھے تو آپ کے ساتھ حضرت ام سلیم اور انصار کی کچھ عورتیں بھی ہوتیں تھیں، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کو دوا دیتیں۔	
ابن ماجہ (۲۵۳) ترمذی (۱۵۷۵)		



ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا اور انصار کی کچھ عورتیں بھی ہوتی تھیں، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کو دوا دیتیں۔“ (۱)

اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کی نظر میں طلقاء دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے

علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ ”شرح صحیح مسلم“ میں اس حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں:

شرح صحیح مسلم	۶۱۰	کتاب الجہاد
فتح مکہ کے دن جو اہل مکہ مسلمان ہوئے ان کو طلقاء کہا جاتا ہے، حضرت ام سلیم نے ان کے قتل کا اس لیے مشورہ دیا تھا کہ ان کے خیال میں وہ درجہ یک دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔		



ترجمہ

”فتح مکہ کے دن جو اہل مکہ مسلمان ہوئے ان کو طلقاء کہا جاتا ہے، حضرت امّ سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے قتل کا اس لیے مشورہ دیا تھا کہ ان کے خیال میں وہ لوگ دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔“ (۲)

1. صحیح مسلم (اردو)، 2/583، رقم: 4659، انٹرنیشنل نمبر: 4682

2. شرح صحیح مسلم (اردو): 5/610



## باب - 11

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور  
صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی شرائط





حدیث و تاریخ کی کتابوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی کسی بھی شرط کو نہیں نبھایا چاہے وہ قرآن و سنت پر عمل کرنا ہو یا سب و شتم علی رضی اللہ عنہ ہو۔ یہاں تک کہ یزید پلید کو ولی عہد بنا کر آخری شرط بھی پوری نہ کی۔ ہم نے اس باب میں یہ تمام باتیں حدیث و تاریخ کی کتابوں کے Scan Pages کے ساتھ پیش کی ہیں۔

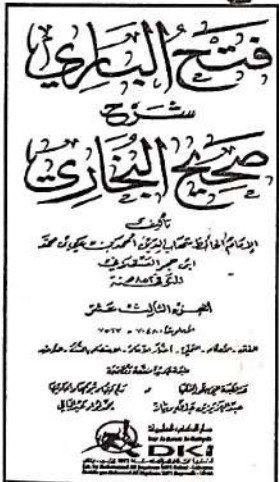
## کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صلح کی شرائط کی پابندی کی؟

احادیث و تاریخ کی کتابوں کے مطابق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صلح کی کسی شرط کی پابندی نہیں کی۔ اس بابت پر ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بخاری کی مشہور شرح ”فتح الباری“ میں یوں نقل کرتے ہیں:

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شرطیں پوری نہیں کیں:  
فتح الباری کی ایک روایت

کتاب الفتن / باب ۲۰ ۸۱

لنفسی الخلافة بعده، وأخرج يعقوب بن سفيان بسند صحيح إلى الزهري قال: كاتب الحسن بن علي معاوية واشترط لنفسه فوصلت الصحيفة لمعاوية وقد أرسل إلى الحسن يسأله الصلح ومع الرسول صحيفة بيضاء مختوم على أسفلها وكتب إليه أن اشتراط ما شئت فهو لك، فاشتراط الحسن أضعاف ما كان سأل أولاً، فلما التقيا وبايعه الحسن سأله أن يعطيه ما اشترط في السجل الذي ختم معاوية في أسفل فتمسك معاوية إلا ما كان الحسن سأله أولاً، واحتج بأنه أجاب سؤاله أول ما وقف عليه فاختلغا في ذلك فلم ينفذ للحسن من الشرطين شيء.







”اور یعقوب بن سفیان نے صحیح سند کے ساتھ تخریج کی ہے، امام زہری تک انہوں نے فرمایا کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور اپنے لیے کچھ شرطیں رکھیں، چنانچہ خط حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تک پہنچا اور تحقیق کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا جس میں صلح کی بات مذکور تھی اور قاصد کے ساتھ ایک اور سفید خط بھیجا جس کے نچلے حصے میں مہر لگی ہوئی تھی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ شرط آپ کی چاہت کے مطابق پوری کی جائے گی چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے پہلی شرط کے مقابلے میں دو گنا سامان دینے کا مطالبہ کیا پھر جب وہ دونوں ملے اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے مطالبہ کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مہر لگے ہوئے خط میں جو شرائط مذکور تھیں اُس کے مطابق عطا کیا جائے۔ لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُس خط کو اپنے پاس رکھ لیا اور وہ خط نکالا جس میں پہلی دفعہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے شرط لگائی تھی اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے دلیل پکڑی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن کو وہ دیا جو پہلے خط میں مذکور تھا۔ چنانچہ اس بابت دونوں میں اختلاف پیدا ہو گیا پھر تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دونوں شرطوں میں سے کسی بھی شرط کے مطابق سامان نہیں دیا۔<sup>(1)</sup>

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ روایت پانی کی طرح صاف ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے خط کی شرطیں پوری کیں نہ وہ خط کہ جو خود انہوں نے مہر لگا کے بھیجا تھا۔ پھر بھی یہاں اس بابت کو واضح کرنے کے لیے صحیح الاسناد کی روایت پیش کر رہے ہیں۔ یہ روایت ثابت کرتی ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے صلح کی شرطوں کو نہ نبھایا یہاں تک کہ یزید پلید کو اپنا ولی عہد بنا لیا۔

1. ابن حجر عسقلانی فی فتح الباری (عربی)، کتاب الفتن، باب: 20، جلد: 16/81

### شرط - 1

”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی کتاب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقے کے مطابق نظامِ حکومت چلائیں گے۔“

اس شرط کی بالکل پابندی نہیں کی گئی جس کے لیے اسی باب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے قرآن و حدیث کے مسئلوں میں بحث کرنا اور کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قید کرنا وغیرہ واقعات تفصیل سے بیان ہوں گے۔ یہاں اس کی وضاحت کے طور پر صحیح احادیث و روایات پیش کر رہے ہیں۔

## قرآن کے احکامات کی خلاف ورزی: صحیح مسلم کی ایک حدیث

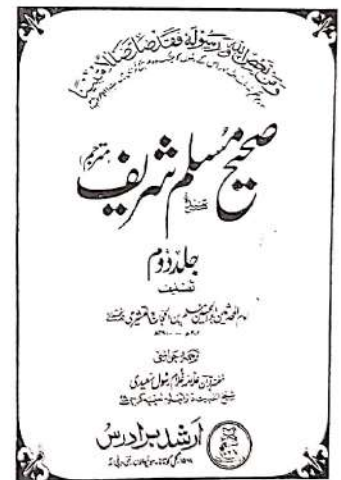
۳۳- کتاب الامارۃ

۲۱۰

صحیح مسلم (دوم)

عبد الرحمن بن عبد رب المنہج کہتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا تو وہاں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے سامنے میں بیٹھ ہوئے تھے اور لوگ ان کے گرد جمع تھے۔ میں ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا، حضرت عبد اللہ بن عمرو نے کہا: ہم ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں گئے تھے۔ ہم نے ایک جہاز قیام کیا، بعض مسلمان اپنا خیمہ درست کر کے تھے۔ بعض حیران دازی کرنے لگے اور بعض اپنے مویشیوں میں سے اتارنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی نے آواز دی کہ ”نماز تیر ہے“ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہوئے آپ نے فرمایا: بلا شہد مجھ سے پہلے ہر نبی پر یہ فرض تھا کہ وہ اپنے علم کے مطابق اپنی امت کو فلاح اور خیرین رسول کریم کرے اور جو چیز اس کے علم میں بری ہو اس سے ڈرے اور تمہاری اس امت کے سابقین میں عافیت ہے اور بعد کے

۴۷۵۲- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَرِاسُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُمَا قَالَا يَسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَاتَّبَعْتُهُمْ فَبَلَغْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَفَزَعَنَا مَنِيرٌ لَا مَنَاسَ مِنْ بَصِلِحْ حَبَاءَ وَوَسَا مِنْ بَنَنْصِلْ وَوَسَا مِنْ هَوَ فِي جَنْبِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ بَكُنْتُمْ قَبْلِي لَا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَكُونَ أَمَّا عَلِيٌّ خَيْرٌ مَّا بَعَثْتُمْ إِلَيْهِمْ وَيُسْذِرُهُمْ شَرًّا مَّا بَعَثْتُمْ إِلَيْهِمْ وَإِنْ أَمَكُمُ هَذِهِ حِيلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَتَسْجِيْبُ آخِرِهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُشْكِرُونَ نَبِيًّا وَتَكْفِي فِتْنَةً فَبُرِّقَ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيَّ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ





صحیح مسلم (دوئم)

۲۱۱

۲۳- کتاب الامارۃ

الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مُهَبِّكَتِي ثُمَّ تَنَكَّشِفُ وَتَبْجِي الْفِتْنَةَ فَيَقُولُ  
الْمُؤْمِنُ هَذِهِ فَتَنٌ أَحَبُّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ  
وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلَتَاتِهِ مَبْنِيَّةٌ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
وَلَيَسَّ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْنِيَ إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ  
إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفَقَةً بِيَدِهِ وَنَمْرَةً قَلْبِهِ فَلْيُطْعِمْهُ إِنْ اسْتَطَاعَ  
فَإِنْ جَاءَ أَخْرُسًا رِجْلُهُ فَأَضْرِبُوا عُنُقَ الْآخِرِ فَذَنُوتُ مِنْهُ  
فَقُلْتُ لَهُ أَنْشُدْكَ اللَّهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ فَأَهْوَى إِلَى أُذُنِهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعْتُهُ أَذْنَانِي  
وَرَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ  
تَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَتَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللَّهُ يَقُولُ يَا  
أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ  
تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ  
كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِيعُوا فِي  
طَاعَةِ اللَّهِ وَأَعِصِيهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ.

ابوداؤد (۴۲۴۸) الترمذی (۴۲۰۲) ابن ماجہ (۳۹۵۶)

لوگوں میں مصیبتیں، بلائیں اور برائیاں ہوں گی اور ایسے فتنوں کا ظہور ہو گا جن کے مقابلہ میں دوسرے فتنے کم معلوم ہوں گے، ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا: اس فتنہ میں تو میری تباہی ہے، پھر وہ فتنہ دور ہو جائے گا اور ایک اور فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا: یہی اصل فتنہ ہے، سو جو شخص جہنم سے دور ہونا اور جنت میں داخل ہونا چاہتا ہو اس پر لازم ہے (کہ وہ نا حیات اس پر قائم رہے) حتیٰ کہ جب اس کو موت آئے تو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت کے ایمان پر اس کا خاتمہ ہو اور اس پر لازم ہے کہ جس معاملہ کو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہو وہی معاملہ دوسروں کے ساتھ کرے اور جو شخص ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دل کی گہرائیوں سے کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے اس پر لازم ہے کہ مقدور بھر اس کی اطاعت کرے اور اگر دوسرا شخص اس کی امامت سے اختلاف کرے تو اس دوسرے کی گردن اڑا دو، راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو کے قریب ہوا اور ان سے عرض کیا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے؟ حضرت عبد اللہ نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے کانوں سے سنا اور اپنے دل میں اس کو یاد رکھا، میں نے ان سے کہا: یہ تمہارے عم زاد معاویہ ہیں جو ہم کو حکم دیتے ہیں کہ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے کھائیں اور ہم ایک دوسرے کو ناحق قتل کریں اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے ”اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ، ہاں باہمی رضامندی سے تجارت مشقی ہے اور تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر رحیم ہے“ راوی نے کہا: پھر حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص، ایک لمحہ خاموش رہے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ان کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں ان کی نافرمانی کرو۔



## ترجمہ

عبد الرحمن بن عبد ربّ الکعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا تو وہاں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ اُن کے گرد مجتمع تھے۔ میں اُن کے پاس جا کر بیٹھ گیا، حضرت عبد اللہ بن عمرو نے کہا : ہم ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں گئے، ہم نے ایک جگہ قیام کیا، بعض مسلمان اپنا خیمہ درست کرنے لگے، بعض تیر اندازی کرنے لگے اور بعض اپنے مویشیوں میں رہے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منادی نے آواز دی کہ 'نماز تیار ہے' ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھا ہوئے 'آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بلاشبہ مجھ سے پہلے ہر نبی پر یہ فرض تھا کہ وہ اپنے علم کے مطابق اپنی امت کی فلاح اور خیر کی رہنمائی کرے اور جو چیز اُس کے علم میں بری ہو اُس سے ڈرائے اور تمہاری اس امت کے سابقین میں عافیت ہے اور بعد کے لوگوں میں مصیبتیں، بلائیں اور برائیاں ہوں گی اور ایسے فتنوں کا ظہور ہوگا جن کے مقابلے میں دوسرے فتنے کم معلوم ہوں گے، ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا: اس فتنے میں تو میری تباہی ہے، پھر وہ فتنہ دور ہو جائے گا اور ایک اور فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا یہی اصل فتنہ ہے، سو جو شخص جہنم سے دور ہونا اور جنت میں داخل ہونا چاہتا ہو اُس پر لازم ہے (کہ وہ تاحیات اس پر قائم رہے) حتیٰ کہ جب اُس کو موت آئے تو اللہ جلّ جلالہ اور یومِ آخرت کے ایمان پر اُس کا خاتمہ ہو اور اُس پر لازم ہے کہ جس معاملے کو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہو وہی معاملہ دوسروں کے ساتھ کرے اور جو شخص ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دل کی گہرائیوں سے کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے، اُس پر لازم ہے کہ مقدور بھر اُس کی اطاعت کرے اور اگر دوسرا شخص اُس کی امامت سے اختلاف کرے تو اُس دوسرے کی گردن اُڑا دو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے قریب ہوا اور اُن سے عرض کیا : ”میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہے؟“ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا : ”میں نے اپنے کانوں سے سنا اور اپنے دل میں اس کو یاد رکھا“ میں نے اُن سے کہا : ”یہ تمہارے عم زاد معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں جو ہم کو حکم دیتے ہیں کہ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے کھائیں اور ہم ایک دوسرے کو ناحق قتل کریں اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے : ”اے مسلمانو ! ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ، ہاں باہمی رضامندی سے تجارت مستثنیٰ ہے اور تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر رحیم ہے“ (سورہ نسا: 29)“ راوی نے کہا : پھر حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایک لمحہ خاموش رہے، پھر فرمایا : اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اُن کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں اُن کی نافرمانی کرو۔

امام مسلم نے اس حدیث کا دو اور سندوں سے ذکر کیا ہے۔ (1)

1. صحیح مسلم (اردو)، 2/610-612، رقم: 4754، 4755، انٹرنیشنل نمبر: 4776، 4777، 4778



## سود کا حکم اور امیر معاویہ کی رائے : ابن ماجہ کی ایک حدیث

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اپنی 'سنن' میں حدیث نقل کی ہے :

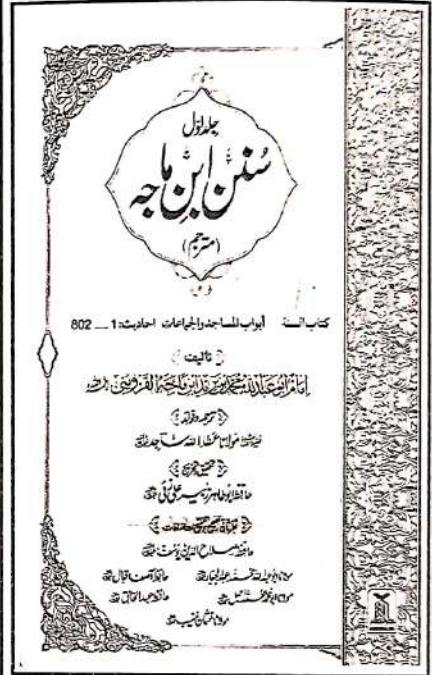
— کتاب السنۃ —

فلم تحدیث حدیث، فیما بینہما، نے والے پرستی کا بیان

۱۸- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی حضرت عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ نے جو (بیت عقبہ میں) انصار کے نمائندے تھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں روم کے علاقے میں جہاد کیا۔ (وہاں) انھوں نے دیکھا کہ لوگ سونے کی ڈلیوں کے بدلے دیناروں کا اور چاندی کی ڈلیوں کے بدلے درہموں کا لین دین کر رہے ہیں۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! تم تو سود کھا رہے ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ”سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر نہ اس میں زیادتی ہو نہ ادھار۔“ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوالولید! میرے خیال میں سود ہی ہے جس میں ادھار ہو۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان سناتا ہوں اور آپ مجھے اپنی رائے بتاتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ مجھے (اس جہاد سے) صحیح سلامت) واپس لے گیا تو میں اس علاقے میں نہیں رہوں گا جہاں مجھ پر آپ کی حکومت ہو۔ جب وہ جہاد سے واپس ہوئے تو (حضرت

۱۸- حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ غَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حُمَزَةَ: حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيَّ، الثَّقِيفِيَّ، صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزَا مَعَ مُعَاوِيَةَ أَرْضَ الرُّومِ. فَنَظَرُوا إِلَى النَّاسِ وَهُمْ يَتَبَايَعُونَ بِسَرِّ الذَّهَبِ بِالدَّنَانِيرِ، أَوْ بِسَرِّ الْفِصَّةِ بِالذَّرَاهِمِ. فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! يَحْكُمُ تَأْكُلُونَ الرِّبَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَبْتَاعُوا الذَّهَبَ بِالدَّهَبِ إِلَّا بِشَلٍّ بِشَلٍّ، لَا زِيَادَةَ بَيْنَهُمَا وَلَا نِظْرَةَ». فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: يَا أَبَا الْوَلِيدِ! لَا أَرَى الرِّبَا فِي هَذَا إِلَّا مَا كَانَ مِنْ نِظْرَةٍ، فَقَالَ عُبَادَةُ: أَخَذْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَحَدَّثَنِي عَنْ رَأْيِكَ! لَئِنْ أَخْرَجَنِي اللَّهُ لَا أَسَاجِدُكَ بِأَرْضٍ لَكَ عَلَيَّ يَمِينًا بِمِرَّةٍ. فَلَمَّا قُفِلَ لِحِجِّ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَقَدَمَكَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ؟ فَقَصَّرَ عَلَيْهِ الْفِصَّةَ، وَمَا قَالَ مِنْ مُسَاسَكْتِهِ. فَقَالَ: ارْجِعْ يَا أَبَا الْوَلِيدِ! إِلَى أَرْضِكَ، فَتَبَحَّ اللَّهُ أَرْضًا لَسْتُ فِيهَا وَأَمثالُكَ، وَكُتِبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ: لَا إِمْرَةَ لَكَ عَلَيْهِ وَاجْهَلِ النَّاسَ عَلَى مَا قَالَ، فَإِنَّهُ هُوَ الْأَمْرُ.

معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام جانے کے بجائے) مدینہ جا پہنچے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوالولید! آپ یہاں کیوں تشریف لے آئے؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان فرمایا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہنے کے بارے میں جو کچھ کہا تھا وہ بھی بیان فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوالولید! اپنے علاقے میں واپس چلے جائیے اللہ برا کرے اس علاقے کا جس میں آپ اور آپ جیسے افراد نہ ہوں۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کچھ بھیجا: عبادہ رضی اللہ عنہ پر آپ کی کوئی حکومت نہیں اور عبادہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا ہے لوگوں سے اسی کے مطابق عمل کرو۔ کیونکہ (شریعت کا) حکم یہی ہے۔



## ترجمہ

حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی حضرت عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ نے، جو (بیعتِ عقبہ میں) انصار کے نمائندے تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی معیت (ہمراہ) میں روم کے علاقے میں جہاد کیا۔ (وہاں) انہوں نے دیکھا کہ لوگ سونے کی ڈلیوں کے بدلے دیناروں کا اور چاندی کی ڈلیوں کے بدلے درہم کا لین دین کر رہے ہیں۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”لوگوں! تم تو سود کھا رہے ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ”سونے کو سونے کے بدلے پچو مگر برابر برابر، نہ اُس سے زیادتی ہو نہ اُدھار۔“ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ابو الولید! میرے خیال میں سود وہی ہے جس میں اُدھار ہو،“ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں آپ کو اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان سناتا ہوں اور آپ مجھے اپنی رائے بتاتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ مجھے (اس جہاد سے صحیح سلامت) واپس لے گیا تو میں اس علاقے میں نہیں رہوں گا جہاں مجھ پر آپ کی حکومت ہو،“ جب وہ جہاد سے واپس ہوئے تو (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام جانے کے بجائے) مدینہ جا پہنچے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ابو الولید! آپ یہاں کیوں تشریف لے آئے؟“ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان فرمایا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہنے کے بارے میں جو کچھ کہا تھا، وہ بھی بیان فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ابو الولید! اپنے علاقے میں واپس چلے جاؤ، اللہ برا کرے اُس علاقے کا، جس میں آپ اور آپ جیسے افراد نہ ہوں،“ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا: عبادہ رضی اللہ عنہ پر آپ کی کوئی حکومت نہیں اور عبادہ نے جو کچھ کہا ہے، لوگوں سے اُسی کے مطابق عمل کراؤ کیوں کہ (شریعت کا) حکم یہی ہے۔

کتاب کے محقق شیخ زبیر علی زئی نے اس حدیث کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔<sup>(1)</sup>

1. ابن ماجہ (اردو)، 1/85-86، رقم: 18، انٹرنیشنل نمبر: 18



## صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم عبادہ بن صامت کا قول

### شرح معانی الآثار - طحاوی شریف

امام جعفر احمد بن محمد ازدی مصری الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی سن 321 ہجری میں نقل کرتے ہیں:

<p>جلد ۵</p> <p>۱۰۳۵</p> <p>طحاوی شریف (مصر)</p> <p>ہَذَا وَكَذَلِكَ رَوَى فِي ذَلِكَ، وَفِي السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِ عِبَادَةِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ، مَا أَتَى.</p> <p>۵۶۷۲: حضرت ابو تمیم جیشانی سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک ہار جس میں سونا، زبرجد، جواہرات اور یاقوت جڑا ہوا تھا، چھ سو (600) دینار کے بدلے خریدا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے یا انہوں نے نماز ظہر ادا کی تو حضرت عبادہ بن صامت نے کھڑے ہو کر فرمایا سنو! معاویہ نے سود کے طور پر سودا کیا اور اسے کھایا سنو! وہ حلق تک جہنم میں ہو گا۔ یہ ممکن ہے کہ اُس ہار میں جڑا ہوا سونا چھ سو (600) دینار سے زیادہ ہو جس کے بدلے اُس کو خریدا گیا، تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے یہ کلام فرمایا اور یہ بھی ممکن ہے اُسے ادھار کے طور پر خریدا گیا ہو اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے۔</p>	<p>جلد ۵</p> <p>۱۰۳۴</p> <p>طحاوی شریف (مصر)</p> <p>حضرت عبادہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا طرز عمل:</p> <p>۵۶۷۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَبِيحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبْرَةَ السَّكَنِيِّ، عَنْ أَبِي قَبِيصٍ الْخَمَشَانِيِّ، قَالَ: اشْتَرَى مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ قِلَادَةً، فِيهَا يَتْرُ، وَزَبَرْجَدٌ، وَكُلُّهُ، وَبَقُولُتٍ بِسَبْعِينَ دِينَارًا. فَقَامَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، حِينَ مَلَأَ مُعَاوِيَةُ الْمِسْرَ، أَوْ رَمَحَ صَلَى الظُّهْرِ، فَقَالَ: أَلَا إِنَّ مُعَاوِيَةَ، يَشْتَرِي الْإِنَاءَ وَالْأَكْلَةَ، أَلَا إِنَّهُ فِي النَّارِ إِلَى خَلْقِهِ. فَقَدْ يَحْذَرُ أَنْ تَكُونَ لَكَ الْقِلَادَةُ، كَانَ فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ أَكْثَرُ، وَمِمَّا اشْتَرَيْتَ بِهِ، فَكَانَ مِنْ عِبَادَةِ مَا كَانَ لِيْلِكَ. وَيَحْذَرُ أَنْ تَكُونَ بَيْعَتْ بِسَبْعِينَ، فَإِنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِذَلِكَ</p>	<p>شرح معانی الآثار</p> <p>طحاوی شریف</p> <p>جلد ۵</p> <p>۱۰۳۵</p> <p>طحاوی شریف (مصر)</p>
---	---	--

### ترجمہ

حضرت ابو تمیم جیشانی سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک ہار جس میں سونا، زبرجد، جواہرات اور یاقوت جڑا ہوا تھا، چھ سو (600) دینار کے بدلے خریدا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے یا انہوں نے نماز ظہر ادا کی تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ”سنو! معاویہ رضی اللہ عنہ نے سود کے طور پر سودا کیا اور اُسے کھایا، سنو! وہ حلق تک جہنم میں ہوگا۔“ یہ ممکن ہے کہ اُس ہار میں جڑا ہوا سونا چھ سو (600) دینار سے زیادہ ہو جس کے بدلے اُس کو خریدا گیا، تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے یہ کلام فرمایا اور یہ بھی ممکن ہے اُسے ادھار کے طور پر خریدا گیا ہو اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے۔<sup>(۱)</sup>

1. شرح معانی الآثار المعروف طحاوی شریف، 3/1044-1045، رقم: 5672

## شراب اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ : ”مسند احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ“ کی صحیح حدیث

### مسند احمد کی ”شراب“ کے متعلق ایک صحیح روایت

أبي، ثم قال: ما شربته منذ حرّمه رسول الله ﷺ. ثم قال معاوية: كنت أجمل شباب قريش، وأجوده ثغراً، وما شيء كنت أجده له لذة كما كنت أجده وأنا شاب غير اللبن، أو إنسان حسن الحديث يحدثني<sup>(١)</sup>.

٢٢٩٤٢- حدثنا أبو نعيم، حدثنا بشير بن المهاجر، حدثني عبد الله بن بريدة

عن أبيه، قال: كنت جالساً عند النبي ﷺ إذ جاءه رجل يقال له: ماعز بن مالك، فقال: يا نبي الله، إني قد زنيْتُ، وأنا أريدُ

(١) إسناده قوي، حسين - وهو ابن واقد المروزي - روى له أصحاب السنن، وحديثه في مسلم متابعاً وفي البخاري تعليقاً، وهو صدوق لا بأس به، وباقي رجال الإسناد ثقات رجال الصحيح.

وأخرجه ابن عساکر في «تاريخ دمشق» في ترجمة عبد الله بن بريدة ص ٤١٧ من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن أبيه، بهذا الإسناد.

وأخرجه ابن أبي شيبة ٩٤/١١-٩٥ عن زيد بن الحباب، به. ولفظه: دخلت أنا وأبي على معاوية، فأجلس أبي على السرير، وأتي بالطعام فأطعمنا، وأتي بشراب فشرب، فقال معاوية: ما شيء كنت أستلذه وأنا شاب فأخذه اليوم إلا اللبن، فإني أخذه كما كنت أخذه قبل اليوم، والحديث الحسن.

وأخرجه ابن عساکر ص ٤١٧ من طريق علي بن الحسين بن واقد، عن أبيه، به، بلفظ: دخلت مع أبي على معاوية.

وقوله: «ثم قال: ما شربته منذ حرّمه رسول الله ﷺ» أي: معاوية بن أبي سفيان، ولعله قال ذلك لما رأى من الكراهة والإنكار في وجه بريدة، لظنه أنه شرابٌ مُحَرَّم، والله أعلم.

٢٢٩٤١- حدثنا زيد بن الحباب، حدثني حسين، حدثنا عبد الله بن بريدة، قال:

دخلت أنا وأبي على معاوية، فأجلسنا على الفرش، ثم أتينا بالطعام، فأكلنا، ثم أتينا بالشراب، فشرب معاوية، ثم ناول

مُسْنَدُ  
الإمام أحمد بن حنبل  
(١٦٤-٢٤١ م)

حَقَّقَ هَذِهِ الْجُزْءَ وَخَرَّجَ أَخْرَاجَهُ وَصَحَّفَهُ عَلَيْهِ

شُعَيْبُ الأَرْنَؤُوطُ عَادِلٌ مُرَشِّدٌ  
جَمَالُ عَبْدِ اللطيفِ سَعِيدٌ اللّٰحِقَامُ

لَا تُزَالُ السَّامِعَاتُ لِلدُّنُو

مُؤَسَّسَةُ الرِّسَالَةِ



شیخ شعیب ارنؤوط محقق کتاب مسند احمد بن حنبل، اس حدیث کے ضمن میں نقل کرتے ہیں:

”اس کی اسناد قوی ہیں، اس کے راوی حسین، وہ ابن واقد المروزی ہیں جن سے اصحاب سنن نے روایت لی ہے اور مسلم میں اُن کی حدیث کی متابعت کی ہے اور بخاری میں تعلیق کی ہے اور وہ سچے ہیں کوئی ہرج کی بات نہیں اور اس روایت کے باقی رجال ثقہ ہیں۔“ (1)

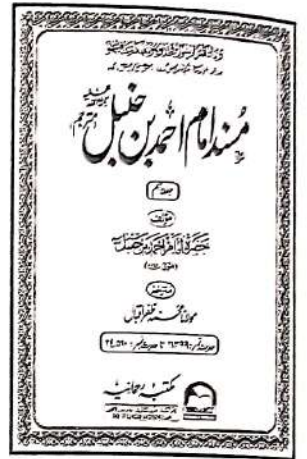
مسند امام احمد بن حنبل بریلو مترجم

۲۶۳

مُسْتَدْرَاکُ الْاِقْتَاد

(۲۳۳۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي مُسَبِّحٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَآبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَجَلَسَنَا عَلَى الْفُرْشِ ثُمَّ أَيْنَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ أَيْنَا بِالشَّرَابِ فَشَرِبَ مُعَاوِيَةُ ثُمَّ نَاولَ آبِي ثُمَّ قَالَ مَا شَرِبْتُمْ مِنْ حَرَمِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَاوِيَةُ كُنْتُ أَجْمَلُ شَبَابِ فُرَيْشٍ وَأَجْوَدُهُ نَعْرًا وَمَا شَيْءٌ كُنْتُ أَجْدُّ لَهُ لَذَّةً كَمَا كُنْتُ أَجْدُّهُ وَأَنَا شَابٌّ غَيْرُ اللَّيْسِ أَوْ إِنْسَانٍ حَسَنٍ الْحَدِيثُ بِحَدَّثَنِي

(۲۳۳۲۹) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے ہمیں بستر پر بٹھایا، پھر کھانا پیش کیا جو ہم نے کھایا، پھر پینے کے لئے (نبید) شراب لائی گئی جسے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا، پھر میرے والد کو اس کا برتن پکڑا دیا تو وہ کہنے لگے کہ جب سے نبی ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے میں نے اسے نہیں پیا، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں قریش کا خوب صورت ترین نوجوان تھا اور سب سے زیادہ عمدہ دانتوں والا تھا مجھے دودھ یا اچھی باتیں کرنے والے انسانوں کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی۔



### ترجمہ

عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے ہمیں بستر پر بٹھایا، پھر کھانا پیش کیا جو ہم نے کھایا، پھر پینے کے لئے (نبید) شراب لائی گئی جسے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا، پھر میرے والد کو اس کا برتن پکڑا دیا تو وہ کہنے لگے کہ جب سے نبی ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے میں نے اسے نہیں پیا، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں قریش کا خوب صورت ترین نوجوان تھا اور سب سے زیادہ عمدہ دانتوں والا تھا، مجھے دودھ یا اچھی باتیں کرنے والے انسانوں کے علاوہ اس (نبید) سے بڑھ کر کسی چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی۔ (2)

1. مسند احمد بن حنبل (عربی)، 38/25-26، رقم: 22941، انٹرنیشنل نمبر: 22991

2. مسند احمد بن حنبل (اردو)، 10/663، رقم: 23329، انٹرنیشنل نمبر: 22991



امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



الاصطبل فی تبيين الصحاح (جلد ۳) ۴۰۳

۵۱۳۸ عبد الرحمن بن سهل انصاری

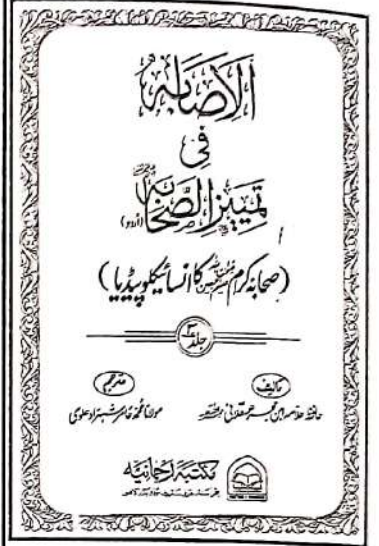
بقول امام بخاری: صحابی ہیں۔ ان سے محمد بن کعب قرظی روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے دور عثمانی میں ان سے سماع کیا۔ ابن ابی حاتم، ابن مہبان، اور ابن السکن کا یہی قول ہے، حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں، ابن قانع اور ابن مندہ نے بطریق ابن اسحاق عن بریدہ بن سفیان عن محمد بن کعب قرظی روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں عبد الرحمن بن سهل انصاری نے جنگ میں حصہ لیا اور امیر شام معاویہ رضی اللہ عنہ سے، ان کے پاس سے شراب کے شعلہ نذرے، انہوں نے جھٹ سے اپنا نیزہ لے کر ان مشکوں کو چھیدنا شروع کر دیا۔ لڑکے ان سے لڑنے لگے، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تک ان کی شکایت جا پہنچی۔ آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو یہ بوزخا آدمی جو اپنی عقل کھو چکا ہے، جب انہیں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بات کی اطلاع ملی تو فرماتے لگے: ”اللہ کی قسم! ایسی بات ہرگز نہیں۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیٹوں میں اور مشیزوں میں شراب بھرنے سے منع کرتے تھے۔“

الرحم والتعديل ۱۲۴۳/۵، الصحابه ۲۵۶/۳

الاصطبل فی تبيين الصحاح (جلد ۳) ۴۰۴

میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں اگر میں زندہ رہا تو وہ بات امیر معاویہ میں دیکھ کر مروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ دیر کا ہونا ضروری ہے یا میں اس سے پہلے مرجاؤں گا۔“ یاد رہے اس کی سند میں یزید بن سفیان کی وجہ سے ضعف ہے۔

استيعاب ۳۷۹/۲



حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عبد الرحمن بن سهل انصاری رضی اللہ عنہ جہاد کے واسطے گئے اُس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام کے حاکم تھے، اسی اثناء میں عبد الرحمن کے سامنے سے (ایک تاجر کے) کچھ اونٹ شراب کی مشکیں لادے ہوئے نکلے، عبد الرحمن (اُن کو دیکھ کر) کھڑے ہو گئے اور اُن مشکوں کو اپنے نیزے سے چاک کرنا شروع کیا (تاجر کے) غلاموں نے عبد الرحمن سے مزاحمت کی (اسی اثناء میں) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی تو انہوں نے (تاجر کے غلاموں سے) کہا کہ ”اُن سے درگزر کرو، بڑھاپے کے باعث اُن کی عقل جاتی رہی ہے۔“ عبد الرحمن نے (یہ سن کر) کہا ”اللہ کی قسم! میری عقل نہیں گئی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا ہے کہ شراب کو ہم اپنے شکم میں یا پانی کے ظروف میں داخل کریں۔“ (۱)

عبد الرحمن بن سهل انصاری رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ غزوہ بدر، احد اور خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔

496

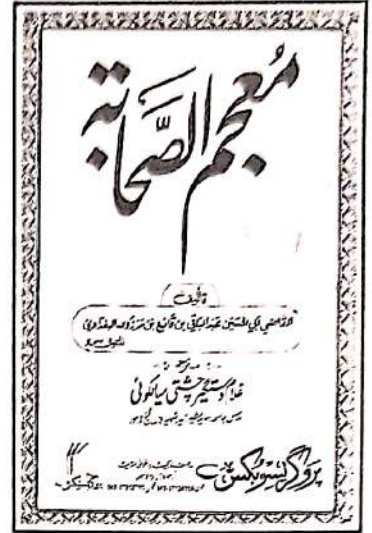
معجم الصحابة

## عبد الرحمن بن سهل الأنصاري حضرت عبد الرحمن بن سهل الأنصاري رضی اللہ عنہ

حضرت محمد بن کعب القرظی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن سهل نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جہاد کیا اس حالت میں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام کے امیر تھے۔ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ شراب کی مشکوں کے پائے سے گزرے جس کو اٹھایا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر کھڑے ہوئے۔ ہر مشک کے پاس اس کو پھاڑ دیا اور فرمایا ہم حضور ﷺ نے منع فرمایا ہم اپنے گھروں میں شراب کے پائے لے کر جائیں۔

977- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَزِينِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُثَنَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِمْلَاقٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ، قَالَ: غَزَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ، وَمُعَاوِيَةَ أَمِيرًا عَلَى الشَّامِ، فَمَرَّ بِرَوَاثَا تَحْمِلُ نَحْلًا، فَقَامَ بِرُفُوهِ إِلَى كُلِّ رَاوِيَةٍ فَبَقَرَهَا، وَقَالَ: تَبَاكَتَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُدْخِلَهُ بُيُوتَنَا وَأَسْقَيْنَتَنَا.

① انظر الإصابة ترجمه رقم: 5140



قاضی ابو الحسین عبد الباقی بن قانع بن مرزوفہ بغدادی (متوفی سن 351 ہجری) اپنی کتاب ”معجم الصحابة“ میں لکھتے ہیں۔

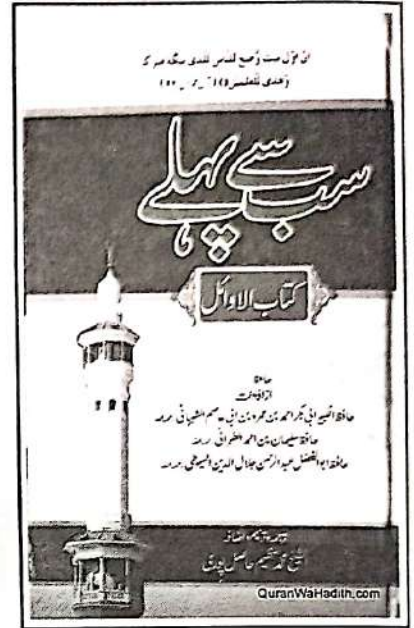
”حضرت محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن سهل نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جہاد کیا اس حالت میں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام کے امیر تھے۔ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ شراب کی مشکوں کے پاس سے گزرے جس کو اٹھایا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر کھڑے ہوئے، ہر مشک کے پاس جا کر اس کو پھاڑ دیا اور فرمایا ہم کو حضور ﷺ نے منع فرمایا ہم اپنے گھروں میں شراب کے پائے لے کر جائیں۔“ (1)

1. قاضی عبد الباقی بغدادی فی معجم الصحابة (اردو)، صفحہ: 496



## نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو بدلا گیا

سنت کو تبدیل کرنے والا شخص بنو اُمیہ سے ہوگا: صحیح حدیث



172/.....

**سب سے پہلے سنت نبوی کو تبدیل کرنے والا شخص**

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے:

((أَوَّلُ مَنْ يُغَيِّرُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ))

”سب سے پہلا شخص جو میری سنت میں تبدیلی کرے گا بنی امیہ کا آدمی ہو گا۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے ”پہلا شخص جو میری سنت کو بدل دے گا اُس کا تعلق بنو اُمیہ سے

ہوگا۔“ (1)

سلسلہ الاحادیث الصحیحة جلد ۵

409

نئے، علامات قیامت اور حشر

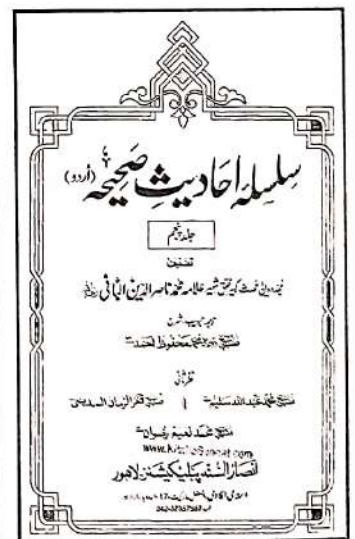
سلسلہ خلافت میں نبوی سنت کو بدلنے والا پہلا شخص

(۳۷۱۹)۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ لِيَزِيدُ بْنُ سَيِّدَانَا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَّلُ مَنْ يُغَيِّرُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ)) (الصحيحه: ۱۷۴۹)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابوسفیان سے کہا: میں نے ابی سفیان: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”سب سے پہلے میری سنت کو بدلنے والا فرد بنو امیہ میں سے ہوگا۔“

نخریح: آخر جہ ابن ابی عاصم فی ”الاولائل“ ۲/۷

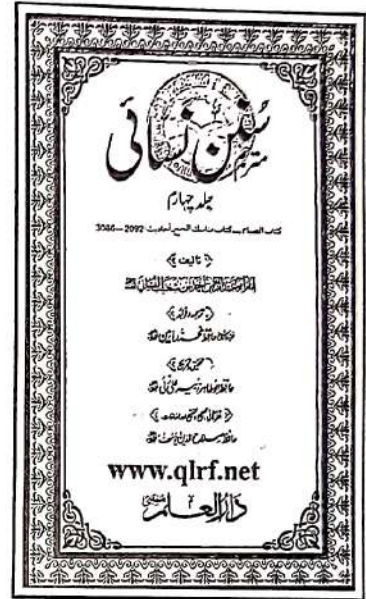
شرح: امام البانی رضی اللہ عنہ نے کہا: ممکن ہے کہ اس حدیث سے مراد اختیاری خلافت کو ختم کر کے اس کو موروثی بنادینا ہو۔ واللہ اعلم۔ (صحیحہ: ۱۷۴۹)



اسی حدیث کو ”سلسلۃ الصحیحہ“ میں نقل کرنے کے بعد اس کے ضمن میں مشہور محدث شیخ ناصر الدین البانی لکھتے ہیں: ”اس حدیث میں سنت کو تبدیل کر دینے سے مراد خلیفہ سے انتخاب کے طریقے کو بدل کر اُسے وراثت بنا دینا ہے۔“ (1)

## حج میں تلبیہ پر پابندی اور بغضِ علی رضی اللہ عنہ

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ”سنن“ میں نقل کیا ہے:



۲۴- کتاب مناسک الحج  
۳۰۰۹- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْجَنْهَالِيِّ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعْرَفَاتٍ فَقَالَ: مَا لِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّونَ؟ قُلْتُ: يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ، فَمَخَّرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ فَقَالَ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بَغْضِ عَلِيٍّ.

۳۰۰۹- حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ عرقات میں تھا۔ وہ فرماتے گئے: کیا وجہ ہے کہ میں لوگوں کو لبیک پکارتے نہیں سنتا؟ میں نے کہا: وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ڈرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے خیمے سے نکلے اور بلند آواز سے پکارا: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ۔ تعجب ہے کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی سنت چھوڑ دی ہے۔

۳۰۰۹- [استادہ حسن] و مولفہ الکبریٰ، ح: ۳۹۹۳.



1. سلسلۃ الصحیحہ (اردو)، 5/409، رقم: 3719



The Mawāqit 607

Chapter 197. The Talbiyah At 'Arafāt

3009. It was narrated that Sa'eed bin Jubair said: "I was with Ibn 'Abbās in 'Arafāt and he said: 'Why do I not hear the people reciting Talbiyah?' I said: 'They are afraid of Mu'āwiyah.' So Ibn 'Abbās went out of his tent and said: "Labbaik Allāhumma labbaik, labbaik! They are only forsaking the Sunnah out of hatred for 'Alī.'" (Hasan)

المواقیت (المعجم ۱۹۷) - التَّلْبِيَّةُ بِعَرَفَةَ (التحفة ۱۹۷)

۳۰۰۹ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ: مَا لِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يُتْلُونَ؟ قُلْتُ: يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ، فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ

سُنَنِ النَّسَائِي

English Translation of

Sunan An-Nasâ'i

Volume 3

Compiled by: Imam Hâfiz Abû Abdur Rahmân Ahmad bin Shu'âib bin 'Alî An-Nasâ'i

Authentic, edited & referenced by: Hâfiz Abû Tâhir Zubair 'Alî Zayl

Translated by: Nâsiruddin al-Khatîb (Canada)

Edited by: Hudâ Khattâb (Canada)

Final review by: Abû Khayr (USA)

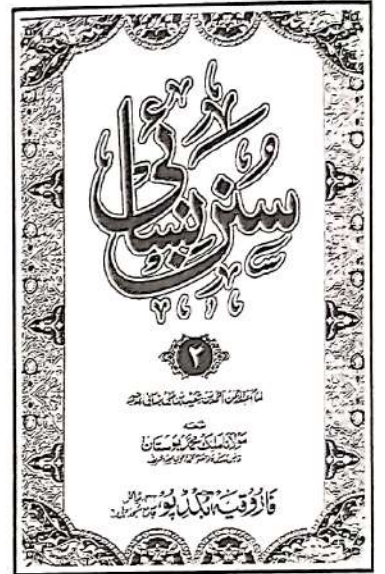
DARUSSALAM

سنن نسائي، جلد دوم 395

التَّلْبِيَّةُ بِعَرَفَةَ (عرفات میں تلبیہ کہنا)

2955 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَا لِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يُتْلُونَ قُلْتُ يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بَغْضِ عَلِيٍّ

حضرت منہال بن عمرو نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت نقل کی ہے کہ مقام عرفات میں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ آپ نے پوچھا کیا وجہ ہے میں لوگوں کو تلبیہ کہتے ہوئے نہیں سنتا۔ میں نے جواب دیا: وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ڈرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے خیمے سے نکلے۔ کہا: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ۔ بے شک ان لوگوں نے سنت کو محض حضرت علی کے ساتھ بغض کی وجہ سے ترک کر دیا ہے۔



ترجمہ

حضرت منہال بن عمرو نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت نقل کی ہے کہ مقام عرفات میں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ آپ نے پوچھا کیا وجہ ہے میں لوگوں کو تلبیہ کہتے ہوئے نہیں سنتا؟ میں نے جواب دیا: وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ڈرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے خیمے سے نکلے، کہا: ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ“ بیشک ان لوگوں نے سنت کو محض حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے ترک کر دیا ہے۔<sup>(۱)</sup>

شیخ زبیر علی زئی<sup>(۲)</sup> نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔<sup>(۳)</sup>

1. سنن نسائی (اردو)، 2/395-396، رقم: 2955، انٹرنیشنل نمبر: 3009

2. سنن نسائی (اردو)، 4/628، رقم: 3009

3. سنن نسائی (English)، 3/607، رقم: 3009

« صحیح من الصنف »

صَحِيحُ سَيِّدِ النَّسَائِي

تأليف  
ميرزا محمد تقي الدين الرازي

الجلد الثاني

مكتبة المعارف للشيخ والشيخ  
لما جلتا سنة وبعثت الرازي الرازي  
الديناني

عَنْ ابْنِ عُمَرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ ، وَأَنَا مَعَ ،  
هَذَا ؟ فَخَرَجَ إِلَيَّ الْحَجَّاجُ ، وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ  
لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ۱۲ قَالَ : الرَّوَاحُ ، إِنْ  
هَذِهِ السَّاعَةُ ۱۲ فَقَالَ لَهُ : نَعَمْ ، فَقَالَ :  
إِلَيْكَ ، فَاَتَتَرَهُ حَتَّى خَرَجَ ، فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ  
ثُرَيْدٍ أَنْ تُصِيبَ السَّنَةُ ، فَاَقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ  
ابْنَ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذَلِكَ مِنْهُ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ

- صحیح : خ ( ۱۶۶۰ ) .

۱۹۷- التَّلِيَّةُ بِعَرَفَةَ

۳۰۰۶- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ ،  
فَقَالَ : مَا لِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يَلْبُونَ ؟ قُلْتُ : يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ ، فَخَرَجَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ ، فَقَالَ : لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ لَيْتَكَ ! فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا  
السَّنَةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ .

- صحیح الإسناد .

۱۹۸- الْخُطْبَةُ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

۳۰۰۷- عَنْ تَيْيِظٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى جَمَلٍ  
أَحْمَرَ بِعَرَفَةَ ، قَبْلَ الصَّلَاةِ .

- صحیح : « صحیح أبي داود » ( ۱۶۷۳ ) .

۳۴۳

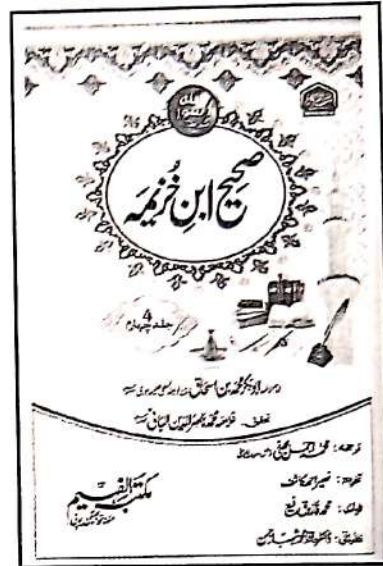
علامہ البانی کی ”صحیح سنن نسائی“ میں ہے کہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ میدانِ عرفات میں تھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: ”کیا بات ہے، لوگوں کے تلبیہ کہنے کی آواز نہیں آرہی ہے؟“ میں نے کہا: ”لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ڈر رہے ہیں“، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے خیمے سے نکلے اور ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ“ کہا، اور کہا کہ اُن لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بُغْض کی وجہ سے سنت کو ترک کر دیا ہے۔

یہ سند ”صحیح“ ہے۔ (۱)



## صحیح ابن خُزیمہ کی ایک صحیح حدیث

امام ابو بکر محمد بن اسحاق خُرمیہ نیشابوری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 311 ہجری اپنی ”صحیح“ میں نقل کرتے ہیں :



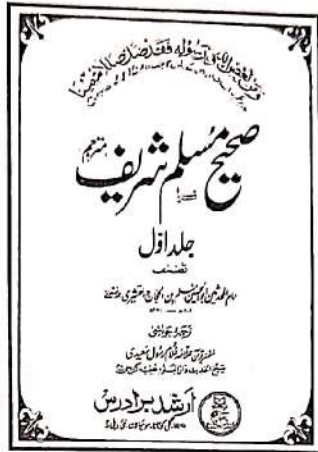
ترجمہ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم عرفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، تو انہوں نے مجھے کہا: ”اے سعید! کیا وجہ ہے کہ مجھے لوگوں کے تلبیہ پکارنے کی آواز نہیں آ رہی؟“ میں نے عرض کیا: ”وہ حضرت معاویہ سے ڈرتے ہیں۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے خیمے سے نکلے اور کہنے لگے: ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ“، ”اے اللہ! میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں“، اُن لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دشمنی کی وجہ سے تلبیہ کی سنت کو چھوڑ دیا ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ احادیث کہ آپ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے تھے، اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ عرفات میں تلبیہ پکارتے تھے۔

شیخ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔<sup>(۱)</sup>

## صحیح مسلم کی حدیث : علی رضی اللہ عنہ سے بغض منافق کی پہچان ہے

ابو الحسین امام مسلم اپنی 'صحیح' میں کتاب الایمان میں حدیث نقل کرتے ہیں :



۱- کتاب الایمان

۱۱۰

صحیح مسلم (اول)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔

۲۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَرَكِيعٌ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ الْفُطُوحُ كَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زُرِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدَ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ أَلَّا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔ (۱)

۱. صحیح مسلم (اردو)، 1/110، رقم: 237، انٹرنیشنل نمبر: 240



## گورنر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مروان ملعون اور عید کا خطبہ نماز سے پہلے: صحیح بخاری کی ایک حدیث

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ”کتاب العیدین“ میں باب: 608 میں ”امام کا بغیر منبر کے عید گاہ کی طرف جانا (یعنی بغیر منبر کے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا)“ میں حدیث نقل کرتے ہیں:

بخاری شریف (ترمذی جلد اول)	۳۰۸	کتاب العیدین
<p>۹۰۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى قَائِلًا شَيْءٌ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيُعْطُهُمْ وَيُؤْصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قِطْعَةً أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يَصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِي فَجَبَذَنِي فَأَرْتَفَعَ فَنُصِرْتُ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ غَيَّرْتُمْ وَاللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعَلَّمْتُ فَقُلْتُ مَا تَعَلَّمْتُ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْنَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ</p>	<p>(906) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ (مدینہ طیبہ) میں ایک مشہور جگہ عید گاہ در مسجد نبوی کے دروازہ کے درمیان ایک ہزار گز کا فاصلہ ہے) پہلے جس چیز سے ابتدا کرتے وہ نماز تھی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے ان کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی اپنی صفوں میں بیٹھتے ہوئے سوتے تھے۔ آپ ان کو وعظ و نصیحت فرماتے (غیر کے حق میں) ان کو وصیت فرماتے اور ان کو (حلال و حرام) کا حکم دیتے، اگر الگ الگ لشکر بھیجتا چاہتے تو اس لشکر کو الگ کر لیتے اور ان کو جو حکم دینا چاہتے حکم دیتے، پھر (مدینہ شریف) واپس لوٹ آتے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کا کہنا ہے کہ لوگ ہمیشہ اس طریقہ پر رہے۔ یہاں تک کہ میں مروان بن حکم کے ساتھ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن نکلا اور وہ اس وقت مدینہ کے گورنر تھے۔ جب ہم عید گاہ آئے تو اچانک دیکھتے ہیں کہ منبر رکھا ہوا ہے جس کو کثیر بن صلت نے بنوایا تھا اور جب مروان بن حکم یہ ارادہ کر رہا تھا کہ وہ منبر پر (خطبہ کیلئے) نماز عید پڑھنے سے قبل چڑھے تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اور اس نے مجھے کھینچا (اسی حالت میں) وہ منبر پر چڑھ گیا اور نماز عید پڑھنے سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اس سے کہا تم نے (سنت رسول اللہ ﷺ) کو تبدیل کر دیا ہے۔ مروان بن حکم نے کہا اے ابو سعید جو تم جانتے ہو وہ گزر چکا ہے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ مروان بن حکم نے کہا نماز عید کے بعد لوگ ہمارا خطبہ سننے کے لیے نہیں بیٹھتے تو میں نے خطبہ کو نماز عید سے پہلے کر دیا۔</p>	



## ترجمہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی کریم ﷺ 'عید الفطر' اور 'عید الاضحی' کے دن عید گاہ (مدینہ طیبہ میں ایک مشہور جگہ عید گاہ اور مسجد نبوی کے دروازے کے درمیان ایک ہزار گز کا فاصلہ ہے) میں پہلے جس چیز سے ابتداء کرتے وہ نماز تھی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے اُن کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی اپنی منوں میں بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ آپ ﷺ اُن کو وعظ و نصیحت فرماتے (غیر کے حق میں) اُن کو وصیت فرماتے اور اُن کو (حلال و حرام) کا حکم دیتے۔ اگر الگ-الگ لشکر بھیجنا چاہتے تو اُس لشکر کو الگ کر لیتے اور اُن کو جو حکم دینا چاہتے حکم دیتے، پھر (مدینہ شریف) واپس لوٹ آتے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ لوگ ہمیشہ اس طریقے پر رہے یہاں تک کہ میں مروان بن حکم کے ساتھ 'عید الاضحی' یا 'عید الفطر' کے دن نکلا اور وہ اُس وقت مدینہ کے (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) کے مقرر کیے ہوئے) گورنر تھے۔ جب ہم عید گاہ آئے تو اچانک دیکھتے ہیں کہ منبر رکھا ہوا ہے جس کو کثیر بن صلت نے بنوایا تھا اور جب مروان بن حکم یہ ارادہ کر رہا تھا کہ وہ منبر پر (خطبہ کے لیے) نماز عید پڑھنے سے قبل چڑھے تو میں نے اُس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اور اُس نے مجھے کھینچا (اس حالت میں) وہ منبر پر چڑھ گیا اور نماز عید پڑھنے سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اُس سے کہا: ”تم نے (سنتِ رسول ﷺ) کو تبدیل کر دیا ہے۔“ مروان بن حکم نے کہا، ”اے ابو سعید جو تم جانتے ہو وہ گزر چکا ہے۔ میں نے کہا: ”اللہ ﷻ کی قسم! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اُس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔“ مروان بن حکم نے کہا: ”نماز عید کے بعد لوگ ہمارا خطبہ کو سننے کے لیے نہیں بیٹھتے تو میں نے خطبے کو نماز عید سے پہلے کر دیا۔“ (1)

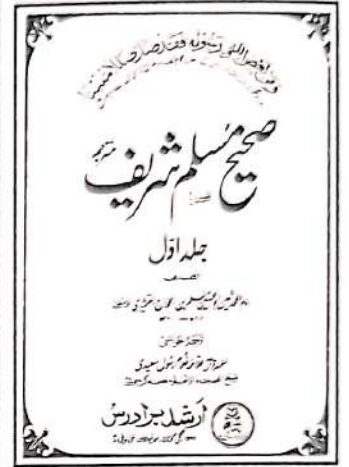
1. صحیح بخاری (اردو)، 1/407-408، رقم: 906، انٹرنیشنل نمبر: 956



## صحیح مسلم کی ایک حدیث

امام مسلم رحمہ اللہ نے ”کتاب الایمان“ میں باب : 20 ”برائی سے روکنا ایمان کی علامت ہے اور ایمان میں زیادتی اور کمی ہوتی ہے“ میں حدیث نقل کرتے ہیں :

صحیح مسلم (اول)	۹۶	۱- کتاب الایمان
<p>۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَجَّعَ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا كُثَيْبٌ كَلَاهُ عَنْ قَبِيْرِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ وَ هَذَا حَدِيثٌ أَيْسَرُ فَكُلُّهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ ابْدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْيَوْمِ الْيَوْمِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرُوانُ فَقَامَ الْيَوْمَ جُلُوسًا فَقَالَ الصَّلَاةُ قِيلَ الْخُطْبَةُ فَقَالَ قَدْ تَرَكْتُ مَا هَذَا لَكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَنَا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَوًّا فَلْيَبْعِرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسْلَمْ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَلْبِسْهُ وَ ذَلِكَ أضعفُ الْإِيمَانِ. (ابن ماجه ۱۲۷۵-۱۳۰۴) (ترمذی ۲۱۷۲) (مشکوٰۃ ۵۰۲۳-۵۰۲۴)</p>	<p>حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن نماز سے پہلے جس شخص نے سب سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا وہ مروان تھا ایک شخص نے مروان کو ٹوکا اور کہا کہ نماز خطبہ سے پہلے ہوتی ہے مروان نے جواب دیا کہ وہ دستور اب متروک ہو چکا ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا اس شخص پر شریعت کا جو حق تھا وہ اس نے ادا کر دیا میں نے خود رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص خلاف شریعت کام دیکھے تو اپنے ہاتھوں سے اس کی اصلاح کرے اور اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اس کا رد کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے اس کو برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔</p>	

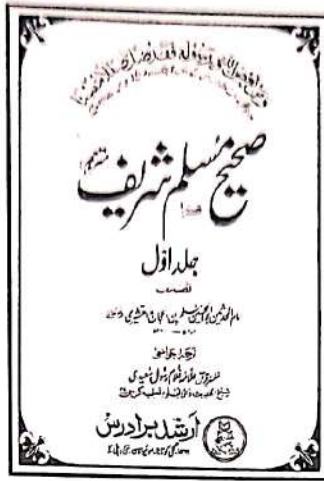


حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن نماز سے پہلے جس شخص نے سب سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا وہ مروان تھا، ایک شخص نے مروان کو ٹوکا اور کہا؛ ”نماز، خطبے سے پہلے ہوتی ہے“، مروان نے جواب دیا کہ ”وہ دستور اب متروک ہو چکا ہے۔“ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اس شخص پر شریعت کا جو حق تھا وہ اس نے ادا کر دیا۔“ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص خلاف شریعت کام دیکھے تو اپنے ہاتھوں سے اس کی اصلاح کرے اور اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اس کا رد کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے اس کو برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔“

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ایک اور سند سے ذکر کیا ہے۔<sup>(۱)</sup>

1. صحیح مسلم (اردو)، 1/96، رقم: 175، انٹرنیشنل نمبر: 177

## صحیح مسلم کی ایک اور حدیث



۸۔ کتاب صلوٰۃ العید

۶۲۲

صحیح مسلم (اول)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو تشریف لے جاتے نماز سے ابتداء کرتے، نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف جاتے درآں حالیکہ لوگ عید گاہ میں بیٹھے ہوئے ہوتے اگر آپ کو کہیں لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کا لوگوں سے ذکر کرتے اگر کوئی اور کام ہوتا تو اس کا حکم دیتے اور فرماتے صدقہ کرنا صدقہ کرنا صدقہ کرنا اور تین زیادہ صدقہ دیتی تھیں پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔ عید کا یہی معمول رہا حتیٰ کہ مروان بن حکم کا دور آ گیا۔ میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے عید گاہ میں پہنچا وہاں کثیر بن الصلت کا بنایا ہوا اینٹوں اور مٹی کا منبر تھا، اچانک مروان مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا وہ مجھے منبر کی طرف گھسیٹ رہا تھا اور میں اسے نماز کی طرف بلا رہا تھا جب میں نے اس کا اصرار دیکھا تو کہا نماز کے ساتھ ابتداء کہاں مٹی؟ مروان نے کہا: اے ابوسعید؟ جس طریقہ کا تمہیں علم ہے وہ اب متروک ہو چکا ہے، میں نے کہا ہرگز نہیں! قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم اس سے بہتر طریقہ اختیار نہیں کر سکتے جس کا مجھے علم ہے، حضرت ابوسعید تین بار یہ بات کہہ کر چلے گئے۔

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا سَمِعَ بِلُ بِنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَبِيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ قَائِدًا بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّى صَلَوَتَهُ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مَضَلَّتِهِمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ يَبْعَثُ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ يَغَيِّرُ ذَلِكَ أَمْرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا وَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرَوَانَ بْنِ الْحَكِيمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرَوَانَ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُسَلَّى وَإِذَا كَيْسَرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنَى مَنْبَرًا مِنْ طِينٍ وَلَكِنْ قِيَا مَرَوَانَ يَنْزِلُ عِنْدَهُ كَأَنَّهُ يَجُوزِي نَحْوَ الْمَنْبَرِ وَأَنَا أَبْجُرُهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْنَ الْإِبْدَاءُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ تَرَكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ وَمَا أَعْلَمُ فَلَا تَمَرَاتِ ثُمَّ انْصَرَفَ. (سابقہ ۲۳۹)



## ترجمہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضیٰ اور عید الفطر کو تشریف لے جاتے اور نماز سے ابتدا کرتے، نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف جاتے درآں حالیکہ لوگ عید گاہ میں بیٹھے ہوئے ہوتے، اگر آپ کو کہیں لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کا لوگوں سے ذکر کرتے، اگر کوئی اور کام ہوتا تو اُس کا حکم دیتے، اور فرماتے ”صدقہ کرو، صدقہ کرو، صدقہ کرو“، عورتیں زیادہ صدقہ دیتی تھیں، پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔ عید کا یہی معاملہ رہا حتیٰ کہ مروان بن حکم کا دور آگیا۔ میں (ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) مروان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے عید گاہ میں پہنچا، وہاں کثیر بن الصلت کا بنایا ہوا اینٹوں کا اور مٹی کا منبر تھا۔ اچانک مروان مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا، وہ مجھے منبر کی طرف گھسیٹ رہا تھا اور میں اُسے نماز کی طرف بلا رہا تھا، جب میں نے اُس کا اصرار دیکھا تو کہا: ”نماز کے ساتھ ابتدا کہاں گئی؟“ مروان نے کہا: ”اے ابو سعید! جس طریقے کا تمہیں علم ہے، وہ اب متروک ہو چکا ہے، میں نے کہا: ”ہرگز نہیں! قسم اُس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، تم اس سے بہتر طریقہ اختیار نہیں کر سکتے جس کا مجھے علم ہے“ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ تین بار یہ بات کہہ کر چلے گئے۔“ (1)

سب سے پہلے جس نے نماز عید سے قبل خطبہ دیا: مروان بن حکم ملعون

(132) ..... 1940

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ "ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رسول اللہ پر درود بھیجے اور اے ایمان والو! تم بھی اپنے رسول پر درود مانجیجیو۔" (احزاب 56)

سب سے پہلے جس نے نماز عید سے قبل خطبہ دیا  
امام ابن شہاب رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:  
أَوَّلُ مَنْ قَرَأَ بِالْحُجَّةِ بِمَاءِ النَّبِيِّ كُنَّ السَّلَاةُ مَعْرُوءَانِ ﴿۱﴾  
"سب سے پہلے جس شخص نے نماز سے قبل خطبہ دیا وہ مردان ہیں۔"

سب سے پہلے عیدیں میں اذان کہنے والا

حضرت ابی قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

”سب سے پہلے جس شخص نے عیدین میں اذان دینے کا رواج قائم کیا وہ ابن عمرؓ ہیں۔“

سب سے پہلے جس نے نماز چاشت پڑھی

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

”سب سے پہلے جس شخص نے نماز چاشت پڑھی وہ روزہ رکھتا ہے۔“

سب سے پہلے فوت ہونے والے

حضرت حسن علیؑ سے مروی ہے:

۱/۳۳ الاحزاب: ۵۶۔ تاریخ الخلفاء للسیوطی، ص: ۷۷؛ مصنف  
 عبدالرزاق: ۲/ ۷۸۵؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ۴/ ۱۷۶۰۲۔  
 مصنف عبدالرزاق: ۳/ ۲۷۸؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۴/ ۱۷۶۰۵۔  
 مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۴/ ۷۳؛ الاصابہ: ۲/ ۴۸۶؛ السکون: ۹۵۔

أَوَّلُ قِسْمٍ وَجَّعَ النَّاسَ الَّذِي هُوَ الْمَقْبُولُ  
وَالْمَقْبُولُ (المران ٩٩)

سب سے پہلے  
کتاب الاداؤں

الممارسات

حافظ الکبیر ابی بکر احمد بن محمد بن ابی حاتم الشیبانی رماط  
حافظ سلیمان بن احمد الطبرانی رماط  
حافظ ابی الفضل عبدالرحمن جلال الدین السیوطی رماط

زمرہ مجسم اضافی

شیخ محمد عظیم حاصل پوری

لرید بکلیو (ہیروئن) لمیٹڈ

**FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.**  
New Delhi - 110002

New Delhi - 110001

ترجمہ

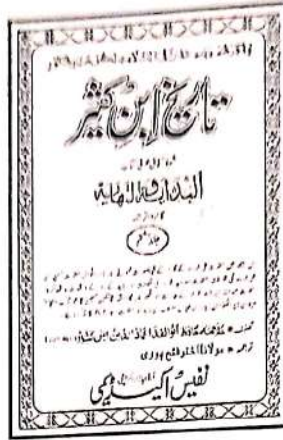
امام ابن شہاب رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

”سب سے پہلے جس شخص نے نماز سے پہلے خطبہ دیا وہ مروان ہے۔“<sup>(۱)</sup>

1. کتاب الاوائل (اردو)، صفحہ: 132



## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنت کو بدلا



البدایہ والنہایہ: جلد ہشتم ۱۸۲

۶۰ یہ میں رونما ہونے والے حالات و واقعات کے بیان میں

ابو الیمان نے شعیب سے بحوالہ زہری بیان کیا ہے کہ وہ سنت چلی گئی کہ کافر، مسلمان کا وارث نہ ہوگا اور نہ مسلمان کافر کا وارث ہو گا، حضرت معاویہؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسلمان کو کافر کا وارث قرار دیا اور آپ کے بعد بنو امیہ نے اسی کے مطابق فیصلہ کیا حتیٰ کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ آگیا اور آپ سنت کو واپس لائے اور آپ کے بعد حضرت معاویہؓ اور بنو امیہ نے جو فیصلہ کیا تھا اسے ہشام دوبارہ واپس لے آیا اور یہی بات زہری نے بیان کی ہے۔

اور وہ سنت بھی چلی گئی کہ معاہدہ کی دیت، مسلمان کی دیت کی طرح ہوگی اور حضرت معاویہؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسے نصف تک کم کیا اور نصف خود لے لی۔

ابو الیمان نے شعیب سے بحوالہ زہری رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے کہ وہ سنت چلی گئی کہ کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا اور نہ مسلمان کافر کا وارث ہوگا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسلمان کو کافر کا وارث قرار دیا اور آپ کے بعد بنو امیہ نے اُسی کے مطابق فیصلہ کیا حتیٰ کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا زمانہ آگیا اور آپ سنت کو واپس لائے اور آپ کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور بنو امیہ نے جو فیصلہ کیا تھا اُسے ہشام دوبارہ واپس لے آیا اور یہی بات زہری رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔

اور وہ سنت بھی چلی گئی کہ معاہدے کی دیت مسلمان کی دیت کی طرح ہوگی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اُسے نصف تک کم کیا اور نصف خود لے لی۔“ (۱)

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا فطر کے احکامات کو بدلنا: صحیح مسلم سے دو احادیث

۹۰۲

شرح صحیح مسلم

کتاب

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کو فطر دیتے تھے اس وقت ہم ہر چھوٹے بڑے اور آزاد اور غلام کی طرف سے تین طرح صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے ایک مکہ مکرمہ یا ایک ماعہ بنیر یا ایک ماعہ بنوہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فطر ادا کیا کرتے تھے حتیٰ کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دو مد (سوالدیر) گندم ایک ماعہ مکرمہ کے برابر ہے۔ حضرت ابو سعید خدری نے کہا کہ میں تو میں اسی طرح صدقہ فطر دیا کرتا تھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تین قسم سے صدقہ فطر دیا کرتے تھے بنیر، مکرمہ اور بنوہ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ نے نصف ماعہ گندم کو ایک ماعہ مکرمہ کے برابر قرار دیا تھا تو میں نے اس کا انکار کیا اور کہا میں اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتا ہوں کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔

۲۱۸۱ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْجٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا نَخْرِجُ ذَكْوَةَ الْفِطْرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَابُ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ خَبْزٌ وَمَمْلُوءٌ مِنْ تَلَاثَةِ أَصْنَافٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمْ يَزَلْ يُخْرِجُهُ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مُعَاوِيَةُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْسُكَ مِنْ تَمْرٍ يُعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أَخْرِجُهُ كَذَلِكَ -

۲۱۸۲ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عِيَّاضِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَخْرِجُ ذَكْوَةَ الْفِطْرِ مِنْ تَلَاثَةِ أَصْنَافٍ الْأَقِطِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَبْزِ -

۲۱۸۳ - وَحَدَّثَنِي عَنْهُمُ الثَّاقِفَةُ قَالَ نَاحِيَةُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كُنَّا جَعَلْنَا نَصِفُ الصَّاعَ مِنَ الْخَبْزِ عِدْلَ صَاعٍ

جلد ثانی

۹۰۳

شرح صحیح مسلم

کتاب الزکوٰۃ

ملیہ وسلم کے عہد میں کیا کرتا تھا یہی ایک ماعہ مکرمہ یا ایک ماعہ شمش یا ایک ماعہ بنوہ یا ایک ماعہ بنیر۔

مِنْ تَمْرٍ أَوْ ذَكْوَةٍ أَوْ شَعِيرٍ وَكَانَ لَدُنَّ الْخَبْزِ فِيهِمَا رِيٌّ لَذِي كُنْتُ أَخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ -



## حدیث - 2181

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”جس وقت رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود تھے اُس وقت ہم ہر چھوٹے بڑے اور آزاد اور غلام کی طرف سے تین طرح صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے، ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو، ہم یوں ہی صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

حتیٰ کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دو مد (سوا دو سیر) گندم ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔“ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ”رہا میں تو، میں اُسی طرح صدقہ فطر دیا کروں گا جیسے پہلے دیا کرتا تھا۔“<sup>(1)</sup>

## حدیث - 2183

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نصف صاع گندم کو ایک صاع کھجور کے برابر قرار دیا تھا تو میں نے اُس کا انکار کیا اور کہا: ”میں اُسی طرح صدقہ فطر ادا کرتا رہوں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کیا کرتا تھا یعنی ایک صاع کھجور یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر۔“<sup>(1)</sup>

1. شرح صحیح مسلم فی علامہ غلام رسول سعیدی (اردو): 2/902، رقم: 2181 اور 2183، انٹرنیشنل نمبر: 2285، 2287

تحفۃ المنعم فی شرح صحیح مسلم، 3/567، رقم: 2282

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا لین دین کے احکامات کو بدلنا:  
صحیح مسلم سے ایک حدیث  
(علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح سے)

كتاب المسافة والمزلة

۳۳۲

شرح صحیح مسلم

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ

شرح صحیح مسلم

جلد و راج

حقائق بیہود مسافرت ہزار ملت و صیت مند و ایمان

قاسمت قصاص دیات حدود

تصنيف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث ذوالعلوم فیروز کراچی ۴۸

ابو قتادہ کہتے ہیں کہ میں شام میں لوگوں کے ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا جس میں سلم بن مسعود بھی تھے، اسے میں ابو الاشعث آگئے، رادوی کہتے ہیں لوگوں نے کہا ابو الاشعث (اُٹ گئے) جب وہ بیٹھ گئے تو میں نے اس سے کہا ہمارے ان بھائیوں کو حضرت عبادہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث سناؤ، انھوں نے کہا اچھا: ہم ایک جگہ میں گئے جس میں حضرت عبادہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سردار تھے، ہم کربت سال غنیمت حاصل ہوا جس میں چاندی کا ایک برتن بھی تھا۔ حضرت عبادہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو لوگوں کی تختا ہوں میں فروخت کر دیں، لوگوں نے اس کو لینے میں جلدی کی، حضرت عبادہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انھوں نے اس کو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے سونے کی بیع سونے کے عوض، چاندی کی بیع چاندی کے عوض، گندم کی گندم کے عوض، جوئی جوئے کے عوض، کھجور کی کھجور کے عوض اور نمک کی نمک کے عوض بیع سے منع فرمایا ہے البتہ جبراً برابر برابر اور نقد ہو، سو جس نے زیادہ دیا زیادہ لیا وہ سود ہوگا، پس لوگوں نے جو کچھ یا نقدہ واپس کر دیا، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ تک یہ خبر پہنچی تو انھوں نے کوشے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی اعلیٰ بیان کرتے ہیں حالانکہ ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ کی مجلس میں رہے

٣٩٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا حَبَّادٍ بْنَ رَافٍ  
عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ  
بِالضَّمَامِ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ  
يَسَّارٍ فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ فَقَالَ  
قَالُوا أَبُو الْأَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ  
حَدَّثْتَ أَخَا تَاحِدٍ يَتُوبُ عَبْدًا لَا يُبْرَأُ  
الصَّمَامُ قَالَ نَعَمْ غَرَّ وَفَا غَرَّ أَتَى  
وَعَلَى النَّاسِ مَعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا  
غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَكَانَ فِيهَا غَنِيمَتَانِ  
أَيُّمَةٌ مِنْ فِئْتَةٍ فَأَمَرَ مَعَاوِيَةُ رَجُلًا  
أَنْ يَبْيَعَهُمَا فِي أَعْطِيَابِ النَّاسِ  
فَتَسَامَعَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ قَبْلَةَ  
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ بَيْعِ  
الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ  
وَالْكَبْرِ بِالْكَبْرِ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَالنَّارَ  
بِالنَّارِ وَالْبِلْعَ بِالْبِلْعِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ  
عَيْنَا يَحْنُ فَمَنْ رَادَّ أَوْ رَادَّ فَقَدْ  
أَرَبَى خَرَّةَ النَّاسِ مَا أَخَذُوا قَبْلَهُ ذَلِكَ  
مَعَاوِيَةُ فَتَمَّ خَطِيْبًا فَقَالَ أَلَا  
مَا بَالُ رَجُلٍ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ

جلد رابع



شرح صحیح مسلم

۳۳۳

کتاب المساقاة والمزارعة

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثُ  
قَدْ كُنَّا نَشْهَدُكَ وَنُصَحِبُكَ فَلَمْ تَسْتَعْمَلْ  
مِنْهُ فَقَامَ عُبَادَةُ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ فَقَالَ  
لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كُنَّا  
مُعَادِيَةً أَوْ قَاتِلِينَ وَإِنْ رَغِمَ مَا  
أَبَايَ أَنْ لَا أَصْحَبِيهِ فِي جُنْدِهِ كَيْلَهُ  
سَوْدَاءُ قَالَ حَتَّىٰ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ -

یہ اور ہم نے آپ سے ایسی احادیث نہیں سنی ہیں حضرت عبادہ  
نے کھڑے ہو کر پھر قصہ دہرایا اور کہا ہم نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث سنی ہیں ہم وہ ضرور بیان  
کریں گے خواہ حضرت معاویہ کو ناپسند ہو یا کہا خواہ ان کی  
ناک خاک میں اُلرد ہو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں  
کہ میں معاویہ کے بھکر کی تاریک راتوں میں اس کے ساتھ  
نہ رہوں، عباد نے بھی یہی یا اس کی مثل کہا ہے۔

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۳۹۵۰ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
الشَّافِعِيِّ عَنْ أَبِي يَتُوبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
نَحْوَهُ -

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کی بیع  
سونے کے عوض، اور چاندی کی بیع چاندی کے عوض  
اور گندم کی بیع گندم کے عوض اور جو کی بیع جو کے عوض اور کھجور  
کی بیع کھجور کے عوض اور نمک کی بیع نمک کے عوض برابر برابر اور  
نقد بہ نقد ہو اور جب یہ اقسام مختلف ہو جائیں تو پھر جس  
طرح چاہو بیچو بشرطیکہ نقد بہ نقد ہو۔

۳۹۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِثِ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
وَاللَّفْظُ لَأَبْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ  
أَنَا وَقَالَ الْأَخْرَاقِيُّ وَكَيْفَ قَالَ تَا  
سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ  
عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا هَبْ  
بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ  
بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ  
وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءٌ  
بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ  
الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا  
كَانَ يَدًا بِيَدٍ -

## ترجمہ

ابو قتلابہ کہتے ہیں کہ میں شام میں لوگوں کے ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا جس میں مسلم بن یسار بھی تھے، اتنے میں ابو الاشعث (آگئے) جب وہ بیٹھ گئے تو میں نے اُن سے کہا، ہماری اُن بھائیوں کو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث سناؤ۔ اُنہوں نے کہا: ”اچھا! ہم ایک جہاد میں گئے جس میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سردار تھے، ہم کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا جس میں چاندی کا ایک برتن بھی تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا، اُس کو لوگوں کی تنخواہوں میں فروخت کر دیں، لوگوں نے اُس کو لینے میں جلدی کی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو اُنہوں نے اُٹھ کر کہا: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی بیع سونے کے عوض، چاندی کی بیع چاندی کے عوض، گندم کی گندم کے عوض، جو کی جو کے عوض، کھجور کی کھجور کی عوض اور نمک کی نمک کے عوض بیع سے منع فرمایا ہے البتہ جو برابر برابر اور نقد بہ نقد ہو، سو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سود ہو گیا، پس لوگوں نے جو کچھ لیا تھا وہ واپس کر دیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تک یہ خبر پہنچی تو اُنہوں نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ”اُن لوگوں کا کیا حال ہے؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی احادیث بیان کرتے ہیں، حالانکہ ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں رہے ہیں اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی احادیث نہیں سنی۔“ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پھر قصہ دہرایا اور کہا ”ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث سنی ہیں ہم وہ ضرور بیان کریں گے خواہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ناپسند ہو، یا کہا خواہ اُن کی ناک خاک میں آلود ہو، مجھے اِس کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کی تاریک راتوں میں اِس کے ساتھ نہ رہوں“ حماد نے بھی یہی یا اِس کی مثل کہا ہے۔<sup>(1)</sup>

1. شرح صحیح مسلم فی علامہ غلام رسول سعیدی (اردو): 333-4/332، رقم: 3949، انٹرنیشنل نمبر: 4061



## ملوکیت کی دہشت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا 'امر بالمعروف'

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بادشاہت کے زمانے میں لوگوں میں دہشت کا ایک ماحول بنایا گیا تھا جس میں گورنر و حکمران قرآن و حدیث کے خلاف اپنے فیصلے لیتے مگر کوئی روک نہیں سکتا تھا۔ اگر کوئی آواز اٹھاتا تو اُس کی آواز کو دبا دی جاتی۔ ایسے کئی واقعات حدیث و تاریخ کی کتابوں میں موجود ہیں جن میں سے چند یہاں پیش ہیں۔

قارئین کرام! ان واقعات کو دھیان سے پڑھیں، انہیں یہاں بیان کرنے کی اہم وجہ یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہو کہ ملوکیت میں قرآن و سنت کے ساتھ کیا ہو رہا تھا؟ اسلام میں بنیادی اصولوں سے کیسا کھیل شروع ہوا تھا؟ پھر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کس طرح اپنا حق ادا کیا جن میں سے کچھ کو شہادت بھی ملی۔

### ملوکیت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ

(الجزء الثالث)

۳۱- کتاب معرفة الصحابة رضي الله تعالى عنهم

۵۴۳

۵۹۴ھ - فحلثني أبو بكر بن الوليد ثنا محمد بن أحمد بن النضر ثنا معاوية بن عمرو عن أبي إسحاق الفزاري عن هشام عن الحسن (۲) قال: بعث زياد الحكم بن عمرو الغفاري على خراسان فأصابوا غنائم كثيرة، فكتب إليه زياد: أما بعد فإن أمير المؤمنين كتب أن يصطفى له البيضاء والصفراء ولا تقسم بين المسلمين ذهباً ولا فضة، فكتب إليه الحكم: أما بعد فإنك كتبت تذكر كتاب أمير المؤمنين وإني وجدت كتاب الله قبل كتاب أمير المؤمنين وإني أقسم بالله لو كانت السموات والأرض رتقا على عبد فاتفق الله لجعل له من بينهم مخرجاً والسلام، وأمر الحكم منادياً فنادى أن اغدوا على فيكم فقسمة بينهم، وأن معاوية لما فعل الحكم في قسمة الفيء ما فعل وجه إليه من قيده وحبه فمات في قيوده ودفن فيها وقال: إني مخلص.

(۲) الحسن برسل كثيراً ولم يذكر ثدينا، فبتوقف في هذه الروايات.

المُسْنَدُ رُكُّ

عَلَى الصَّحِيحَيْنِ

لِلإمام أبي عبد الله الحاكم النيسابوري  
رحمته الله تعالى

طبعة مطبعة النجاة الدار البيضاء

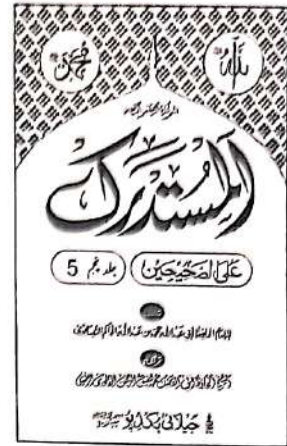
وبهذه

تتمتع أرواح الحاكم التي سكت عليها الذهبية  
فدفع عياله بمقتضى قاضي المودع

الجزء الثالث

دار الكتب والخطوط بالقاهرة

5869 - فَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، بْنُ النَّضْرِ، لَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَرَارِيِّ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ الْحَسَنِ، قَالَ: بَعَثَ زَيْدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ عَلَى خُرَاسَانَ لِيُتَابِعُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَتَبَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُ التَّيْبَةَ، وَالصُّفْرَةَ، وَلَا تَقْسِمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ذِمًّا وَلَا فِضَةً، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْحَكَمُ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّكَ كَتَبْتَ تَذَكُّرُ كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنِّي وَجَدْتُ كِتَابَ اللَّهِ قَبْلَ كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَلِلَّهِ الْقِسْمُ بِاللَّهِ لَوْ كَانَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ رِزْقًا عَلَى عَبْدٍ لَأَتَقَى اللَّهُ لَجْعَلَهُ لَكُمْ مِنْ بَيْنَهُمْ مَخْرَجًا، وَالسَّلَامُ، أَمَرَ الْحَكَمُ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنْ اعْبُدُوا عَلَى قِيَمَتِكُمْ لِقِسْمَةِ بَيْنَهُمْ، وَأَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمْ يَفْعَلْ الْحَكَمُ لِي لِسْمَةِ الْقِيَمَةِ مَا فَعَلَ وَجَّهَ إِلَيْهِ مَنْ قَبْلَهُ وَخَبَسَهُ، فَمَاتَ فِي لَيْلِهِ وَذُفِنَ بِهَا، وَقَالَ: إِنِّي مُعَايِمٌ



(التعليق - من تلخيص الذهبي) 5869 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

۴۴ حسن روایت کرتے ہیں کہ زیاد نے حضرت حکم بن عمرو غفاری کو خراسان کا والی مقرر کیا۔ ان لوگوں کے ہاتھ بہت سارا مال غنیمت لگا۔ حضرت معاویہ نے ان کی جانب پیغام بھجوایا کہ پورا مال امیر المومنین کے لئے رکھ لیا جائے اور اس میں سے سونا، چاندی اور کچھ بھی مسلمانوں میں تقسیم نہ کیا جائے۔ اس خط کے جواب میں حضرت حکم رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا ”اما بعد تم نے خط لکھا ہے اور اس میں امیر المومنین کے خط کا تذکرہ کیا ہے، جبکہ میرے پاس امیر المومنین کے خط سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کسی انسان پر زمین اور آسمان ڈال دیے جائیں، لیکن وہ آدمی اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نجات بنا دیتا ہے، والسلام۔ اس کے بعد حکم بن عمرو نے منادی کو حکم دیا کہ پورے شہر میں اعلان کر دو کہ کل صبح تمام لوگ اپنے ہاں غنیمت لینے میرے پاس آئیں۔ اگلے دن حکم بن عمرو نے پورا مال لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ حکم بن عمرو کے اس عمل پر ناراض ہو کر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر کے رفیقہ کو روایا اور قید کر دیا۔ ان کا انتقال قید میں ہی ہوا۔ وہ کہا کرتے تھے ”میرا اختلاف فی سبیل اللہ ہے۔“



حسن روایت کرتے ہیں کہ زیاد نے حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کو خراسان کا والی مقرر کیا۔ ان لوگوں کے ہاتھ بہت سارا مال غنیمت لگا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب پیغام بھجوایا کہ پورا مال امیر المومنین کے لئے رکھ لیا جائے اور اس میں سے سونا چاندی اور کچھ بھی مسلمانوں میں تقسیم نہ کیا جائے۔ اس خط کے جواب میں حضرت حکم رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا ”اما بعد! تم نے خط لکھا ہے اور اس میں امیر المومنین کے خط کا تذکرہ کیا ہے، جب کہ میرے پاس امیر المومنین کے خط سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے، میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر انسان پر زمین اور آسمان ڈال دیے جائیں لیکن وہ آدمی اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نجات بنا دیتا ہے، والسلام۔ اس کے بعد حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ نے منادی کو حکم دیا پورے شہر میں اعلان کر دو کہ کل صبح تمام



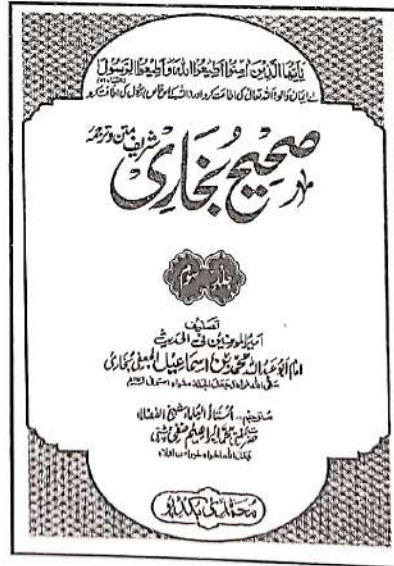
لوگ اپنا مال غنیمت لینے میرے پاس آئیں۔ اگلے دن حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ نے پورا مال لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر ناراض ہو کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن کو معزول کر کے گرفتار کروایا اور قید کر دیا۔ اُن کا انتقال قید میں ہی ہوا۔ وہ کہا کرتے تھے ”میرا اختلاف فی سبیل اللہ ہے۔“ (1)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر سکوت اختیار کیا ہے۔ (2)

معلوم ہوا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نہ صرف بیت المال سے ناجائز تصرف کرنے سے رُکے بلکہ قرآن و سنت پر عمل کرنے والے جلیل القدر صحابی رسول رضی اللہ عنہ کو قید کر دیا اور وہیں پر آپ انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔

## صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حکم بن عمرو الغفاری کا عمل اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ’کتاب الاحکام‘ میں باب ’امام (یا اُس کے نائب) کی بات سننا اور اُس کی اطاعت کے وجوب کے بیان میں‘ اس حدیث کو لائے ہیں۔



1. مستدرک للحاکم (اردو): 5/126، رقم: 5869

2. (عربی): 3/543، رقم: 5941

## صحیح بخاری کی حدیث

بغداد شریف (مجموعہ ۳)	۸۹۸	کتاب الاحکام
جب تک یہ اطاعت معصیت نہ ہو۔ (کیونکہ غالی کی معصیت میں کفر کی اطاعت نہیں)		
۲۰۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الْخِصَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتُعِذَّ عَلَيْكُمْ غِبَدٌ حَتَّى يَكُونَ أَمْرُهُمْ رِيبَةً	2013- یحییٰ بن سعید (قطان) نے شعبہ (بن مخنف) سے انہوں نے ابو الخصاص (یہ بن سعید امیری) سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سنہ اور اطاعت کرو اگر چہ تم پر غلامی کی بات ہو یا میرا دیا جائے تو کیا کس کا سر تک گور جیسا ہے۔	
۲۰۱۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خُزَيْمِ بْنِ حُزَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ فِتْنًا فَكُفَّ رُفْقَهُ فَلْيَضْرِبْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُقَارِفُ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً	2014- حماد (بن زید) نے جہد (الاحمد بن دینار یثیری) سے انہوں نے ابو رجاء (عمران عطاردی) سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حال میں روایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے امیر سے کوئی ایسا چیز دیکھی اور اس کو ناپسند کیا تو چاہے کہ وہ اس کے (جوڑو کم پر) صبر کرے (اور میر کا حکم مع اطاعت کے واجب کو مستلزم ہے لہذا مطابقت حاصل ہوئی) کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ جماعت سے ایک بات (یعنی مقدار بات) علیحدہ ہو اور میر جائے گروہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔	
۲۰۱۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْقَوْلِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَفَرَهُ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أَمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ	2015- یحییٰ بن سعید (قطان) نے عبید اللہ (بن عمری) سے روایت کی انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا مسلمان آدمی پر جو اسے پسند نہ ہو یا ناپسند اپنے امیر کی اطاعت واجب ہے۔ جب تک کہ (والی کی طرف سے) اس کو معصیت کا حکم نہ دیا جائے اور جب اسے گناہ کا حکم دیا گیا تو اس وقت نہ وہ امام اعظم کی بات سے اور نہ ہی اس کی اطاعت کرے (بلکہ قادر پر ہرگز ہے)	
۲۰۱۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ عِيَّادِ بْنِ أَبِي حَدَّادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ وَجُلَاتِيْنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَقَصَبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُوْنِي قَالُوا بَلَى قَالَ لَقَدْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَّا جَعَلْتُمْ حَقْبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا لَمْ	2016- اعمش (سليمان بن مهران) نے کہا ہم سے سعد بن عبیدہ (ابو حمزہ ولاد ابو عبد الرحمن) نے ابو عبد الرحمن (عبداللہ بن حبیب سلمی) سے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) بھیجا (یہ بن ابی جری کا واقعہ ہے) اور ایک انصاری شخص (عبداللہ بن حذافہ) بھیج دیا ان کو ان پر امیر مقرر فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے امیر کی اطاعت کریں۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ ان پر غضبناک ہوئے۔ (مسلم کی روایت میں ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن حذافہ کو کسی چیز کی وجہ سے غضبناک کیا) حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا نبی اکرم ﷺ نے	

ترجمہ

یحییٰ بن سعید (قطان) نے عبید اللہ (بن عمری) سے روایت کی انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے حضرت عبد اللہ (ابن عمر) رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان آدمی پر جو اسے پسند ہو یا ناپسند اپنے امیر کی اطاعت واجب ہے، جب تک کہ (والی کی طرف سے) اس کو معصیت کا حکم نہ دیا جائے اور جب اسے گناہ کا حکم دیا گیا تو اس وقت نہ وہ امام اعظم (امیر) کی بات سنے اور نہ ہی اس کی اطاعت کرے (بلکہ قادر پر یہ حرام ہے)“<sup>(۱)</sup>



## ملوکیت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سونے کو اُس کے وزن سے زیادہ میں فروخت کرنے کی اجازت دی تھی، یعنی کہ سود کی اجازت دے رکھی تھی۔ چنانچہ علامہ ابو الحسن علی بن خلف بن بطل مالکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

قال المؤلف : كان النبي - عليه السلام - يستعمل من الفخ ومن شرها ويتخوف من دفعها ، لأنها تلعب بالدين وتلفه ، وقال : قول الله : ﴿ واتقوا فتنة لا تصيبن الدين ظلموا منكم خاصة ﴾ (١) قال : إن الفتنة إذا عمت ، هلك الكل ، وذلك عند ظهور المعاصي وانتشار المنكر . وقد سألت زينب النبي - عليه السلام - عن هذا المعنى فقالت : يا رسول الله انهلك وفيما الصالحون ؟ قال : نعم (٢) إذا كثرت الحثي ، وفسر العلماء الحثي أولاد الزنا ، فإذا ظهرت المعاصي (٣) ولم تُغير ، وجب على المؤمنين المنكرين لها بقلوبهم هجران تلك البلدة والهرب منها ، فإن لم يفعلوا فقد تعرضوا للهلاك ، إلا أن الهلاك طهارة للمؤمنين ونقمة على الفاسقين ، وهذا قال السلف .

وروى ابن وهب عن مالك أنه قال : تهرج الأرض التي يصنع فيها المنكر جهاراً ولا يستتر فيها . واحتج بصنيع أبي الدرداء في خروجه عن أرض معاوية حين أعلن بالريا وهو من الكبار ، وأجار بين سقاية الذهب بأكثر من وزنها فقال له أبو الدرداء : « سمعت رسول الله - عليه السلام - ينهى عن مثل هذا إلا مثلاً بمثل . فقال معاوية : ما أرى بمثل هذا بأساً . فقال أبو الدرداء : من يعتزني من معاوية ، أنا أخبره عن رسول الله ﷺ ويخبرني عن أبيه لا أسألك بأرض أنت بها . »

وأما أحاديث أهل هذا الباب في ذكر من يعرفهم النبي من أمته ، ويحال بينهم وبينه ، لما أخذوا بعده ، فذلك كل حدث في الدين لا يرضاه الله من خلاف جماعة المسلمين ، وجميع أهل البلع كلهم فيهم مبدلون محدثون ، وكذلك أهل الظلم والجور ، وخلاف الحق وأهله كلهم محدثون مبدلون ليس في الإسلام داخل في معنى هذا الحديث .

وقوله : / « اختلفوا دوني » . قال صاحب العين : خلجت الشيء ، (١) الاختال : ٢٥ . (٢) راد بالأصل هنا : قال .

شرح صحيح البخاري

لابن بطلال

في شرح صحيح البخاري

مقدمة

أبو حنيفة

أبو حنيفة

مكتبة الرشد

الرياض

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سونے کے برتنوں کو سونے کے وزن سے زیادہ فروخت کرنے کی اجازت دی تو اُن سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ اس بیع سے منع فرماتے تھے مگر یہ کہ برابر ہو۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں اس قسم کی بیع میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔“ پس حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کون معذور رکھے گا، میں اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی خبر دیتا ہوں اور یہ مجھے اپنی رائے سے خبر دیتے ہیں، میں اس زمین میں نہیں رہوں گا جہاں پر تم ہو۔ (۱)





## صحیح بخاری میں حدیث ہے:

ہشام نے معمر سے اُنہوں نے امام زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، اُنہوں نے کہا، (دوسرا طریق) معمر نے کہا، مجھ سے عبد اللہ بن طاؤس نے عکرمہ بن خالد سے بیان کیا، اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا: میں اپنی ہمشیرہ (بہن) اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور اس حال میں کہ اُن کے بالوں سے پانی کے قطرے گر رہے تھے میں نے اپنی ہمشیرہ (بہن) سے کہا، ”لوگوں کا معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے، جسے آپ دیکھ رہی ہیں اور مجھے (امارت سے) کوئی حق نہیں دیا گیا۔“ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ”لوگوں سے جا کر ملو، وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تمہارے نہ جانے سے جماعت میں افتراق و اختلاف ہو جائے گا۔“ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانے پر مجبور کیا تھا کہ وہ چلے گئے جب لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے چلے گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اُنہوں نے کہا ”جو امارت کے متعلق کلام کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے سامنے آئے۔ ہم اُس سے اور اُس کے باپ سے خلافت کے زیادہ مستحق ہیں۔“ حبیب بن مسلمہ (بن مالک) نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا، تم نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس کا جواب کیوں نہیں دیا؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، ”میں نے اپنا پٹولا (گوٹھ) کھولا تھا اور میں نے یہ کہنے کا ارادہ کیا تھا، اس امر (خلافت) کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو اسلام میں تجھ سے اور تیرے باپ سے جنگ کر چکا ہے۔ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ یوم اُحد اور خندق میں تم سے جنگ کر چکے ہیں اور تم دونوں اُس وقت کافر تھے) پھر مجھے خوف ہوا کہ میں کوئی ایسی بات نہ کہہ دوں جو لوگوں کی تفریق اور خوں ریزی کا سبب بن جائے اور میری بات کا وہ مطلب لیا جائے جو میری مراد نہیں تو میں نے وہ یاد کیا جو اللہ ﷻ نے جنت میں مہیا کر رکھی ہے (یعنی جس نے صبر کیا اور دنیا پر آخرت کو ترجیح دی)۔“ حبیب بن مسلمہ نے کہا: ”تم محفوظ رہے اور بچ گئے“ محمود (بن غیلان فیروزی) عبد الرزاق سے ”نسوتھا“ کی جگہ ”نوساتھا“ روایت کی ہے۔<sup>(1)</sup>

1. صحیح بخاری (اردو): 2/609-610، رقم: 1283، انٹرنیشنل نمبر: 4108

تشریح:

مشہور اہل حدیث عالم شیخ عبد اللہ دانش صحیح بخاری کی اس حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں:

### شرح ابن کثیر

دوسری طرف یہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تباہیوں میں بھی  
حیات دیتے رہے اور انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر بھی بنایا۔ صحیح  
کتاب المغازی حدیث 4108 میں دیکھیں کس رعوت کے ساتھ سیدنا  
عمر رضی اللہ عنہ کی توہین کی؟ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر لکھارا جو اس خلافت کا  
تعمد ہے، وہ ذرا اپنا سر اٹھائے۔

155

ہم اس خلافت کے زیادہ حقدار ہیں، اس سے بھی اور اس کے باپ سے

بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ وہ کیونکر صبر کر گئے اور اس دھمکی کو پی

اپنے عظیم محسن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کس قدر احسان فراموش نکلے۔



دوسری طرف یہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تنہائیوں میں بھی ہدایت دیتے رہے ہیں اور انہوں نے  
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر بھی بنایا۔ صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث - 4108 میں دیکھیں کہ کس طرح سے  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی توہین کی؟ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر لکھارا، جو اس خلافت کا آرزو مند ہے، یہ ذرا اپنا سر  
اٹھائے، ہم اس خلافت کے زیادہ حق دار ہیں، اس سے بھی اور اس کے باپ سے بھی۔“

بعد میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ وہ کیوں کر صبر کر گئے اور اس دھمکی کو پی گئے۔ اپنے عظیم محسن فاروق  
اعظم رضی اللہ عنہ کے کس قدر احسان فراموش نکلے؟ (1)

غور کریں کس قدر خوف تھا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند ہوتے  
ہوئے بھی حق گوئی سے بعض رہے اور تو اور اپنے والد گرامی کی توہین پر بھی کچھ نہ کہہ سکے یعنی کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور

1. شیخ عبد اللہ دانش فی اربعین فضائل امام حسین رضی اللہ عنہ (اردو) صفحہ: 22/23



آپ کے گورنروں کے سامنے اظہار حق انتہائی دشوار تھا، مگر یہاں حضرت مہد اللہ نے جو فرمایا کہ ”تم سے زیادہ اس حکومت کے حق دار وہ تھے جنہوں نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی خاطر جنگ کی تھی۔ اس کی شرح میں علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (دل میں کہا) اس خلافت کے حق دار وہ ہیں جنہوں نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی خاطر جنگ کی تھی : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ تھے، کیوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے اُحد اور خندق میں اسلام کے لیے جنگ کی تھی اور اُس وقت یہ دونوں کافر تھے اور یہ دونوں فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔“ (۱)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : جس نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی خاطر قتال کیا تھا، یعنی اُحد میں اور خندق میں اور اُن کے خلاف جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور تمام مہاجرین اور انصار شامل تھے جو اُحد اور خندق میں موجود تھے۔ اسی سے یہ مناسبت معلوم ہو گئی کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصے کی غزوۃ الخندق کے بعد میں کیوں روایت کیا ہے، کیوں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد اُس جنگ میں کفار کی جماعتوں کے سردار تھے۔“

نیز آپ لکھتے ہیں :

”یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے کا واقعہ ہے۔“ (۲)

1. عینی فی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری (عربی) : 17/249

2. فیض الباری (اردو ترجمہ)، عسقلانی فی فتح الباری شرح صحیح البخاری، 07/162

## شرط - 2

”سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی جماعت کے لوگ صلح کے بعد ہتھیار ڈال چکے ہیں، اُن کے خلاف کسی قسم کی انتقامی کارروائی نہیں کی جائے گی۔“

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیفی بن فضیل شیبانی رضی اللہ عنہ اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حجر بن عدی کنڈی رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کو قتل کرنا اس شرط کی دھجیاں اڑانے کے برابر تھا۔<sup>(1)</sup>

## حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مولا علی رضی اللہ عنہ کے چاہنے والوں پر ظلم

تاریخ طبری میں علامہ ابو جعفر بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد (شہادت کے بعد) جب عراق نے بھی معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ عمل اختیار کیا کہ کوفہ میں علی رضی اللہ عنہ کے جو غالی شیعہ تھے اُن کو اُن کے مکانات سے بے دخل کر کے اُن کی جگہ اپنے شام کے، بصرہ کے، جزیرے کے غالی طرفداروں کو آباد کر دیا۔<sup>(2)</sup>

جلداول	859	تاریخ طبری
<p>عرصے تک صحابہ بنی قریظہ میں مقیم رہے یہاں تک کہ امیر معاویہ کا عہد آیا اور جب تمام اسلامی ممالک میں بدعت ان کی حکومت قائم ہو گئی انہوں نے بنی قریظہ کو جزیرے سے منسلک کر دیا۔ حضرت علی کے بعد جب عراق نے بھی معاویہ کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ معاویہ نے یہ عمل اختیار کیا کہ کوفہ میں علی کے جو غالی شیعہ تھے ان کو ان کے مکانات سے بے دخل کر کے ان کی جگہ اپنے شام کے عرصے کے اور جزیرے کے غالی طرفداروں کو آباد کر دیا۔ انہیں لوگوں کو شہروں میں داخل کہا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں معاویہ نے قسطنطنیہ کو ممالک کو کوفہ سے غلبہ کے خیر الخیار میں منسلک کیا۔ اس نے یہ درخواست کی کہ ان کے غلامانی مکانات میں بنی قریظہ کو</p>		



1. تاریخ طبری : 6/149 ؛ کتاب العبر : 3/30 ؛ تاریخ طبری : 6/155 ؛ البدایہ والنہایہ : 8/52 ؛ کتاب الکامل فی تاریخ : 3/245-49 ؛ کتاب العبر : 3/24-31 ؛ الاصابہ فی تمیز الصحابہ : 1/313 ؛ أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ : 1/244 ؛ کتاب الطبقات الکبیر : 6/217 ؛ المستدرک للحیثین : 3/468-70
2. تاریخ طبری (اردو) : 1/859



صحابی رسول ﷺ سیدنا محمد بن عدی رضی اللہ عنہ

مُستدرک للحاکم کی ایک حدیث

ابراہیم بن یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت بھی پایا، اُس زمانے میں خون بھی کھایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی پائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کے احکام بھی سنے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگِ جمل اور صفین میں شریک بھی ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وفاداروں میں شہید ہوئے۔<sup>(۱)</sup>

امام حاکم رضی اللہ عنہ نے 'مُستدرک' میں اس حدیث کو نقل کیا ہے اور امام ذہبی رضی اللہ عنہ نے اپنی 'تلخیص' میں اس حدیث پر سکوت اختیار کیا ہے۔<sup>(۲)</sup>

قارئین کرام! امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے صحابی رسول ﷺ سیدنا حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ آخر کار حجر بن عدی رضی اللہ عنہ سے ایسی کون سی غلطی ہوئی کہ اُن کو قتل کرنا پڑا اور ہم یہ کتاب جس کا موضوع **صلح امام حسن رضی اللہ عنہ** ہے، اس میں حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کا ذکر تفصیل سے کیوں کیا جا رہا ہے تو اس کی دو اہم وجوہات ہیں:

(1) سیدنا حجر بن عدی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ اور جنگ صفین میں سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے باغیوں سے (یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر سے) جنگ لڑنے والوں میں سے تھے اور سچے عاشق رسول ﷺ و اہل بیت کے جانثاروں میں سے تھے۔

(2) صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ تھی کہ نہ تو مولا علی رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کیا جائے گا اور نہ ہی مولا علی رضی اللہ عنہ کے چاہنے والوں کو ناحق قتل کیا جائے گا۔

1. مُستدرک للحاکم (اردو)، 5/179، رقم: 5983
2. مُستدرک للحاکم (عربی)، 3/576، رقم: 6054



ہم یہاں پر سیدنا محمد بن عدى رضی اللہ عنہ کا ذکر اور اُن کی شہادت کا واقعہ ”الاصابہ فی تمییز الصحابة“، ”اسد الغابۃ“ اور ”الکامل فی التاریخ“ سے بیان کر رہے ہیں۔

الاصحاح  
في  
تبيين الاصحاب  
(أرو)

(صحابہ کرامؓ کا انسائیکلوپیڈیا)

جلد اول

مترجم مولانا محمد شمس الدین عظیمی

کتاب خانہ دار العلوم اسلامیہ

پرنٹرز مولانا محمد شمس الدین عظیمی

لاہور





**526 جلد اول الف (حصہ دوم)**

**۱۰۹۳۔ حضرت حجر بن عدی**

حضرت حجر بن عدی بن معاویہ بن جبہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اگرچہ بنی حارث بن معاویہ بن قریظ بن مرثع بن معاویہ بن کدہ کنڈی۔ یہ جبرائیل کے نام سے مشہور ہیں۔ بیٹے ہیں ابوہریرہ کے ان کے والد عدی کو ابوہریرہ اس سب سے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے جارہے تھے ان کے سر میں کسی نے نیزہ مار دیا تھا وہی جہ سے ان کو لوگوں کو کہتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ اور ان کے بھائی ہانی حاضر ہوئے تھے اور جبکہ قادیسیہ میں شریک تھے۔ غصہ سے مٹا۔ میں تھے۔ جنگ فتنہ میں قیل و قال کے سہارا رہے اور عہدہ ان میں لشکر کے سربراہ رہے اور جنگ جمل میں بھی حضرت علی کے ساتھ تھے طبرہر صاحب ہیں۔ جب زیادہ عراق کا حاکم ہوا اور اس نے نجی اور بد چلتی شروع کی تو حجر نے اس کی بیعت واپس کر دی اور حضرت معاویہ کی بیعت انہوں نے واپس نہ کی تھی۔ حیدران ۱۔ علی رضی اللہ عنہ ایک جماعت ان کی پیروی ہوئی ایک دن تاجر قرقادیکی بابت انہوں نے خبر لی ان کے صاحب نے زیادہ بڑے شخص کی تو زیادہ نے ان کی شکایت حضرت معاویہ کو لکھ بھیجی حضرت معاویہ نے لکھا کہ ان کی بیعت کے کامیاب کے میرے پاس بھیج دو۔

چنانچہ زیادہ نے سب کو کوہاں میں جرحضری کے ساتھ بھیج دیا ان کے ساتھ ہوی بیعت جمعی جب یہ تمام ہوتے تھے ان کے پیچھے انہوں نے کہا کہ میں پہلا مسلمان ہوں جو اس مقام میں کبیر کہتا ہوں پھر یہ اور ان کے صاحب عذر دانی قریظ میں جو بیعت کے پاس سے اترے حضرت معاویہ نے ان سب کے قتل کا حکم دیا مگر حضرت معاویہ کے اصحاب نے بعض لوگوں کی سزاؤں کی تھیں دے دیے اور جرح اور ان کے ساتھ چھ آدمی قتل کر دیے گئے اور چھ آدمی چھوڑ دیے گئے جب لوگوں نے ان کے قتل کا رعبہ یہ تو انہوں نے دور کٹ نماز پڑھی بعد اس کے کہ ان کو گم ہوتی طرف کی ایسی بات کا گمان نہ کرتے جو مجھ میں نہیں ہے (یعنی یہ سب تو بے شک میں ان دونوں رکعتوں کو قبول دیتا ہوں ان کے انہوں نے کہا کہ میرے بھتیجا زیادہ انارہ اور میرے خون کو نہ دھوئے (قیامت کے دن) معاویہ سے اسی حال میں ہوں گا جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حجر کے ساتھ زیادہ کی اس بے شرمی کی خبر تو انہوں نے عہدہ ان میں بنی حارث بن ہشام کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا کہ خدا کے لئے جرح اور ان کے اصحاب کی بے رحمی نہ کر عہدہ ان میں ایسے وقت میں پہنچے کہ وہ قتل ہو چکے تھے۔

تو عہدہ ان میں نے حضرت معاویہ سے کہا کہ ابوخیان تو جرح اور ان کے اصحاب کے ساتھ بہت برائی کیا کرتے تھے یہ ایسے تھے میں کیوں نہ بتاؤں تم نے ان کو قید کیوں نہ کر دیا کی دہائی مقام میں کیوں نہ بھیج دیا حضرت معاویہ نے کہا اس وقت میری قوم میں تمہارے ایسے (بیک مشورہ دہنے والے) لوگ نہ تھے عہدہ ان میں نے کہا خدا کی قسم ابلی عرب نہ تم کو علم سمجھیں گے اور نہ سب مسلح تم نے ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جو مسلمان تھے اور تمہارے پاس قید کر کے بھیجے تھے حضرت معاویہ نے کہا میں کیا کر رہا ہوں مجھے ان کے بہت سخت حالات لکھے تھے اور لکھا تھا کہ یہ لوگ امیر خدا والا پاتے ہیں جو پھر بند نہ ہو سکے گا۔ جب حضرت معاویہ مدینہ میں آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے حضرت عائشہ نے سب سے پہلے حجر کے قتل کے قصص سے عرض کی مگر حضرت معاویہ نے کہا کہ میرا اور حجر کا معاملہ مجھ سے پہلے بیان ہو چکا ہے انہوں نے اپنے پروردگار کے ریاں نہ سنے تھے

۱۔ عہدہ ان سے ان لوگ راہ میں جرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے تھے زیادہ قتل۔

**527 جلد اول الف (حصہ دوم)**

**۱۰۹۳۔ حضرت حجر بن عدی**

حضرت حجر بن عدی بن معاویہ بن جبہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اگرچہ بنی حارث بن معاویہ بن قریظ بن مرثع بن معاویہ بن کدہ کنڈی۔ یہ جبرائیل کے نام سے مشہور ہیں۔ بیٹے ہیں ابوہریرہ کے ان کے والد عدی کو ابوہریرہ اس سب سے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے جارہے تھے ان کے سر میں کسی نے نیزہ مار دیا تھا وہی جہ سے ان کو لوگوں کو کہتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ اور ان کے بھائی ہانی حاضر ہوئے تھے اور جبکہ قادیسیہ میں شریک تھے۔ غصہ سے مٹا۔ میں تھے۔ جنگ فتنہ میں قیل و قال کے سہارا رہے اور عہدہ ان میں لشکر کے سربراہ رہے اور جنگ جمل میں بھی حضرت علی کے ساتھ تھے طبرہر صاحب ہیں۔ جب زیادہ عراق کا حاکم ہوا اور اس نے نجی اور بد چلتی شروع کی تو حجر نے اس کی بیعت واپس کر دی اور حضرت معاویہ کی بیعت انہوں نے واپس نہ کی تھی۔ حیدران ۱۔ علی رضی اللہ عنہ ایک جماعت ان کی پیروی ہوئی ایک دن تاجر قرقادیکی بابت انہوں نے خبر لی ان کے صاحب نے زیادہ بڑے شخص کی تو زیادہ نے ان کی شکایت حضرت معاویہ کو لکھ بھیجی حضرت معاویہ نے لکھا کہ ان کی بیعت کے کامیاب کے میرے پاس بھیج دو۔

چنانچہ زیادہ نے سب کو کوہاں میں جرحضری کے ساتھ بھیج دیا ان کے ساتھ ہوی بیعت جمعی جب یہ تمام ہوتے تھے ان کے پیچھے انہوں نے کہا کہ میں پہلا مسلمان ہوں جو اس مقام میں کبیر کہتا ہوں پھر یہ اور ان کے صاحب عذر دانی قریظ میں جو بیعت کے پاس سے اترے حضرت معاویہ نے ان سب کے قتل کا حکم دیا مگر حضرت معاویہ کے اصحاب نے بعض لوگوں کی سزاؤں کی تھیں دے دیے اور جرح اور ان کے ساتھ چھ آدمی قتل کر دیے گئے اور چھ آدمی چھوڑ دیے گئے جب لوگوں نے ان کے قتل کا رعبہ یہ تو انہوں نے دور کٹ نماز پڑھی بعد اس کے کہ ان کو گم ہوتی طرف کی ایسی بات کا گمان نہ کرتے جو مجھ میں نہیں ہے (یعنی یہ سب تو بے شک میں ان دونوں رکعتوں کو قبول دیتا ہوں ان کے انہوں نے کہا کہ میرے بھتیجا زیادہ انارہ اور میرے خون کو نہ دھوئے (قیامت کے دن) معاویہ سے اسی حال میں ہوں گا جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حجر کے ساتھ زیادہ کی اس بے شرمی کی خبر تو انہوں نے عہدہ ان میں بنی حارث بن ہشام کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا کہ خدا کے لئے جرح اور ان کے اصحاب کی بے رحمی نہ کر عہدہ ان میں ایسے وقت میں پہنچے کہ وہ قتل ہو چکے تھے۔

تو عہدہ ان میں نے حضرت معاویہ سے کہا کہ ابوخیان تو جرح اور ان کے اصحاب کے ساتھ بہت برائی کیا کرتے تھے یہ ایسے تھے میں کیوں نہ بتاؤں تم نے ان کو قید کیوں نہ کر دیا کی دہائی مقام میں کیوں نہ بھیج دیا حضرت معاویہ نے کہا اس وقت میری قوم میں تمہارے ایسے (بیک مشورہ دہنے والے) لوگ نہ تھے عہدہ ان میں نے کہا خدا کی قسم ابلی عرب نہ تم کو علم سمجھیں گے اور نہ سب مسلح تم نے ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جو مسلمان تھے اور تمہارے پاس قید کر کے بھیجے تھے حضرت معاویہ نے کہا میں کیا کر رہا ہوں مجھے ان کے بہت سخت حالات لکھے تھے اور لکھا تھا کہ یہ لوگ امیر خدا والا پاتے ہیں جو پھر بند نہ ہو سکے گا۔ جب حضرت معاویہ مدینہ میں آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے حضرت عائشہ نے سب سے پہلے حجر کے قتل کے قصص سے عرض کی مگر حضرت معاویہ نے کہا کہ میرا اور حجر کا معاملہ مجھ سے پہلے بیان ہو چکا ہے انہوں نے اپنے پروردگار کے ریاں نہ سنے تھے

۱۔ عہدہ ان سے ان لوگ راہ میں جرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے تھے زیادہ قتل۔

سیدنا حجر بن عدی رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی ہانی بن عدی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اس لیے آپ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (۱)

۱. الاصابہ فی تمییز الصحابہ (اردو)، 1/581؛ أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ (اردو)، 1/527



امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

البتّہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ اپنے والد خلیفہ بن خیاط اور ابن جبّان نے انہیں تابعین میں ذکر کیا ہے، اسی طرح ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے کوفہ کے پہلے طبقہ میں اُن کا ذکر کیا ہے تو شاید اُن کے گمان میں دوسرے شخص ہیں یا اُن سے چوک ہو گئی ہے۔<sup>(1)</sup>

اور حجر بن عدی رضی اللہ عنہ جنگِ قادسیہ میں شریک ہوئے اس کے بعد جنگِ جمل وصفین میں شریک ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا اور وہ آپ کے مددگاروں میں سے تھے۔ تقدیر کا نوشتہ دیکھیں جس علاقے مرجِ عذراء کو انہوں نے فتح کیا تھا وہیں حجر رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے قتل ہوئے۔<sup>(1)</sup>

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بیان کرتے ہیں :

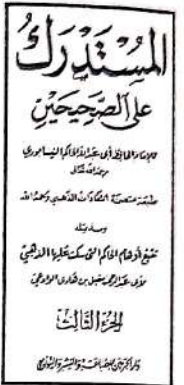
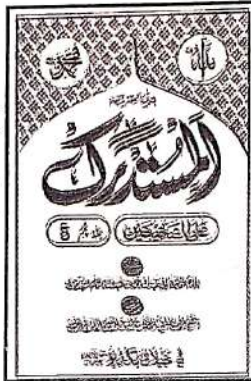
”ابن قانع نے اُن کے سوانح میں، شعیب بن حرب کے طریق سے بحوالہ شعبہ، ابو بکر بن حفص سے انہوں نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حجر بن عدی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”ایک گروہ ایسا ہوگا کہ شراب کا نام بدل کر اُسے پیئے گا۔“ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ”زہد“ میں اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ”مستدرک“ میں ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے نقل کیا ہے، فرمایا: ”ایک دفعہ زیاد\* نے خطبہ لمبا کر دیا تو حجر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: ”نماز کا وقت نکل رہا ہے، لیکن اُس نے خطبہ جاری رکھا، جس پر حجر رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھ دوسرے لوگوں نے اُسے کنکریاں ماری۔ زیاد منبر سے اتر آیا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ آپ (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) نے لکھا کہ اُسے میری طرف بھیج دیا جائے۔ جب وہ اُن کے سامنے ہوئے تو یوں گویا ہوئے: ”السلام علیکم امیر المؤمنین!“ انہوں نے (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ”کیا میں امیر المؤمنین ہوں؟“ انہوں نے کہا، ”ہاں!“ پھر اُن کے قتل کیے جانے کا حکم دے دیا۔ تو حجر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ”نہ مجھ سے لوہا دور کرنا اور نہ خون دھونا، اس لیے کہ میں (قیامت میں) راستے کے درمیان معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملوں گا اور مقدمہ (بدرگاہِ الہی) پیش کروں گا۔“

\* Note : یہ ”زیاد“ جس کا نام ”زیاد بن سمیہ“ ہے، اس کا والد نامعلوم تھا اس لیے یہ اپنی ماں کے بیٹے کے نام سے پہچانا جاتا تھا جسے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کا نام دیا تب اُسے ”زیاد بن ابی سفیان“ بھی کہا گیا۔ اسے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلے بصرہ کا پھر بعد میں کوفہ کا گورنر بنایا۔ یہ شخص بہت ہی ظالم تھا۔ اسی کا بیٹا عبید اللہ بن زیاد، جسے یزید پلید نے کوفہ کا گورنر بنایا اور اُس ملعون نے یزید کے حکم پر کر بلا میں نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کروایا۔



رویائی، طبرانی اور حاکم ابو اسحاق کے طریق سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو کہتے دیکھا: ”سنو! میں اپنی بیعت پر قائم ہوں نہ اسے توڑوں گا اور نہ توڑنے کا مطالبہ کروں گا۔“ (۱)

## امیر معاویہ کے گورنر زیاد کا خطبہ لمبا کرنا



## ترجمہ

محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زیاد نے خطبہ لمبا کر دیا تو حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ لیکن زیاد نے اپنا خطبہ جاری رکھا، حضرت حجر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا، ”نماز کا وقت ہو چکا ہے اور ساتھ اپنا ہاتھ زمین پر مارا ساتھ ہی دوسرے لوگوں نے بھی ہاتھ زمین پر مارے۔ زیاد منبر سے نیچے اُترا اور نماز پڑھا دی، اور حضرت حجر رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب خط لکھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جوابی مکتوب میں لکھا کہ اُن کو میرے پاس بھیج دو۔ زیاد نے اُن کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، جب حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو کہا: ”السلام علیکم یا امیر المومنین!“ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کیا میں امیر المومنین ہوں؟ میں نہ تجھ سے کوئی



بات کروں گا اور نہ تیری سنوں گا!“ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے قتل کا حکم دیا۔ جب اُن کو قتل کے لیے لے کر جا رہے تھے تو اُنہوں نے نماز پڑھنے کے لیے کچھ دیر مہلت کا مطالبہ کیا، اُن کو مہلت دی گئی۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا: ”میری بیڑیاں مجھ سے نہ اُتارنا اور نہ ہی میرے جسم سے میرا خون دھونا، مجھے میرے انہیں کپڑوں میں کفن دینا کیوں کہ (کل قیامت کے دن میرا تمہارے ساتھ) جھگڑا ہوگا۔“ راوی کہتے ہیں: ”اس کے بعد اُن کو قتل کر دیا گیا۔“

ہشام کہتے ہیں: محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے جب بھی شہید کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ حضرت حجر رضی اللہ عنہ والا واقعہ سنایا کرتے تھے۔<sup>(1)</sup>

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر سکوت اختیار کیا ہے۔<sup>(2)</sup>

## حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کی گرفتاری مُستدرک کی روایت

۲۶- کتاب معرفة الصحابة رضي الله تعالى عنهم (شجرة ۱۱۷)

ولم يسل، وصمت ولم يسم، واغسلت من الجنباء ولم يغسل، قال: قتال بن يحيى: من هذا؟ قال: عتبة بن عامر الجبني صاحب رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم.

ذكر مناقب حجر بن عدي رضي الله عنه وهو راضب أصحاب

محمد صلى الله عليه وعلى آله وسلم وذكر مقتله

۶۰۴۳- حدثنا علي بن حمزة العدل ثنا إسماعيل بن إسحاق القاضي ثنا عزم أبو الصمان محمد بن الفضل ثنا حماد بن زيد عن محمد بن الزبير<sup>(۱)</sup> المصلي حدثني مولى زياد قال: أرسلني زياد إلى حجر بن عدي، ويقال فيه: ابن الأديب فأنى أن يقيه ثم أعادني الثانية فأنى أن يأتيه، قال فأرسل إليه: إني أحذرك أن تركب أعجاز أمور ملك من وكب صدورها.

۶۰۴۴- حدثنا أبو علي الحسين بن علي الحافظ ثنا الهيثم بن خلف الدوري ثنا أبو كرب ثنا يحيى بن آدم عن أبي بكر بن عايش عن الأعشى عن زياد بن علاقة قال: رأيت حجر ابن الأديب حين أخرج به زياد إلى معاوية ورجلاه من جانب وهو على بحر.

۶۰۴۵- حدثنا أبو بكر محمد بن أحمد بن باثويه ثنا إبراهيم الحريي ثنا مصعب بن عبد الله الزبيري<sup>(۲)</sup> قال: حجر بن عدي الكندي يكنى: أبا عبد الرحمن كان قد وقف إلى النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم وشهد القادسية وشهد الجمل وصفين مع علي رضي الله عنه، فله معاوية بن أبي سفيان بمرج عفره وكان له اثنان عبد الله وعبد الرحمن فقلهما مصعب بن الزبير صبرا وقتل حجر سنة ثلاث وعشرين.

۶۰۴۶- حدثنا علي بن حمزة العدل ثنا معاذ بن الشيب عن معاذ بن عمرو عن أبي بكر بن عايش عن حماد بن زيد عن ابن عوف عن نافع قال: لما كان ليالي بعث حجر إلى معاوية جعل الشامي يصيحرون ويقولون: ما فعل حجر فأنى خبره ابن عمر وهو محتب في السوق فطعن حواره وروى راسلق فجعلت أسمع نحيبه وهو مولى.

۶۰۴۷- حدثنا أبو علي الحافظ ثنا الهيثم بن خلف ثنا أبو كرب ثنا معاوية بن هشام عن

(۱) محمد بن الزبير المصلي، قال ابن معين: ضعيف لا شيء، كما في تهذيب التهذيب، ومولى زياد سمير.

(۲) مفضل.

## المُستدرك على الصحيحين

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

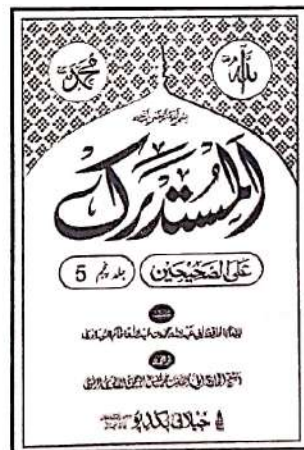
كتاب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

5973- حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلْفٍ الدُّورِيُّ، ثنا أَبُو مُرْزُبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بَنْدَرٍ عَنِّي، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ حُجْرَ بْنَ الْأَدْرِ بْنِ جَبْرِ أَخْرَجَ بِهِ زِيَادٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ، وَرَجُلَانِ مِنْ جَنْبِ وَهُوَ عَلَى تَبِيصٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 5973 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

++ زياد بن علاق فرماتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن ادبر کو دیکھا جب زیاد نے ان کو حضرت معاویہ کی جانب بھیجا۔

(ان کی کیفیت یہ تھی کہ) ان کو ان کے ساتھ ایک جانب بائعہ لایا گیا تھا اور ان کے پاؤں ایک جانب لک رہے تھے۔



1. مُستدرک للحاکم (اردو)، 178-5/177، رقم: 5981

2. مُستدرک للحاکم (عربی)، 3/576، رقم: 6052





زیاد بن علاقہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن ادبر کو دیکھا جب زیاد نے اُن کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا۔  
(اُن کی کیفیت یہ تھی کہ) اُن کو اونٹ کے ساتھ ایک جانب باندھا گیا تھا اور اُن کے پاؤں ایک جانب لٹک رہے تھے۔<sup>(1)</sup>

امام ذہبی نے ”تلخیص“ میں اس حدیث پر سکوت فرمایا ہے۔<sup>(2)</sup>

نوٹ: حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو ”ابن ادبر“ بھی کہا جاتا تھا۔

## المُسْتَدْرَكُ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ

لَا يُتَمَادُّ فِي إِثْرِهِ إِذْ يُعْرَضُ لَهَا كَمَا يُنْتَهَى بِهَا

مِنْ حَرْفَةِ كَلَامٍ

طَبَقَةُ مُتَخَصِّصَةٍ انْشَقَّتْ مِنَ الدَّهْلِ رَحْمَةً

وَسَدِّدَةً

تَتَّبَعُوا هَذَا الْكَلِمَةَ عَلَى مَا فِيهَا مِنَ الرَّهْبِ

وَلَمْ يَكُنْ يَحْتَمِلُ مِنْ قَدَرِ الْوَدْعِ

لِلْحَرْفَةِ الثَّلَاثَةِ

وَلَا يَكُنْ يَحْتَمِلُ مِنْ قَدَرِ الْوَدْعِ

31- كتاب معرفة الصحابة رضي الله تعالى عنهم (تجزئة لثلاث)

ولم يصل، وصمت ولم يصم، واغتسلت من الجنابة ولم يغتسل، قال: فقال من يجي: من هذا؟ قال: عقبة بن عامر الجهني صاحب رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم.

\*\*\*

ذكر مناقب حجر بن عدي رضي الله عنه وهو راهب اصحاب

محمد صلى الله عليه وعلى آله وسلم وذكر مقتله

644- حدثنا علي بن حمشاذ العدل ثنا إسماعيل بن إسحاق القاضي ثنا هارم أبو الصمان محمد بن الفضل ثنا حماد بن زيد عن محمد بن الزبير<sup>(1)</sup> الحنفلي حدثني مولى زياد قال: أرسلني زياد إلى حجر بن عدي، ويقال فيه: ابن الأديب قاضي أن يأتيه ثم أهداني الثانية فأني أن يأتيه، قال فأرسل إليه: إني أحذرك أن تركب أعجاز أمور ملك من ركب صلورها.

645- حدثنا أبو علي الحسين بن علي الحافظ ثنا الهيثم بن خلف الدوري ثنا أبو كرب ثنا يحيى بن آدم عن أبي بكر بن عياش عن الأعشى عن زياد بن علاقة قال: رأيت حجر ابن الأديب حين أخرج به زياد إلى معاوية ورجلاه من جانب وهو على بعير.

646- حدثنا أبو بكر محمد بن أحمد بن بالويه ثنا إبراهيم الحارثي ثنا مصعب بن عبد الله الزبيري<sup>(2)</sup> قال: حجر بن عدي الكندي يكنى: أبا عبد الرحمن كان قد وفد إلى النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم وشهد القادسية وشهد الجمل وصفين مع علي رضي الله عنه، قتل معاوية بن أبي سفيان بمرج عفره وكان له إثنان عبد الله وعبد الرحمن قتلهما مصعب بن الزبير صبرا وقتل حجر سنة ثلاث وخمسين.

647- حدثنا علي بن حمشاذ العدل ثنا معاذ بن المنذر بن معاذ العنبري حدثني أبي ثنا أبي عن ابن عون عن نافع قال: لما كان ليالي بعث حجر إلى معاوية جعل الناس يتحبرون ويقولون: ما فعل حجر ثأني خبره ابن عمر وهو محب في السوق فأطلق حبره وولب وانطلق فجعلت أسمع نحيبه وهو مولى.

648- حدثنا أبو علي الحافظ ثنا الهيثم بن خلف ثنا أبو كرب ثنا معاوية بن هشام عن

محمد بن الزبير الحنفلي، قال ابن معين: ضعف لا شيء، كما في تهذيب التهذيب، ومولى زياد مجبر.

(2) معضل.

31- كتاب معرفة الصحابة رضي الله تعالى عنهم (الجزء الثالث)

572

سفيان عن أبي إسحاق قال رأيت حجر بن عدي وهو يقول: ألا إني على يحيى لا أقبلها ولا أستقبلها سماع الله والناس.

648- حدثنا أبو إسحاق إبراهيم بن محمد بن يحيى ثنا محمد بن إسحاق الطقي ثنا الفضل بن غسان الغلابي ثنا يحيى بن معين وهشام<sup>(1)</sup> ثنا داود بن عمرو عن بشر<sup>(2)</sup> بن عبد الحزرمي قال: لما بعث زياد بحجر بن عدي إلى معاوية أمر معاوية بحبسهم فكان يقال له: مرج عفره، قال: ثم استشار الناس فيه قال فجعلوا يقولون: القتل القتل، قال: قام عبد الله بن زيد بن أسد البجلي فقال: يا أمير المؤمنين أنت راعينا ونحن رعيك وأنت ركننا ونحن عمادك، إن عاقبت لنا: أصبت، وإن عفرت لنا: أحسنت والعفو أقرب للتقوى، وكل راع مسئول عن رعيته، قال: ففرق الناس عن قوله.

649- أخبرني أحمد بن عثمان بن يحيى المقرئ ببغداد ثنا عبيد الله بن محمد البريدي<sup>(3)</sup> ثنا سليمان بن أبي شيخ ثنا محمد بن الحسن الشيباني ثنا أبو مخنف<sup>(4)</sup> أن هذبة بن فياض الأهوازي قتل حجر بن عدي فمضى إليه بالسيف فارتعدت فرائصه فقال: يا حجر أليس زعمت أنك لا تجزع من الموت فإنا ندعك<sup>(5)</sup> فقال: وما لي لا أجزع وأنا أرى قبورا محفورا وكفنا منشورا وسيفا مشهورا، وإني والله لن أقول ما يسخط الرب قال: قتلته وذلك في شعبان سنة إحدى وخمسين.

650- حدثنا بكر بن محمد الصبري بمرو ثنا أحمد بن عبيد الله الترمذي ثنا موسى بن داود الضبي ثنا قيس<sup>(6)</sup> بن الربيع عن أشعث عن محمد بن سيرين قال: قال حجر بن عدي: لا تفلسوا عني دثا ولا تطلقوا عني قيثا وادفوني في ثيابي فإنا لنفني غثا بالحادثة.

651- حدثنا أبو علي مخلد بن جعفر ثنا أبو الحسن محمد بن محمد الكازري ثنا علي

(1) صواب: هشام، وهو هشام بن بشير، كما في ترجمة شيخه من تهذيب الكمال.

(2) صواب: بشر بن عبد الله الحزرمي.

(3) صواب: البريدي.

(4) أبو مخنف هو لوط بن يحيى، قال الحافظ الذهبي: أخباري ثالث لا يوثق به، وأما قيس بن الربيع فهو

(1) روى في بعض الكتب أرا عن صاحبك وقد عك. 12 (مصحف).

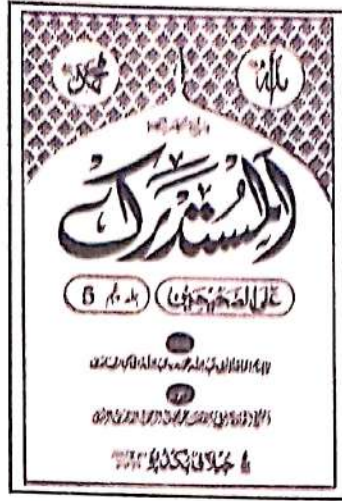
(2) قيس بن الربيع مختلف لوطي والربيع ضعيف.

(3) وهو يحيى بن زكريا، قال الحافظ الذهبي: أخباري رابع لا يوثق به، وأما قيس بن الربيع فهو

(4) وهو يحيى بن زكريا، قال الحافظ الذهبي: أخباري رابع لا يوثق به، وأما قيس بن الربيع فهو

1. مُستدرَك للحاكم (اردو)، 5/175، رقم: 5973

2. مُستدرَك للحاكم (عربي)، 3/574، رقم: 6044



کتاب مفرقة الصحابة

126

المستدرک (مجموعہ جلد دوم)

5976 - حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلْفٍ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: رَأَيْتُ حُجْرَ بْنَ عَدِيٍّ وَهُوَ يَقُولُ: أَلَا إِنِّي عَلَى بَيْعَتِي لَا أَقْبِلُهَا، وَلَا أَسْتَقْبِلُهَا سَمَاعَ اللَّهِ وَالنَّاسِ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 5976 - مکت عنه الذهبي في التلخيص

++ ابو اسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو گواہ بناتے ہوئے کہہ رہے تھے خبردار! میں اپنی بیعت پر قائم ہوں، نہ میں نے اس کو توڑا ہے اور نہ توڑنے کی خواہش رکھتا ہوں۔

ترجمہ

ابو اسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، وہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو اپنا گواہ بناتے ہوئے کہہ رہے تھے، ”خبردار! میں اپنی بیعت پر قائم ہوں، نہ میں نے اس کو توڑا ہے اور نہ توڑنے کی خواہش رکھتا ہوں۔“ (1)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ”تلخیص“ میں اس حدیث پر سکوت فرمایا ہے۔ (2)

1. مستدرک للحاکم (اردو)، 5/176، رقم: 5976

2. مستدرک للحاکم (عربی)، 3/574-575، رقم: 6047



زجر

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



قارئین کرام! امام ابن حجر عسقلانی نے نقل کیا کہ سیدنا مجرب بن عدی رضی اللہ عنہ کی گرفتاری اور قتل کی وجہ، زیاد نے جمعہ کا خطبہ لمبا کیا اور اس وجہ سے نماز کا وقت گزر رہا تھا اس بات کی مخالفت تھی مگر زیاد نے اتنا لمبا خطبہ کیوں دیا اور سیدنا مجرب بن عدی رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خطیب کو کنکریاں کیوں ماری؟ اس کا جواب امام ابن اثیر رحمہ اللہ کی تاریخ میں موجود ہے۔

علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اسی سال (ہجری سن: 51) مجرب بن عدی رضی اللہ عنہ اور اُن کے ہمراہی قتل کیے گئے۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو 41 ہجری میں عاملِ کوفہ مقرر کیا۔ اس غرض سے اُنہوں نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا، ”اتنا بعد! صاحب علم روزِ مصیبت سے پہلے ہی خبردار اور ہوشیار ہو جایا کرتے ہیں اور صاحب حکومت بغیر تعلیم کے تمہارے لیے کافی ہو سکتا ہے۔ میں تم کو کئی باتوں کے متعلق نصیحت کروں گا اور وہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سب و شتم ترک کرنا اور اُن کی مذمت کرنا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب کی عیب جوئی اور اُن کو چُن چُن کے نکالنے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جماعت کی تعریف اور اُن کو مقرب کرنے کو ترک نہ کرنا۔“ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا، ”میں نے آزمایا بھی ہے اور مجھے بھی آزمایا گیا ہے اور اس سے قبل اوروں کی طرف سے میں عامل بھی رہ چکا ہوں مگر کسی نے میری مذمت نہیں کی، آپ بھی آزمائش کر لیں گے اور آپ کے اختیار میں ہے کہ خواہ آپ میری تعریف کریں یا مذمت!“ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ، ”نہیں، ہم ان شاء اللہ تعالیٰ تمہاری تعریف ہی کریں گے۔“ اس طرح مغیرہ کوفہ کے عامل ہو گئے۔ بلحاظ سیرت وہ بہترین شخص تھے۔ البتہ اُن میں ایک عیب یہ تھا کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سب و شتم کرنے اور اُن کی غیبت کرنے اور دوسری طرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے مغفرت اور استغفار کرنے کو کبھی ترک نہیں کیا۔<sup>(1)</sup>

علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ آگے لکھتے ہیں:

”لیکن اپنی عمر کے آخر زمانے میں اُنہوں نے (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے) پھر حضرت علی و عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسا کہا جیسا کہ ہمیشہ کہا کرتے تھے، اُن کی ایسی تقریر سن کر مجرب رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر ایسی بلند آہنگی سے مغیرہ کو للکارا کہ مسجد میں ہر شخص نے اُن کی آواز سن لی اور کہا کہ، ”اے انسان! حکم دے کہ ہماری روزیاں، ہم کو دی جائیں تو نے اُن کو ہم سے روک رکھا ہے حالانکہ وہ تیری نہیں ہیں، تو امیر المومنین (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مذمت پر حریص ہو گیا ہے۔“ یہ سن



کر حاضرین مسجد دو تہائی (2/3) سے زیادہ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ”حجر رضی اللہ عنہ نے بالکل ٹھیک کہا ہے، آپ ہماری روزیاں ہم کو دے دیجیے کیوں کہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں اُس سے ہم کو کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا۔“ وہ لوگ اُس اور اس قبیل کے اور فقروں کو دہراتے رہیں۔ چنانچہ مغیرہ رضی اللہ عنہ جب منبر پر سے اتر آئے تو اُنہی کے چند آدمی اُن سے ملاقات کی اجازت طلب کر کے اُن کے پاس گئے اور کہا، ”آپ اُس شخص (یعنی حجر رضی اللہ عنہ) کو کب تک یوں چھوڑے رہیں گے؟ یہ آپ کے رعب و داب کے خلاف جرات کرتا ہے اور ایسی باتیں کہتا ہے، اس سے آپ کے رعب و داب میں بھی ضعف آئے گا اور امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ بھی آپ سے ناراض ہو جائیں گے۔“ مغیرہ نے کہا، ”آپ لوگ یہ سمجھ لیجیے کہ میں نے اس کو گویا قتل ہی کر دیا ہے کیوں کہ میرے بعد ایک امیر (یعنی زیاد) آئے گا، یہ شخص اُسے میرے ہی جیسا آدمی سمجھے گا اور اُس کے ساتھ وہی کرے گا جو آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ وہ میرے ساتھ کر رہا ہے اور ایسا ہوگا تو وہ امیر ضرور اسے گرفتار کر کے قتل کر دے گا۔ میری موت تو قریب آگئی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میں شہر کے برآوردہ شخص کو قتل کروں تاکہ وہ سعادت حاصل کر لے اور میں بدبخت کا بدبخت رہ جاؤں اور ادھر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو دنیا میں معزز ہو جائیں اور میں آخرت میں ذلیل ہوں۔ اس کے بعد مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا اور اُن کی جگہ زیاد عامل مقرر ہوا۔“ (1)

قارئین کرام! ابن اثیر کی اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ زیاد کا خطبہ لمبا ہونے اور سیدنا حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کا اُس کی مخالفت کرنے کی اہم وجہ تھی سیدنا امام مولا علی رضی اللہ عنہ پر سب و شتم۔

چنانچہ زیاد نے سب لوگوں کو وائل بن حجر حضرمی کے ساتھ بھیج دیا، اُن کے ساتھ بڑی جماعت تھی جب یہ مقامِ مرج عذراء میں پہنچے تو انہوں نے (حجر بن عدی رضی اللہ عنہ) نے کہا، ”میں پہلا مسلمان ہوں جو اس مقام پر تکبیر کہتا ہوں پھر یہ اور اُن کے اصحاب عذراء نامی قریہ (گاؤں) میں جو دمشق کے پاس ہے، اترے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن سب کے قتل کا حکم دیا مگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب نے بعض لوگوں کی سفارش کی وہ چھوڑ دیے گئے اور حجر اور اُن کے ساتھ چھ (6) آدمی قید کر دیے۔ جب لوگوں نے اُن کے (حضرت حجر رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کا) قتل کا ارادہ کیا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اس کے کہا کہ اگر تم میری طرف کسی ایسی بات کا گمان نہ کرتے جو مجھ میں نہیں ہے (یعنی بزدلی کا) تو پیشک میں ان دونوں رکعتوں کو طول دیتا بعد اس کے انہوں نے کہا کہ میرے ہتھیار نہ اُتارنا اور میرے خون کو نہ دھونا، میں (قیامت کے دن) معاویہ رضی اللہ عنہ سے اسی حال میں ملوں گا۔“ (2)

1. الکامل فی التاریخ (اردو)، 77-76/3

2. اُسند الغایۃ فی معرفۃ الصحابۃ (اردو)، 1/526

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے قتل کی دو رکعت نماز پڑھنے کا مسئلہ پوچھا گیا انہوں نے کہا اُن دنوں رکعتوں کو حجر بن عدی رضی اللہ عنہ اور حُصیب رضی اللہ عنہ نے پڑھا ہے اور یہ دونوں بڑے فاضل تھے۔ حسن (بصری) رضی اللہ عنہ اور اُن کے اصحاب کے قتل کو بڑا حادثہ سمجھتے تھے۔ (1)

### سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا کا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ڈانٹنا

یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں ابو الاسود کے حوالے سے نقل کیا ہے فرمایا: جب معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو آپ نے انہیں حجر اور اُن کے ساتھیوں کو قتل کرنے کے بارے میں ڈانٹ پلائی اور فرمانے لگیں: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میرے بعد ایسے لوگ قتل کیے جائیں گے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور آسمان والے ناراض ہوں گے۔ اس کی سند میں انقطاع ہے۔“ (2)

اسد الغابۃ میں ابن اثیر نے اسے یوں بیان کیا ہے:

”جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حجر رضی اللہ عنہ کے ساتھ زیاد کی اس بدسلوکی کی خبر ملی تو انہوں نے عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ خدا کے لیے حجر اور اُن کے اصحاب کی بے حرمتی نہ کرنا مگر عبد الرحمن ایسے وقت میں پہنچے کہ وہ قتل ہو چکے تھے۔ تو عبد الرحمن نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابو سفیان تو حجر اور اُن کے اصحاب کے ساتھ بہت بردباری کیا کرتے تھے، یہ بات تم میں کیوں نہ ہوئی، تم نے اُن کو قید کیوں نہ کر دیا، کسی وبائی مقام میں کیوں نہ بھیج دیا؟“ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اُس وقت میری قوم میں تمہارے جیسے (نیک مشورہ دینے والے) لوگ نہ تھے۔“ عبد الرحمن نے کہا، ”خدا کی قسم! اب اہل عرب نہ تم کو حلیم سمجھیں گے اور نہ صاحب عقل، تم نے ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جو مسلمان تھے اور تمہارے پاس قید کر کے بھیجے گئے تھے۔“ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا کرتا، زیاد نے مجھے اُن کے بہت سخت حالات لکھے تھے اور لکھا تھا کہ یہ لوگ ایسا رخنہ ڈالنا چاہتے ہیں جو پھر بند نہ ہو سکے گا۔

جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سب سے پہلے حجر رضی اللہ عنہ کے قتل کے متعلق اُن سے طویل گفتگو کی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا اور حجر کا معاملہ چھوڑ دیجیے یہاں تک کہ ہم دونوں اپنے پروردگار کے یہاں ملیں۔“ (3)

1. اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (اردو)، 1/527

2. الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ (اردو)، 1/582

3. اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، 1/526



## سیدنا محمد رضی اللہ عنہ کی شہادت پر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا رونا

نافع کہتے تھے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بازار میں تھے جب اُن کو محمد رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر ملی تو اُن سے صبر نہ ہو سکا اور اُٹھ کھڑے ہوئے اور رونے کی آواز اُن سے بلند ہو گئی۔ (1)

المستدرک (ج ۱، باب ۱۷) ۱۷۵  
کتاب تشریح الصحاح  
5975 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشَّامٍ الْعَدَلِيُّ، ثنا مُعَاذُ بْنُ مَعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ عُرَيْنَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: "لَمَّا سَمِعْنَا كَيْدَ بَيْتِ خُجْرٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ جَعَلَ النَّاسُ يَتَخَوَّنُونَ وَيَقُولُونَ: مَا فَعَلَ خُجْرٌ؟ فَكَانَتْ خُبْرَةُ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ مُنْجِنٌ إِلَى السُّوقِ، فَأَطْلَقَ صَوْتَهُ زَوْقًا، وَأَنْطَلَقَ لِيَجْعَلَ تَسْمَعُ نَجِيَّةً وَتَقُولُ: "وَعُوْا مَوِيَّ"

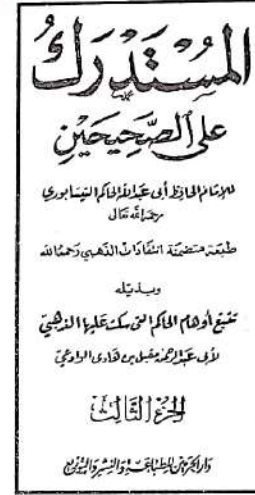
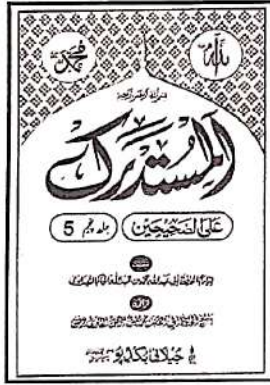
۵۷۴ - ۳۱ - کتاب معرفة الصحابة رضي الله تعالى عنهم (الجزء الثالث)

۶۰۴۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمَّادٍ الْعَدَلِيُّ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُنْثَرِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي ثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ عُرَيْنَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلِي بَعَثَ حَجْرٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ جَعَلَ النَّاسُ يَتَحَوَّنُونَ وَيَقُولُونَ: مَا فَعَلَ حَجْرٌ فَأَتَى خُبْرَةَ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ مُحْتَجٌّ فِي السُّوقِ فَأَطْلَقَ صَوْتَهُ وَوَثَبَ وَأَنْطَلَقَ فَجَعَلَ تَسْمَعُ نَجِيَّةً وَهُوَ مَوْلٍ.

المستدرک (ج ۱، باب ۱۷) ۱۷۶  
کتاب تشریح الصحاح  
5975 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشَّامٍ الْعَدَلِيُّ، ثنا مُعَاذُ بْنُ مَعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ عُرَيْنَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: "لَمَّا سَمِعْنَا كَيْدَ بَيْتِ خُجْرٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ جَعَلَ النَّاسُ يَتَخَوَّنُونَ وَيَقُولُونَ: مَا فَعَلَ خُجْرٌ؟ فَكَانَتْ خُبْرَةُ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ مُنْجِنٌ إِلَى السُّوقِ، فَأَطْلَقَ صَوْتَهُ زَوْقًا، وَأَنْطَلَقَ لِيَجْعَلَ تَسْمَعُ نَجِيَّةً وَتَقُولُ: "وَعُوْا مَوِيَّ"

(العلق - من تلخيص النحس) 5975 - مکت عنه النحس فی التلخیص

حضرت نافع فرماتے ہیں: جب حضرت عمر بن عدی رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہ کی جانب بھیجا جا رہا تھا، بہت حیران تھے اور پوچھتے تھے کہ محمد رضی اللہ عنہ کا قصور کیا ہے؟ یہ خبر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچی، وہ اُس وقت بازار میں کسی جگہ روپوش تھے، آپ نے روپوشی ختم کی اور لوگوں کے درمیان آ گئے۔ جب وہ واپس جا رہے تھے تو میں اُن کی پھوٹ پھوٹ کر رونے کی آواز سن رہا تھا۔



ترجمہ

حضرت نافع فرماتے ہیں: جب حضرت محمد بن عدی رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا جا رہا تھا، لوگ بہت حیران تھے اور پوچھتے تھے کہ محمد رضی اللہ عنہ کا قصور کیا ہے؟ یہ خبر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچی، وہ اُس وقت بازار میں کسی جگہ روپوش تھے، آپ نے روپوشی ختم کی اور لوگوں کے درمیان آ گئے۔ جب وہ واپس جا رہے تھے تو میں اُن کی پھوٹ پھوٹ کر رونے کی آواز سن رہا تھا۔ (2)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "تلخیص" میں اس حدیث پر سکوت اختیار کیا ہے۔ (3)

قارئین کرام! سیدنا محمد بن عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہجری سن 51 میں ہوئی۔ آپ کی شہادت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد ہوئی۔ سیدنا محمد بن عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت "صلح امام حسن رضی اللہ عنہ" کی شرائط کی دھجیاں اڑانے جیسا تھا۔ آپ کی شہادت پر صحابہ کرام غمگین تھے۔

1. أسد الغابة في معرفة الصحابة (اردو)، 1/527؛ الاصابة في تميز الصحابة (اردو)، 1/582

2. مُستدرک للحاکم (اردو)، 5/175-176، رقم: 5975

3. مُستدرک للحاکم (عربی)، 3/574-575، رقم: 6046

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



اس شرط کو امت کے آگے بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ یہ تک کہا جاتا ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سالانہ ایک رقم کی ضرورت پیش کی، تو کچھ یہاں تک بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سیدنا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو ایک رقم سالانہ تحفے کے طور پر پیش کرتے تھے۔ تو یہاں ہم یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے جس رقم کی ضرورت شرط میں بیان کی تھی وہ کوئی تحفہ یا خواہشات کے طور پر نہیں بلکہ ”خمس“ کہ جس کے بارے میں قرآن وحدیث میں آیا ہے جو مال غنیمت کا پانچواں حصہ ہے اور جس پر اہل بیت کا حق تھا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ تک کے تمام خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم ”خمس“ کی رقم کو آل عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے۔ یعنی یہ شرط اہل بیت کا حق تھا جسے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اگر دیتے بھی تھے تو اہل بیت پر کوئی احسان نہیں کر رہے تھے۔

#### شرط - 4

”سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما پر بنو امیہ کے منبروں سے ہونے والے سب و شتم کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا جائے گا۔“

اس شرط کو پابندی سے نبھانا تو دور کی بات ہے بلکہ اس کی سرعام وعدہ خلافی کی گئی۔ اس موضوع کو ہم تفصیل سے بیان کرنے کے لیے الگ سے پورا باب - 12 (بارہ) اسی کتاب میں پیش کر رہے ہیں جو اس باب کے بعد آ رہا ہے۔

#### شرط - 5

”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے بعد کسی کو جانشین مقرر نہیں کریں گے بلکہ امت کو خلیفہ کے چناؤ کے لیے شوریٰ (مسلمانوں کی صلاح کار سمیٹی) پر چھوڑیں گے۔“

اس شرط کی بھی بالکل پابندی نہیں کی گئی بلکہ کھلے طور پر یزید کو ولی عہد بنا کر بیعت لینا شروع کر دیا گیا۔ اس موضوع کو ہم تفصیل سے بیان کرنے کے لیے الگ سے پورا باب 14 (چودہ) اسی کتاب میں پیش کر رہے ہیں۔





باب - 12

بنو اُمیہ کا امیر المومنین سیدنا علی  
بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر سب و شتم  
(صحیح احادیث کی روشنی میں)





امیر معاویہ رضی اللہ عنہ و بنو اُمیہ کے زمانہ تسلط  
میں مسجد کے منبروں سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو سب  
و شتم عام ہو چکا تھا۔

یہ سب و شتم کی قبیح رسم، کہ امیر معاویہ اور  
اُن کے گورنروں کی موجودگی میں منبروں  
سے سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے بلکہ  
خود امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھی برادرِ رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا مولا علی صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنے،  
کو اس باب میں صحیح احادیث کی روشنی میں  
نقل کیا گیا ہے۔

## ایک باطل تاویل کا رد

دیوبند مکاتب فکر کے مشہور مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب نے اپنی مشہور کتاب ”حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق“ میں امام مولا علی رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کرنے میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم کے دفاع میں دلیلیں پیش کی ہیں۔ دراصل انھوں نے یہ دلیلیں سیدنا مولانا مودودی صاحب کی مشہور زمانہ کتاب ”خلافت و ملوکیت“ کے رد میں پیش کی ہیں۔ مولانا مودودی صاحب نے ”تاریخ طبری“ سے بنو اُمیہ کے مولا علی رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کے پانچ حوالے پیش کیے ہیں اور انہی تاریخی روایتوں کا مولانا تقی عثمانی نے رد کر کے صرف بخاری کی ایک حدیث پیش کر کے ثابت کرنا چاہا کہ بنو اُمیہ مولا علی رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کرتے تھے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے:

مولا علی رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کے بارے میں سیدنا مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخی روایتوں (طبری، ابن اثیر، ابن کثیر) میں رافضی راویوں کی بناء پر مولانا مفتی تقی عثمانی نے دفاع بنو اُمیہ میں جو دلیلیں پیش کیں وہ کچھ اس طرح ہیں:

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ:

1. خود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سب و شتم کی جو نسبت مولانا (مودودی) نے کی ہے، اُس کا تو کوئی ادنیٰ ثبوت بھی مولانا کے بیان کردہ حوالوں میں بلکہ کہیں نہیں ہے اور اس کے برعکس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعریف و توصیف کے جملے منقول ہیں۔

2. اسی طرح تمام گورنر کا جو لفظ مولانا (مودودی) نے استعمال کیا ہے وہ بھی بالکل بلا دلیل ہے، مولانا کے بیان کردہ حوالوں میں صرف دو گورنروں کا ذکر ہے۔

3. ان دونوں گورنروں میں سے ایک یعنی مروان بن حکم کے بارے میں مولانا کے دیے ہوئے حوالے کے اندر یا اور کہیں یہ بات موجود نہیں ہے کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کیا کرتا تھا۔

4. سب و شتم کی بوچھاڑ کا لفظ بھی بلا دلیل ہے، اس لیے کہ مولانا کے دیے ہوئے حوالے میں تو سب و شتم کے الفاظ منقول نہیں۔ صحیح بخاری کی روایت سے جو الفاظ معلوم ہوتے ہیں انھیں ’سب و شتم‘ کھینچ تان کر ہی کہا جاسکتا ہے۔



5. دوسرے گورنر حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بارے میں مولانا نے حوالہ صحیح دیا ہے لیکن ساتھ ہی اس میں یہ تصریح ہے کہ وہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے بددعا کرتے تھے۔ دوسرا یہ روایت ازاول تا آخر سارے کے سارے شیعہ راویوں سے مروی ہے اور روایت در روایت ہر اعتبار سے واجب الرد ہے۔

حضرت معاویہؓ

۴۶

میں بھی کہیں یہ مذکور نہیں کہ حضرت معاویہؓ نے اسے اس کام کا حکم دیا تھا یا وہ اس کے اس فعل پر راضی تھے۔ ایسی صورت میں یہ الفاظ لکھنے کا کوئی جواز ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ حضرت معاویہؓ :

”خود“ اور ان کے حکم سے ان کے تمام گورنر خطیوں میں برسرِ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کی پوچھا کرتے تھے۔“

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ :

۱۔ خود حضرت معاویہؓ کی طرف سب و شتم کی جو نسبت مولانا نے کی ہے، اس کا تو کوئی ادنیٰ ثبوت بھی مولانا کے بیان کردہ حوالوں میں، بلکہ کہیں نہیں ہے اور اس کے برعکس حضرت معاویہؓ سے حضرت علیؓ کی تعریف و توصیف کے جملے متحمل ہیں۔

۲۔ اسی طرح تمام گورنر کا جو لفظ مولانا نے استعمال کیا ہے وہ بھی بالکل بلا دلیل ہے، مولانا کے بیان کردہ حوالوں میں صرف دو گورنروں کا ذکر ہے۔

۳۔ ان دو گورنروں میں سے ایک یعنی مروان بن الحکم کے بارے میں مولانا کے دیئے ہوئے حوالے کے اندر دیا اور کہیں یہ بات موجود نہیں ہے کہ وہ حضرت معاویہؓ کے حکم سے حضرت علیؓ پر سب و شتم کیا کرتا تھا۔

۴۔ سب و شتم کی پوچھا کر لفظ بھی بلا دلیل ہے، اس لئے کہ مولانا کے دیئے ہوئے حوالے میں تو سب و شتم کے الفاظ متحمل نہیں۔ صحیح بخاری کی روایت سے جو الفاظ معلوم ہوتے ہیں انہیں ”سب و شتم“ سمجھنا تان کر ہی کہا جاسکتا ہے۔

۵۔ دوسرے گورنر حضرت شعیب بن شعبہؓ کے بارے میں مولانا نے حوالہ صحیح دیا ہے لیکن ساتھ ہی اس میں یہ تصریح ہے کہ وہ قاتلین عثمانؓ کے لئے بددعا کیا کرتے تھے۔ دوسرے یہ روایت از اول تا آخر سارے کے سارے شیعوں و راویوں سے مروی ہے اور روایت و روایت ہر اعتبار سے واجب الرد ہے۔

معاونہ اور تاریخی حقائق

جَبَّيْنُ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِي عُمَرَانِي صَلَّيْهِ عَلَيَّهَا

نابشر

کِتْخَانَةُ نَعِیمِہِ دِیُوبَنْدَہِ

مفتی تقی عثمانی کے ان پانچ دلائل کے جواب میں یہ پورا باب ہے جو صحیح احادیث پر محدثین کی تحقیق پر مبنی ہے۔ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ مفتی صاحب کی نظر اُن صحیح احادیث پر نہیں گزری جس میں اُن کے تمام پانچوں دلائل کا جواب موجود ہے اور یہ صحیح احادیث ہیں جن کے راوی معتبر ثقہ ہیں (شیعہ یا رافضی نہیں)۔ مگر افسوس مفتی صاحب نے شاید ان کا مطالعہ نہیں کیا، اسی لیے وہ کہہ رہے ہیں کہ بنو امیہ کا مولانا علی رحمۃ اللہ علیہ پر سب و شتم کا کہیں کوئی حوالہ (ثبوت) نہیں ملتا !!

## مردہ لوگوں کو گالی مت دو۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث

بہارِ شریف - (جزء ہلال)	۵۶۸	کتاب الزکوۃ
باب مَا يَنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ ۱۳۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو حَكِيمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَحَسْبُ اللَّهِ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَلْفُوا إِلَى مَا قَالُوا وَزَوَّاهُمْ عِلْمُ الْوَلَدِ بْنِ عَبْدِ الْقَلْبِ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمُسَيْدَةَ بِنْتِ أَبِي الْأَعْمَشِ قَالَتْ عَلَى بَنِي الْحَبْلَةِ وَأَبْنِ عُرَيْرَةَ وَأَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ	باب 882: مردوں کو گالی دینا ممنوع ہے۔ (1304) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اپنے اعمال (خیر و شر) کو پہنچ چکے۔ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی کہ اس حدیث کی روایت کی سبیل بن جہر بن فرخروہ اور محمد بن ابی عدی نے شعب بن جراح سے روایت کرنے میں آدم بن ابی ایاس کی متابعت کی۔	صحیح بخاری ابو حنیفہ رحمہ اللہ مترجم و تفسیر محمد رفیع الدین پیشوا پیشوا پیشوا



ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مردہ لوگوں کو گالی مت دو کیوں کہ وہ اپنے کیے ہوئے اعمال (کے انجام) تک پہنچ چکے ہیں۔“ (۱)  
رسول اللہ ﷺ کا (مندرجہ بالا) مبارک فرمان پوری اُمت کے لیے یکساں ہے اور اس حکم سے کوئی ایک شخص بھی باہر نہیں ہے، چاہے وہ شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی میں سے کیوں نہ ہو۔

## مسلمان کو برا کہنا فسق ہے۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث

صحیح مسلم (۲۰۱)	۱۰۶	۱- کتاب ایمان
۲۸- بَابُ مَنْ قَالَ الْقَتْلَ يَسَابُ الْمُسْلِمَ فَسَوْفَ وَفَقَالَ الْكُفْرُ ۲۱۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ الْمُسْلِمَ سَبَّ رَأْسَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ زَيْنٍ وَآلِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسَابُ الْمُسْلِمَ مُسَوِّقٌ وَفَقَالَ الْكُفْرُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّكَ سَمِعْتُمُ عَنِّي عَنِ النَّبِيِّ وَكَرِهْتُمُ عَنِّي عَنِ النَّبِيِّ عَنْ زَيْنٍ وَآلِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسَابُ الْمُسْلِمَ مُسَوِّقٌ وَفَقَالَ الْكُفْرُ	اس کا بیان کہ مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اس سے کفر ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کیا تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے خود سنا ہے کہ وہ اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں؟ ابو وائل نے کہا ہاں!	صحیح مسلم شریف جلد اول مترجم و تفسیر محمد رفیع الدین پیشوا پیشوا پیشوا



حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔“

راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کیا تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے خود سنا ہے کہ وہ اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں؟ ابو وائل نے کہا: ”ہاں۔“ (۲)

1. صحیح بخاری (اردو)، 1/568، رقم: 1304، انٹرنیشنل نمبر: 1393

2. صحیح مسلم (اردو)، 1/106، رقم: 218، انٹرنیشنل نمبر: 221



## حضرت علی علیہ السلام کو گالی دینا (سب و شتم کرنا) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی (سب و شتم کرنا) دینا:

صحیح حدیث

الرَّوَضُ الدَّلَانِي  
إِلَى  
الْمَعْجَانِ الصَّغِيرِ لِلطَّبْرَانِيِّ

تحقیق  
محمد شکور محمود الحاج أمّیر

الجزء الثاني

دار عمار  
عمان

المكتب الاسلامي  
بيروت

أَلِمَ: أَشَمَّطَ زَانٍ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ، وَرَجُلٌ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ بَضَاعَةً،  
فَلَا يَبِيعُ إِلَّا بِبَيْعِهِ، وَلَا يَشْتَرِي إِلَّا بِبَيْعِهِ<sup>(١)</sup>.  
- لم يروه عن عاصم إلا حفص.

\* الإسناد: رواه الطبراني في الأوسط، وروى في الكبير نحوه بالإسناد  
نفسه ورجاله رجال الصحيح. وأشار السيوطي إلى صحته<sup>(٢)</sup>.

٨٢٢ - حدثنا محمد بن الحسين أبو حصّين القاضي<sup>(٣)</sup> حدثنا عون بن<sup>(٤)</sup> سلام،  
حدثنا عيسى بن عبد الرحمن السلمي، عن السّدي، عن أبي عبد الله الجدي،  
قال: قالت لي أم سلمة:

«أَيْسَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيْكُم عَلَى رُؤُوسِ النَّاسِ، فَقُلْتُ  
سُبْحَانَ اللَّهِ، وَأَتَى يُسَبُّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟  
فَقَالَتْ: أَلَيْسَ يُسَبُّ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَمَنْ يُجِبُهُ، فَأُشْهِدُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجِبُهُ».  
- لم يروه عن السّدي إلا عيسى.

\* الإسناد: قال الهيثمي: رواه الطبراني في الثلاثة، وأبو يعلى، ورجال  
الطبراني رجال الصحيح، غير أبي عبد الله وهو ثقة<sup>(٥)</sup>. وكذا أخرجه الإمام  
أحمد والحاكم ووافقه الذهبي<sup>(٦)</sup>.

٨٢٣ - حدثنا محمد بن عثمان بن سعيد أبو عمر الضرير الكوفي<sup>(٧)</sup> حدثنا أحد بن

- (١) الأشمط: الشيخ في شعره سواد وبياض.
- (٢) عائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ: أي فقير ذو عيال. لا يقدر على تحصيل مؤونتهم. ولا يطلب من بيت المال. أو من الناس تكبراً.
- (٣) الزوائد (٧٨/١) والجامع الصغير (٣٥٤٤/٣) والكبير (٣٠١/٦).
- (٤) من أهل الكوفة قدم بغداد وحدث بها، عن أحمد بن يونس البربري وغيره روى عنه يحيى بن محمد بن صاعد وغيره. كان فهاً صنف المسند، وقال الدارقطني: كان ثقة. توفي سنة ست وتسعين ومائتين. بغداد (٢٢٩/٢).
- (٥) في المطبوع / عون بن بن سلام / وهو خطأ.
- (٦) الزوائد (١٣٠/١) والكبير (٣٢٢/٢٣).
- (٧) المستدرک (١٢١/٣) باللفظ آخر.
- (٨) قال في خلاصة الخرجي (٢١/١)، شيخ للطبراني يروي عن أحمد بن يونس البربري. وهو ضعيف كما ذكره الهيثمي.





## سلسلة الاحادیث الصحیحة

و شیء من فیهما و فوائدها

تألیف  
محمد تاج الدین البانی

المجلد السابع  
القسم الاول  
۳۰۰۰ - ۳۳۳۲

مکتبہ المعارف للدراسات والبحوث  
بمطبعة دار الفکر للطباعة والنشر  
الدمشق

۳۳۳۲ - (كان يحب علياً) .

أخرجه الطبراني في «المعجم الأوسط» (۵۸۲۸/۲۸۹/۶) ، و«المعجم الصغير» (۱۹۹ - هندية) : حدثنا محمد بن الحسين أبو حصين القاضي : قال : حدثنا عون ابن سلام قال : حدثنا عيسى بن عبد الرحمن السلمی عن السدي عن أبي عبد الله الجذلي قال :

قالت لي أم سلمة : أئيب رسول الله ﷺ بينكم على المنابر؟ قلت : سبحان الله ! وأنى يسب رسول الله ﷺ؟ قالت :

أليس يُسب علي بن أبي طالب ومن يحبه؟ وأشهد أن رسول الله ﷺ كان يحبه ! وقال الطبراني :

«لم يروه عن السدي إلا عيسى» .

قلت : ومن طريقه أخرجه أبو يعلى في «مسنده» (۴۴۴/۱۲ - ۴۴۵) ، والطبراني أيضاً في «المعجم الكبير» (۷۲۸/۳۲۳/۲۳) من طرق أخرى عن عيسى به .

قلت : وهذا إسناد جيد ، ورجاله كلهم ثقات ، وفي السدي - واسمه إسماعيل بن عبد الرحمن - كلام يسير لا يضر ، وهو من رجال مسلم . وأما إعلال المعلق على «المسند» بقوله :

۹۹۶

فضائل ومناقب اور معائب ونقائص

فضل علیؑ بانه محبوب لرسول الله .  
۳۵۳۸ - عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَذَلِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ : أَيْسَبُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَكُمْ عَلَى الْمَنَابِرِ؟ قُلْتُ : سُبْحَانَ اللَّهِ ! وَأَنَّى يُسَبُّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّهُ ! (۲) [الصحيحة: ۳۳۳۲]

۵۳۳

سیدنا علیؑ کی فضیلت کہ وہ رسولؐ کے محبوب ہیں

ابو عبد اللہ جدلی کہتے ہیں کہ مجھے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کو تم لوگوں کی موجودگی میں منبروں پر بھلا کہا جا رہا ہے؟ میں نے کہا: سبحان اللہ! آپ کو کہاں برا بھلا کہا جا رہا ہے؟ انھوں نے کہا: کیا سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان سے محبت کرنے والوں پر سب و شتم نہیں کیا جا رہا؟ اور میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ ان سے محبت کرتے تھے۔

تخریج: الصحيحة ۳۳۳۲۔ طبرانی فی الاوسط (۵۸۲۸) وفی الصغير (۲/۲۱)۔

سلسلة  
احادیث صحیحة  
(أردو)

تألیف  
محمد تاج الدین البانی

مکتبہ المعارف للدراسات والبحوث  
بمطبعة دار الفکر للطباعة والنشر  
الدمشق

تتمت الطبعة  
سنة ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷م  
بمطبعة دار الفکر للطباعة والنشر  
الدمشق

الكتاب رقم  
۳۵۳۸

علامہ البانی کی ”سلسلة الاحادیث الصحیحة“ میں ہے: ابو عبد اللہ جدلی کہتے ہیں: مجھ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”کیا رسول اللہ ﷺ کو تمہاری موجودگی میں منبروں پر برا بھلا کہا جا رہا ہے؟“ میں نے کہا: ”اللہ ﷻ کی ذات پاک ہے!، اللہ ﷻ کے رسول ﷺ کو کہاں برا بھلا کہا جا رہا ہے؟“ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”کیا سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان سے محبت کرنے والوں پر سب و شتم نہیں کیا جا رہا؟ اور میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ ان سے محبت کرتے تھے۔“

میں (علامہ البانی) کہتا ہوں: اس کی سند عمدہ ہے۔ (۱)

جس نے علی رضی اللہ عنہ کو تکلیف دی اُس نے مجھے تکلیف دی: صحیح حدیث

شیخ ناصر الدین البانی اپنی کتاب ”صحیحہ“ میں نقل کرتے ہیں :

فضائل و مناقب اور معائب و نقائص

باب: فضل علیؑ

## سیدنا علیؑ کی فضیلت کا بیان

۳۵۷۷۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ آذَى عِلِيًّا فَقَدْ آذَانِي)). زَوْيَ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. [الصحيحه: ۲۲۹۰]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے علی کو تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی۔“ یہ حدیث سیدنا عمرو بن شاس، سیدنا سعد بن ابی وقاص اور سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے علی کو تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی۔“ یہ حدیث سیدنا عمرو بن شاس، سیدنا سعد بن ابی وقاص اور سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

**تخریج:** الصحیحة ۲۹۵۔ (۱) عمرو بن شاس: احمد (۳/ ۳۸۳) حاکم (۳/ ۱۳۲)۔ (۲) سعد بن ابی وناث: ابی یعلیٰ (۷۷۰) البزار (الکشف: ۳۵۲)۔ (۳) جابر رضی اللہ عنہ: ابن عساکر (۳۵/ ۱۵۵) السهمی فی تاریخ جرجان (۳۲۵)۔

سلسلہ  
احادیث صحیحہ (اردو)

۱۱۱

ترجمہ شوبہ و قرآنہ  
میں تصدیق کے لئے علامہ اقبالؒ کے ہاتھ

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين

PH 25208972, 20985134

ترجمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے علی رضی اللہ عنہ کو تکلیف دی اُس نے مجھے تکلیف دی۔“

یہ حدیث سیدنا عمرو بن شاس، سیدنا سعد بن ابی وقاص اور سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ، امام بزار رحمۃ اللہ علیہ، امام بن عساکر رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

شیخ البانی نے اس حدیث کو ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(۱)</sup>



## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے والے کے لیے دردناک عذاب: قرآن

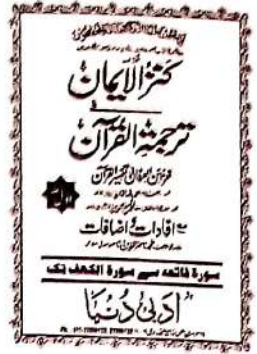
التوبة ۹

۷۷۳

واعلموا ۱۰

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے



ترجمہ

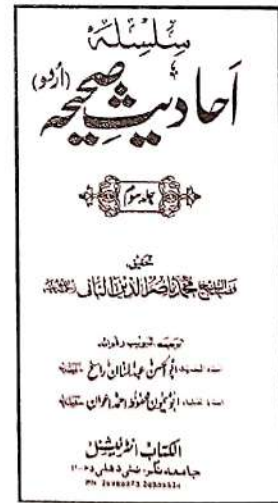
اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔<sup>(۱)</sup>

جس نے علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے  
بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا: صحیح حدیث

شیخ ناصر الدین البانی اپنی ”صحیحہ“ میں نقل کرتے ہیں:

فنازل و مناقب اور مناقب و مناقب  
باب: فضل من حب علی  
۳۵۷۹۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: أَشْهَدُ  
أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ أَحَبَّ  
عَرَبًا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ  
سیدنا علی سے محبت کی فضیلت  
سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں گواہی دیتی ہوں کہ میں  
نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”جس نے علی سے محبت کی اس  
نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ  
۵۵۲  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَرَبًا فَقَدْ  
أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. (الصحیحہ: ۱۲۹۹)  
سے محبت کی۔ اور جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے  
بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض  
رکھا۔  
تخریج: الصحیحہ ۱۲۹۹۔ المخلص فی الفوائد المستفادۃ (۱۱۵/۱۰) حاکم (۱۳۰/۳) عن سلمان بن عبد  
فوائد: سیدنا علی سے محبت اللہ کی محبت کا ذریعہ ہے جب کہ ان سے نفرت اللہ کی نفرت کا ذریعہ ہے۔







## بنو اُمیہ کا مولا علی رضی اللہ عنہ کو برا - بھلا (سب و شتم) کہنا

### حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول

سنہ ۴۱

۲۷۲

أحدوقه معاوية وتكذب  
فلما انتهى كتاب الحسن  
الرحمن بن سمره بن جندب  
صحيفة بيضاء مختوم عليها  
أسفلها ما شئت فقولك  
سأل معاوية قبل ذلك وأما  
يعطيه الشروط التي في  
أعطيتك ما كنت تطلب  
العراق : إنه سخي بفتن  
متاعي



وكان الذي طلب الحسن من معاوية أن يعطيه ما في بيت مال الكوفة ومبلغه  
خمس آلاف ألفاً<sup>(۱)</sup>، وخراج دارابجرد من فارس، وأن لا يُنْشَم علياً. فلم يجبه إلى  
الكف عن شتم علي، فطلب أن لا يُنْشَم وهو يسمع فأجابه إلى ذلك ثم لم يقبل له به  
أيضاً

وأما خراج دارابجرد فإن أهل البصرة منعه من وقالوا: هو فينا لا نُعطيه أحداً  
وكان منهم بامر معاوية أيضاً، وتسلم معاوية الأمر لخمس بقين من ربيع الأول من هذه  
السنة، وقيل في ربيع الآخر وقيل: في جمادى الأولى.

وقيل: إنما سلم الحسن الأمر إلى معاوية لأنه لما راسله معاوية في تسليم الخلافة  
إليه خطب الناس فحمد الله وأثنى عليه وقال: «إنا والله ما يثنينا عن أهل الشام شك ولا  
ننم وإنما كنا نقاتل أهل الشام بالسلامة والصبر فثبتت السلامة بالعداوة والصبر  
بالجزع، وكنتم في مسيركم إلى صفتين ودينكم أمام دنياكم وأصبحتم اليوم ودينكم أمام  
دينكم، ألا وقد أصبحتم بين قتيلين قتيل بصفتين تكونون له وقتيل بالنهر وان تطلبون  
بثأره، وأما الباقي فهاذل، وأما الباقي فثائر. ألا وإن معاوية دعانا لأمر ليس فيه عز ولا

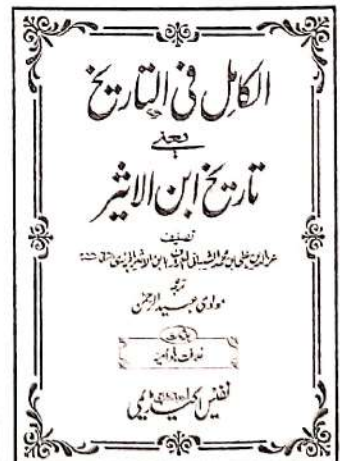
(۱) يُعلم أن الحسن رضي الله له لم يطلب ذلك لنفسه، ولكن علم أن بني أمية يحرمون من نصر علياً رضي الله  
عنه ويقاتل معه فاشترط ذلك ليعدهم به وهو تصرف في غلبة الذكاء.

الکامل فی التاریخ (اردو) جلد ۵

26

امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ سے جو امور طلب کئے تھے وہ یہ تھے کہ کوئے کے بیت المال کی تمام  
رقم جس کی مقدار پچاس لاکھ تھی۔ اور فارس کے دارابجرد کا خراج انہیں دیا جائے اور یہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سب و شتم نہ کیا  
جائے۔ معاویہ نے سب و شتم سے باز رہنے کو منظور نہ کیا۔ اس پر امام حسن رضی اللہ عنہ نے پھر طلب کیا کہ ان کو ایسے وقت میں سب و شتم  
نہ کیا کریں کہ وہ سنتے ہوں۔ اس کو انھوں نے منظور کیا مگر بعد میں یہ شرط بھی پوری نہ کی۔ باقی رہا دارابجرد کا خراج اسے اہل بصرہ  
نے یہ کہہ کر روک دیا کہ وہ ہمارے مال ثنیت میں سے ہے اور وہ ہم کسی کو نہ دیں گے۔ انھوں نے اس میں بھی معاویہ ہی حکم سے  
رکاوٹ پیدا کی تھی۔

حضرت معاویہ اس سال رجب الاول کی چوبیسویں یا پچیسویں کو اسر خلافت قبول کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رجب الآخر میں اور  
بعض کہتے ہیں جمادی الاولیٰ میں۔

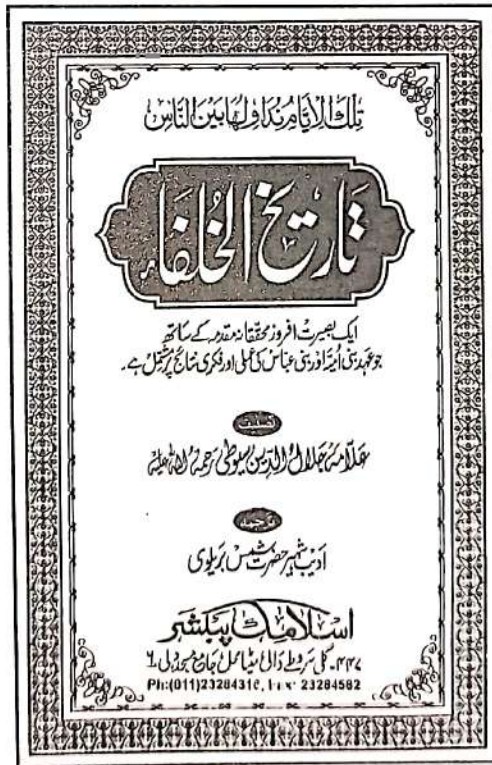


”امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جو امور طلب کیے تھے وہ یہ تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سب و شتم نہ کیا جائے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے سب و شتم سے باز رہنے کو منظور نہ کیا۔ اس پر امام حسن رضی اللہ عنہ نے پھر طلب کیا کہ اُن کو ایسے وقت میں سب و شتم نہ کیا کریں کہ وہ سنتے ہو۔ اس کو اُنھوں نے منظور کیا مگر بعد میں یہ شرط بھی پوری نہ کی۔ باقی رہا دارا بھر دکا خراج اُسے اہل بصرہ نے یہ کہہ کر روک دیا کہ وہ ہمارے مالِ غنیمت میں سے ہے اور وہ ہم کسی کو نہ دیں گے۔ اُنھوں نے اس میں بھی معاویہ رضی اللہ عنہ ہی کے حکم سے رکاوٹ پیدا کی تھی۔“

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس سال ربیع الاول کی چوبیسویں یا پچیسویں تاریخ کو امرِ خلافت قبول کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ربیع الآخر میں اور بعض کہتے ہیں جمادی الاولیٰ میں۔<sup>(1)</sup>

## امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

علامہ جلال الدین السیوطی (المتوفی: 911 ہجری) لکھتے ہیں:





حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلفائے بنو امیہ کا دستور تھا کہ وہ اپنے خطبوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سب و شتم کرتے تھے اپنے خلافت پر متمکن ہوتے ہی سختی سے اس کی ممانعت کر دی اور اپنے قاتل کو لکھا کہ ممالک محروسہ میں کہیں بھی ایسا نہ ہونے پائے اور جو خطبہ شان الفاظ کہے جاتے ہیں ان کے بجائے یہ الفاظ پڑھے جائیں۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ دِينَهُنَّ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ نَهْيًا

چنانچہ اس وقت سے لیکر آج تک خطبات کے آخر میں یہی کلمات پڑھے جاتے ہیں۔  
قالی کا بیان ہے کہ بروایت جہندان نمک بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز شریفی کہنا کرتے تھے۔ شمس بریلوی صرن دو شعر مع ترجمہ نقل کرتا ہے۔

أَنَّ الْغَوَادِعَيْنِ الصَّبَا	وَعَنِ الْقِيَادِ لِلْمَوَى
بیشک اپنے دل کو باز رکھ بچن سے	نفس کی اتباع اور پیروی سے
فَلْتَعْمِرْ رَبِّكَ أَنْ تَفِي	شَيْبُ الْمَغَارِقِ وَالْجَمَلَا
رب العالمین کی تم اگر تو نصیحت قبول کیے	کو بڑھاپے میں بھی تیرے سر پر خیر خواہ موجود ہے

”بنو امیہ (اپنے) خطبات میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو گالی دیا کرتے تھے، پھر جب سیدنا عمر بن عبدالعزیز تابعی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انھوں نے اس (غلیظ انتہائی گستاخانہ اور فحیح رسم) کو بند کروا دیا اور حکومتی کارندوں کے نام حکم نامہ جاری فرمایا کہ اس (غلیظ رسم) کو بند کر دیا جائے۔ پھر اُس کی جگہ اس (آیت) کو جاری فرما دیا: ”بیشک (اے ایمان والو!) اللہ ﷻ تمہیں (ان 3 کاموں کا) حکم دیتا ہے کہ ہر معاملے میں انصاف سے کام لو اور احسان کرو اور اچھا سلوک کرو رشتہ داروں کے ساتھ اور (تمہیں ان 3 کاموں سے) منع فرماتا ہے بے حیائی سے اور بُرے کاموں سے اور سرکشی سے۔ وہ (اللہ ﷻ) تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کر سکو۔“ (النحل: 190)۔ چنانچہ اُس وقت سے اب تک خطبات میں اس (آیت مبارکہ) کی قرأت مسلسل جاری ہے۔“ (۱)

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور سب و شتم مولا علی رضی اللہ عنہ

### صحیح مسلم کی ایک حدیث

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ امیر بنی النضر سے درافتہ کیا کہ تمہارا اقربا کو کیا کہنے سے کیا چیز مانع ہے؟ حضرت سعد نے کہا مجھے وہ نہیں باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمائی تھیں، اس لیے میں ان کو کبھی بڑا نہیں کہہ سکتا، مگر ان میں باتوں سے ایک بات بھی میرے لیے فراموشی تو وہ مجھے سرخ اور شرمیل سے زیادہ محبوب تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض منافقین میں حضرت علی کو چھوڑ دیا اور حضرت علی نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ دیا، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی سے یہ فرماتے ہوئے سنا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے کہ موسیٰ کے لیے ہارون تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا! اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ سے یہ سنا کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے، حضرت سعد نے کہا پھر ہم سب اس کے انتظار میں تھے آپ نے فرمایا علی کو میرے پاس لاؤ، حضرت علی کو لایا گیا وہاں جا لیکر ان کی آنکھیں دکھائی گئیں، آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن ڈالا، اور ان کو جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان پر غیبر فرج کر دیا۔ اور جب آیت نازل ہوئی (ترجمہ) آپ کہیے اؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا، اور کہا اے اللہ! یہ میرے اہل ہیں۔

۶۰۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَتَقَاتَرُ بْنُ الْفُطَيْمِ قَالُوا سَمِعْنَا حَازِمَ بْنَ هُرَيْرَةَ ابْنَ أَسْمَاعِيلَ عَنْ بَكْرِ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا النُّزَارِ فَقَالَ أَمَا مَا دَكُرْتُ فَلَا قَاتِلَهُنَّ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْ أَسِيئَةً لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُمْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ خَلَفَنِي فِي بَعْضِ مَخَارِيئِهِ فَقَالَ لَنْ عَلَيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَفْتَنِي مَعَ التَّسَاءُرِ وَالصَّبَبِيَانِ فَقَالَ لَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِثِّي يَمْتَرُ لَكَ هَارُونَ مِنْ مُثُومِي إِلَّا أَنْكَ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا أُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَتَقَطَّ وَلَنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَإِنِّي بِهِ أَرْمَدُ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَهَا الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ دَسَائِلَنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَهَلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي -





حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے اُن کے والد حضرت سعد کو امیر بنایا تو اُن سے کہا کہ 'ابو ثراب' (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی ملامت کرنے میں تمہیں کیا مانع ہے؟ (کون سی بات روکتی ہے؟) حضرت سعد نے فرمایا کہ اُن تین باتوں کی وجہ سے جو مجھے یاد ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میں ہرگز ابو ثراب کو برا نہ کہوں گا۔ اُن تین میں سے مجھے کوئی ایک بھی حاصل ہو جائے تو یہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُس وقت فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کے موقع پر اُنھیں اپنا نائب بنایا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑے جا رہے ہیں۔“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمہارا مجھ سے ویسا ہی تعلق ہے جو ہارون کا موسیٰ سے تھا سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔“ اور میں نے خیبر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا: ”میں کل جھنڈا اُس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول بھی اُس سے محبت کرتے ہیں۔“ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ ہم اس انتظار میں رہے (کہ یہ اعزاز کسے ملتا ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ“ اُنھیں لایا گیا تو اُن کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آنکھوں میں (اپنا) لعاب دہن لگایا اور جھنڈا اُنھیں دے دیا۔ چنانچہ اللہ جل جلالہ نے اُن کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی اور (تیسری بات یہ کہ) جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”ہم اپنے بیٹوں کو بلا لیں تم اپنے بیٹوں کو بلا لو۔“ (1) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا کہ اے اللہ جل جلالہ! یہ سب میرے گھر والے ہیں۔ (2)

1. سورۃ آل عمران، 3:61

2. غلام رسول سعیدی فی شرح صحیح مسلم (اردو)، 6/950-951، رقم: 6098، انٹرنیشنل نمبر: 6220

## ابن ماجہ کی ایک صحیح حدیث

The Book Of The Sunnah

159

کتاب السنۃ

121. It was narrated that Sa'd bin Abu Waqqâs said: "Mu'awiyah came on one of his pilgrimages and Sa'd entered upon him. They mentioned 'Ali, and Mu'awiyah criticized him. Sa'd became angry and said: 'Are you saying this of a man of whom I heard the Messenger of Allâh ﷺ say: "If I am a person's close friend, 'Ali is also his close friend." And I heard him say: "You are to me like Hârun was to Musa, except that there will be no Prophet after me." And I heard him say: "I will give the banner today to a man who loves

۱۲۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا، فَقَالَ سَعْدٌ: نَقِصِبُ سَعْدًا، وَقَالَ: تَقُولُ هَذَا لِزُجَلٍ سَبَعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَقَلْبِي تَوَلَّاهُ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «أَنْتَ مِنِّي بِشَرِّهِ خَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَأُعْطِيَنَّ الرِّيَاسَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ»؟

Allâh and His Messenger." (Sahih)

تخریج: [صحیح] ابن سابط لم یسمع من سعد رضي الله عنه كما قال ابن معين، وللمحدث شواهد عند مسلم وغيره.

Comments:

- It was a difference based purely on judgment. It is, therefore, not allowed that in such matters we take to reviling a Companion of the Prophet ﷺ.
- If a person is being criticised in absentia, those present on the occasion are required to speak for him and mention his good points.
- The Hadith refers to a number of the virtues of 'Ali ؑ, some of which have already been mentioned in the previously quoted Ahādith.

سُنَنِ ابْنِ مَاجَه

English Translation of

Sunan Ibn Mâjah

Volume 1

Compiled by:

Imâm Muhammad Bin Yazeed  
Ibn Majah Al-Qazwini

Ahādith edited, researched and referenced by:

Hâfiz Abu Tâhir Zubair 'Ali Za'

Translated by:

Nasiruddin al-Khattab (Canada)

Edited by:

Huda Khattab (Canada)

Final review by:

Abu Khaliyl (USA)



DARUSSALAM  
GLOBAL LEADER IN ISLAMIC BOOKS  
Riyadh • Jeddah • Al Khobar • Sharjah  
Lahore • London • Houston • New York

کتاب السنۃ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب

۱۲۱ - حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے فرمایا: ایک بار حضرت معاویہؓ حج کے لیے تشریف لائے تو حضرت سعدؓ ان کے پاس ملاقات کے لیے گئے۔ (اثنائے گفتگو میں) حضرت علیؓ کا تذکرہ چڑھ گیا۔ حضرت معاویہؓ نے ان کے متعلق کچھ تشکیکی باتیں کہیں۔ حضرت سعدؓ کو غصہ آیا اور فرمایا: آپ ایسے شخص کے بارے میں یہ بات کہہ رہے ہیں جس کے متعلق میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنے ہیں کہ "جس کو میں سے ہوں وہی میرے جیسا کہ رسول اللہؐ (دوست) ہے۔" اور میں نے آپؐ کو یہ سننے سے سنا کہ آپؐ نے (علیؓ کو) فرمایا: "میرا بھائی ہے وہی تعلق ہے جو باہرین ہمدرد کو مومن کے ساتھ ہے۔" اور میں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ "آج میں جنت میں اس شخص کو دوں گا جو اللہ سے اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔" (اور وہ جنت اعلیٰ میں کوہا۔)

۱۲۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا، فَقَالَ سَعْدٌ: نَقِصِبُ سَعْدًا، وَقَالَ: تَقُولُ هَذَا لِزُجَلٍ سَبَعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَقَلْبِي تَوَلَّاهُ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «أَنْتَ مِنِّي بِشَرِّهِ خَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَأُعْطِيَنَّ الرِّيَاسَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ»؟

186

۱۲۱ - [صحیح] ابن سابط لم یسمع من سعد رضي الله عنه كما قال ابن معين، وللمحدث شواهد عند مسلم وغيره.





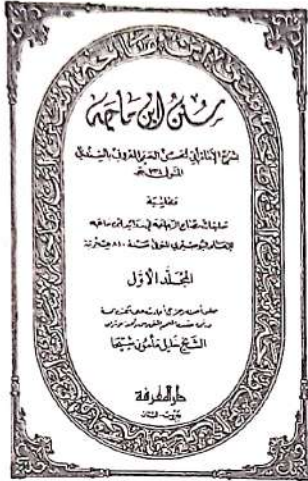
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا: ایک بار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے لیے تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ اُن کے پاس (ملاقات کے لیے) گئے۔ (اثنائے گفتگو) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ چھڑ گیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے متعلق کچھ تنقیدی الفاظ کہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور فرمایا: ”آپ ایسے شخص کے بارے میں یہ بات کہہ رہے ہیں جس کے متعلق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ”جس کا مولا میں ہوں، علی رضی اللہ عنہ بھی اُس کا مولا (دوست) ہے۔“ اور میں نے آپ سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (علی رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ”تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔“ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: ”آج میں جھنڈا اُس شخص کو دوں گا جو اللہ سے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے (اور وہ جھنڈا علی رضی اللہ عنہ کو ملا۔)“ (1)

مشہور اہل حدیث عالم شیخ زبیر علی زئی نے اس حدیث کو ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔ (2)

1. سنن ابن ماجہ (اردو)، 1/186، رقم: 121، انٹرنیشنل نمبر: 121

2. Sunan Ibn Majah (English), Volume : 1/159-160, No. : 121

۸/۱۲۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا مُوسَى بْنُ مُنْذِبٍ، عَنْ ابْنِ سَابِطٍ، وَهُوَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ لِي بِغَضِ حُجَاتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ مِنْهُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ، وَقَالَ: تَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَقَلْبِي مَوْلَاهُ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ بْنِ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا تُطِيبُنِ الرَّأْيَةَ الْيَوْمَ وَجَلًّا بِحُبِّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ»؟



۱۲۱ - انور بہ ابن ماجہ، تحفة الأشراف (۳۹۰۱).

ولہ بعد لا یخصی. وقال ابن رجب: رواه النسائي في خصائص هذا كانه كلب على علي. وفي الزوائد: قلت: هذا إسناده صحيح المستدرك عن المنهال، وقال صحيح على شرط الشيخين، والجم حديث ابن عمر مرفوعاً «أنت أخي في الدنيا والآخرة». وقال: - فكان من حكم بالوضع، حكم عليه، لعدم ظهور معناه لا لأجل خلل في إسناده، وقد ظهر معناه بما ذكرنا.

۱۲۱ - قوله: (فقال منه) أي: نال معاوية من علي ووقع فيه وسبه، بل أمر سعاداً بالسب كما قبل في مسلم والترمذي. ومنشأ ذلك الأمور الدنيوية التي كانت بينهما، ولا حول ولا قوة إلا بالله، والله يهتجر لنا ويتجاوز عن سيئاتنا، ومقتضى حسن الظن أن يحسن السب على التخطئة. ونحوها مما يجوز بالنسبة إلى أهل الاجتهاد لا اللعن وغيره.

قوله: (لا طيبين) بالنون الثقيلة من الإعطاء. قاله يوم فتح خيبر، ثم أعطى علياً. قبل: وهذا سبب كثرة ما روي في مناقبه رضي الله تعالى عنه كما في الإصابة للمحافظ ابن حجر. قال: ومناقبه كثيرة حتى قال الإمام أحمد: لم ينقل لأحد من الصحابة ما نقل لعلي. وقال غيره: وسبب ذلك تعرض بني أمية له. فكان كل من كان عنده علم شيء من مناقبه من الصحابة به، فكلما أرادوا إخماد شرفه حدثت الصحابة بمناقبه فلا يزداد إلا انتشاراً. وتبع النسائي ما خص به من دون الصحابة لجمع من ذلك أشياء كثيرة. أسانيدھا أكثرھا جھاد انتھی.

سندھی کی شرح میں ہے: ”نال منه“ کا مطلب ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں

کچھ بات کہی اور کچھ برا کہا، بلکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بھی ایسا کرنے کا حکم دیا جیسا کہ مسلم اور ترمذی میں ہے۔<sup>(۱)</sup>



علامہ ناصر الدین البانی نے اپنی ”صحیح سنن ابن ماجہ“ میں اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس کی سند کو ”صحیح“

کہا ہے۔

۹۷ - ۱۱۸ - من حبشی بن الحنفیہ ، قال : سمعت رسول اللہ ﷺ يقول :  
« عليّ مكي وأنا منه ، ولا يؤذي عليّ إلا عليّ » .  
حسن : ۱ : الشكلا : ( ۶۰۸۳ ) ، الصحیحة : ( ۱۹۸۰ ) ، ۱۰ : الضلال : ( ۱۱۸۹ ) .

۹۸ - ۱۲۰ - من سعد بن أبي ولّاص قال :  
قديماً معاوية لمي بعضي حجابيه ، فدخل عليه سعد ، فذكروا عليّاً فقال  
منه (۱) ، فغضب سعد وقال : تقول هذا لرجل سمعت رسول الله ﷺ يقول :  
« من كنت مولاة فعلي مولاة » . وسخطه يقول :  
« أنت مني بمنزلة هارون من موسى ، إلا أنه لا نبي بعدي » . وسخطه يقول :  
« لأعطين الراية اليوم رجلاً يحب الله ورسوله » ۱ ؟  
۱۲۰ - صحیح : الصحیحة : ( ۳۳۵ / ۴ ) .  
- فضل الزبير رضي الله عنه ،  
۹۹ - ۱۲۱ - عن جابر قال : قال رسول الله ﷺ - يوم غرصة - :  
« من يأتيكم بخير القوم ؟ » ، فقال الزبير : أنا .  
( ۱ ) : قال ت ۱ : أي : قال معاوية من عليّ ، وتكلم به .

**صَحِيحُ سَنَنِ ابْنِ مَاجَةَ**  
لِلإِمَامِ الْحَافِظِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنِ يَزِيدَ الْقَزْوِينِي  
الْمَقْرُونَةُ سَنَةُ ( ۸۲۷۵ )

تأليف  
مُحَمَّدُ نَاصِرُ الدِّينِ الْبَلْبَاقِي

المجلد الأول

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع  
بمطبعة محمد بن عبد الرحمن الرشيد  
الرياض

علامہ البانی رحمہ اللہ بعد میں لکھتے ہیں : ”نال منه“ کا مطلب ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

بارے میں کچھ بات کہی اور کچھ برا کہا۔ (۱)

## امام حسن رضی اللہ عنہ کا مولا علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے والوں کو جواب

المعجم الکبیر للطبرانی 369 جلد دوم

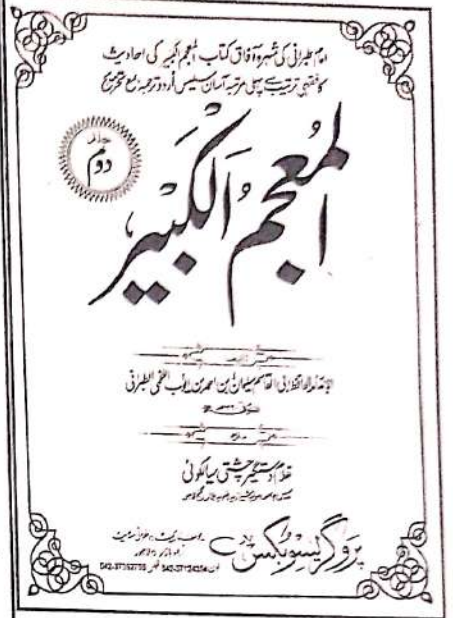
حضرت ابو کبیر، حضرت حسن بن  
علی رضی اللہ عنہما سے  
روایت کرتے ہیں

حضرت ابو کبیر فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن

أَبُو كَبِيرٍ عَنِ الْحَسَنِ  
بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا

2661 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ

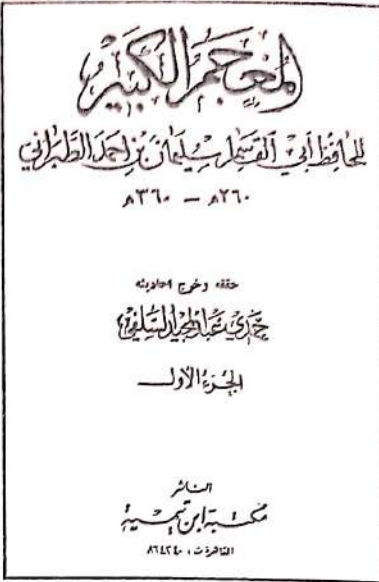
حَبِشٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَمٍ الرَّازِيُّ،  
قَالَ: لَنَا عَبْدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ، لَنَا عَلِيُّ بْنُ  
عَاصِمٍ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْخَلِيلِ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي  
كَبِيرٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: لَقَدْ سَبَّ عِنْدَ  
مُعَاوِيَةَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَبًّا قَبِيحًا رَجُلٌ يَقَالُ  
لَهُ مُعَاوِيَةُ يُغْنِي ابْنَ حُدَيْجٍ تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ:  
إِذَا رَأَيْتَهُ فَأَنْتَبِهِ بِهِ. قَالَ: فَرَأَاهُ عِنْدَ دَارِ عَمْرِو بْنِ  
حُرَيْثٍ، فَارَاهُ إِسَاءَهُ، قَالَ: أَنْتَ مُعَاوِيَةُ بْنُ حُدَيْجٍ؟  
فَسَكَتَ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: أَنْتَ السَّبَابُ عَلِيًّا  
عِنْدَ ابْنِ أَكْلَةَ الْأَكْبَادِ، أَمَا لَيْنٌ وَرَدَّتْ عَلَيْهِ  
الْحَوْضُ، وَمَا أَرَاكَ تَرُدُّهُ، لَتَجِدَنَّهُ مُشِيرًا حَاسِرًا  
ذِرَاعِيهِ يَذُودُ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ عَنْ حَوْضِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا تَذَاذُ غَرِيبَةَ الْإِبِلِ  
عَنْ صَاحِبِهَا، قَوْلُ الصَّادِقِ الْمُصْطَوِقِ أَبِي الْقَاسِمِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



المعجم الکبیر جلد دوم

عن الحسن بن علی





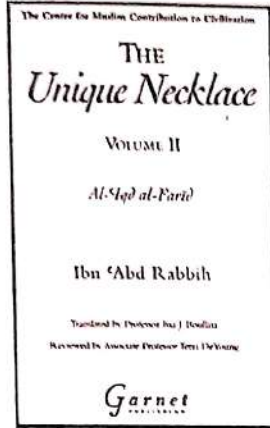
ابو کبیر عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما  
۲۶۶۷ - حدثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل • وثنا عبد  
الرحمن بن سلم الرازي • ثنا عباد بن يعقوب الاسدي • ثنا  
علي بن عباس بن بدر بن الخليل بن الخليل بن أبي كبر • قال  
كنت جالسا عند الحسن بن علي رضي الله عنه فجاء رجل فقال  
لقد سب عند معاوية عليا رضي الله عنهما سبا قبيحا رجل فقال  
له معاوية يعني ابن حديج / تمرقه ؟ قال نعم قال اذا رأيت  
فاننسى ما قال فرأى عند دار عمرو بن حريث فاراد ما قال انت معاوية  
بن حديج ؟ فسكت فلم يجبه ثلاثا ثم قال انت السباب عليا عند  
ابن اكلة الاكباد اما لئن وردت عليه الحوض وما أراك تسبوه  
لتجدنه مشمرا حامرا ذراعيه يذود الكفار والتافئين عن حوض  
رسول الله صلى الله عليه وسلم كما تذاود غريبة الابل عن  
صاحبها قول الصادق المصدوق أبي التاسم صلى الله عليه وسلم  
المسيب بن نجبة عن الحسن بن علي رضي الله عنه  
۲۶۶۸ - حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمي • ثنا ابراهيم  
ابن الحسن التغلبي • ثنا عبيد الله بن بكير الغنوي عن حكيم بن  
جبير عن أبي ادريس عن المسيب بن نجبة عن الحسن بن علي  
رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :  
« الحرب خدعة » •  
۲۶۶۷ - قال في المجموع ۱۳۱/۹ ورواه الطبراني باسنادين في احدهما على  
بن ابي طلحة مولى بني أمية ولم أعرفه • وبقيته وجاله ثقات • والآخر ضعيف •  
وساقي ۲۶۶۹ •  
۲۶۶۸ - قال في المجموع ۳۲۰/۵ ورواه ابو يعلى ورقة ۳۱۰-۳۱۱ وفيه حكيم  
بن جبير وهو متروك ضعفه الجوهري وقال ابو حاتم محله الصدق ان شاء الله •  
ولم ينسبه الى الكبير •

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی ”معجم الکبیر“ میں ہے : ابو کبیر کہتے ہیں کہ میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا : ”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے جس کا نام معاویہ بن حدتج ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا ہے، کیا تم اُسے پہچانتے ہو؟“ اُس نے کہا : ”ہاں“، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا : ”جب تم اُسے دیکھو تو میرے پاس لے کر آنا“ اُس نے اُس شخص کو عمرو بن حریث کے گھر کے پاس دیکھا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دکھایا، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے پوچھا : ”کیا تو معاویہ بن حدتج ہے؟“ وہ خاموش رہا، تین مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا مگر اُس نے جواب نہ دیا، پھر آپ (امام حسن) رضی اللہ عنہ نے کہا : ”کیا تو ہی ہے جس نے جگر کھانے والی کے بیٹے کے پاس (یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جو حضرت ہند رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا ہے؟ جب تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حوض کوثر پر آئے گا، اور مجھے نہیں لگتا تو آئے گا بھی، تو تو دیکھے گا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں سے کفار و منافقین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے اس طرح ہٹا رہے ہیں جیسے اجنبی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے، یہ صادق و مصدوق ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔“ (۱)

مجمع الزوائد (9/131) میں ہے : اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اس کی ایک سند میں علی بن ابو طلحہ مولا بنی امیہ ہے جسے میں نہیں پہچانتا، باقی راوی ثقہ (Trustworthy) ہیں۔ (۲)

1. المعجم الکبیر (اردو)، 2/369، رقم : 2661
2. المعجم الکبیر (عربی)، 1/82، رقم : 2727

”العقد الفريد (The Unique Necklace)“ میں امام ابن عبد ربہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:



THE BOOK OF THE RUBY

255

Abū Bakr ibn Shayba said, "Speaking from the pulpit of Kufa, al-Walid ibn 'Uqba announced, 'I call upon the person who called me hairy-chested to stand up.' A man from Kufa stepped forward to him and said, 'Now who will step forward before you and say: I am the one who called you hairy-chested?' It was he who had called him that."

Mu'awiya said to Sa'sa'a ibn Sūhān, "Go up on the pulpit and curse 'Alī." Sa'sa'a refrained and said, "Will you exempt me from that?" "No," Mu'awiya replied. So Sa'sa'a ascended the pulpit, praised God and lauded Him, then said, "O ye people, Mu'awiya has commanded me to curse 'Alī, so curse him – may God curse him."

لا تفتك أو تبرا من حلق، فقال، أنا من حلق من عيان بري، يريد أنه من حلق، ويرى من عيان.  
أبو بكر بن أبي شيبة قال، قال الوليد بن حبة من حلق من حلق، أقسم على من سئل أن يقرأ "أنا من حلق" إلا قام. فقام إليه رجل من أهل الكوفة فقال له، ومن هذا الذي يقول إليك فيقول، أنا الذي سميتك الشعر برقا؟ وكان هو الذي سمى بذلك.  
وقال معاوية لصعصعة بن صوحان، أصعد المنبر فأعلن علياً. فاستمع من ذلك وقال، أو تفتني؟ قال، لا. فصعد المنبر لحمد الله وأثنى عليه ثم قال، معاشر الناس، إن معاوية أمرني أن أكن علياً، فالحق له الله.  
الكتابة عن الكذب في طريق المح  
ابن القيم وفلام سكرانه  
المهاجر قال، أرى القريان بن القيم بفلام سكران، فقال له، من أنت؟ فقال، أنا ابن الذي لا ينزل قديم قديم. وإن نزلت يوماً لسوف تصوء ترى الناس الواجاً إلى عزه نازراً. فنهض قياماً حسداً وقصوة فلفته ولما قبض الأشراف، فأمر بخليته، فلما كشف عنه قيل له، إنه ابن بالائي.  
جس بن موسى وابن شيرة في حرم،  
ودخل رجل على جسي بن موسى وهند ابن شيرة القاضي، فقال له، أنعرف هذا الرجل؟ وكان زهير عنده برياً، فقال، إن له بيتاً وقدماً وشرراً. فخطب سبيله. فلما انصرف ابن شيرة قال له أصحابه، أكنت تعرف هذا الرجل؟ قال، لا، ولكنني عرفت أن له بيتاً يابري إليه، وقدماً يمشي عليها، وشرراً أئده ونكاه.  
(١) أنكر رقا، أي كبر رقا، أي كبر رقا.

الحق الفريد

تأليف

الفقيه أحمد بن محمد بن عبد ربہ الأندلسي  
المتوفى: ٥٢٨ هـ

محقق

دكتور  
مغير محمد قريمة

الجزء الثاني

دار الفکر

ترجمہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صعصعہ بن صوحان سے کہا: ”منبر پر جاؤ اور علی رضی اللہ عنہ پر لعنت کرو“، اُس نے انکار کیا اور کہا: ”کیا آپ مجھے معاف کریں گے؟“ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”نہیں“، تو صعصعہ منبر پر چڑھے اور اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا کے بعد کہا: ”اے لوگو! مجھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر لعنت کرنے کا حکم دیا ہے تو تم اُن پر لعنت کرو، اللہ کی اُن پر لعنت ہو۔“ (۱)



## مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کو سب و شتم: صحیح احادیث: مسند احمد بن حنبل سے

مُسْنَدُ  
الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ

(۱۶۴ - ۲۴۱ھ)

اشرف علی جمیع  
الشیخ شعبہ لادنووط

محقق: د. محمد زکریا اماریہ  
محقق: عادل مرشد

الجزء الثالث

مؤسسة الرسالة

۱۶۲۹ - حدثنا يحيى بن سعيد، عن صدقة بن المثني، حدثني رباح بن الحارث:

أن المغيرة بن شعبه<sup>(۱)</sup> كان في المسجد الأكبر، وعنده أهل الكوفة عن يمينه، وعن يساره، فجاءه رجل يدعى سعيد بن زيد، فحياه المغيرة، وأجلسه عند رجله على السرير، فجاء رجل من أهل الكوفة فاستقبل المغيرة، فسب وسب، فقال: من يسب هذا يا مغيرة؟ قال: يسب علي بن أبي طالب. قال: يا مغيرة بن شعب، يا مغيرة بن شعب - ثلاثاً - ألا أسمع أصحاب رسول الله ﷺ يسبون عندك لا تنكروا ولا تغير، فانا أشهد على رسول الله ﷺ، بما سمعت أذناي، ووعاه قلبي من رسول الله ﷺ، فإنني لم أكن أزوي عنه كذباً يسألني عنه إذا لقيته، أنه قال: «أبو بكر في الجنة، وعمر في الجنة، وعلي في الجنة، وعثمان في الجنة، وطلحة في الجنة، والزبير في الجنة، وعبد الرحمن في الجنة، وسعد بن مالك في الجنة» وتأسع المؤمنين في الجنة، لو شئت أن أسميه لسمايته. قال: فضج أهل المسجد ينايدونه: يا صاحب رسول الله ﷺ من التأسع؟ قال: ناشدوني بالله، والله عظيم<sup>(۲)</sup>، أنا تأسع المؤمنين،

= وأخرجه الشاشي (۵۲۰) من طريق عبد الرحمن السراج، عن الزهري، به.

وأخرجه الطيالسي (۲۳۹) عن ابن أبي ذئب، عن محمد بن زيد بن نفل، عن إبراهيم بن محمد بن طلحة، عن سعيد بن زيد، به بالسطر الأول.

وأخرجه الشاشي (۲۱۸) من طريق ابن أبي ذئب، عن محمد بن زيد، عن رجل سمعه، عن سعيد بن زيد، به. وسياقي يرقم (۱۶۱۲) و(۱۶۵۲) و(۱۶۵۳)، وانظر (۱۶۳۳).

(۱) تعرف في (م) إلى: «رباح بن الحارث بن المغيرة، أن شعبه».

(۲) في النسخ المطبوعة: «والله العظيم».

۱۷۴

ورسول الله ﷺ العاشر، ثم أتبع ذلك يميناً قال: والله لمشهد شهده رجلاً يغتر فيه وجهه مع رسول الله ﷺ، أفضل من عمل أحدكم ولو عمر عمر نوح عليه السلام<sup>(۱)</sup>.

۱۶۳۰ - حدثنا وكيع، حدثنا سفيان، عن حنظلة ومنصور، عن هلال بن يساف

عن سعيد بن زيد - وقال وكيع مرة: قال منصور، عن سعيد بن زيد، وقال مرة: حنظلة، عن ابن ظالم، عن سعيد بن زيد - أن النبي ﷺ قال: «اسكن جراً فليس عليك إلا نبي، أو صديق، أو شهيد» قال: وعليه النبي ﷺ، وأبو بكر، وعمر، وعثمان، وعلي، وطلحة، والزبير، وسعد، وعبد الرحمن بن عوف، وسعيد بن زيد، رضي الله عنهم<sup>(۲)</sup>.

(۱) إسناده صحيح - يحيى بن سعيد: هو القفطان.

وأخرجه أبو نعيم في «الحلية» ۹۶-۹۵/۱ من طريق أحمد بن حنبل، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحو ابن أبي عاصم في «السنن» (۱۴۳)، والشاشي في «الكبرى» (۸۱۹۳) من طريق يحيى بن سعيد، به.

وأخرجه ابن أبي شيبة ۱۲-۱۳-۱۴، وأبو داود (۱۶۵۰)، وابن ماجه (۱۳۳)، وابن أبي عاصم (۱۴۳۴) و(۱۴۳۵)، وعبد الله بن الإمام أحمد في «روايد الفضائل» (۹۰) و(۹۱)، والشاشي في «الكبرى» (۸۲۱۹)، والشاشي (۲۱۶) من طريق صدقة بن الشثي، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض.

وأخرجه ابن أبي عاصم (۱۴۳۶) عن يعقوب بن يحيى، عن صدقة، عن رباح، عن جده، عن سعيد بن زيد، به. وانظر (۱۶۳۱)، وفي مسند عبد الرحمن بن عوف (۱۶۷۵).

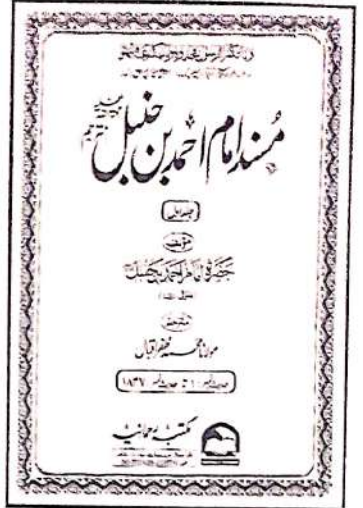
(۲) إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هلال بن يساف، فمن رجال =

۱۷۵

مسند الامام احمد بن حنبل جلد ہفتم ۲۳۹ مسئلہ العشرة النبوية

(۱۶۳۵) ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کوفہ کی جامع مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ان کے دائیں بائیں اہل کوفہ بیٹھے ہوئے تھے، اتنی دیر میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ آگئے، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خوش آمدید کہا اور چار پائی کی پانسی کے پاس انہیں بٹھالیا، کچھ دیر کے بعد ایک کوئی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور کسی کو گالیاں دینے لگا، انہوں نے پوچھا مغیرہ! یہ کسے برا بھلا کہہ رہا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو، انہوں نے تین مرتبہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو ان کا نام لے کر پکارا اور فرمایا آپ کی موجودگی میں نبی ﷺ کے صحابہ کو برا بھلا کہا جا رہا ہے اور آپ لوگوں کو منع نہیں کر رہے اور نہ اپنی مجلس کو تبدیل کر رہے ہیں؟ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میرے کانوں نے نبی ﷺ سے یہ سنا ہے اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا ہے اور میں ان سے کوئی جھوٹی بات روایت نہیں کرتا، کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابو بکر جنت میں ہوں گے، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہم اور ایک نواں مسلمان بھی جنت میں ہوگا، جس کا نام اگر میں بتانا چاہتا تو بتا سکتا ہوں۔

اہل مسجد نے باز رہا انہیں قسم دے کر پوچھا کہ اے صحابی رسول! وہ نواں آدمی کون ہے؟ فرمایا تم مجھے اللہ کی قسم دے رہے ہو، اللہ کا نام بہت بڑا ہے، وہ نواں آدمی میں ہی ہوں اور دسویں خود نبی ﷺ تھے، اس کے بعد وہ دائیں طرف چلے گئے اور فرمایا کہ بخدا! وہ ایک غزوہ جس میں کوئی شخص نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوا اور اس میں اس کا چہرہ غبار آلود ہوا، وہ تمہارے ہر عمل سے افضل ہے اگرچہ تمہیں عمرو بن لہی مل جائے۔



ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کوفہ کی جامع مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ان کے دائیں بائیں اہل کوفہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنی دیر میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ آگئے، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خوش آمدید کہا اور چار پائی (شاہی تخت) کی پانسی کے پاس انہیں بٹھایا، کچھ دیر بعد ایک کوئی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور کسی کو گالیاں دینے لگا، انہوں نے پوچھا، ”مغیرہ! یہ کسے برا بھلا کہہ رہا ہے؟“ انہوں نے کہا، ”حضرت علی رضی اللہ عنہ کو،“ انہوں نے (سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے) تین مرتبہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کو ان کا نام لے کر پکارا اور فرمایا، ”آپ کی موجودگی میں نبی ﷺ کے صحابہ کو برا بھلا کہا جا رہا ہے اور آپ لوگوں کو منع نہیں کر رہے ہیں اور نہ اپنی مجلس کو تبدیل کر رہے ہیں؟ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میرے کانوں نے نبی ﷺ سے یہ سنا ہے اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا ہے اور میں ان سے کوئی جھوٹی بات روایت نہیں کرتا، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ابو بکر جنت میں ہوں گے، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہم اور ایک نواں مسلمان بھی جنت میں ہوگا جس کا نام اگر میں بتانا چاہتا تو بتا سکتا ہوں۔“



اہل مسجد نے با آواز بلند انھیں قسم دے کر پوچھا کہ 'اے صحابی رسول ﷺ! وہ نواں آدمی کون ہے؟' فرمایا: مجھے اللہ جل جلالہ کی قسم دے رہے ہو، اللہ کا نام بہت بڑا ہے، وہ نواں آدمی میں ہی ہوں اور دسویں خود نبی ﷺ تھے، اس کے بعد وہ دائیں طرف گئے اور فرمایا: 'بہ خدا! وہ ایک غزوہ جس میں کوئی شخص نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوا اور اُس میں اُس کا چہرا غبار آلود ہوا، وہ تمہارے ہر عمل سے افضل ہے اگرچہ تمہیں عمرِ نوح علیہ السلام ہی مل جائے۔' (۱)

اس حدیث کی سند کو شیخ البانی اور شیخ شعیب الارنؤوط نے "صحیح الاسناد" کہا ہے۔ (۲)

### مسند احمد: حدیث - 1631

۱۶۳۱۔ حدثنا وَكيع، حدثنا شعبة، عن الثَّوْرِيِّ الصَّبَّاحِ، عن عبد الرحمن بن الأَخْضَرِ، قال:

خَطَبَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فقال من علي رضي الله عنه، فقال سعيد بن زيد، فقال: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يقول: «النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ فِي الْجَنَّةِ» وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَسْمِيَ الْعَاشِرَ (۱).

= الفضائل، (۸۱)، والنسائي في الكبرى، (۸۱۹۰) و (۸۱۹۱) و (۸۲۰۸)، وأبو يعلى (۹۶۹)، والمعقل في الضعفاء، ۲/ ۲۶۸، والشاشي (۱۹۷) و (۲۱۲)، وابن حبان (۶۹۹۶)، والحاكم ۳/ ۴۵۰-۴۵۱، والبخاري (۳۹۲۷) من طرق عن حصين، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض.

وأخرجه الشاشي (۱۹۳) و (۱۹۸) و (۱۹۹) و (۲۰۰) و (۲۱۱)، وابن عدي في الكامل، ۶/ ۲۲۴۱، وأبو نعيم في الحلية، ۵/ ۲۵ من طريق محمد بن طلحة بن مصرف، عن أبيه، عن هلال، عن سعيد بن زيد قال: أتاؤوني بسبب إخواني وقد غفر الله لهم، ثم ذكر أنه كان مع النبي ﷺ على حراء فتحرك... فذكر نحوه.

وأخرجه الطبراني (۳۵۶)، وأبو نعيم في دلائل النبوة (۳۳۷) من طريق عبد الله بن جميع عن أبي الطفيل، وابن سعد ۳/ ۳۸۳ من طريق سالم بن أبي الجعد، وأبو يعلى (۹۷۰) من طريق عاصم عن زر، وأخرجه أبو نعيم في الحلية، ۴/ ۳۴۱ من طريق أبي إسحاق، أربعين عن سعيد بن زيد، به، واقتصر أبو إسحاق في حديثه على الخلفاء الأربعة. وسناني برقم (۱۶۳۸) و (۱۶۴۴) و (۱۶۴۵).

(۱) إسناده حسن في المتابعات. عبد الرحمن بن الأَخْضَرِ روى عنه اثنان، وذكره ابن حبان في الثقات، وبقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير الثَّوْرِيِّ الصَّبَّاحِ، فقد روى له أبو داود والترمذي والنسائي، وهو ثقة. وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۲/ ۸۸ و ۹۰ و ۹۲ و ۹۴، وابن أبي عاصم في =

۱۷۷

مُسْنَدُ  
الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

(۱۶۴ - ۲۴۱ هـ)

اشْرَفَ عَلَى تَحْقِيقِهِ  
الشيخ شُعَيْبُ الأَرْنَؤُوطُ

حَقَّقَ هَذَا المَجْزِءَ وَفَرَّغَ أَحَادِيثَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ  
شُعَيْبُ الأَرْنَؤُوطُ عَادِلُ مَرْشِدٍ

الجزء الثالث

مؤسسة الرسالة

1. مسند احمد بن حنبل (اردو): 1/649-650، رقم: 1629، انٹرنیشنل نمبر: 1629

2. مسند احمد بن حنبل (عربی): 3/174-175، رقم: 1629

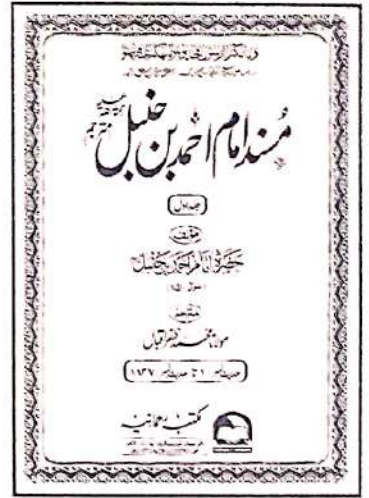
مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ

150

مُسْنَدُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ

(۱۶۳۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ خَطَبَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ [صححه ابن حبان (۶۹۹۳)۔ قال الألبانی: صحيح (ابوداود: ۴۶۴۹، الترمذی: ۳۷۵۷)۔ [انظر: ۱۶۳۷]۔

(۱۶۳۱) ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا جس پر حضرت سعید بن زید جیٹن کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ جنت میں ہوں گے، ابو بکر جنت میں ہوں گے، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن مالک جہیز اور ایک دسواں مسلمان بھی جنت میں ہوگا، جس کا نام اگر میں بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔



ترجمہ

ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا، جس پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ جنت میں ہوں گے، ابو بکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہم اور ایک دسواں مسلمان بھی جنت میں ہوگا، جس کا نام اگر میں بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور شیخ البانی نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(۱)</sup>  
شیخ شعیب الارنؤوط نے بھی اس حدیث کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔<sup>(۲)</sup>

**نوٹ:** حضرت مغیرہ بن شعبہ صحابی رسول ﷺ ہیں، جنہیں دورِ معاویہ میں، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا گورنر بنایا تھا۔

1. مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ (عربی): 3/177، رقم: 1631

2. مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ (اردو): 1/650، رقم: 1631



## مُسند احمد: حدیث - 1638

۱۶۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ، قَالَ:

خَطَبَ الْمَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، فَنَالَ مِنْ عَلِيٍّ، فَخَرَجَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ: أَلَا تَعَجَبُ مِنْ هَذَا يُسَبُّ عَلِيًّا؟ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَا كُنَّا عَلَى جِرَاءٍ، أَوْ أَحَدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَثَبْتُ جِرَاءً - أَوْ أَحَدًا - فَإِنَّمَا عَلَيْكَ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ» فَسَمِيَ النَّبِيُّ ﷺ الْعَشْرَةَ، فَسَمَى أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرَ، وَسَعْدًا، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَمَى نَفْسَهُ سَعِيدًا (۱).

(۱) إسناده حسن في المتابعات.

وأخرجه ابن أبي عاصم في «السنن» (۱۴۲۸) من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد.

وأخرجه الترمذي (۳۷۵۷) من طريق حجاج بن محمد المصيصي الأعور، به. وقد تقدم برقم (۱۶۳۱).

(۲) في (م) و(س) و(ص): سعيداً.

والحديث صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن، رجاله ثقات رجال مسلم غير عبد

۱۸۱

مُسْنَدُ  
الْإِمَامِ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
(۱۶۴ - ۲۴۱ هـ)

اشترى علي بن حنفية  
الشيخ شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء وخرجه الجاريدته وعنه عليه  
شعيب الأرنؤوط عادل مرشد

الجزء الثالث

مؤسسة الرسالة

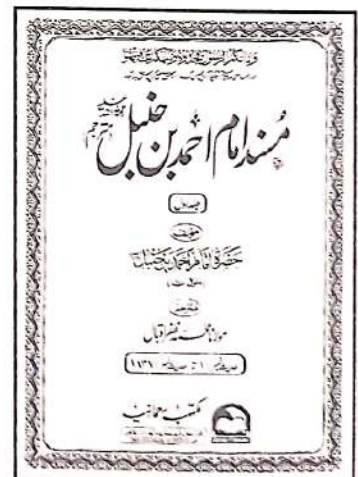
مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ

(۱۶۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ قَالَ خَطَبَ الْمَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فَنَالَ مِنْ عَلِيٍّ فَخَرَجَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَلَا تَعَجَبُ مِنْ هَذَا يُسَبُّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا كُنَّا عَلَى جِرَاءٍ أَوْ أَحَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثَبْتُ جِرَاءً أَوْ أَحَدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ فَسَمِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِسْرَةَ فَسَمَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَمَى نَفْسَهُ سَعِيدًا فَإِذَا

الترمذي: حسن صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن داود: ۴۶۴۸، ابن ماجة: ۱۳۴، الترمذي: ۳۷۵۷). قال شعيب:

صحيح لغيره. [راجع: ۱۶۳۰].

(۱۶۳۸) عبد اللہ بن ظالم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ خطبہ دے رہے تھے کہ کسی شخص نے حضرت علیؓ کی شان میں گستاخی کی، اس پر حضرت سعید بن زیدؓ نے ان سے چلے گئے اور فرمایا تمہیں اس شخص پر تعجب نہیں ہو رہا جو حضرت علیؓ کی شان کو برا بھلا کہہ رہا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ جبل حراء یا احد پر تھے کہ نبی ﷺ نے جبل حراء سے مخاطب ہو کر فرمایا اے حراء! تمہارا گھر پر کسی نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی شخص، پھر نبی ﷺ نے دس آدمیوں کے نام لیے جن میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ، عبد الرحمنؓ بن عوفؓ اور سعیدؓ بن زیدؓ شامل تھے۔





عبد اللہ بن ظالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی، اس پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے اور فرمایا تمہیں اس شخص پر تعجب نہیں ہو رہا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ رہا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ جبل حراء یا احد پر تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبل حراء سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”اے حراء! ٹھہر جا کہ تجھ پر کسی نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں“ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کے نام لیے جن میں حضرت ابوبکر صدیق، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم تھے۔ (1)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی ”جامع“ میں نقل کیا ہے اور اسے ”حسن صحیح“ کہا ہے۔ شیخ ناصر الدین البانی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ شیخ شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کو ”صحیح لغیرہ“ کہا ہے اور اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے اور اس کے تمام رجال ”ثقة“ ہیں۔ (2)

### مسند احمد: حدیث - 1644

۱۶۴۴ - حدثنا علي بن عاصم، قال: حُضِنْتُ أُخِيرْنَا، عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمِ الْمَازِنِيِّ، قَالَ:  
لَمَّا خَرَجَ مَعَاوِيَةُ مِنَ الْكُوفَةِ، اسْتَعْمَلَ الْمَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ: فَأَقَامَ خُطْبَاءَ يَقْعُونَ فِي عَلِيٍّ، قَالَ: وَأَنَا إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: فَفَضِيبٌ، فَقَامَ: فَأَخَذَ بِيَدِي فَنَحَنَتْهُ، فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ، الَّذِي يَأْتِرُ بِلَمَن رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَأَشْهَدُ عَلَى التَّمَنَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ أَنْتُمْ. قَالَ: قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَثْبِتْ جِرَاءَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صَدِيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ». قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَثَمَانٌ، وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ. قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا».

۱۶۴۵ - حدثنا معاوية بن عمرو، حدثنا زائدة، حدثنا حُضِنْتُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمِ التَّحِيْبِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ عَلِيًّا مِنْ أَهْلِ الْوَلِيدِ بْنِ عَامِرِ الْحَمَصِيِّ الْقَاضِي، كَانَ أَعْلَمَ أَهْلِ الشَّامِ بِالْفَتْوَى وَالْحَدِيثِ، وَهُوَ عِنْدَ ابْنِ مَعِينٍ أَثْبَتُ مَنْ سِغَانِ بْنِ عَيْنَةَ فِي الرَّوَاةِ عَنْ الزُّهْرِيِّ. وَأَخْرَجَهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي «مَعْرِفَةِ الصَّحَلَةِ» (۵۶۶) مِنْ طَرِيقِ مَفِيَّةٍ، بِهَذَا الْإِسَادِ. وَقَدْ تَقَدَّمَ بِرَقْمِ (۱۶۳۹).

(۱) إسناده حسن. حصن: هو ابن عبد الرحمن. وأخرجه أبو نعيم في «الحلية» ۹۶/۱ من طريق إسحاق، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (۱۶۳۰).

مُسْنَدُ  
الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ  
(۱۶۴ - ۲۴۱ هـ)

اشْرَفَ عَلَى تَحْقِيقِهِ  
الْشَيْخُ شُعَيْبُ الْارْنَؤُوطُ

مَقَرُّ هَذَا الْجُزْءِ مَكْتَبَةُ  
شُعَيْبِ الْارْنَؤُوطِ عَادِلُ مَرْشِدٍ

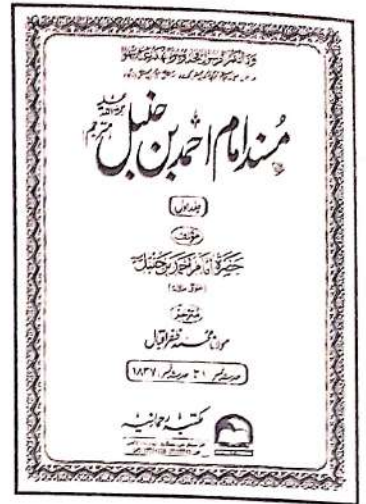
الْجُزْءُ الثَّالِثُ

مُؤَسَّسَةُ الرِّسَالَةِ

1. مسند احمد بن حنبل: 1/652، رقم: 1638

2. مسند احمد بن حنبل (عربی): 3/181، رقم: 1638





مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد بن حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ

(۱۶۴۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَازِنِيِّ قَالَ لَمَّا خَرَجَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الْكُوفَةِ اسْتَعْمَلَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ لَقَاكُمْ خُطْبَاءُ يَقْعُونَ فِي عَلِيٍّ قَالَ وَأَنَا إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ فَغَضِبَ فَقَامَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَبَعَثَنِي فَقَالَ لَا تَرَى إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الَّذِي يَأْمُرُ بِلَعْنِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأُشْهِدُ عَلَى الْقَسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْغَائِصِ لَمْ أَتَمَّ قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَلِكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُتُّ حِرَاءٌ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ قُلْتُ وَمَنْ الْغَائِصُ قَالَ قَالَ أَنَا [راجع: ۱۶۳۰].

(۱۶۳۳) عبد اللہ بن خالم کہتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ سے روانہ ہوئے تو وہاں کا گورنر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بنا دیا، (کچھ لوگوں نے ان سے تقریر کرنے کی اجازت مانگی) انہوں نے اجازت دے دی، وہ لوگ کھڑے ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے لگے، میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا، وہ غصے میں آ کر وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے، اور فرمایا آپ کی موجودگی میں ایک جنتی کو برا بھلا کہا جا رہا ہے اور آپ لوگوں کو منع نہیں کر رہے، میں اس بات کا گواہ ہوں کہ نو آدمی جنت میں ہوں گے اور اگر دسویں کے متعلق گواہی دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا، میں نے ان سے اس کی تفصیل پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے حراء! ٹھہر جا کہ تجھ پر سوائے نبی، صدیق اور شہید کے کوئی نہیں ہے، میں نے ان کے نام پوچھے تو انہوں نے فرمایا خود نبی ﷺ، ابوبکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن مالک چچہ بھتیجہ پھر خاموش ہو گئے، میں نے دسویں آدمی کا نام پوچھا تو فرمایا وہ میں ہی ہوں۔

ترجمہ

عبد اللہ بن خالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ سے روانہ ہوئے تو وہاں کا گورنر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بنا دیا، (کچھ لوگوں نے ان سے تقریر کرنے کی اجازت مانگی) انہوں نے اجازت دے دی، وہ لوگ کھڑے ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے لگے، میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا، وہ غصے میں آ کر وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے، اور فرمایا آپ کی موجودگی میں ایک جنتی کو برا بھلا کہا جا رہا ہے اور آپ لوگوں کو منع نہیں کر رہے ہیں، میں اس بات کا گواہ ہوں کہ نو آدمی جنت میں ہوں گے اور اگر دسویں کے متعلق گواہی دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔ میں نے ان سے اس کی تفصیل پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا، ”اے حراء! ٹھہر جا کہ تجھ پر سوائے نبی، صدیق اور شہید کے کوئی نہیں ہے، میں نے ان کے نام پوچھے تو انہوں نے فرمایا، خود نبی ﷺ، ابوبکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، اور سعد بن مالک چچہ بھتیجہ پھر خاموش ہو گئے۔ میں نے دسویں آدمی کا نام پوچھا، فرمایا: ”وہ میں ہی ہوں۔“ (۱)  
مسند احمد بن حنبل کے محقق شیخ ارناؤت نے اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے۔ (۲)

1. مسند احمد بن حنبل: 1/654، رقم: 1644

2. مسند احمد بن حنبل (عربی): 3/185، رقم: 1644



مسند احمد میں جو احادیث نقل کی ہیں ایسی ہی احادیث ”سنن ابو داؤد“ میں بھی نقل کی گئی ہیں جسے ہم یہاں بریلوی مترجم ”مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہاں پوری“ کے ترجمے سے نقل کر رہے ہیں۔ مگر امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام کی جگہ ”فلاں“ لکھا ہے اور سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے والے شخص کا نام ”قیس بن علقمہ“ لکھا ہے۔

## سنن ابو داؤد کی حدیث - 4648

The Book Of The Sunnah

182

أَوَّلُ كِتَابِ السُّنَنِ

4648. It was narrated from Ibn Idrīs: "Ḥuṣāin informed us from Ḥilāl bin Yasāf, from 'Abdullāh bin Zālim Al-Māzinī." And (it was narrated from) Sufyān, from Maṣṣūr, from Ḥilāl bin Yasāf from 'Abdullāh bin Zālim Al-Māzinī. He said: "Sufyān mentioned a man between him and 'Abdullāh bin

Zālim Al-Māzinī." He said: [1] "I heard Sa'eed bin Zaid bin 'Amr bin Nufail say: 'When so-and-so came to Al-Kūfah, so-and-so stood up and delivered a speech.' Sa'eed bin Zaid took me by the hand and said: 'Do you not see this wrongdoer? I bear witness that the nine men are in Paradise, and if I bear witness concerning the tenth I will not be lying.' I said: 'Who are the nine?' He said: 'The Messenger of Allāh ﷺ said, when he was on Hirā': 'Stand firm, Hirā', for there is no one on you but a Prophet or a Ṣiddiq or a martyr.'" I said: 'Who are the nine?' He said: 'The Messenger of Allāh ﷺ, Abū Bakr, 'Umar, 'Uthmān, 'Alī, Talḥah, Az-Zubair, Sa'd bin Abī Waqqāṣ and 'Abdur-Rahmān bin 'Awf.' I said: 'Who is the tenth?' He paused for a moment then he said: 'It is me.'" (Ḥasan)

Abū Dāwud said: Al-Aṣḥja'i reported it from Sufyān, from Maṣṣūr, from Ḥilāl bin Yasāf, from Ibn Ḥayyān, from 'Abdullāh bin Zālim, with his chain, similarly.

تخریج: [حسن] أخرجه الترمذی، المناقب، باب مناقب أبي الأعور واسمه: سعيد بن زيد ابن عمرو بن نفيل رضي الله عنه ح ٢٧٥٧ وابن ماجة، ح ١٣٤١ من حديث حصين بن وهب الترمذی: "حسن صحيح".

٤٦٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ جَلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ، وَشُعْبَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ جَلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: ذَكَرَ شُعْبَانُ رَجُلًا مِمَّا بَيْنَ بَيْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ

قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: لَمَّا قَامَ فَلَانٌ إِلَى الْكُوفَةِ أَقَامَ فَلَانٌ خُطْبَةً فَأَخَذَ يَبْدِي سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ فَأَشْهَدُ عَلَى الشَّعْبَةِ أَنَّهُمْ فِي النَّحْبِ وَلَوْ شِئْتُ عَلَى النَّاسِ لَمْ أَكُنْ - قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: وَالْعَرَفُ يَقُولُ أَنَّهُ - قُلْتُ: وَمَنْ الشَّعْبَةُ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى جِرَاءٍ: أَلَيْسَ جِرَاءُ! إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ، قُلْتُ: وَمَنْ الشَّعْبَةُ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، قُلْتُ: وَمَنْ النَّاسُ؟ فَقُلْتُ: هَيْتَ لَمْ قَالَ: أَنَا. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الْأَشْعَبِيُّ عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ جَلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ ابْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ نَحْوَهُ

سُنَنِ ابْنِ دَاوُدَ

English Translation of

## Sunan Abu Dawud

Volume 5

Compiled by:

Imām Ḥāfiz Abu Dawud  
Sulaiman bin Ash'ath

Aḥādīth edited & referenced by:  
Ḥāfiz Abu Tāhir Zubair 'Alī Za'ī

Translated by:  
Nasiruddin al-Khattab (Canada)

Edited by:  
Huda Khattab (Canada)

Final review by:  
Abū Khaliyl (USA)



**DARUSSALAM**  
GLOBAL LEADER IN ISLAMIC BOOKS  
Riyadh • Jeddah • Al-Khobar • Sharjah  
• more • London • Houston • New York







## سنن ابو داؤد: حدیث - 4650

The Book Of The Sunnah

184

أول كتاب السنة

4650. Riyāh bin Al-Hārith said: "I was sitting with so-and-so in the Masjid of Al-Kūfah, and the people of Al-Kūfah were with him. Sa'eed bin Zaid bin 'Amr bin Nufail came, and he welcomed him, and greeted him, and seated him by his feet on the couch. One of the people of Al-Kūfah, whose name was Qais bin 'Alqamah, came and he received him, and he started to revile (someone). Sa'eed said: 'Whom is this man reviling?' He said: 'He is reviling 'Alī.' He said: 'Why do I see the Companions of the Messenger of Allāh ﷺ being reviled in your presence, and you do not object or try to stop it? I heard the Messenger of Allāh ﷺ say - and I have no need to attribute to him something that he did not say which he will ask me about tomorrow when I meet him - "Abū Bakr will be in Paradise, 'Umar will be in Paradise," - and he narrated a similar report (as no. 4650), then he said: 'Their going out once (in Jihād) with the Messenger of Allāh ﷺ, getting their faces covered in dust, is better than the deeds done in a lifetime by one of you, even if he were to reach the age of Nūh.'" (*Ṣaḥīḥ*)

تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجة، المقدمة، باب: في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ. (١١/٨) فضائل العشرة رضي الله عنهم، ح: ١٣٣ من حديث صدقة بن المشني به وأورده الضياء في المختارة: ٢٨٢-٢٨٥، ح: ١٠٨٣، ١٠٨٤.

Comments:

These and similar narrations refer to the ten who were promised Paradise.

سُنَنِ ابْنِ دَاوُدَ

English Translation of

Sunan Abu Dawud

Volume 5

Compiled by:

Imām Hāfiz Abu Dawud  
Sulaiman bin Ash'ath

Ahādīth edited & referenced by:  
Hāfiz Abu Tāhīr Zubair 'Alī Za'ī

Translated by:  
Nasiruddin al-Khattab (Canada)

Edited by:  
Huda Khattab (Canada)

Final review by:  
Abū Khalīf (USA)



DARUSSALAM  
GLOBAL LEADER IN ISLAMIC BOOKS  
Riyadh • Jeddah • Beirut • Damascus  
London • Houston • New York

٤٦٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَّاحِدِ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُنْثَى  
النَّخَعِيُّ: حَدَّثَنِي جَدِّي رِبَاحُ بْنُ الْحَارِثِ  
قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِي مَسْجِدِ  
الْكُوفَةِ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ  
ابْنُ عَمْرٍو بْنُ نُفَيْلٍ فَحَبَّ بِهِ وَحْيًا وَأَقْعَدَهُ  
عِنْدَ رَجُلٍ عَلَى السَّرِيرِ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ  
الْكُوفَةِ يَقُولُ لَهُ: **قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ** فَاسْتَقْبَلَهُ  
فَسَبَّ وَسَبَّ، فَقَالَ سَعِيدٌ: مَنْ يَسُبُّ هَذَا  
الرَّجُلَ؟ قَالَ: يَسُبُّ عَلِيًّا. قَالَ: لَا أَرَى  
أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا  
تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ أَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يَقُولُ: وَإِنِّي لَنَغِيٍّ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ  
فَيَسْأَلَنِي عَنْهُ عَدَا إِذَا لَقِيْتُهُ - «أَبُو بَكْرٍ فِي  
الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ»، وَسَاقَ مِنْهُ، ثُمَّ  
قَالَ: لَمَّا هَدَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
يَتَبَرَّ فِيهِ وَجْهَهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلٍ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ  
وَلَوْ عُمَرَ عُمَرُ نُوحٍ.



علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی ”سلسلۃ الاحادیث صحیحہ“ میں ہے :

قلت : وإسناده جيد.  
رواه عبد السلام (٢٨٧ / ٢) وابن أبي عمير (٢٠٢) عن ابن أبي عمير.  
وطريق آخر عن أحمد (١١٧ / ١).  
رواه شاذان عن حديث البراء بن عازب عن عبد الجباري وغيره، وهو مخرج في  
المشكاة (١٣٥٨) - التلخيص (١١١)، ورواه الطحاوي (١٢٥).  
وفي صحيح مسلم (١٣٩ / ١) عن ابن عمر:  
أن ميرة كانت امرأة.  
قال ذلك رواه علي بن نسيب إلى أنه يخرجه ميرة الأجران.  
٢٣٩٧ - (لهي من سبب الأموات).  
أخرجه الحاكم (٣٨٥ / ١) عن شعبه عن مسعر عن زياد بن علقمة عن حماد:  
أن المغيرة بن شعبه سب علي بن أبي طالب، فقال إليه زيد بن أرقم فقال: يا  
مغيرة! ألم تعلم أن رسول الله ﷺ نهي عن سب الأموات؟ فلم تسب علياً وقد مات ١١٢  
سنة.  
وصحح علي شرط مسلم، ورواه الذهبي.  
قلت: وهو كما قال، ومع زياد بن علقمة اسمه قطبة بن مالك، وقد اختلف في  
إسناده على مسعر، فرواه شعبه عنه مكيلاً، وبخلافه محمد بن بشر فقال: لنا مسعر عن  
الحجاج مولى بني ثعلبة عن قطبة بن مالك عن زياد بن علقمة قال:  
قال المغيرة بن شعبه عن علي، فقال زيد بن أرقم: ... الحديث.  
أخرجه أحمد (٣٦٩ / ٤)، وأبو نعيم في أخبار أصبهان (١٥٣ / ٣).  
وتابعه وكيع: لنا مسعر عن أبي أيوب مولى بني ثعلبة عن قطبة بن مالك.

سلسلة  
الاحاديث الصحيحة  
وشواهد منها زوائد  
محمد بن عبد الرحمن الباني  
المجلد الخامس  
٢٠٠١ - ٢٥٠٠  
مكتبة المعارف للشيخ والتوزيع  
بمطبعة دار الحديث في بيروت  
الطبعة الأولى

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُردوں کو برا بھلا کہنے سے منع کیا ہے۔ اسے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (1/385) شعبہ عن مسعر عن  
زیاد بن علاقہ عن امہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو حضرت  
زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اُن کی طرف بڑھے اور فرمایا: ”کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُردوں کو برا بھلا کہنے سے  
منع کیا ہے، تو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کیوں برا بھلا کہہ رہے ہیں جب کہ اُن کی وفات ہو چکی ہے؟“  
یہ صحیح ہے اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

میں (علامہ البانی) کہتا ہوں کہ ایسا ہی ہے جیسا ان دونوں نے کہا ہے، زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن  
مالک ہے، مسعر کے بعد اس میں اختلاف ہو گیا ہے، شعبہ نے تو اسی طرح روایت کیا ہے اور محمد بن بشر نے اسے مسعر  
کے بعد عن حجاج مولا بنی ثعلبہ عن قطبہ بن مالک امہ زیاد بن علاقہ سے روایت کیا ہے کہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمۃ اللہ علیہ  
نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کچھ تنقیص کی تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا..... الحدیث۔

اسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (4/369) اور ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے ”اخبار اصفہان“ (2/153) میں روایت کیا ہے۔

## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان بن حکم کو گورنر مدینہ بنایا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی

صحیح حدیث

### مروان بن حکم اہل بیت پر سب و شتم کرتا تھا



۸ - (۶۷۶۴) حدثنا إبراهيم بن الحجاج السامي، حدثنا  
حماد بن سلمة، عن عطاء بن السائب، عن أبي يحيى قال:  
كُنْتُ بَيْنَ الْحُسَيْنِ وَالْحَسَنِ، وَمَرْوَانَ يَتَشَاتَمَانِ فَجَعَلَ  
الْحَسَنُ يَكْفُ الْحُسَيْنَ فَقَالَ مَرْوَانُ: أَهْلُ بَيْتٍ مَلْعُونُونَ. فَغَضِبَ  
الْحَسَنُ فَقَالَ: أَقُلْتَ: أَهْلُ بَيْتٍ مَلْعُونُونَ؟ فَوَاللَّهِ لَقَدْ لَعَنَكَ اللَّهُ  
عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ - ﷺ - وَأَنْتَ فِي صُلْبِ أَبِيكَ (۲).

(۲) إسناده صحيح حماد بن سلمة سمع من عطاء قبل الاختلاط، قال :



## مسند ابی یعلیٰ کی ایک حدیث

مسند الحسن بن علی بن ابی طالب

181

مسند ابو یعلیٰ الموصلی (جاریہ)

کیوں کڑی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حدیث میری آل کے لیے حلال ہیں۔ اور فرمایا کرتے تھے: چھڑو، جو تجھے شک میں ڈالے اس کی طرف جو شک میں نہ ڈالے۔ بے شک سچا ایمان ہے۔ جو شک ہے اور ہم کو یہ داسکتا ہے: "اَللّٰهُمَّ اَهْلِيْهِی السَّیِّئَاتِ"۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَيْلٍ بِلَعَابِهَا، فَالْقَاعُ لِي السَّيِّئَاتِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لِمَ اُخَذَتْهَا؟ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الصَّدَقَةُ لَا تَوَجُّلُ لَالٍ مُحَمَّدٍ، وَكَانَ يَقُولُ: دَعْنَا يَوْمَئِذٍ اِلٰى مَا لَا يَرْثُكَ، لَإِنَّ الصَّدَقَ لَمُتَابِعَةٌ، وَإِنَّ الْكَلْبَ رَبَنَةٌ قَالَ: وَكَانَ يُكَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ: اَللّٰهُمَّ اَهْلِيْهِی السَّيِّئَاتِ، وَعَالِيِيْهِ لِيَمَنْ عَالِيَتِ، وَتَوَلَّيْتُ لِيَمَنْ تَوَلَّيْتُ، وَتَارَكَ لِيْ لِيَمَا اُفْعَلَتِ، وَكُفِّيْتِ شَرَّ مَا قَضَيْتِ، لِأَنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا تَقْضِيْ عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَدُلُّ مِنْ وَآلِكَ، كَبَارُكَ وَتَعَالَى 6730 - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَزِيمٍ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَسْمُونٍ بْنِ زُرَّادَةَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُخَفُّهُ الصَّائِمُ الذَّهْنُ وَالْمِجْمَرُ

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: روزہ دار کا تھوڑا سا اور بھر ہے۔

حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں حسین اور حسن رضی اللہ عنہما کے درمیان تھا۔ اور مروان ان دونوں کو گالیاں دے رہا تھا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو روکا۔ مروان کہنے لگا: اہل بیت (معاذ اللہ) ملعون ہیں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو یہ کیا بکواس کرتا ہے کہ اہل بیت ملعون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تجھ پر حضور ﷺ کی زبان مبارک سے لعنت کی گئی ہے اس حالت میں کہ تو ابھی اپنے باپ کی پشت میں تھا۔

6731 - حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيْمُ بْنُ الْحِجَّاجِ السَّاسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ: كُنْتُ بَيْنَ الْحُسَيْنِ وَالْحَسَنِ، وَمُرَّوَانُ يَخْشَاكُمَا فَجَعَلَ الْحَسَنُ يَكْفُفُ الْحُسَيْنَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَهْلُ بَيْتٍ مَلْعُونُونَ. فَقَضَى الْحَسَنُ، فَقَالَ: أَقْلَتُ: أَهْلُ بَيْتٍ مَلْعُونُونَ؟ قَوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ لَعَنَّكَ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ فِي حُلْبِ أَبِيكَ

6730 - أخرجه الترمذی رقم الحديث: 801 قال: حدثنا أحمد بن منيع .

6731 - الحديث فی المقصد البلی برقم: 1793 . وأوردہ الہیثمی فی مجمع الزوائد جلد 5 صفحہ 240 .

حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں حسین اور حسن رضی اللہ عنہما کے درمیان تھا اور مروان ان دونوں کو گالیاں دے رہا تھا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو روکا، مروان کہنے لگا: ”اہل بیت (معاذ اللہ) ملعون ہیں۔“ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تو یہ کیا بکواس کرتا ہے کہ اہل بیت ملعون ہیں؟“ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! تجھ پر حضور ﷺ کی زبان مبارک سے لعنت کی گئی ہے اس حالت میں کہ تو اس وقت اپنے باپ کی پشت میں تھا۔“ (1)

محقق شیخ حسین سلیم اسد نے اس حدیث کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (2)

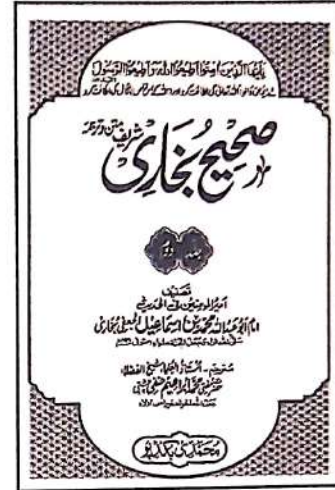
1. مسند ابی یعلیٰ (اردو)، امام الہمام شیخ الاسلام ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ، 5/181، رقم: 6731
2. مسند ابی یعلیٰ (عربی)، امام الہمام شیخ الاسلام ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ، 12/135، رقم: 6764



## مروان بن حکم اور سب و شتم مولا علی رضی اللہ عنہ

### صحیح بخاری کی ایک حدیث

<p>۳۳۹</p>	<p>بخاری، ص ۱۰۷ (۱۰۷۱)</p>
<p>۹۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ وَجْهًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هَذَا فَلَانٌ لَا يُبِيرُ الْمَدِينَةَ يَذْعُو عَلَيْنَا عِنْدَ الْيَمِينِ قَالَ يَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُ لَسَ أَبْوُ ثَرَابٍ فَصَيِّحَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا شَاءَ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمُ أَخٍ إِلَّا وَهُوَ فَاسْتَقَفْتُ الْخَبَرَ فَسَهْلًا وَقُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَ عَلِيٌّ فَاطِمَةُ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ ابْنُ عَتِيقٍ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَهُ ذَاكَ فَذَمَّهُ عَنْ كُفْرِهِ وَخَلَصَ الثَّرَابَ إِلَيْهِ فَكُفِرَ فَصَلَّى يَسْتَسْخِ الثَّرَابَ عَنْ كُفْرِهِ يَقُولُ ابْجِلْسْ يَا أَبَا ثَرَابٍ مَرَّتَيْنِ</p>	<p>(907) مہد اعزیز ابو حازم اپنے والد علی بن ابی حازم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: "فلاں (مروان بن حکم) منبر پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ رہا ہے۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، "وہ کہتا کیا ہے؟" اُس شخص نے کہا، "وہ اُن کو ابو ثراب کہتا ہے۔" حضرت سہل بن سعد ہنس پڑے اور کہا: "اللہ کی قسم! حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا یہ نام تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خود اس نام سے اچھا کوئی نام محبوب نہ تھا۔ ابو حازم کا کہنا ہے مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی پوری حدیث کا ذوق معنوی لاحق ہوا تو میں نے عرض کیا، "اے ابو العباس (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی کنیت) یہ کیسے؟" سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ایک دفعہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس گئے پھر وہ فوراً باہر نکل آئے اور مسجد میں لیٹ گئے۔" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟" انھوں نے جواب دیا، "وہ مسجد میں ہیں،" آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی طرف تشریف لے گئے تو اُن کی چادر کو پشت سے گری ہوئی پایا اور اُن کی پشت کو مٹی لگی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی پشت سے مٹی جھاڑتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے "اے ابو ثراب اٹھو۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمہ دو دفعہ ارشاد فرمایا۔ (۱)</p>



عبد العزیز ابو حازم اپنے والد ابو حازم سے روایت ہیں کہ ایک شخص سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: "فلاں (مروان بن حکم) منبر پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ رہا ہے۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، "وہ کہتا کیا ہے؟" اُس شخص نے کہا، "وہ اُن کو ابو ثراب کہتا ہے۔" حضرت سہل بن سعد ہنس پڑے اور کہا: "اللہ کی قسم! حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا یہ نام تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خود اس نام سے اچھا کوئی نام محبوب نہ تھا۔ ابو حازم کا کہنا ہے مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی پوری حدیث کا ذوق معنوی لاحق ہوا تو میں نے عرض کیا، "اے ابو العباس (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی کنیت) یہ کیسے؟" سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ایک دفعہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس گئے پھر وہ فوراً باہر نکل آئے اور مسجد میں لیٹ گئے۔" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟" انھوں نے جواب دیا، "وہ مسجد میں ہیں،" آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی طرف تشریف لے گئے تو اُن کی چادر کو پشت سے گری ہوئی پایا اور اُن کی پشت کو مٹی لگی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی پشت سے مٹی جھاڑتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے "اے ابو ثراب اٹھو۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمہ دو دفعہ ارشاد فرمایا۔ (۱)



## ”مروان“ کا باب ”حکم“۔ لعنتی آدمی صحیح حدیث

امام احمد رحمہ اللہ اور امام بزار رحمہ اللہ نے حدیث روایت کی ہے اور اُسے شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اپنی ”صحیحہ“ میں نقل کی ہے:

۵۴۳

سلسلة الاحادیث الصحیحة

حکم بن ابی عاص کی مذمت کا بیان

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ جانا تھا اس لئے وہ کپڑے پہننے کے لئے چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اب تم پر لعنتی آدمی داخل ہوگا۔“ اللہ کی قسم! میں قلق و اضطراب میں مبتلا رہا (کہ کون اس وعید کا مستحق ٹھہرتا ہے) اور آنے جانے والوں پر نگاہ لگائے رکھی حتیٰ کہ حکم بن ابی عاصی داخل ہوا۔

ذم الحکم بن ابی العاص

۳۵۶۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ ذَهَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَلْبِسُ ثِيَابَهُ لِيُلْحِقَنِي، فَقَالَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ: ((لَيْدُ خُلُقٍ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ لَعِينٌ)). فَوَاللَّهِ! مَا زِلْتُ وَجَلًا أَتَشَوُّفُ دَاخِلًا وَخَارِجًا حَتَّى دَخَلَ فَلَاؤُ: الْحَكَمُ بْنُ أَبِي الْعَاصِي۔

[الصحيح: ۳۲۴۰]

تخریج: الصحيح: ۳۲۴۰۔ احمد (۲/۱۲۳) البزار (الكشف: ۱۲۴۵)۔

سلسلة الاحادیث الصحیحة (اردو)

دار الفکر

مکتبہ دار الفکر

ترجمہ: نور محمد  
مکتبہ دار الفکر، لاہور

الکتاب المشرقی  
جامعہ دہلی

ترجمہ

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ”ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ جانا تھا، اس لیے وہ کپڑے پہننے کے لیے چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اب تم پر لعنتی آدمی داخل ہوگا۔“ اللہ کی قسم! میں قلق و اضطراب میں مبتلا رہا (کہ کون اس وعید کا مستحق ٹھہرتا ہے) اور آنے جانے والوں پر نگاہ لگائے رکھی، حتیٰ کہ حکم بن ابی عاصی داخل ہوا۔

شیخ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

## ایک خواب جس پر نبی ﷺ نے کھل کر مسکرانا چھوڑ دیا:

صحیح حدیث

۶۲۱ - (۶۴۶۱) حدثنا مصعب بن عبد الله قال: حدثني ابن أبي حازم، عن العلاء، عن أبيه. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - رَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ بَنِي الْحَكَمِ يَنْزُونَ عَلَى مَنْبَرِهِ وَيَنْزِلُونَ، فَأَصْبَحَ كَالْمَتَغَيِّظِ وَقَالَ: «مَا لِي رَأَيْتُ بَنِي الْحَكَمِ يَنْزُونَ عَلَى مَنْبَرِي نَزْوِ الْقِرْدَةِ؟!». قَالَ: فَمَا رُئِيَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - مُسْتَجْمِعاً ضَاحِكاً بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى مَاتَ - ﷺ - (۱).

(۱۶۰۶) باب: النهي عن الحلف في البيع، وأبو داود في البيوع (۳۳۵) باب: في كراهية اليمين في البيع، والنسائي في البيوع ۲۴۶/۷ باب: المنفق سلعته بالحلف الكاذب، من طريق يونس، بالإسناد السابق. وفي الباب عن أبي قتادة عند مسلم في المساقاة (۱۶۰۷)، والنسائي في البيوع ۲۴۶/۷، والبيهقي في البيوع ۲۶۵/۵. ومنفقة - بفتح الميم وسكون النون، وفتح الفاء وزان: مَفْعَلَةٌ - من التَّفَاق وهو الرواج ضد الكساد والسلعة - بكسر السين المهملة -: المتاع. وممحقه - وزان مَفْعَلَةٌ أيضاً - من المحق وهو النقص والإبطال، وذهب القاضي عياض إلى أنهما اسما فاعل. انظر مشارق الأنوار ۳۷۴/۱، و ۲۱/۲.

وفي الحديث النهي عن الحلف في البيع، فإن الحلف من غير حاجة مكروه وينضم إليه هنا ترويع السلعة، وربما اغتر المشتري باليمين، والله أعلم. قاله النووي في «شرح مسلم» ۱۲۷/۴.

(۱) إسناده صحيح، وابن أبي حازم هو عبد العزيز بن سلمة. وذكره الهيثمي في «مجمع الزوائد» ۲۴۳/۵ - ۲۴۴ باب: في أئمة الظلم والجور وأئمة الضلالة، وقال: «رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح، غير مصعب بن عبد الله بن الزبير وهو ثقة». وصححه الحاكم ۴۸۰/۴ ووافقه الذهبي. كما ذكره الحافظ ابن حجر في «المطالب العلية» ۳۳۲/۴ برقم =

«رَأَى الْمَنَامَ» كَسْتِ الْعَيْنِ وَتَحْتِ الْمَنَامِ مَنَامٌ  
وَجاءَ كَاسْتِ الْعَيْنِ وَتَحْتِ الْمَنَامِ مَنَامٌ  
الحافظ إسماعيل بن محمد بن الفضل التميمي

مُسْتَجْمِعاً ضَاحِكاً

الإمام الحافظ أحمد بن علي بن أبي شيبة التميمي  
(۲۱۰ - ۲۴۰ هـ)

حَقَّقَهُ وَخَرَّجَ أَحَادِيثَهُ

حُسَيْنُ سَالِمٍ أَسَدٌ

بِالْمَدِينَةِ الثَّانِي عَشْرَ

دَلِيلُ الْمُؤْمِنِ لِلتَّحْقِيقِ

الطبعة الأولى: ۱۴۰۲ هـ - ۲۰۲۱ م



مسند ابو یعلیٰ الموصلی (جلد ہفتم)

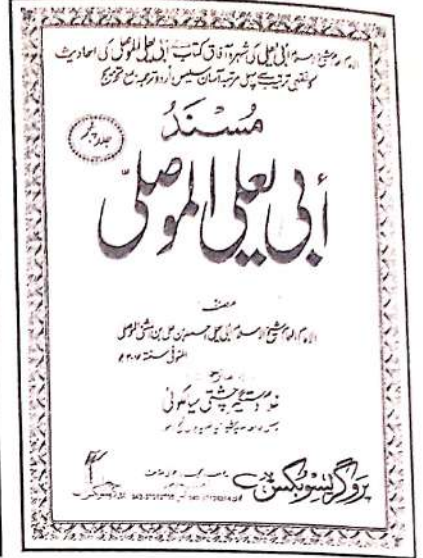
73

شہر بن حوشب عن ابی ہریرۃ

6430 - حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ بَنِي الْحَكَمِ يَنْزُونَ عَلَى مِنْبَرِهِ  
وَيَسْرِلُونَ، فَأَصْبَحَ كَالْمُتَغَيِّظِ وَقَالَ: مَا لِي رَأَيْتُ  
بَنِي الْحَكَمِ يَنْزُونَ عَلَى مِنْبَرِي نَزْوُ الْفِرْدَوْسِ؟ قَالَ:  
فَمَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُتَجَمِّعًا صَاحِبًا بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى مَاتَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ بنی حکم آپ ﷺ کے منبر پر چڑھتے اور اترتے ہیں۔ آپ ﷺ نے صبح کی غصہ کی حالت میں۔ فرمایا: مجھے کیا ہے کہ میں نے بنی حکم کو دیکھا ہے میرے منبر پر چڑھتے ہیں بندر کے چڑھنے کی طرح۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو نہیں دیکھا اس کے بعد کھل کر مسکراتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔



ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ بنی حکم آپ ﷺ کے منبر پر چڑھتے اور اترتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے صبح کی غصہ کی حالت میں فرمایا: ”مجھے کیا ہے کہ میں نے بنی حکم کو دیکھا ہے میرے منبر پر چڑھتے ہیں بندر کے چڑھنے کی طرح۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو نہیں دیکھا اس کے بعد کھل کر مسکراتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔“ (1)

قارئین کرام! امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا یہ خواب سچ کر دکھایا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکم کہ جس کے ساتھ اُس کی اولاد پر نبی ﷺ نے لعنت کی تھی، اُس کے ملعون بیٹے مروان کو مدینہ کا گورنر بنایا وہ بھی دوبار اور مروان بن حکم نے نبی ﷺ کے منبر سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے کو ایک رسم بنا دی اور نبی ﷺ کی سنتوں کو بدل دیا۔

محقق کتاب شیخ حسین سلیم اسد نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (2) شیخ زبیر علی زئی نے بھی اس کی سند کو ”مقالات - ج 6“ میں ”حسن لذاتہ“ کہا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے بھی ایسی حدیث ”المستدرک“ میں بیان کی ہے اور اس کو امام حاکم رحمہ اللہ نے شیخین کی شرط پر اور امام ذہبی نے مسلم کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے۔ (3)

1. مسند ابو یعلیٰ (اردو)، 5/73، رقم: 6430

2. مسند ابو یعلیٰ (عربی)، 11/348، رقم: 6461

3. زبیر علی زئی فی مقالات (اردو)، ج 6، صفحہ: 265-266



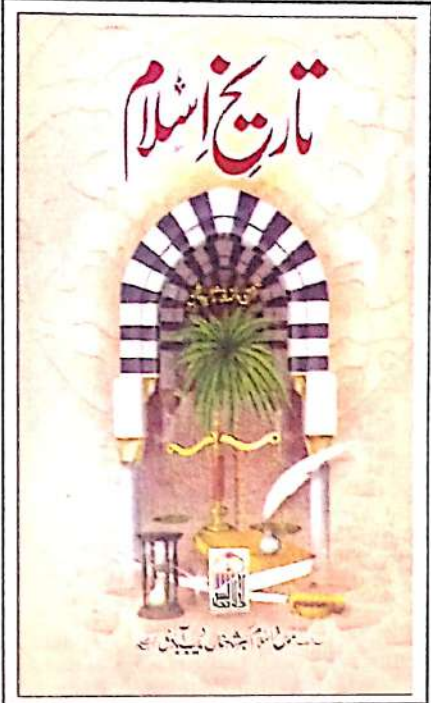
## مروان بن حکم: گستاخِ اہل بیت علیہم السلام

تہذیبی جلد اول

614

تھے۔ عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ صرف حسن رضی اللہ عنہ ہی ایک ایسے شخص تھے کہ جب بات کرتے تھے تو میں چاہتا تھا کہ آپ باتیں کیے جائیں اور اپنا کلام ختم نہ کریں اور آپ کی زبان سے میں نے کبھی کوئی فحش کلمہ نہیں سنا۔

مروان بن الحکم جب مدینہ کا عامل تھا اور حسن رضی اللہ عنہ بھی بعد ترک خلافت مدینہ ہی میں رہتے تھے تو مروان نے ایک مرتبہ حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کے ہاتھ کہلا کر بھجوا دیا کہ تیری مثال خچر کی سی ہے (نعوذ باللہ) کہ جب اس سے پوچھا جائے کہ تیرا باپ کون تھا؟ تو وہ کہتا ہے کہ میری ماں گھوڑی تھی۔ آپ نے اس کے جواب میں کہلا بھیجا کہ میں یہ بات کبھی نہ بھولوں گا کہ تو مجھے بلا سبب گالیاں دیتا ہے۔ آخر ایک روز تجھ کو اور مجھ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جانا ہے۔ اگر تو اپنے قول میں سچا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو سچ بولنے کی جزائے خیر دے اور اگر تو جھوٹا ہے تو خوب یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ منتقم ہے۔



مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی اپنی مشہور کتاب ”تاریخ اسلام“ میں لکھتے ہیں:

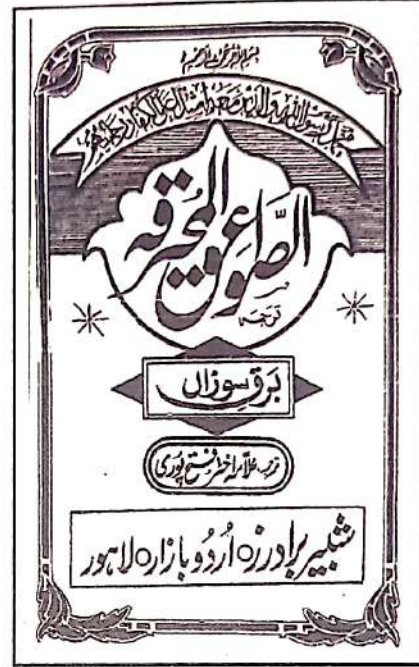
”مروان بن حکم جب مدینہ کا عامل (Governor) تھا اور امام حسن رضی اللہ عنہ بھی بعد ترک خلافت مدینہ ہی میں رہتے تھے تو مروان نے ایک مرتبہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کے ساتھ کہلا کر بھجوا دیا کہ ”تیری مثال خچر کی سی ہے (نعوذ باللہ) کہ جب اُس سے پوچھا جائے کہ تیرا باپ کون تھا؟ تو وہ کہتا ہے کہ میری ماں گھوڑی تھی۔“ آپ نے اُس کے جواب میں کہلا بھیجا کہ میں یہ بات کبھی نہ بھولوں گا کہ تو مجھے بلا سبب گالیاں دیتا ہے۔ آخر ایک روز تجھ کو اور مجھ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جانا ہے۔ اگر تو اپنے قول میں سچا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو سچ بولنے کی جزائے خیر دے اور اگر تو جھوٹا ہے تو خوب یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ منتقم ہے۔“ (۱)

1. مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی فی تاریخ اسلام (اردو)، 1/619



ایسی ہی روایت ابن حجر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ”الصواعق المحرقة“ میں نقل کی ہے:

۴۸۰  
ابن سعد نے عمر بن اسحاق سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں  
کہ میں نے ایک بار کے سوا کسی آپ کے منہ سے فحش بات نہیں سنی۔  
آپ کے اور مرد بن عثمان بن عفان کے درمیان کس زمین کے متعلق کوئی  
جھگڑا تھا۔ تو آپ نے کہا اس کا ہمارے پاس وہ کچھ ہے جو اس کو ذلیل  
کر دے گا۔ یہ وہ سخت بحث تھی کہ آپ نے آپ سے سنا۔ مرد بن  
نے آپ کی طرف اپنی جیسا جو آپ کو گالیاں دیتا تھا۔ وہ مدینہ کا عامل  
تھا۔ اور ہر جمعہ کو منبر پر حضرت علی کو گالیاں دیتا تھا۔ حضرت حسن نے  
اس کے ایلچی سے کہا۔ اس کو جا کر کہہ نہا کی قسم میں تجھ کو گالیاں دے کر  
ان سے کوئی بات مٹانا نہیں چاہتا جو تو نے کہا ہے۔ اللہ کے ہاں ہے  
اور میرے جمع ہونے کی ایک جگہ ہے۔ اگر تو سمجھا ہے تو اللہ تعالیٰ تیرے  
پس کی تجھے جزا دے گا۔ اور اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ سخت انتقام  
لینے والا ہے۔  
مروان نے ایک بار آپ سے سختی کی اور آپ خاموش رہے  
پھر اس نے دائیں ہاتھ سے رینٹ صاف کی تو آپ نے فرمایا تیرا برا  
ہو گیا تجھے علم نہیں کہ دائیں ہاتھ منہ کے لیے اور بائیں شرم گاہ کے لیے  
ہے۔ تجھ پر افسوس ہے تو مروان خاموش ہو گیا۔



ترجمہ

مروان نے آپ کی طرف اپنی بھیجا جو آپ رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا تھا، وہ (مروان) مدینہ کا عامل تھا اور ہر جمعہ کو منبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا تھا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اُس کے ایلچی سے کہا: ”اُس کو (مروان کو) جا کر کہہ، خدا کی قسم! میں تجھ کو گالیاں دے کر اُن میں سے کوئی بات مٹانا نہیں چاہتا جو تو نے کہی ہے، اللہ کے یہاں تیرے اور میرے جمع ہونے کی ایک جگہ ہے۔ اگر تو سچا ہے تو اللہ تیرے سچ کی تجھے جزا دے گا اور اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ سخت انتقام لینے والا ہے۔“

مروان نے ایک بار آپ (امام حسن) سے سختی کی اور آپ خاموش رہے پھر اُس نے دائیں ہاتھ سے رینٹ صاف کی تو آپ نے فرمایا، ”تیرا برا ہو، کیا تجھے علم نہیں کہ دائیں ہاتھ منہ کے لیے اور بائیں شرم گاہ کے لیے ہے۔ تجھ پر افسوس ہے۔“ تو مروان خاموش ہو گیا۔<sup>(۱)</sup>

1. بیہقی فی الصواعق المحرقة علی اہل الفضل والزندق (اردو)، صفحہ: 470



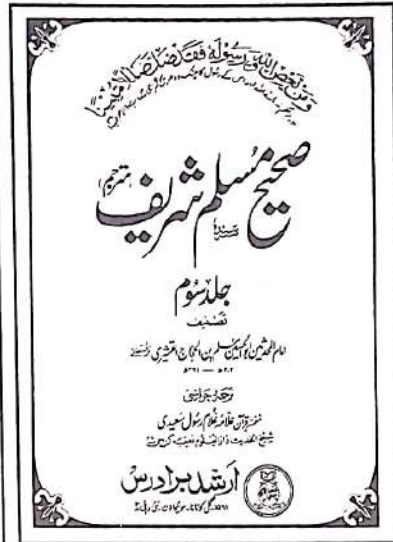
## آل مروان اور سب و شتم مولا علی رضی اللہ عنہ

### صحیح مسلم کی ایک حدیث

جلد سوم (۳۰۶) ۴۴- کتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم

۶۱۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ (یعنی ابن ابی حنبلہ) عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِسْتَعْمَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي سُرَّةٍ إِلَى مَرْوَانَ قَالَ لَقَدْ عَا سُهَيْلُ بْنُ سَعْدٍ فَامَرَهُ أَنْ يَخْتِمَ عَلَيْهِ قَالَ فَابْنُ سُهَيْلٍ فَقَالَ لَهُ أَنَا إِذَا بَيَّعْتُ فَقُلْتُ لَعَنَ اللَّهُ كَبَّابَ الْفِرَابِ لَقَدْ سَهَّلَ مَا كَانَ يَلْعَلُ بِسَمْعِ بَنِي تَمِيمٍ الْيَوْمَ ابْنُ أَبِي الْفِرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُمِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قَضِيَّتِهِ لِمَ سَبَّكَ أَبَا فِرَابٍ قَالَ سَبَّكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ كَابِلَةَ فَلَمْ يَجِدْ عِشَاءً لِي الْبَيْتِ لَقَدْ قَالَ أَمْرٌ عَشِيكَ لَقَدْ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ عِشَاءٌ لَقَدْ قَضَيْتُ لَكَ بِعَيْنِ عَدِيْقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا سُبَّانُ اشْكُرْ ابْنَ هَذَا لَعَنَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ بِي الْمُسِيءَةِ زَائِدٌ لَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُطْلَقٌ لَقَدْ سَعَّدَكَ كَاهِنٌ عَنْ حَقِّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَتِيكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْتَهُمْ عَنْهُ وَيَتَوَلَّى لَمْ أَبَا الْفِرَابِ لَمْ أَبَا الْفِرَابِ (ابن ابی حنبلہ ۶۱۷۹-۶۱۸۰)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آل مروان میں سے ایک شخص کو مدینہ کا عامل بنایا گیا اس نے حضرت سہل بن سعد کو یہ حکم دیا کہ وہ حضرت علی کو برا کہے حضرت سہل نے انکار کیا اس نے کہا: اگر تم انکار کرتے ہو تو یوں کہو: اللہ تعالیٰ! ابو تراب پر لعنت کرے، حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ابو تراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہیں تھا، جب اُن کو ابو تراب کے نام سے بلایا جاتا وہ خوش ہوتے تھے۔ راوی نے اُن سے کہا: ”ہمیں اُن کا وہ قصہ بتاؤ کہ اُن کا نام ابو تراب کیسے رکھا گیا؟“ اُنھوں نے کہا: ”ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر نہیں تھے، فرمایا: ”تمہارا عم زاد کہاں ہے؟“ کہا: ”میرے اور اُن کے درمیان کوئی شکر رنجی ہو گئی، جس سے غضبناک ہو کر وہ گھر سے چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے کہا: ”جاؤ! دیکھو! وہ کہاں ہے؟“ اُس شخص نے آ کر کہا: ”وہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے در آنحالیکہ وہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک جانب سے اُن کی چادر ڈھلکی ہوئی تھی اور اُن پر مٹی لگی ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے وہ مٹی جھاڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”اے ابو تراب! اُٹھو، اے ابو تراب! اُٹھو۔“ (۱)



حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”آل مروان میں سے ایک شخص کو مدینہ کا عامل بنایا گیا، اُس نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہے، حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے انکار کیا، اُس نے کہا اگر تم انکار کرتے ہو تو یوں کہو: اللہ تعالیٰ! ابو تراب پر لعنت کرے، حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ابو تراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہیں تھا، جب اُن کو ابو تراب کے نام سے بلایا جاتا وہ خوش ہوتے تھے۔ راوی نے اُن سے کہا: ”ہمیں اُن کا وہ قصہ بتاؤ کہ اُن کا نام ابو تراب کیسے رکھا گیا؟“ اُنھوں نے کہا: ”ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر نہیں تھے، فرمایا: ”تمہارا عم زاد کہاں ہے؟“ کہا: ”میرے اور اُن کے درمیان کوئی شکر رنجی ہو گئی، جس سے غضبناک ہو کر وہ گھر سے چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے کہا: ”جاؤ! دیکھو! وہ کہاں ہے؟“ اُس شخص نے آ کر کہا: ”وہ مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے در آنحالیکہ وہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک جانب سے اُن کی چادر ڈھلکی ہوئی تھی اور اُن پر مٹی لگی ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے وہ مٹی جھاڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”اے ابو تراب! اُٹھو، اے ابو تراب! اُٹھو۔“ (۱)



## بغض علی رضی اللہ عنہ کی انتہا: بنو أمیہ کا ”علی“ نامی بچوں کو قتل کرنا

امام حافظ زین الدین عراقی رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب ”بالتبصرة والتذكرة“ میں، امام حافظ جمال الدین ابی حجاج یوسف المعروف امام مزنی رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب ”تہذیب الکمال فی اسماء الرجال“ میں، امام حافظ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب ”سیر اعلام النبلاء“ میں اور امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے رجال کی اپنی مشہور کتاب ”تہذیب التہذیب فی رجال الحدیث“ میں اور امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے ”تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی“ میں نقل کیا ہے کہ:

۲۱۹

شرح الفیة العراقي

العین مصغراً وهو موسى بن علي بن رباح اللخمي المصري امير مصر اشتهر  
بضم العين وصحح البخاري وصاحب المصارف الفتح وروينا عن موسى قال  
اسم ابي علي ولكن بنو امية قتلوا علي بن رباح وفي حرج من قال علي وروينا  
عنه ايضاً قتل من قال موسى بن علي لم اجعله في حل وروينا ايضاً ذلك عن  
ابيه قال لا اجعل احداً في حل يصغر اسمي وقال محمد بن سعد اهل مصر  
يفتحون واهل العراق يسمون وقال الدارقطني كان يلقب بعلي وكان اسمه علياً  
وقد اختلف في سب تصغيره فقال أبو عبد الرحمن المقرئ كانت بنو امية اذا  
سموا بمولود اسم علي قتلوه فبلغ ذلك رباحاً فقال هو علي وقال ابن حبان في  
الانثبات كان اهل الشام يجعلون كل علي عندهم علياً ليقضهم علياً رضي الله عنه  
ومن اجله ما قيل لعلي بن رباح علي بن رباح ولمسلمة بن علي مسلمة بن علي

كلهم متأخرون منهم أبو عبيس الختلي الذي روى عنه أبو علي الصواف  
وليس في الكتب الستة ولا في تاريخ البخاري منهم احد والثاني موسى بن علي  
ابن رباح اللخمي المصري امير مصر فالشهور فيه الضم وعليه اهل العراق لكن  
الذي صححه البخاري وصاحب المصارف الفتح وعليه اهل مصر وكان هو  
وابوه يكرهان الضم ويقول كل منهما لا اجعل قائله في حل واختلف في سبب  
ضمه فقليل لان بني امية كانت اذا سمعت بمولود اسم علي بالفتح قتلوه فقال  
ابوه هو علي يعني بالضم وقيل كان اهل الشام يجعلون كل علي عندهم علياً  
ليغضهم علياً رضي الله عنه وثاني الاقسام سريع بمهمله وجيم وشريح بمجمعة

(۱) موسى بن علي بن موسى - ابو موسى يعرف بالختل حدث عن دارد بن رشيد ورجاء بن  
سعيد الزرار وغيرهما روى عنه أبو بكر بن الأتباري الحوي وأبو بكر بن مقسم المقرئ وأبو علي بن  
الصواف وغيرهم قال الخطيب المدايني كان ثقة وخرج بسند عن حديثاً واحداً أنه صلى الله عليه وسلم  
قال السحرة التي في من سجدوا داود توبة ونحن نسجدوا شكراً .

شرح الفیة العراقي  
المسماة

بالتبصرة والتذكرة

لناظمها حافظ العصر وعنده الامام الكبير حامل راية الحديث والسر في  
القديم والحديث الحافظ زين الدين عبد الرحيم بن الحسين بن عبد الرحمن بن  
ابي بكر بن ابراهيم العراقي المتوفى سنة ۸۰۶ .

ولييه

فتح البايوت على الفیة العراقي

لشيخ الاسلام ملك الائمة الاعلام القاضي الفصاة الفقيه الموثق في الحجة النظر  
العارف بالله الحافظ زين الدين الشيخ زكرياء بن محمد بن احمد بن زكرياء  
الانصاري السكي الانصاري المتوفى سنة ۹۲۵ .

الجزء الثالث

• هذا من تاريخ احمد والتمت في كل نسخة من تاريخ احمد نسخة من تاريخ احمد

اعني تصحيحها وتعليق مقدمة عليها والتعريف باعلام الناس ووضع هياكلها  
محمد بن الحسين العراقي الحسيني  
مدرس مكتبة الترويض وعضو الخزانة القروية

دار الكتب للعلم

بدمشق

هَذَا كِتَابُ الْحَمَلِ فِي اسْمَاءِ الرِّجَالِ

لِلْحَافِظِ الْمُتَمَرِّدِ جَمَالِ الدِّينِ ابْنِ الْحَاجِّ يَاسِينَ الرَّزَّازِ  
٢٥١ - ٢٧٤

المجلد العشرون

حَقَّقَهُ، وَضَبَّ نَصَّهُ، وَعَلَّقَ عَلَيْهِ  
الدُّكْتُورُ بشار عواد معروف

مؤسسة الرسالة

وقال المحامي<sup>(١)</sup> مصري، فاعرض، ثقة

وقال يعقوب بن عثمان في ثلاث شاعرين من أهل مصر<sup>(٢)</sup>،  
عُني بن زباج، وُلد بالمغرب

وقال السائي: ثقة

وذكره ابن حبان في كتاب الثقات<sup>(٣)</sup>

وقال قتيبة بن سعيد<sup>(٤)</sup>: سمعت الليث بن سعد، قال: قال  
عُني بن زباج: لا أجعل من حلٍّ من سنان عُني، فإن اسمي عُني.  
وقال سلمة بن شبيب: سمعت أبا عبد الرحمن المقرئ يقول:  
كانت سوامية إذا سمعوا بمولود اسمه علي فقلوه، فيبغ ذلك زباجاً،  
فقال: هو عُني<sup>(٥)</sup>. وكان يقضب من عُني، ويخرج علي من سناه به.

وقال عبد الرحمن بن شريح، عن الحارث بن يزيد: دخلت على  
عُني بن زباج، وهو في الشمس، وعنده حارية لا أعلم إلا أنه قال  
بلجة، وهو يقول: قال عمرو بن العاص قال فلان، قال فلان! قال:  
فقلت له: تحدث مثل هذه بهذه الأحاديث؟! فقال: ليست تضربني إنما  
استذكر خديتي.

(١) ثقته: الروقة ٣٩

(٢) شعرة والتاريخ ١٩٠/٩

(٣) ١٦١

(٤) تقييد بعمل الروقة ٧٣. فيه أنه من قول موسى بن علي لا من قول علي  
(٥) هذه الرواية فيه بغير، فإذا كان علي قد ولد عام اليرموك أو حتى بعده بقليل، فمعنى  
قلت أنه كان رجلاً، حدث سراج بن الأعمش وسيدنا علي بن أبي طالب، فضلاً  
عن أن يكون من الناس حتى أصبح هذا الاسم على عهدهم، وما ظهر هذا إلا من  
القرائن الشعرية. والله أعلم

٤٦٩

السب

١٠٢

حدثني أنه سوس بن عُني فأكبر، ويذكر من أبي حبيب، ومحمدين  
هنا، ومروان بن سويد، وغيره.

وكان من كبار علماء السبعين، وله وفادة على معاوية، وقد قال: كنتُ  
حلفاً لمُؤنس، فسمعتُ يركي، فقلتُ: مالك؟ قال: قيل أمير المؤمنين  
شبان، وكنتُ بالشام

قال ابن جرير: قيل: إنه وُلد عام اليرموك، قال، وذهبت عنه يوم غزوة  
بنت الصرار في البحر مع الأمير عبد الله بن سعد بن أبي سرح في سنة أربع  
ومائة. وكانت له امرأة من الأمير عبد العزيز بن مروان، وهو الذي رُفِئَتْ  
ثم اتى إلى الشام حتى عمل غريباً على البليدين عند الملك، ثم إن عبد  
العزيز تغرب عنه، فأخذه إلى الربيعة، فلم يزل موافقاً بها إلى أن مات

شعاً عن الحسن بن علي، فقال: ما علمت إلا خيراً.

قال أبو عبد الرحمن المقرئ: كانت سوامية إذا سمعوا بمولود اسمه  
عني فقلوه، فيبغ ذلك زباجاً، فعبر عنه به.

قال الأوزاعي في سنة أربع عشرة ومائة، وقال الحسن بن علي العداس:  
تربى في سبع عشرة ومائة، وعني أن يكون ولد عام اليرموك فقد تعدى  
سنة رحمة الله. وقيل: إن حديثه من خمس مئة حديث إلى ست مئة.

٣٦ - السب (٤)

ابن رافع الثقفي الكبير أبو العلاء الأسدي الكاهلي كوفي ثقة

قال جرير في البحر، ٣٤٧. وله سنة أربع وأربع مئة غزوة بنت الصرار في سنة  
من سنة ثمان مائة، وأما من أبي سرح، وقد عدت ٢٨٨٢، ومن ذلك ١١٨٣، ومن ذلك  
١٥٧٩. وقد قال: إنه كان في سنة إحدى ومائة.  
ابن الأعمش، أبو عبد العزيز.  
عن ابن سعد ٢٩٣٨، عن ابن جابر ١٥٥، عن ابن جابر ٣٣٦، عن ابن جابر ٤٠٠







ابو عبد الرحمن المقرئ نے فرمایا کہ بنو اُمیہ جس کسی پیدا ہونے والے بچے کا نام 'علی' سنتے تو وہ اُسے قتل کر دیتے۔ پس جب یہ بات رباح کو معلوم ہوئی تو اُنہوں نے اپنے بیٹے کا نام بدل دیا۔<sup>(1)</sup> (یعنی رباح کے بیٹے کا نام 'علی' تھا جسے بدل کر اُنہوں نے 'غلی' کر دیا۔)

1. بالتبصرہ والتذکرہ (عربی): 3/219

تہذیب الکامل فی اسماء الرجال (عربی): 20/429

سیر اعلام النبلاء (عربی): 5/102

تہذیب التہذیب فی رجال الحدیث (عربی): 4/596

تدریب الراوی فی شرح تقریب النوای (عربی): 2/188



## باب - 13

# شہادتِ امام حسن رضی اللہ عنہ





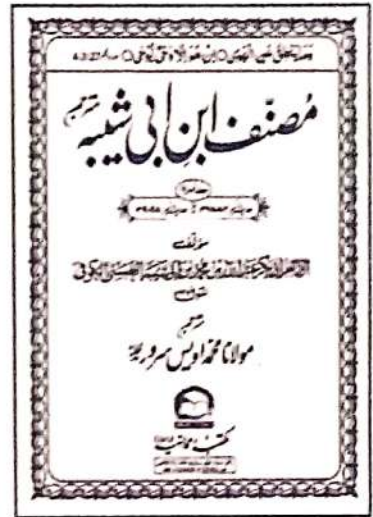
سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر بہت ہی کم گفتگو کی جاتی ہے بلکہ اب تو آپ رضی اللہ عنہ کے ذکرِ شہادت سے کنارہ کشی کر لی گئی ہے۔ ہم نے اس باب میں ”صحیح“ حدیث کی روشنی میں شہادتِ امام حسن رضی اللہ عنہ کا مختصر ذکر کیا ہے اور اسے مزید واضح کرنے کے لیے صحیح حدیث کے ساتھ کچھ تاریخی روایتیں بھی پیش کی ہیں۔ جب کہ اس موضوع پر اتنی روایات موجود ہیں کہ الگ سے ایک پوری کتاب تیار ہو جائے مگر ہم یہاں اس کا مختصر ذکر کر رہے ہیں کہ کس طرح امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اور آپ کو کس طرح بنو اُمیہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے چاہنے والوں نے اپنے نانا جان کے پہلو میں دفن ہونے سے روکا۔

سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں مؤرخین نے اپنی تاریخ کی کتابوں میں خوب ذکر کیا ہے مگر ہم یہاں ایک صحیح روایت سے بات کا آغاز کرتے ہیں۔

## مصنف ابن ابی شیبہ کی صحیح روایت

(۳۸۵۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَرَحْلُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ تَعَوُّدًا، فَحَمَلُ يَقُولُ لِذَلِكَ الرَّحْلِ: سَلِّ لِي أَنْ لَا تَأْخِذَ بِي، قَالَ: مَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ شَيْئًا، بَعَا بِكَ اللَّهُ، قَالَ: فَقَامَ فَدَحَلَ الْكَيْفَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: مَا خَرَجْتَ إِلَيْكُمْ حَتَّى لَقِيتُ حَافِقًا مِنْ كِبَدِي أَلْقَاهَا بِهَذَا الْعُودِ، وَلَقَدْ سَقِيتُ الشَّمَّ مِرَارًا مَا شَرُّهُ أَشَدُّ مِنْ هَذِهِ الشَّمْرَةِ، قَالَ: فَقَفَوْنَا عَلَيْهِ مِنَ الْعُودِ قَادًا، هُوَ لِي الشُّوْبِي، قَالَ: وَخَذَ الْخُسْنُ فَخَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ: يَا أَيْمَى، مَنْ صَارَ حُكُّ؟ قَالَ: لَمْ يَهْدُ قُلَّةً، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَنْ يَكُنَ الْيَدَى أَظْفَرُ، لَكِنَّ أَشَدَّ بَقَعَةً، وَإِنْ كَانَ بَرَبْنَا فَمَا أُحِبُّ أَنْ يَهْلُ بَرِي.

(۳۸۵۱۳) حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اور ایک آدمی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اس آدمی سے کہنے لگے مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ تم مجھ سے نہ پوچھ سکو۔ ان صاحب نے کہا میں آپ سے کچھ نہیں پوچھتا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت عطا کرے راوی نے فرمایا حضرت حسن کھڑے ہوئے اور بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر ہمارے پاس تشریف لائے پھر ارشاد فرمایا میں تمہاری طرف نہیں نکلا یہاں تک کہ میں نے اپنے منہ پر کھانسی کا ایک ٹکڑا بیٹھا ہے جس کو اس گڑی سے الٹ پٹ رہا ہوں مجھے کئی مرتبہ زہر پلایا گیا اس مرتبہ سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں تھی حضرت عمیر نے کہا اگے دن ہم صبح کو ان کے پاس گئے وہ جان گئی کی حالت میں تھے راوی عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے پس ان کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا اے بھائی جان آپ کو زہر دینے والا کون ہے انہوں نے فرمایا تم اسے قتل کرنا چاہتے ہو انہوں نے فرمایا ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو وہی ہے جس کے بارے میں میرا گمان ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سخت سزا دینے والے جس اور اگر بری ہے تو میں یہ پسند نہیں کرتا کہ ایک بری آدمی کو قتل کیا جائے۔



ترجمہ

حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اور ایک آدمی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اس آدمی سے کہنے لگے ”مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ تم مجھ سے نہ پوچھ سکو“ ان صاحب نے کہا میں آپ سے کچھ نہیں پوچھتا چاہتا ہوں، اللہ جل جلالہ آپ کو عافیت عطا کرے۔ راوی نے فرمایا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر ہمارے پاس تشریف لائے پھر ارشاد فرمایا میں



تمہاری طرف نہیں نکلا یہاں تک کہ میں نے اپنے جگر کا ایک ٹکڑا پھینکا ہے جس کو اس لکڑی سے الٹ پلٹ رہا ہوں، مجھے کئی مرتبہ زہر پلایا گیا اس مرتبہ سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں تھی، حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا، اگلے دن ہم صبح کو اُن کے پاس گئے وہ جاں کنی کی حالت میں تھے۔ راوی عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے، پس اُن کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا ”اے بھائی جان! آپ کو زہر دینے والا کون ہے؟“ اُنہوں نے فرمایا: ”تم اُسے قتل کرنا چاہتے ہو؟“ اُنہوں نے فرمایا: ”ہاں!“ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اگر تو وہی ہے جس کے بارے میں میرا گمان ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے سخت سزا دینے والا ہے اور اگر بری ہے تو میں یہ پسند نہیں کرتا کہ ایک بری آدمی کو قتل کیا جائے۔“ (1)

دورِ حاضر کے اہل حدیث کے مشہور محدث شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر نے اپنے رسالہ ’السّنة‘ (26) میں اس روایت کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (2)

اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو کئی بار زہر پلایا گیا جس کا پتہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو تھا اور آخری بار آپ کو قاتل زہر دیا گیا تھا۔ بالکل ایسا ہی واقعہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخی کتاب ”البدایۃ والنہایۃ“ میں نقل کیا ہے اور آگے روایت کی ہے کہ -

1. مصنف ابن ابی شیبہ (اردو)، 11/593، رقم: 38514

2. رسرچ پیپر: کربلا کا حقیقی پس منظر، حدیث: 50

سنہ ۴۹ھ

۴۹

ثم أفلت، ثم سقي فأفلت ثم كانت الآخرة تولي ليها، فلما حضرته الوفاة قال الطبيب وهو يشتغل إليه: هذا رجل قطع السم أبعاده، فقال الحسن: يا أبا محمد أخبرني من سقاك؟ قال: ولم يا أخي؟ قال: أفلت والله قبل أن أدفئك ولا أقدر عليه أو يكون بأرض أنكلف الشخص إليه. فقال: يا أخي إنما هذه الدنيا ليال قانية، فحق حتى التقي أنا وهو عند الله، وأبي أن يسميه. وقد سمعت بعض من يقول: كان معاوية قد نالطف لبعض خلقه أن يسميه سماً قال محمد بن سعد: وأنا يحيى بن حمال أنا أبو حنيفة عن العفيرة عن أم موسى أن جعدة بنت الأشعث بن قيس سقت الحسن السم لما شكى منه لشكاة، قال فكان يوضع تحت طشت ويرفع آخر نحواً من أربعين يوماً. وروى بعضهم أن يزيد بن معاوية بعث إلى جعدة بنت الأشعث أن سمي الحسن وأنا أنزوجك بعده، ففعلت، فلما مات الحسن بعثت إليه فقال: إنا والله لم نرضك للحسن أفترضاك لأنفسنا؟ وعندي أن هذا ليس بصحيح، وعدم صحته من معاوية أكد بطريق الأولى والأخرى، وقد قال كثير حزة في ذلك:

يَا جَعْدَةُ بَكْمِي وَلَا تَسْأَلِي  
لَنْ تَسْأَلِي الْبَيْتَ عَلَى يَدِي  
أَغْنِي الَّذِي أَسْلَمَهُ أَفْلَهُ  
لِلزُّمَنِ الْمُسْتَخْرِجِ الْفَاجِلِ<sup>(۱)</sup>  
كَأَنَّ إِذَا تُبْتُ لَهُ نَأُوهُ  
يَزْفُمُهَا بِالسُّبِّ الْفَاجِلِ  
كَيْتَمَا يَزَاهَا بِإِسْ مُزِيلِ  
أَوْ زِدْ قُزُومَ لَيْسَ بِالْأَجَلِ  
تُعْلِي بِنِي الْخَمِّ حَتَّى إِذَا  
أَنْصَبَ لَمْ تُغْلِ عَلَى أَجَلِ

## الْبَدَايَةُ وَالنِّهَايَةُ

تأليف  
أبو الحسن علي بن محمد بن الحسين

تأليف  
أبو الحسن علي بن محمد بن الحسين

تأليف  
أبو الحسن علي بن محمد بن الحسين

تأليف  
أبو الحسن علي بن محمد بن الحسين

تأليف  
أبو الحسن علي بن محمد بن الحسين

## ترجمہ

”محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن حمال نے ہمیں بتایا کہ ابو عوانہ نے مغیرہ سے بحوالہ امّ موسیٰ سے ہمیں خبر دی کہ جعدہ بنت اشعث بن قیس نے حضرت حسن علیہ السلام کو زہر پلایا جس سے آپ بیمار ہو گئے، راوی بیان کرتے ہیں آپ کے نیچے تخت رکھا جاتا اور دوسرے چالیس روز بعد اٹھایا جاتا تھا اور بعض نے روایت کی ہے کہ یزید بن معاویہ نے جعدہ بنت اشعث کو پیغام بھیجا کہ وہ حضرت حسن علیہ السلام کو زہر دے۔ دے اور میں اس کے بعد تجھ سے شادی کر لوں گا تو اُس نے آپ کو زہر دے دیا اور جب حضرت حسن علیہ السلام فوت ہو گئے تو جعدہ نے یزید کو پیغام بھیجا تو اُس نے کہا خدا کی قسم ہم نے تو تجھے حضرت حسن علیہ السلام کے لیے بھی پسند نہیں کیا، کیا ہم تجھے اپنے لیے پسند کر سکتے ہیں؟ اور میرے نزدیک یہ صحیح بات نہیں۔“<sup>(۱)</sup>



السيف المحمدي

أحمد الزاهد المصنف في القرن الثامن

الشيخ الفاضل...

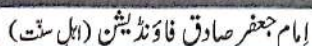
مكتبة جامعة القاهرة

رقم التسجيل

(٦) انظر تاريخ الخلفاء ١٥٩.

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)

ایک روایت میں ہے کہ اے میرے بھائی میری ذنات





”آپ کی موت کا سبب یہ ہے کہ آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس کندی کو یزید نے آپ کو زہر دینے کے لیے خُفیہ طور پر بھجوا دیا۔ یزید نے آپ کی شادی اُس سے کروائی اور اُس کے لیے ایک لاکھ روپیہ خرچ کیا اور اُس نے آپ کو زہر دے دیا۔ آپ چالیس روز تک بیمار رہے، جب آپ فوت ہو گئے تو اُس نے یزید کو وعدہ پورا کرنے کے متعلق پوچھا، اُس نے جواب دیا ہم نے تو حسن کے لیے بھی تجھے پسند نہیں کیا، تجھے اپنے لیے کیسے پسند کر سکتے ہیں۔“

کئی متقدمین نے جیسے قتادہ اور ابو بکر بن حفص اور متاخرین سے زین العراقی نے ”مقدمہ شرح تقریب“ میں آپ کو شہید قرار دیا ہے۔

آپ کی وفات ہجری سن 49 یا 50 یا 51 میں ہوئی۔ ایک جماعت کے قول کے مطابق اکثریت کے نزدیک آپ کی وفات ہجری سن 50 میں ہوئی ہے۔<sup>(1)</sup>

علامہ ابن سعد رضی اللہ عنہ (متوفی: 230 ہجری)، حافظ ابن کثیر رضی اللہ عنہ (متوفی: 774 ہجری) اور علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ (متوفی: 911 ہجری) لکھتے ہیں کہ -

المسيب ، فقال : ( إن صدقت رؤياه .. فقل ما بقي من أجله ، فما بقي إلا أياماً حتى مات )<sup>(۱)</sup> .

[كرامة لمن رجا الخالق ولم يرجُ المخلوق]

وأخرج البيهقي وابن عساكر من طريق أبي المنذر هشام بن محمد عن أبيه قال : أضاق الحسن بن علي ، وكان عطاؤه في كل سنة مئة ألف ، فحبسها عنه معاوية في إحدى السنين ، فأضاق إضافة شديدة ، قال : فدعوت بدواة لأكتب إلى معاوية لأذكره نفسي ، ثم أمسكت ، فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام فقال : « كيف أنت يا حسن ؟ » فقلت : بخير يا أبت ، وشكوت إليه تأخر المال عني ، فقال : « أدعوت بدواة لتكتب إلى مخلوق ملك تذكره ذلك ؟ » فقلت : نعم يا رسول الله ، فكيف أصنع ؟

فقال : « قل : اللهم ؛ ائلف في قلبي رجاءك ، واقطع رجائي عن سواك حتى لا أرجو أحداً غيرك ، اللهم ؛ وما ضعفت عنه قوتي ، وقصر عنه عملي ، ولم تنته إليه رغبتني ، ولم تبلغه مسألتني ، ولم يجر علي لساني مما أعطيت أحداً من الأولين والآخرين من اليقين .. فخصني به يا رب العالمين » .

قال : فوالله ؛ ما صحبت به أسبوعاً حتى يبعث إلي معاوية بألف ألف وخمسة مئة ألف ، فقلت : الحمد لله الذي لا ينسئ من ذكره ، ولا يخب من دعاء .

فرايت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام ، فقال : « يا حسن ؛ كيف أنت ؟ » فقلت : بخير يا رسول الله ، وحديثه حديثي ، فقال : « يا بني ؛ هكذا من رجا الخالق ولم يرج المخلوق »<sup>(۲)</sup> .

[نصحه لأخيه الحسين وثبت الحسين له رضي الله عنهما]

وفي « الطبريات » عن سليم بن عيسى قارئ أهل الكوفة قال : ( لما

وكان نزوله عنها في سنة إحدى وأربعين ، في شهر ربيع الأول ، وقبل الآخر ، وقيل : في جمادى الأولى ، فكان أصحابه يقولون له : يا أبا المؤمنين ، فيقول : ( المارخبر من النار ) .

وقال له رجل : ( السلام عليك يا مئد المؤمنين ، فقال : لست بمئد المؤمنين ؛ ولكنني كرهت أن أفتلكم على الملك )<sup>(۱)</sup> .

ثم ارتحل الحسن عن الكوفة إلى المدينة فأقام بها .

وأخرج الحاكم عن جبير بن نفير قال : ( قلت للحسن : إن الناس يقولون : إنك تريد الخلافة ؟ فقال : قد كان جماجم العرب في يدي يحاربون من حاربت ، ويسالمون من سالمت ، تركتها ابتغاء وجه الله ، وحقق دماء أمة محمد صلى الله عليه وسلم ، ثم أبتزها بأبياس أهل الحجاز )<sup>(۲)</sup> .

[وفاة الحسن رضي الله عنه]

توفي الحسن رضي الله عنه بالمدينة مسموماً ، سمته زوجته جعدة بنت الأشعث بن قيس ، دس إليها يزيد بن معاوية أن تسمه وتزوجها ، ففعلت ، فلما مات الحسن .. بعثت إلى يزيد تسأله الوفاء بما وعدا ، فقال : إنا لم نرضك للحسن فترضاك لأفسنا ؟

وكانت وفاته سنة تسع وأربعين ، وقيل : في خامس ربيع الأول سنة خمسين ، وقيل : سنة إحدى وخمسين ، وجهد به أخوه أن يخبره من سقاء فلم يخبره ، وقال : ( الله أشد نعمة إن كان الذي أظن ، وإلا .. فلا يقتل بي - والله - بري ) .

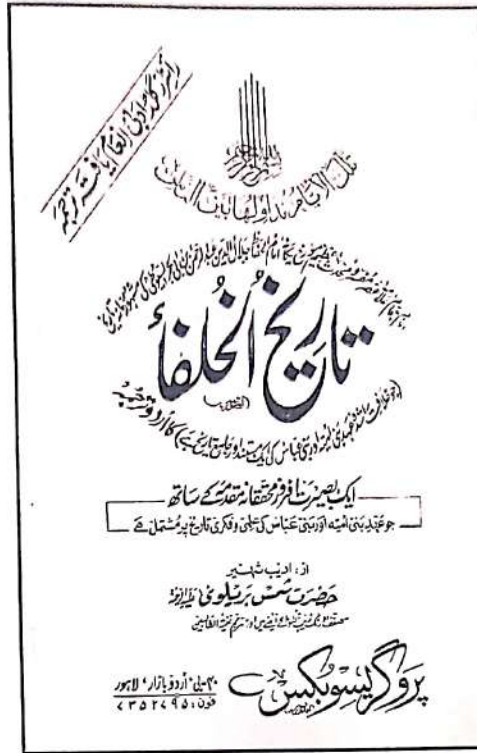
وأخرج ابن سعد عن عمران بن عبد الله بن طلحة قال : رأى الحسن كان بين عينيه مكتوباً « قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ » فاستبشر به أهل بيته ، فقصوها على سعيد بن

تأليف  
الإمام  
عبد الرحمن بن أبي بكر  
الشمس  
١٤١٠ - ١٤١١

تتمت  
بإذن  
مكتبة  
الشيخ  
عبد الرحمن بن أبي بكر  
الشمس

1. ابن حجر عسقلانی کی الصوائق المحترقة علی اهل الرافض والضلال والزندقۃ (عربی)، صفحہ: 414-413؛ (اردو)، صفحہ: 474

سیوطی فی تاریخ الخلفاء (عربی)، صفحہ: 318؛ (اردو) صفحہ: 399



400

ابن سعد نے عمران بن عبد اللہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان قل هو اللہ احد لکھا ہوا ہے، جس وقت آپ یہ خواب بیان کیا تو اہل بیت بہت خوش ہوئے لیکن جب سعید بن مسیب نے یہ خواب سنا تو انھوں نے کہا کہ اگر آپ کا یہ خواب سچا ہے تو آپ کی حیات کے چند روز باقی رہ گئے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس خواب کے دیکھنے کے بعد آپ صرف چند روز بقید حیات رہے اور آپ زہر دے کر ہلاک کر دیئے گئے۔

”امام حسن رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان قل هو اللہ احد لکھا ہوا ہے۔ جب آپ نے یہ خواب گھر والوں کے سامنے ذکر کیا تو سب خوش ہوئے۔ جب یہ خواب سعید بن مسیب کے سامنے ذکر کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت نزدیک ہو گیا ہے، چنانچہ اُس کے بعد آپ چند روز زندہ رہے پھر آپ کی وفات ہو گئی۔“<sup>(1)</sup>

1. ابن کثیر فی البدایہ والنہایہ (عربی)، 08/45؛ (اردو)، 08/61-62؛ سیوطی فی تاریخ الخلفاء، صفحہ: 318-319، (اردو)، صفحہ: 400؛ غلام رسول جماعتی فی امام حسن اور خلافت راشدہ، صفحہ: 184-201



## امام حسن رضی اللہ عنہ کا جنازہ

۴۷

سنة ۵۰ھ



في ذلك فأذنت له، فلما مات لبس الحسين السلاح وتسلح بنو أمية وقالوا: لا ندعه يدفن مع رسول الله ﷺ، أيدفن عثمان بالبقيع ويدفن الحسن بن علي في الحجرة؟ فلما خاف الناس وقوع الفتنة أشار سعد بن أبي وقاص وأبو هريرة وجابر وابن عمر على الحسين أن لا يقاتل فامتل ودفن أخاه قريباً من قبر أمه بالبقيع، رضي الله عنه. وقال سفيان الثوري عن

سالم بن أبي حفصة عن أبي حازم قال: رأيت الحسين بن علي قدّم يومئذ سعيد بن العاص فصلّى على الحسن وقال: لولا أنها سنة ما قدمته. وقال محمد بن إسحاق: حدثني مساور مولى بني سعد بن بكر قال: رأيت أبا هريرة قائماً على مسجد رسول الله يوم مات الحسن بن علي وهو ينادي بأعلى صوته: يا أيها الناس مات اليوم حب رسول الله فابكوا. وقد اجتمع الناس لجنازته حتى ما كان البقيع يسع أحداً من الزحام. وقد بكاه الرجال والنساء سبعا، واستمر نساء بني هاشم ينحن عليه شهراً، وحدث نساء بني هاشم عليه سنة. قال يعقوب بن سفيان: حدثنا محمد بن يحيى، ثنا سفيان عن جعفر بن محمد عن أبيه قال: قتل علي وهو ابن ثمان وخمسين سنة، ومات لها حسن، وقتل لها الحسين رضي الله عنهم. وقال شعبة عن أبي بكر بن حفص قال: توفي سعد والحسن بن علي في أيام بعد ما مضى من إمارة معاوية عشر سنين. وقال ابن علية عن جعفر بن محمد عن أبيه قال: توفي الحسن وهو ابن سبع وأربعين، وكذا قال غير واحد وهو أصح. والمشهور أنه مات سنة تسع وأربعين كما ذكرنا، وقال آخرون: مات سنة خمسين وقيل سنة إحدى وخمسين أو ثمان وخمسين.

### سنة خمسين من الهجرة

ففي هذه السنة توفي أبو موسى الأشعري في قول، والصحيح سنة الثنتين وخمسين كما سيأتي. فيها حج بالناس معاوية، وقيل ابنه يزيد، وكان نائب المدينة في هذه السنة سعيد بن العاص، وعلى الكوفة والبصرة والمشرق وسجستان وفارس والسند والهند زياد. وفي هذه السنة اشتكى بنو نهشل على الفرزدق إلى زياد فهرب منه إلى المدينة، وكان سبب ذلك أنه



اور محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ بنی سعد بن بکر کے غلام مساور نے مجھ سے بیان کیا کہ جس روز حضرت حسن رضی اللہ عنہ فوت ہوئے میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے اعلان کرتے دیکھا، ”اے لوگو! آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب فوت ہو گیا ہے، پس تم گریہ کرو، آپ کے جنازہ کے لیے لوگ جمع ہو گئے حتیٰ کہ بقیع میں کسی آدمی کے سامنے کی گنجائش نہ رہی اور مردوں اور عورتوں نے سات روز آپ پر گریہ کیا اور بنو ہاشم کی عورتیں مسلسل ایک ماہ تک آپ کا نوحہ کرتی رہیں نیز بنو ہاشم کی عورتوں نے ایک سال تک آپ کا سوگ کیا۔ یعقوب بن سفیان نے بیان کیا ہے کہ محمد بن یحییٰ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ سفیان نے جعفر بن محمد سے اُن کے باپ کے حوالے سے ہم سے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ 58 سال کی عمر میں قتل ہوئے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی اسی عمر میں فوت ہوئے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی اسی عمر میں فوت ہوئے اور شعبہ نے بحوالہ ابو بکر بن حفص بیان کیا ہے کہ حضرت سعد اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر دس سال گزرنے کے بعد وفات پائی اور ابنِ علیؑ نے جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما سے، اُن کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے 48 سال کی عمر میں وفات پائی اور یہی بات کئی لوگوں نے بیان کی ہے اور یہی صحیح ہے اور مشہور یہ ہے کہ آپ نے 49 ہجری میں وفات پائی ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ آپ نے 50 ہجری میں وفات پائی ہے اور بعض 51 ہجری یا 58 ہجری میں بھی وفات پانے کا ذکر کرتے ہیں۔“ (۱)

1. ابن کثیر فی البدایہ والنہایہ (عربی)، 8/47، (اردو)، 8/64-65







امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے قبل امام حسین رضی اللہ عنہ کو جو وصیتیں کی تھیں اُن میں سے ایک وصیت یہ بھی تھی کہ ”میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت لے لی ہے کہ میری وفات کے بعد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی دفن کیا جائے۔ اُنہوں نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے لیکن پھر بھی وقتِ دفنِ اجازت لے لینا، میرا غالب گمان یہ ہے کہ جب تم ارادہ کرو گے تو بنو اُمیہ اس معاملہ میں تمہارے ساتھ مناجات اور جھگڑا کریں گے۔ اگر بنو اُمیہ نے جھگڑا کیا تو پھر میرا جنازہ میرے نانا پاک کے روضہ مبارک کے آگے لے جانا اور تھوڑی دیر میرا جنازہ وہاں رکھنا تاکہ میں نانا پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے تجدیدِ عہد کروں پھر مجھے بقیع میں دفن کر دینا۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کو امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو طالب کے بیٹوں نے غسل دیا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے حکم سے سعید بن عاص بن اُمیہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی کیوں کہ وہ اس وقت مدینہ منورہ کا حاکم تھا، اُس کے بعد امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، اُنھوں نے کہا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی دفن ہونا مناسب ہے، جب یہ بات مروان بن حکم نے سنی تو وہ کہنے لگا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور میں امام حسن رضی اللہ عنہ کو کبھی دفن نہ ہونے دیں گے، یہاں لوگوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دفن نہیں ہونے دیا تو ہم امام حسن رضی اللہ عنہ کو بھی دفن نہ ہونے دیں گے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو آپ کو سخت افسوس لگا۔ آپ چند مسلح ساتھیوں کے ساتھ مروان کے یہاں تشریف لے گئے۔ مروان بھی مسلح ہو گیا۔ جب ان دونوں گروہ کے درمیان تنازعہ شروع ہونے کا خطرہ ہوا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو کہا کہ تم روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں امام حسن رضی اللہ عنہ کو دفن نہیں ہونے دے رہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں سے فرمایا تھا یہ دونوں جنت میں جو انوں کے سردار ہوں گے۔ مروان نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایسی حدیثوں کو رہنے دیجیے، ہم حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو یہاں کبھی بھی دفن نہیں ہونے دیں گے۔

پھر سعد بن ابی وقاص، جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور آپ بنو اُمیہ سے جھگڑانہ کریں، نیز امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا تھا کہ اس مسئلے میں اُن سے جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی امام حسن رضی اللہ عنہ کو بقیع میں جہاں آپ کی دادی صاحبہ سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی قبر ہے، دفن کر دیا۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی سنِ وفات میں بعض نے کچھ اختلاف ذکر کیا ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ آپ 15 رمضان سن 3 ہجری میں پیدا ہوئے، سات سال اپنے نانا پاک کے ساتھ رہے اور تیس سال اپنے والد گرامی کے ساتھ رہے اور اُن کی شہادت کے بعد نو سال زندہ رہے اور سن 49 ہجری میں انتقال فرمایا۔ اس حساب سے آپ کی عمر مبارک چھیالیس (46) سال بنتی ہے۔<sup>(1)</sup>

1. ابن کثیر فی البدایہ والنہایہ، 64-63/08؛ کمال الدین الدمیری فی حیات الحیوان الکبریٰ، 220/01؛ سیوطی فی تاریخ الخلفاء (عربی)، صفحہ: 320؛ (اردو) 402؛ بیہقی فی الصوائق المحرقة علی اهل الرض والضلال والزندقة (عربی)، صفحہ: 413؛ (اردو) 473-474



## شہادتِ نواسہ رسول ﷺ کو امیر معاویہ کا مصیبت نہ سمجھنا: صحیح احادیث کی روشنی میں

سنن ابوداؤد کی حدیث



4191 - حَدَّثَنَا حَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْحِمْصِيِّ، حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: وَقَدْ  
الْبِقْدَامُ بْنُ مَعْدَى كَرِبَ، وَحَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ، وَزَجَلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قَيْسِ بْنِ إِلَهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي  
سُفْيَانَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْبِقْدَامِ: أَعْلِمْتُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تَوَلَّى؟ فَرَجَعَ الْبِقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ:  
أَتَرَاهَا مُصِيبَةً؟ قَالَ لَهُ: وَلَيْسَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً، وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرَةٍ  
فَقَالَ: هَذَا مِثْلِي وَحَسَنٌ مِنْ عَلِيٍّ، فَقَالَ الْأَسَدِيُّ: حَجْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ: فَقَالَ الْبِقْدَامُ:  
أَنَا أَكَا فَلَكَ ابْرُحَ الْيَوْمَ حَتَّى أَعِظْكَ، وَأَسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ أَتَاكَ صَدَقْتُ فَصَلِّ قَبْلِي،  
وَإِنْ أَتَاكَ كَذِبْتُ فَكَلِّمْ بَنِي، قَالَ: أَفْعَلُ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَلَى عَنْ لُبَيْسِ الدَّهَبِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَلَى عَنْ لُبَيْسِ الْحَرِيرِيِّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَلَى عَنْ لُبَيْسِ جُلُودِ السَّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كَلِمَةً فِي بَيْتِكَ يَا  
مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ عَلِمْتُ أَلَّا لَنْ أَتُجِزَ مِنْكَ يَا مَقْدَامُ، قَالَ خَالِدٌ: فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا كَرِهَ يَأْمُرُ  
لِصَاحِبِهِ وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمَاءِ تَلْبِي، فَفَرَّقَهَا الْبِقْدَامُ فِي أَصْحَابِهِ، قَالَ: وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا  
بِمَا أَخَذَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: أَمَا الْبِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ، وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ  
الْإِمْسَاكِ لَشَيْئِهِ



❦❦ خالد بن معدان بیان کرتے ہیں: حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ عنہ اور بنو اسد سے تعلق رکھنے والا ایک شخص، جس کا تعلق قنسرین سے تھا، یہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مقدم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے؟ اس پر حضرت مقدم رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا، تو فلاں شخص نے ان سے کہا: کیا آپ اسے مصیبت شمار کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں اسے مصیبت شمار کیوں نہ کروں؟ حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی گود میں بٹھا کر انہیں یہ فرمایا تھا:

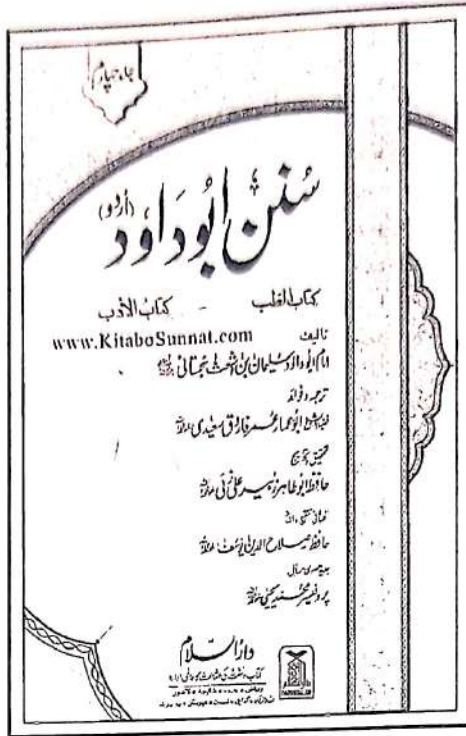
”یہ (یعنی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور حسین، علی سے ہے“

اس پر اسدی شخص نے کہا: یہ ایک انگارہ تھا، جسے اللہ تعالیٰ نے بھجوا دیا، تو حضرت مقدم رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر یہ بات ہے (یعنی تم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے ہو) تو میں آج تمہیں اور غصہ دلاؤں گا اور تمہیں وہ بات سناؤں گا جو تمہیں پسند نہیں ہوگی، پھر انہوں نے فرمایا: اے معاویہ! اگر میں سچ کہوں گا، تو تم میری تصدیق کرنا اور اگر میں نے غلط بیانی کی، تو تم مجھے جھوٹا قرار دے دینا، انہوں نے کہا: میں ایسا ہی کروں گا، حضرت مقدم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں، کیا تم نے نبی

دینا، انہوں نے کہا: میں ایسا ہی کروں گا، حضرت مقدم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اللہ کے نام کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں، کیا تم نے نبی اکرم ﷺ کو سونا پہننے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت مقدم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ دریافت کرتا ہوں: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ کہ نبی اکرم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت مقدم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں، کیا تم یہ بات جانتے ہو، نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال پہننے سے، یا ان کے اوپر بیٹھنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت مقدم رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اے معاویہ! میں نے یہ ساری چیزیں تمہارے گھر میں دیکھی ہیں، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے مقدم! مجھے پتہ تھا میں آپ سے سچ نہیں سکوں گا۔

خالد بیان کرتے ہیں: تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مقدم رضی اللہ عنہ کو اتنے عطیات دینے کی ہدایت کی، جتنے ان کے باقی ساتھیوں کے لیے نہیں کی تھی اور ان کے بیٹے کے لیے وہ حصہ مقرر کیا جو دوسروں کو ملتا ہے، حضرت مقدم نے وہ عطیات اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیے، لیکن اسد قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص نے جو کچھ حاصل کیا تھا، اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دیا، اس کی اطلاع حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملی، تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک مقدم کا تعلق ہے، تو وہ ایک معزز آدمی ہے، جنہوں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا ہے، لیکن جہاں تک اسد قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص کا تعلق ہے، تو وہ ایک اچھا آدمی ہے، جو اپنی چیز سنبھال کے رکھتا ہے۔





۳۱- کتاب البیاس

رَفَعَهُ فَبِئْسَ جَلْدٌ تَمِيرٌ!

فامدہ شریعت کی مخالفت ایک شخص ملے ہے۔ جو اپنے ظاہری اور باطنی برے اثرات سے خالی نہیں رہتی۔

بیچوں اور مردوں کے چہروں سے حلقہ احکام رسال

۴۱۳۱- حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَيْتَهُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: وَقَدْ الْيَقْدَامُ بْنُ مُعَدْيِكَرْبٍ وَعُثْمَرُ بْنُ الْأَشْجَرِ وَفَزَجْلُ بْنُ بَنِي أُسْدٍ مِنْ أَهْلِ قُتَيْبِ بْنِ أَبِي سُهَيْبَانَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْيَقْدَامِ: أَغْلَيْتُ أَنْ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ ثَوْبِي فَرَجَعْتُ الْيَقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ: فَلَنْ أَتَمُتْكَ مُصِيبَةً؟ فَقَالَ لَهُ: وَلَمْ لَا أَرَاهُ مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَعْرِهِ، فَقَالَ: هَذَا بَنِي وَحْشِيٍّ مِنْ عَلِيٍّ، فَقَالَ الْأَسَدِيُّ: جَعْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ. قَالَ: فَقَالَ الْيَقْدَامُ: أَمَا أَنَا فَلَا أَفْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أَقِظَنَّ وَأَسْمِعَنَّ مَا تَكُونُهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ! إِنَّا سَدَقْتُ فَضْلَ عَلِيٍّ، وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكُنْ بَنِي. قَالَ: أَفْعَلُ. قَالَ: فَأَنْشُدْكَ بِاللَّهِ! خَلَّ سَمِعَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ نَيْسٍ الذَّخِيبِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَنْشُدْكَ بِاللَّهِ! خَلَّ نَعْلُكُمْ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ نَيْسٍ الْحَبِيرِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَنْشُدْكَ بِاللَّهِ! خَلَّ نَعْلُكُمْ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ نَيْسٍ جُلُودِ السَّبَاعِ وَالرُّغُوبِ

۱۳۱۱- تخریج: (حسن) أخرجه السنائي والترمذي، بإسنادهم عن الأصمعي، وأبو داود، ح ۱۲۶۰ عن عمرو بن عثمان ب ۵ ورواية بنية عن جعفر صاحب لاهنا من كتابه.

۳۱- کتاب البیاس

بیچوں اور مردوں کے چہروں سے حلقہ احکام رسال

عَلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَرَأَى اللَّهَ! لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ! فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ غَلَيْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُو مِنْكَ يَا مُقْدَامُ! قَالَ خَالِدٌ: فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ بِضَاحِيَةٍ وَفَرَضَ لَابِي فِي الْبُيُوتَيْنِ فَفَرَّقَ بَيْنَا الْيَقْدَامُ عَلَى أَطْحَابِهِ، قَالَ: وَلَمْ يَلْعِظِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا بِمَا أَخَذَ. فَلَمَّ ذَلِكَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ: أَمَا الْيَقْدَامُ فَرَجَلٌ كَرِيمٌ يَسْطُ بَذْءَهُ وَأَمَا الْأَسَدِيُّ فَرَجَلٌ حَسَنٌ الْإِنْسَانُ لَبِيبٌ.

اور ان کے بیٹے کے لیے دو ہولوں میں حشر کر دیا۔ چنانچہ حضرت مقدام جو تھے اسے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا مگر اسدی نے جو وصول کیا اس میں سے کسی کو کچھ نہ دیا۔ معاویہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا: مقدام کچھ اچھے کئی آدمی ہیں اور اسدی اپنے دل کی خوب مخالفت کرنے والا ہے۔

فَوَافَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلَامٌ كَرَامٌ عَزِيزٌ حَقِيقَاتٍ كَيْسٍ مِمَّنْ بَرَزَتْ جَرِي تَحْتِ. حضرت مقدام جو کہ حضرت معاویہ کی امداد سے کوئی خوف نہ آیا اور بے دھرمک بن بات کر دی۔ اس زمانے کے شروع میں جو آج ہے "ایک آدمی نے کہا اس کے قاتل شاید حضرت معاویہ ہی ہوں۔ جسے اور باہم کر لیا گیا ہے۔ (عمان المسعودی) جو اسے اور اہل بیت کے فائدہ انوں میں سیاسی امور میں ان کے خاص رجحانات تھے۔ یہ تاریخ اسلام کا انتہائی پریشان کن دور تھا جو گزر گیا اب ہم تمام صحابہ کرام علیہ السلام کے لیے دعا گو ہیں اور کسی کے متعلق ایسے دل میں کوئی بغض نہیں رکھتے۔ ایک مؤرخ کو سب وقائع کئی کئی جانب سلطان کا حق حاصل ہے مگر ضلزل ہے کہ دوسری جانب بھی جلیں اقدار صحابہ ہیں رضى الله عنهم وارضاهم... فَرَأَى اللَّهَ! لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ! فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ غَلَيْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُو مِنْكَ يَا مُقْدَامُ! قَالَ خَالِدٌ: فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ بِضَاحِيَةٍ وَفَرَضَ لَابِي فِي الْبُيُوتَيْنِ فَفَرَّقَ بَيْنَا الْيَقْدَامُ عَلَى أَطْحَابِهِ، قَالَ: وَلَمْ يَلْعِظِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا بِمَا أَخَذَ. فَلَمَّ ذَلِكَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ: أَمَا الْيَقْدَامُ فَرَجَلٌ كَرِيمٌ يَسْطُ بَذْءَهُ وَأَمَا الْأَسَدِيُّ فَرَجَلٌ حَسَنٌ الْإِنْسَانُ لَبِيبٌ. حضرت معاویہ نے ہڈوں کے متعلق جو ذکر ہوا کہ ان کے گھر میں ریشم اور مردوں کی کماںیں استعمال ہوتی تھیں تو شاید فرامین رسول ﷺ کی کوئی تاویل کرتے ہوں گے۔ واللہ اعلم



تخریج: [حسن] أخرجه الترمذی، والنسائی، وابن ماجه، وابن خزيمة، وابن حبان، في صحيحهم، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم، قال: «من أحببت الصلاة أحببت الله». ج ٤٦٦: ٥

Riyadh • Jeddah • Al-Khobar • Sharjah  
Lahore • London • Houston • New York

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)



گ) نے مقدم بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ اسے مصیبت شمار کرتے ہیں؟ حضرت مقدم بن معد یکرب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں اسے مصیبت شمار کیوں نہ کروں؟ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے انہیں (سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو) اپنی گود میں بٹھا کر انہیں یہ فرمایا تھا:

”یہ (یعنی امام حسن رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہیں اور حسین رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے ہیں۔“

اس پر اُسدی شخص نے کہا: ”وہ (یعنی امام حسن رضی اللہ عنہ) ایک انگارا تھا جسے اللہ ﷻ نے بجھا دیا تو حضرت مقدم بن معد یکرب رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اگر یہ بات ہے (یعنی تم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے ہو) تو میں آج تمہیں اور غصہ دلاؤں گا اور تمہیں وہ بات سناؤں گا جو تمہیں پسند نہیں ہوگی پھر انہوں نے فرمایا: ”اے معاویہ! اگر میں سچ کہوں گا، تو تم میری تصدیق کرنا اور اگر میں نے غلط بیانی کی تو تم مجھے جھوٹا قرار دے دینا۔“ انہوں نے (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کہا: ”میں ایسا ہی کروں گا“، حضرت مقدم رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں تمہیں اللہ ﷻ کے نام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں، کیا تم نے نبی کریم ﷺ کو سونا پہننے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے؟“ انہوں نے (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) جواب دیا، ”ہاں!“ حضرت مقدم بن معد یکرب رضی اللہ عنہ نے کہا، میں تجھے اللہ ﷻ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے؟“ انہوں نے (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) جواب دیا، ”ہاں!“ حضرت مقدم بن معد یکرب رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میں تجھے اللہ ﷻ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی کریم ﷺ نے درندوں کی کھال پہننے سے یا اُن کے اوپر بیٹھنے سے منع کیا ہے؟“ انہوں نے (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) جواب دیا، ”ہاں!“ تو حضرت مقدم بن معد یکرب رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اللہ ﷻ کی قسم! اے معاویہ رضی اللہ عنہ! میں نے یہ ساری چیزیں تمہارے گھر میں دیکھی ہیں“ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے مقدم! مجھے پتہ تھا میں آپ سے بچ نہیں سکوں گا۔“

خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مقدم رضی اللہ عنہ کو اتنے عطیات دینے کی ہدایت کی، جتنے اُن کے باقی دو ساتھیوں کے لیے نہیں کی تھی اور اُن کے بیٹے کے لیے وہ حصہ مقرر کیا جو دو سو والا ہوتا ہے، حضرت مقدم بن معد یکرب رضی اللہ عنہ نے وہ عطیات اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیے لیکن اُسد قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص نے جو کچھ حاصل کیا تھا اُس میں سے کسی کو کچھ نہیں دیا، اس بات کی اطلاع حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے کہا: ”جہاں تک مقدم کا تعلق ہے تو وہ ایک معزز آدمی ہے، جنہوں نے اپنا ہاتھ پھیلا یا ہوا ہے لیکن جہاں تک اُسد قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص کا تعلق ہے تو وہ ایک اچھا آدمی ہے جو اپنی چیز سنبھال کے رکھتا ہے۔“ (1)

مشہور محقق شیخ زبیر علی زئی نے اس حدیث کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔ (2)

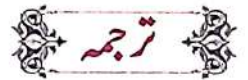
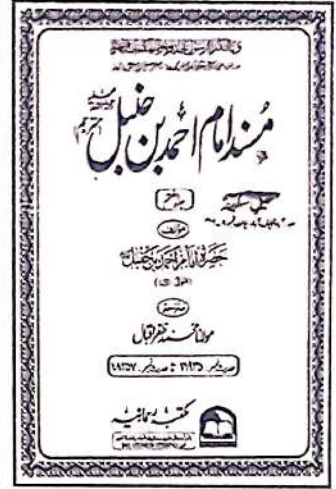
1. سنن ابی داؤد (اردو)، 515-514/7، رقم: 4131، انٹرنیشنل نمبر: 4131

Sunan Abu Dawud (English), 4/433, Hadith : 4131

## مسند احمد کی حدیث

(۱۷۳۲۱) حَدَّثَنَا حَبُوبُ بْنُ خُرَيْجٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ وَلَكَ الْمَقْدَامُ بْنُ مَعْدَى كَرِبَ وَعَمَرُو بْنُ الْأَسْوَدِ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمَقْدَامِ أَعْلِمْتُمْ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تَوَقَّى كُرْجَعَ الْمَقْدَامُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ أَتَرَاهَا مُصِيبَةً فَقَالَ وَلَمْ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَحْرِهِ وَقَالَ هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا [إسناده ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۴۱۳۱)].

(۱۷۳۲۱) ایک مرتبہ حضرت مقدم رضی اللہ عنہ اور عمرو بن اسود رضی اللہ عنہما حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مقدم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کے علم میں ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے ہیں؟ یہ سنتے ہی حضرت مقدم رضی اللہ عنہ نے ”انالله وانا الیہ راجعون“ کہا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا آپ اسے عظیم مصیبت سمجھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں اسے مصیبت کیوں نہ سمجھوں؟ جبکہ نبی ﷺ نے انہیں اپنی گود میں بٹھا کر فرمایا تھا کہ یہ مجھ سے ہے اور حسین، علی سے



ایک مرتبہ حضرت مقدم رضی اللہ عنہ اور عمرو بن اسود رضی اللہ عنہما حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مقدم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ، ”کیا آپ کے علم میں ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے ہیں؟ یہ سنتے ہی حضرت مقدم رضی اللہ عنہ نے ”انالله وانا الیہ راجعون“ کہا! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ”کیا آپ اسے عظیم مصیبت سمجھتے ہیں؟“ انہوں نے فرمایا: ”میں اسے مصیبت کیوں نہ سمجھوں؟ جب کہ نبی ﷺ نے انہیں گود میں بٹھا کر فرمایا تھا کہ یہ مجھ سے ہے اور حسین، علی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔“

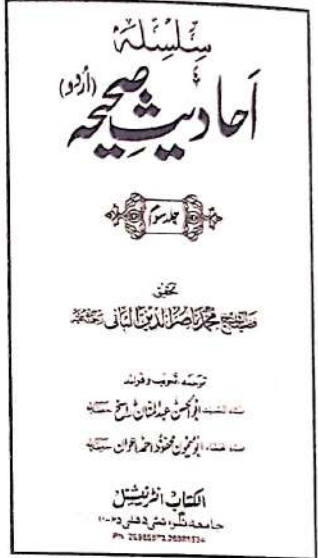
شیخ شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے مگر محدث شیخ ناصر الدین البانی نے حدیث کی سند کو ”صحیح“ اور شیخ زبیر علی زئی نے ”حسن“ کہا ہے۔<sup>(۱)</sup>



## سلسلۃ الاحادیث صحیحہ کی ایک حدیث

شیخ ناصر الدین البانی اپنی کتاب ”صحیحہ“ میں حدیث نقل کرتے ہیں:

<p>۵۰۲</p> <p>سیدنا حسن اور حسین علیہ السلام کی فضیلت کا بیان</p> <p>خالد بن معدان کہتے ہیں کہ مقدم بن معدی کرب اور عمرو بن اسود رضی اللہ عنہما معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے معاویہ نے مقدم سے کہا: کیا تجھے پتہ ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے</p>	<p>سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ</p> <p>باب: فضل الحسن و الحسین</p> <p>۳۴۷۵۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: وَقَدْ الْمَقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمَقْدَامِ: أَعْلِمْتُ أَنَّ</p>
<p>۵۰۳</p> <p>ہیں؟ انھوں نے ”انا اللہ وانا الیہ راجعون“ کہا۔ سیدنا معاویہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ اس خبر کو آزمائش سمجھتے ہیں؟ انھوں نے کہا: میں اس واقعہ کو ابتلاء و آزمائش کیوں نہ سمجھوں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا: ”حسن مجھ سے ہے اور حسین علی سے۔“</p> <p>[الصحيح: ۸۱۱]</p> <p>تخریج: الصحيح ۸۱۱۔ ابو داؤد (۴۱۳۱) احمد (۱۳۳/۳) بخاری فی التاريخ الصغير (۱/۱۱۱) طبرانی (۲۹۹/۲۰)۔</p>	<p>فضائل و مناقب اور معائب و نقائص</p> <p>الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَوَفِّي؟ فَرَجَعَ الْمَقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: أَتَرَاهَا مُصِيبَةً؟ فَقَالَ: وَلَمْ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً، وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي جُحْرِهِ وَقَالَ: ((الْحَسَنُ مِنِّي، وَالْحُسَيْنُ مِنِّي))</p>



## ترجمہ

خالد بن معدان کہتے ہیں کہ مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ اور عمرو بن اسود رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقدم سے کہا: ”کیا تجھے پتہ ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے ہیں؟“ انھوں نے ”انا اللہ وانا الیہ راجعون“ کہا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: ”کیا آپ اس خبر کو آزمائش سمجھتے ہیں؟“ انھوں نے کہا: ”میں اس واقعہ کو ابتلاء و آزمائش کیوں نہ سمجھوں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا: ”حسن رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور حسین رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے۔“

محقق و محدث شیخ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔<sup>(۱)</sup>

## شہادتِ امام حسن رضی اللہ عنہ پر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا

### خوشی کا اظہار کرنا - ایک تاریخی روایت

۲۲۰

ابن خلکان کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت جنّیہا ہوتے تو مروان بن الحکم نے امیر معاویہ کو اطلاع دی کہ حسن بیمار ہو گئے ہیں تو امیر معاویہ نے جواب دیا کہ اُن کے انتقال کی خبر مجھے فوراً بھیج دی جائے، تو جس وقت حضرت جنّی کی وفات کی خبر امیر معاویہ کو معلوم ہوئی تو با آواز بلند تکبیر کہی جو کہ مقام الخضراء تک سنائی دیتی تھی۔ اس تکبیر کو سن کر اہل شام نے بھی تکبیر بلند کی۔ یہ ماجرا دیکھ کر فاختہ بنت قریظ نے امیر معاویہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھ میں ٹھنڈک بخشنے آپ نے یہ تکبیر کیسی بلند کی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ جنّی کا انتقال ہو گیا ہے۔ فاختہ نے کہا کہ کیا آپ نے حسن بن فاطمہ کی وفات کی خبر سن کر تکبیر کی ہے تو امیر معاویہ نے فرمایا کہ میں نے اُن کے مرنے سے خوش ہو کر تکبیر نہیں کی بلکہ اس لئے کہی ہے کہ میرا قلب مطمئن ہو گیا۔ اسی دوران عبداللہ بن عباس تشریف لائے تو امیر معاویہ نے ابن عباس سے فرمایا کہ آپ کو کچھ معلوم بھی ہے اہل بیت میں حادثہ پیش آگیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے کچھ علم نہیں ہے یہاں اتنی بات ضرور ہے کہ آپ اس وقت خوش نظر آ رہے ہیں اور اس سے قبل میں نے آپ کی تکبیریں بھی سنی ہیں۔ امیر معاویہ نے فرمایا کہ جنّی کی وفات ہو گئی ہے۔ یسن کر ابن عباس نے کہا اللہ تعالیٰ ابو محمد پر رحم فرمائے۔ یہ جملہ دعائیہ تین مرتبہ کہا۔

پھر ابن عباس نے کہا کہ اے معاویہ! حسن کا گڑھا آپ کے گڑھے کو نہیں بھر سکتا اور نہ اُن کی عمر تمہاری عمر میں اضافہ کر سکتی ہے اور اگر ہمیں اس وقت سیدنا حسن کی وفات سے تکلیف پہنچی ہے تو کوئی بات نہیں اس سے قبل بھی امام المتقین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تکلیف پہنچ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حادثہ کی تلافی فرما کر سکون نصیب کرے۔ اب ان کے بعد تو اللہ تعالیٰ ہی ہمارے خلیفہ ہیں۔



علامہ کمال الدین دیمیری (متوفی سن 808 ہجری) لکھتے ہیں کہ ”ابن خلکان (متوفی سن 681 ہجری) کہتے ہیں کہ جب آپ (امام حسن رضی اللہ عنہ) بیمار ہوئے تو مروان بن الحکم نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اُن کی بیماری سے متعلق لکھا تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اُن کے انتقال کی خبر مجھے فوراً بھیج دی جائے تو جس وقت حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو با آواز بلند تکبیر کہی جو کہ مقام الخضراء تک سنائی دیتی تھی۔ اس تکبیر کو سن کر اہل شام نے بھی تکبیر بلند کی۔

فقال فاختة بنت قريظة لمعاوية اقر الله عينك ما الذي كبرت لاجله فقال مات الحسن.



یہ ماجرا دیکھ کر فاختہ بنت قریظہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا، ”اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھ کو ٹھنڈک بخشے، آپ نے یہ تکبیر بلند آواز سے کیوں کہی؟“ تو انھوں نے (معاویہ رضی اللہ عنہ نے) کہا، ”حسن رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے۔“ پس فاختہ بنت قریظہ نے کہا: ”کیا آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کی وفات پر تکبیر کہی ہیں؟“ تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں نے اُن کے مرنے سے خوش ہو کر تکبیر نہیں کہی بلکہ اس لیے کہی کہ میرا قلب مطمئن ہو گیا۔ اس دوران عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ، ”آپ کو کچھ معلوم بھی ہے، اہل بیت میں حادثہ پیش آ گیا ہے؟“ تو انھوں نے جواب دیا کہ ”مجھے کچھ علم نہیں ہے، ہاں! اتنی بات ضرور ہے کہ آپ اس وقت خوش نظر آرہے ہیں اور اس سے قبل میں نے آپ کی تکبیر بھی سنی ہے۔“ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ، ”حسن رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی ہے۔“ یہ سن کر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ”اللہ تعالیٰ! ابو محمد پر رحم فرمائے۔“ یہ جملہ دعائیہ تین مرتبہ کہا۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ، ”اے معاویہ رضی اللہ عنہ! حسن رضی اللہ عنہ کا گڈھا آپ کے گڈھے کو نہیں بھر سکتا اور نہ اُن کی عمر کم ہونے سے تمہاری عمر میں اضافہ ہو سکتا ہے، اگر ہمیں حسن رضی اللہ عنہ کی وفات سے تکلیف پہنچی ہے تو اس سے قبل ہمیں امام المتقین ختم الانبیاء رضی اللہ عنہ کی وفات سے بھی تکلیف پہنچ چکی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس حادثہ کی تلافی فرما کر سکون نصیب کرے۔ اب اُن کے بعد تو اللہ تعالیٰ ہی ہمارا خلیفہ ہے۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ کو امام احمد بن داؤد، ابو حنیفہ الدینوری نے بھی اپنی کتاب ’الاخبار الطوال‘ میں نقل

کیا ہے۔





باب - 14

ملوکیت کا نتیجہ:  
سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت





واقعہ کربلا اور سید الشہداء امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی سیرت کے موضوع پر تاریخ انسانیت کی سب سے زیادہ تحقیق ہوئی ہے اور اسی لیے اس موضوع کو ایک چھوٹے سے باب میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اس باب میں ہم صرف صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی آخری شرط ”امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے بعد کسی کو امیر نامزد نہیں کریں گے بلکہ یہ مسلمانوں کی شوریٰ طے کرے گی۔“ کی پابندی نہ کر کے یزید پلید کو خلیفہ نامزد کیا اور اُس کے نتیجے میں نواسہ رسول امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت واقع ہوئی اس موضوع پر بالکل مختصر گفتگو کی گئی ہے۔

امام ترمذی اپنی ”سنن“ میں نقل کرتے ہیں :

[illegible][illegible]

ترجمہ

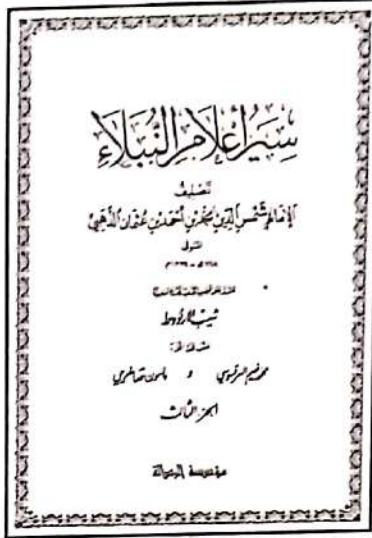
سیدنا یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، جو حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا اللہ جل جلالہ بھی اُس سے محبت کرے گا، حسین نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے، ہم اسے عبد اللہ بن عثمان بن خُشیم کے طریق سے ہی جانتے ہیں اسے کئی راویوں نے عبد اللہ بن عثمان بن خُشیم سے روایت کیا ہے۔

شیخ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ”حسن“ کہا ہے۔



## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت میں رہنے سے بڑا فتنہ میں (امام حسین رضی اللہ عنہ) نہیں جانتا ہوں : امام حسین رضی اللہ عنہ کا ایک خط : امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام



### الحُسين الشہید

۲۹۳

ناشدہ ، وقال : إن أهل العراق قومٌ متكبر ، قتلوا أباك ، وضربوا أخاك ، وفعلوا وفعلوا .

ابن المبارک : عن بشر بن غالب ، أنَّ ابن الزبير قال للحُسين : إلى أين تذهب ؟ إلى قوم قتلوا أباك ، وطعنوا أخاك . فقال : لأن أقتل أحب إليَّ من أن تسحل ، يعني مكة<sup>(۱)</sup> .

أبو سلمة البتقري : حدثنا معاوية بن عبد الكريم ، عن مروان الأصغر ، حدثني الفرزق : قال : لما خرج الحُسين ، لقيت عبد الله بن عمرو ؛ فقلت : إن هذا قد خرج ، فما ترى ؟ قال : أرى أن تخرج معه ، فإنك إن أردت الدنيا ، أصبتها ، وإن أردت آخرة ، أصبتها ، فرحلت نحوه ، فلما كنت في بعض الطريق ، بلغني<sup>(۲)</sup> قتله ، فرجعت إلى عبد الله ، وقلت : أين ما ذكرت ؟ قال : كان رأياً رأيته .

قلت : هذا يدل على تصويب عبد الله بن عمرو للحُسين في مسيره ، وهو رأي ابن الزبير وجماعة من الصحابة شهدوا الحرة .

ابن سعد : أخبرنا الواقدي ، حدثنا ابن أبي ذئب ، حدثني عبد الله بن عُمر (ج) ، وأخبرنا ابن أبي الزناد ، عن أبي وجزة (ج) ، ويونس بن أبي إسحاق ، عن أبيه ، وسلي طائفة ، ثم قال : فكتب جوامع حديثهم في مقتل الحُسين . قال : كان أهل الكوفة يكتبون إلى الحُسين يدعونه إلى الخروج إليهم زمن معاوية ، كل ذلك يائس ، فقدم منهم قوم إلى محمد بن الحنفية ، وطلبوا إليه المسير معهم ، فأبى ، وجاء إلى الحُسين ، فأخبره ،

(۱) ذكره ابن كثير في البداية ، ۱/۸ من طريق يعقوب بن سفيان ، حدثنا أبو بكر الحسبي ، حدثنا سفيان ، حدثنا عبد الله بن شريك ، عن بشر بن غالب . . . . .

(۲) في الأصل : لقيت .

### الحُسين الشہید

۲۹۴

وقال : إن القوم يريدون أن يأكلوا بنا ، ويشيطوا دماءنا ، فأقام حسين على ما هو عليه متردد العزم . فجاءه أبو سعيد الخدري ، فقال : يا أبا عبد الله ، إني لك ناصح ومُشيق ، وقد بلغني أنه كاتبك قومٌ من شيعتك ، فلا تخرج إليهم ، فإني سمعت أباك يقول بالكوفة : والله لقد مللتهم وملوني و [ أبغضتهم ] ، وأبغضوني ، وما بلوت منهم وفاة ، ولا لهم ثبات ولا عزم ولا صبر على السيف<sup>(۱)</sup> .

قال : وقدم المسيب بن نجيبة وعدة إلى الحُسين بعد وفاة الحسن ، فدعوه إلى خلع معاوية ، وقالوا : قد علمنا رأيك ورأي أخيك ، فقال : أرجو أن يعطيني الله أخِي على نيته ، وأن يعطيني على نيتي في حبي جهاد الظالمين<sup>(۲)</sup> .

وكتب مروان إلى معاوية : إني لست آمن أن يكون الحُسين مرصداً للفتنة ، وأظن يومكم منه طويلاً<sup>(۳)</sup> .

فكتب معاوية إلى الحُسين : إن من أعطى الله صفقةً بيمينه وعهده لجدير أن يقبَل . وقد أنبت بأن قوماً من الكوفة دعوك إلى الشقاق ، وهم من قد جربت ، قد أفسدوا على أهلك وأخيك ، فأتى الله ، وأذكر الميثاق ، فإنك متى تكذبتني ، أكذلك<sup>(۴)</sup> .

فكتب إليه الحُسين : أتاني كتابك ، وأنا بغير الذي بلغك جدير ، وما أردت لك محاربة ولا جلافاً ، وما أظن لي عدواً عند الله في ترك جهادك ، وما أعلم فتنة أعظم من ولايتك . فقال معاوية : إن أترنا بأبي عبد الله إلا أسداً<sup>(۵)</sup> .

(۱) عذبت ابن عساکر ، ۳۳۹/۴ . (۲) عذبت ابن عساکر ، ۳۳۰/۴ . (۳) عذبت ابن عساکر ، ۳۳۰/۴ . (۴) عذبت ابن عساکر ، ۳۳۰/۴ . (۵) تاريخ الإسلام ، ۳۴۱/۲ .

(۳) عذبت ابن عساکر ، ۳۳۰/۴ .

ابن سعد کہتے ہیں کہ ہم کو واقدی نے خبر دی، ابن ابو ذعب نے ہم سے حدیث بیان کی اور عبد اللہ بن عمر نے مجھ سے حدیث بیان کی اور وہ کہتے ہیں کہ ابن ابی زناد نے ہم کو خبر دی ہے ابو وجزہ سے اور یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے نقل کیا اور ایک جماعت نے اس کو منسوب کیا پھر فرمایا کہ: ”میں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے سلسلے میں اُن لوگوں کی گفتگو کا مجموعہ لکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ اہل کوفہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو خطوط لکھا کرتے تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف خروج کی دعوت دیا کرتے تھے۔

ہر بار وہ انکار کر دیتے تھے تو اُن میں سے ایک جماعت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اُن کے ساتھ چلنے کا مطالبہ کیا تو اُنھوں نے بھی انکار کر دیا اور وہ لوگ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُن کو خبر دی۔

اور کہا کہ لوگ ہم کو کھا جانا چاہتے ہیں اور ہمارے خون بہا دینا چاہتے ہیں تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اپنی جگہ سے کپکپے ارادے کے ساتھ، تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ، ”اے ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ! میں تمہارا خیر خواہ اور مہربان ہوں اور تحقیق کہ مجھ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے متعلقین میں سے کچھ لوگوں نے آپ سے خط و کتابت کے ذریعے رابطہ کیا ہے، لہذا آپ اُن کی طرف ہرگز سفر مت کرنا اس لیے کہ میں نے آپ کے والد محترم کو کوفہ کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ بہ خدا میں نے اُن کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا اور اُنھوں نے میرے ساتھ آزر دگی والا معاملہ کیا، مجھے اُن لوگوں سے نفرت ہے اور اُنھوں نے میرے ساتھ بغض رکھا اور میں نے اُن لوگوں میں بالکل بھی وفا نہیں دیکھی اور وہ لوگ نہ تو ثابت قدم ہیں اور نہ تو عزم اور نہ تو وہ تلوار کو برداشت کرنے والے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ مسیب بن نجبه اور چند لوگ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو اُنھوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کرنے کی دعوت دی اور اُنھوں نے کہا کہ ہم آپ کی رائے اور آپ کے بھائی کی رائے جانتے ہیں، تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اُمید کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت میرے بھائی کو اُن کی نیت کا بدلہ عطا فرمائے اور مجھے میری نیت کا بدلہ ملے کہ میں تو ظالموں کے ساتھ جہاد کرنا پسند کرتا ہوں۔“



اور مروان نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے یقین ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کہیں فتنہ کا ذریعہ نہ بن جائیں اور مجھے لگتا ہے کہ اُن کی وجہ سے فتنہ اور بڑھے گا۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ بیشک وہ شخص کہ جس کو اللہ رب العزت نے طاقت و حکومت عطا فرمائی ہے وہ اس لائق ہے کہ اُس کے ساتھ وفاداری سے کام لیا جائے اور تحقیق کہ مجھے خبر پہنچی ہے کوفہ کے کچھ لوگ آپ کو اختلافات کی طرف بلاتے ہیں اور وہ وہی لوگ ہیں جن کا آپ تجربہ کر چکے ہیں، اُنہوں نے آپ کے والد محترم اور برادر محترم کے ساتھ فساد کا معاملہ کیا پس آپ اللہ سے ڈرو اور عہد کو یاد کرو۔ اس لیے کہ جب آپ میرے خلاف تدبیر کرو گے تو میں بھی آپ کے خلاف تدبیر کروں گا۔

تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ ”آپ کا خط میرے پاس پہنچا اور میں اس لائق نہیں تھا کہ جو کچھ آپ کے پاس میرے متعلق پہنچا اور نہ تو میں آپ کے ساتھ جنگ چاہتا ہوں اور نہ تو اختلاف، حالانکہ آپ کے خلاف جہاد کو ترک کر دینے کا کوئی معقول عُذر اللہ کے یہاں نہیں پاتا ہوں اور آپ کی حکومت میں رہنے سے بڑا فتنہ میں نہیں جانتا ہوں۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ، ”ہم نے ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو شیر جیسا پایا۔“ (1)

## ملوکیت کا نتیجہ : امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت

قارئین ! اس کتاب کا آغاز ہم نے فضائلِ امام حسن رضی اللہ عنہ سے کیا تھا اور اب خاتمہ سید الشہداء، نواسہِ خدیجہ و رسول اللہ ﷺ اولادِ بتول، جن کا نام لکھتے ہی آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہیں، نبی ﷺ کی آنکھوں کے تارے جسے آپ ﷺ کبھی اپنے کندھوں پر، کبھی اپنے ساتھ منبر پر بیٹھاتے کبھی گلا چومتے، کبھی ہونٹ چومتے، کبھی چادر میں چھپاتے، نفسِ رسول بابِ مدینۃ العلم امام الاولیاء مولا علی رضی اللہ عنہ کے وہ لختِ جگر، شیخِ وادیِ بطنہ سیدنا ابوطالب و فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہما کے پوتے، جو کبھی رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر سوار ہوتے تو رسول اللہ ﷺ اپنا سجدہ لمبا کر دیتے، سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی انتہا ابو عبد اللہ سیدنا امام حسین بن علی بن ابوطالب بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم کے ذکر کے ساتھ کر رہا ہوں۔

قارئین ! آپ نے اس کتاب میں جان لیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ملوکیت کے دور میں قرآن کی کس طرح نافرمانی ہو رہی تھی، رسول اللہ ﷺ کی سنت کی دھجیاں اڑائی جا رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو قتل کیا جا رہا تھا تو کہیں اُن کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ کبھی حق کے لیے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو وہیں حجر بن عدی رضی اللہ عنہ حق کے لیے شہید ہوئے، کبھی عید کی سنت کے لیے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے آواز بلند کی تو کبھی حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ گرفتار ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے ملوکیت کے امیر، معاویہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے گورنر زیاد اور مروان بن حکم جیسوں کے ظلم کے خلاف اپنی آواز بلند کی، راہِ خدا میں گرفتار ہوئے، شہید ہوئے مگر ملوکیت کے ظالم بادشاہ سے ڈری ہوئی یہ امت خاموش بن کر تماشہ دیکھتی رہی۔ ”اسلام“، وہ دین، جسے سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے خون سے سینچا تھا، جسے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مال و دولت سے پروان چڑھایا تھا، جس کی دعوت کے پہلے میزبان سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے، جسے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے والدین نے اپنی جانوں سے سنوارا تھا، سیدنا بلال کی اذان نے جسے دور دور تک پھیلایا تھا، سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے جسے سنبھالا تھا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ جیسے علم بردار نے جس کی حقانیت کا پرچم بلند کیا تھا، اہل بیت کا وہ ”اسلام“، صحابہ کا وہ ”اسلام“، نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ ﷺ کا وہ ”دینِ اسلام“ جسے ملوکیت نے پامال کرنا



شروع کر دیا تھا، جس کے محافظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظلم کا شکار ہو رہے تھے اور اُمت خاموشی سے تماشہ دیکھ رہی تھی۔ اب وہ کون تھا جو بدر و احد کی جنگ پھر سے یاد دلائے، وہ کون تھا جو امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرح اپنا خون اس مرجھائے ہوئے دین خدا کو سینچے، اب وہ کون تھا جو سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی طرح اپنے سر کو کٹائے، اب وہ کون تھا جو سیدہ زہراء بتول علیہا السلام کی طرح اُس کا فکر مند ہو، اب وہ کون تھا جو سیدہ خدیجہ علیہا السلام کی طرح اسے بلند وبالا کرے، اب وہ کون تھا؟؟

اب جب کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیس سالہ حکومت رہی مگر امام حسین رضی اللہ عنہ خاموش رہے حالانکہ ہم آگے آپ کا وہ خط پیش کر چکے ہیں جس میں امام حسین رضی اللہ عنہ نے ”امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت میں رہنے کو سب سے بڑا فتنہ“ کہا ہے اور ”اُن سے جنگ نہ کرنے کے بدلے کوئی معقول اجر اللہ سے نہیں پاتے“ ایسا بیان کیا ہے تو اب سوال یہ ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ خاموش کیوں ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ جنگِ جمل، جنگِ صفین اور نہروان دیکھ چکے تھے، آپ صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کے تمام واقعات سے گزر چکے تھے اور اپنے بڑے بھائی سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی بزرگی، مقام، مرتبہ و سمجھداری سے اچھی طرح واقف تھے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے بڑے بھائی کی ”صلح“ پر قائم تھے، حالانکہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی شرطوں کی پابندی نہیں کر رہے تھے مگر امام حسین رضی اللہ عنہ ابھی بھی صلح کی آخری شرط کہ ”امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کریں گے“ پر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات تک انتظار کرنا چاہتے تھے اور اپنے برادر امام حسن رضی اللہ عنہ کی صلح کو توڑنا نہیں چاہتے تھے۔

صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی شرائط میں سے کسی بھی شرط کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پورا نہ کیا مگر ابھی آخری شرط پر فیصلہ باقی تھا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے بعد کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کریں گے بلکہ یہ معاملہ مسلمانوں کی شوریٰ پر چھوڑ دیں گے۔ مگر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت لینا شروع کر دی اور قیصر و کسریٰ کی سنت کو اسلام میں داخل کر دیا۔ ملوکیت کی دہشت سے ڈرنے والی اپنی اور اپنے بال بچوں کی فکر کرنے والی یہ امت خاموشی سے یہ تماشہ دیکھ رہی تھی اور بیعتِ یزید پلید میں داخل ہو رہی تھی۔



یزید کو نائب نہ بنائیں :  
ایک انصاری صحابی کی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت : صحیح حدیث

حلیت عمرو بن حزم

364

مسند ابو حلی الموصلی (جلد پنجم)

سے خالی ہے اور میں نے رسول کریم ﷺ کو فرما دیا ہے  
 ﷺ: اللہ تعالیٰ جس آدمی کو رحمت دے دیتا ہے قیامت کے دن  
 اس سے ان کے بارے سوال کرے گا کہ اس نے ان  
 کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اسے صحابی میں جیسا امت  
 محمدی کے بارے میں اللہ کی یاد دلا رہا ہوں کہ قرآن ان پر کس  
 کو اپنا نائب بنا رہے ہو۔ راوی کہتا ہے: جس حضرت  
 امیر صحابی کی سانس پھول گئی (نول نہیں پا رہے تھے)  
 پھر افاقہ ہوا تو آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا:  
 حمد و ثناء کے بعد اپنی ٹو خاص صحت کرنے والا آدمی  
 ہے مٹنے سے بڑے خوبصورت طریقے سے اپنی رائے کہ  
 یا ہے مٹنے جو کچھ کہتا صحیح سمجھ کر دیا جس صورت  
 (جو) اعمال ہے کہ باقی یا خیرا بیٹا ہے یا ان کے بیٹے ہیں (جو)  
 حکومت کر سکتے ہیں“ لہذا (اس سمجھتا ہوں) ان کے  
 فیوض سے میرا بیٹا زیادہ حق رکھتا ہے (کہ میرا نائب  
 بنے) اور ان کی کام ہے تو تمنا؟ انہوں نے کہا: اور ان کی کام  
 میں ہے پھر ان سے ان کے بھائی نے کہا: ہم عہد  
 سے اپنی ساریوں کو ڈراتے ہوئے چند کلمات کہنے کی  
 طرف آئے ہیں۔ راوی کہتا ہے: آپ نے ان کو  
 ایات دینے کا حکم دیا۔ راوی کا بیان ہے: اور وہ مرد  
 لیے اسی کی شکل تھے۔

اللعنة، وَالنَّاسِ عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَقُولُ لِإِبْرَاهِيمَ  
وَأَبِيهِ: كُنْتَ بَرًّا بِكَ، تَتَّبَعُ مَا بَيْنَكَ، وَابْنَهُ ثُمَّ يَتَّبَعُ إِلَّا  
أَبِيهِ وَأُمَّهُمَا، وَأَبِي أَخَذَ مِنْ أَبْنَائِهِمْ، حَاجَتَكَ،  
قَالَ: مَا لِي حَاجَةٌ. قَالَ: لَمْ تَحْلَلْ لَهُ أُمُّهُ: إِنَّمَا جِئْنَا  
مِنَ الْمُتَعَبَةِ نَضْرِبُ الْكُنُفَاهَا مِنْ أَجْلِ كَيْفِيَّاتِ قَالَ:  
مَا جِئْتُ إِلَّا بِكَلِمَاتٍ. قَالَ: فَأَمَرْتُ لَكُمْ بِجَمْعِ بَنِيهِمْ،  
قَالَ: وَخَرَجَ لِعَصْرِهِ، يَمْطُلُ

عمر و بن حزم رحمہ اللہ  
کی حدیث

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ جب حضرت  
سواہیہ نے یزید کو پاپا کا پٹا پہنانے کا ارادہ کیا تو عامل  
ہیثم کی طرف آئی، یہاں تک کہ میری طرف اپنی چابوت کے  
ساتھ پہنچا، وہ نہ پا کر بھیجوا۔ انہوں نے عمرو بن حزم انصاری کو  
فدہ دے کر بھیجا، جس نے انہوں نے آکر اعزازت مانگی۔

حَدِيثُ عُمَرَو  
بْنِ حَزْمٍ

7138 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ هُثَيْلٍ  
بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَمِيُّ، حَدَّثَنَا جَنْدَرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ بَسْرٍ، قَالَ: لَمَّا أَرَادَ مُعَاوِيَةُ أَنْ  
يَسْتَعْلِفَ بَرِيَّةَ بَيْتِ إِلَى غَابِلِ التَّيْمِيَّةِ أَنْ يُلْجَأَ إِلَى  
مَنْ نَسَاءَ، قَالَ: فَوَلَدَ الْكُوفَةَ عُسْرُو بْنُ حُزْمٍ

7137- المحدثات مسئلہ برائے 6030 قراچہ .

7139- الحديث في المصنف الأصلي برقم 1784 والورد في الزبد في مجمع الزوائد جلد 7 صفحہ 249 .

أحمد بن محمد - أحمد

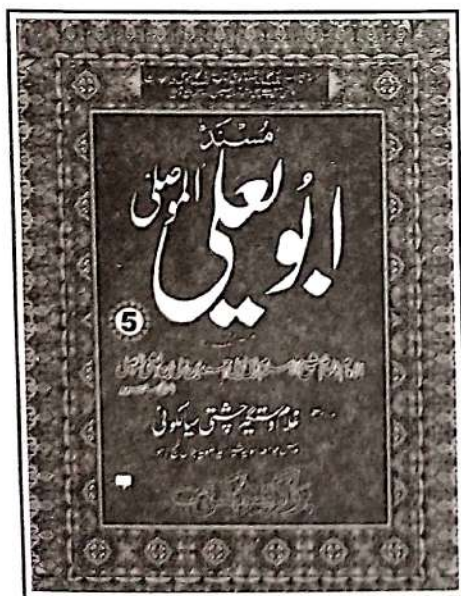
### حلیہٴ عمرو بن حزم

363

مسند ابو یعلیٰ الموصلی (جلد ہفتم)

پس حضرت امیر معاویہ کا سیکرٹری ان کے لیے اجازت مانگے آیا اور کہا: یہ مہر ہے جو اجازت طلب کرنے آیا ہے۔ حضرت معاویہ نے کہا: میرے پاس کیا لایا ہے؟ اس نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! وہ آپ سے نیک سلوک طلب کرتے ہوئے آیا ہے۔ یہی حضرت معاویہ نے فرمایا: اگر تو سچا ہے تو وہ کھدے جو چاہتا ہے پس میں اسے حکام دروں کا جرات سے مجھ سے مانگا ہے۔ میں اسے دیکھوں گا نہیں۔ رادی کا بیان ہے کہ معاویہ نے آکر آپ سے کہا: تیرا کام کیا ہے؟ جو چاہتا ہے کھدے۔ تو اس نے کہا: سبحان الله! میں امیر المؤمنین کے دروازے پر آیا ہوں اور دے میں ہو گئے ہیں؟ میں تو ان سے ملاقات کر کے بلائے ہوئے ہوں؟ چاہتا ہوں۔ حضرت معاویہ نے وہاں سے کہا: اس کو تلاش تلاش کن۔ کادھو دے دے جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہو تو جائے۔ رادی کہتا ہے: یہی جب حضرت معاویہ نے صبح کی نماز پڑھائی تو غصہ کائنات کاظم دیا۔ اس کے دفتر میں اسے رکھ دیا گیا پھر آپ نے لوگوں کو وہاں سے نکال دیا آپ کے پاس صرف حضرت عروہ کے لیے ایک کرسی تھی جس کو عروہ کے لیے رکھا گیا تھا (اور کوئی نہ تھا) یہی حضرت عروہ نے آکر اجازت طلب کی۔ آپ کو اجازت دی گئی پھر وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئے تو حضرت معاویہ نے ان سے کہا: اپنی ضرورت بیان کرو۔ انہیں نے عرض کیا: مجھے میری عمر کی انتہی چاہیے۔ میں معاویہ اپنی نسب کا قرین بننے مال سے لڑنے سے گھر بچنے

الْأَنْصَارِيُّ. فَلَمَّا دَفِنُوهَا، حَاجَبَ مُقَابِرُهُ  
بِشَتَائِنٍ. لَقَالَ: «مَا عَسَّرَ لَهَا جَاهُ بَشَائِنٍ،  
لَقَالَ: مَا جَاءَ بِهِيَ إِلَيَّ؟ لَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ،  
عَمَّا يَحْتَلِبُ مُغْرُورُكَ، لَقَالَ مُقَابِرُهُ: «إِنْ كُنْتُ  
صَادِقًا لِلْحَقِّ مَا جَاءَ فَأُظْفِقُ مَا تَالَكَ، وَلَا أَرَاهُ،  
لَال: لَمَّا خَرَجَ إِلَيْهِ الْحَاجِبُ، لَقَالَ: مَا جَاحَتُكَ؟  
أَجَبَ مَا جِئْتُ، لَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَيْمَنُ، إِلَى  
بَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَجَابَ عَنْهُ: «أَيْبُ أَنْ  
الْقَدَّ، لَمَّا كَلِمَتُهُ، لَقَالَ مُقَابِرُهُ لِلْحَاجِبِ: «عِدَّةَ يَوْمٍ  
مَعَهُ وَمَعَهُ إِلَى صَلَى الْقَدَّ النَّجَّة، لَال: لَمَّا صَلَى  
مُقَابِرُهُ الْقَدَّ أَنْزَلَ بِسَبِيحٍ، فَمَجِلَ فِي يَدَانِ لَهُ، ثُمَّ  
أَخْرَجَ النَّاسَ عَنْهُ، لَمَّا بَكَى عِنْدَهُ أَخَذَ إِلَى الْخُرَيْسِ  
وَجِئَ بِخَمْرٍ وَجَاءَ عَفْرُو، فَلَمَّا دَفِنُوهَا، لَقَالَ لَهُ،  
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْخُرَيْسِ، لَقَالَ لَهُ  
مُقَابِرُهُ: «جَاحَتُكَ، لَال: لَعَلَّ اللَّهُ وَاقَى عَلَيْهِ، ثُمَّ  
لَال: لَعَفْرُو قَدْ أَتَبَعَ بِرَبِّهِ مُقَابِرُهُ وَبِطِ  
الْحَسْبِ فِي قُرْبَتِي، فَبَيَّ فِي النَّتَالِ، فَبَيَّ بِالْأَعْنَ  
فَبَيَّ خَيْرٍ، وَبَيَّ سَبِيحَ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْرُجْ عَمَّا وَبَعِيَّ إِلَّا  
وَقَدْ سَجَدَ عَنْهُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، كَذَبَ خَبَرُهَا  
وَبَيَّ الْأَمْرُ أَنَّ اللَّهَ فِي مُقَابِرُهُ فِي لَيْلَةِ مَعْبُودٍ صَلَى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ تَسْتَغْلِقُ عَلَيْهِ، لَال: لَأَخَذَ  
مُقَابِرُهُ دَرَّةً وَنَقَسَ فِي هَذِهِ الْإِلَاحِ خَيْرٌ مِنْ عَقْلِ  
نَحْسُ الْفَرَقِ عَنْ وَجْهِهِ تَوَلَّى، لَال: لَال: لَعَلَّ





### حدیث عمرو بن حزم\*

۱ - (۷۱۷۴) حدثنا الحسن بن عمر بن شقیق بن أسماء الجرمی، حدثنا جعفر، عن هشام، عن محمد بن سیرین قال: لما أَرَادَ مُعَاوِيَةُ أَنْ يَسْتَخْلَفَ يَزِيدَ، بَعَثَ إِلَى عَامِلِ الْمَدِينَةِ أَنْ أَفِذْ إِلَيَّ مَنْ شَاءَ.

قَالَ: فَوَفَدَ إِلَيْهِ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَاسْتَأْذَنَ، فَجَاءَ خَاجِبُ مُعَاوِيَةَ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: هَذَا عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِهِمْ إِلَيَّ؟ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، جَاءَ يَطْلُبُ مَعْرُوفَكَ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ<sup>(۱)</sup>: إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَلْيَكْتُبْ مَا شَاءَ، فَأَعْطِهِ مَا سَأَلَكَ وَلَا أَرَاهُ.

قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْخَاجِبُ فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ أَكْتُبُ مَا شِئْتَ.

(\*) عمرو بن حزم بن زيد الأنصاري، صحابي مشهور، أول مشاهده الخندق، وقد استعمله رسول الله - ﷺ - على أهل نجران وهو ابن سبع عشرة سنة، وكتب لهم كتاباً فيه الفرائض والسنن، والصدقات، والديات، توفي رضي الله عنه بعد الحسين.

(۱) سقطت من الأصلين، واستدركت على هامش (ش).

۱۲۱

فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ! آجِيءُ إِلَى بَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأُخْبِرَ عَنْهُ؟ أَحِبُّ أَنْ أَلْقَاهُ فَأُكَلِّمَهُ.

فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْحَاجِبِ: عِنْدَهُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَلْيَجِيءْ. قَالَ: فَلَمَّا صَلَّى مُعَاوِيَةُ الْغَدَاةَ، أَمَرَ بِسَرِيرٍ، فَجَعَلَ فِيهِ إِيْرَانًا لَهُ، ثُمَّ أَخْرَجَ النَّاسَ عَنْهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ أَحَدٌ إِلَّا كُرْسِيُّ وَضِعَ لِعَمْرُو. فَجَاءَ عَمْرُو، فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: حَاجَتُكَ.

قَالَ: فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَيْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: لَعَمْرِي لَقَدْ أَصْبَحَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَاسِطَ الْحَبِّ فِي قُرَيْشٍ، غَنِيًّا عَنِ الْمَالِ، غَنِيًّا إِلَّا عَنْ كُلِّ خَيْرٍ. وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْتَرْعِ عَبْدًا رَعِيَّةً إِلَّا وَهُوَ سَائِلُهُ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَيْفَ صَنَعَ فِيهَا».

وَإِنِّي أَذْكُرُكَ اللَّهُ يَا مُعَاوِيَةُ فِي أُمِّهِ مُحَمَّدٍ - ﷺ - بِمَنْ تَسْتَخْلِفُ عَلَيْهِ. قَالَ: فَأَخَذَ مُعَاوِيَةُ رُبُوءَ<sup>(۱)</sup> وَنَفْسَ<sup>(۲)</sup> فِي غَدَاةٍ فَرَحَ حَتَّى عَرِقَ، وَجَعَلَ يَمْسَحُ الْعَرَقَ عَنْ وَجْهِهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفَاقَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَيْنِي عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ فَأَنْتَ أَمْرُؤُ نَاصِحٌ، قُلْتُ بِرَأْيِكَ بَالِغٌ مَا بَلَغَ. رَأَيْتُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ابْنِي وَأَبْنَاؤُهُمْ، وَأَبْنِي أَحَقُّ مِنْ أَبْنَائِهِمْ. حَاجَتُكَ. قَالَ: مَا لِي حَاجَةٌ.

(۱) الرُّبُوءُ والرُّبُوءُ: الهر، وهو الصبح ونواصر النفس الذي يمرض للمرضع في شبه.

(۲) النفس: خروج الروح من الألف والقم.

۱۲۲

قَالَ: ثُمَّ قَالَ لَهُ أَخُوهُ: إِنَّمَا جِئْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نَضْرِبُ أَكْبَادَنَا مِنْ أَهْلِ الْكَلْبَتِ؟

قَالَ: مَا جِئْتُ إِلَّا لِكَلْبَتٍ. قَالَ: فَأَمَرَ لَهُمْ بِخَوَارِزِهِمْ. قَالَ: وَخَرَجَ لِعَمْرُو بِنْتُهُ<sup>(\*)</sup>.

۲ - (۷۱۷۵) حدثنا إسحاق بن أبي إسرائيل وإبراهيم بن محمد بن عرمرة - ونسخته عن نسخة إبراهيم - قالوا: حدثنا عبد الرزاق، أخبرنا معمر، عن ابن طاووس، عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن أبيه قال:

دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ: قُبِّلْ عُمَارُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ -: «تَقْتُلُهُ أَلْفَةُ الْبَاغِيَةِ». فَدَخَلَ

(\*) أي خرج لعمرو مثل عطيتهم. وفي «المطلب»: «وأمر لعمرو بشلها».

(۱) رجاله ثقات، وجعفر هو ابن سليمان الضبي، وهشام هو ابن حسان. وذكره الهيثمي في «مجمع الزوائد» ۲/۲۴۸ - ۲۴۹ باب: فيما كان من أمر ابن الزبير. وقال: «رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح».

ولورده الحافظ في «المطلب العالي» ۴/۳۳۷ - ۳۳۸ برقم (۴۵۲۰) وعزله إلى أبي يعلى.

ويشهد للمرفوع من حديث معقل بن يسار عند أحمد ۲۵/۲۷، والبخاري في الأحكام (۷۱۵۰) باب: من استرعى رعية فلم ينصح، ومسلم في الإيمان (۱۱۲) باب: استحقاق الوالي الفتن لربعه الثلث، والدارمي في الرقاق ۲/۳۲۴ باب: في العدل بين الرعية، والبيهقي في تال أهل البغي ۸/۱۶۰ ما على السلطان من القيام فيما ولي بالنسب... وانظر فتح الباري ۱۳/۱۲۸ - ۱۲۷/۱۳.

۱۲۳

«رَأَيْتُ السَّائِبَةَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَنَسَخْتُ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِ نَجْمًا كَانَتْ».

الحافظ إسماعيل بن محمد بن الفضل السبي

مُسْتَنْدَلُ الْإِسْلَامِ بِإِيجَادِ الْإِسْلَامِ

الامام الحافظ أحمد بن محمد بن علي بن الحسين

(۲۱۰ - ۲۳۰ هـ)

سَمَقَهُ وَنَجَّحَ أَمَانَتَهُ

حُسَيْنٌ سَلِيمٌ أَسَدٌ

لِلْمَرْءِ الْكَائِبِ عَشْرٌ

ذَلِكَ مَا تَوَدَّ لِلْمَرْءِ

بكر بن محمد بن أحمد بن محمد بن الحسين





حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو اپنا نائب بنانے کا ارادہ کیا تو عامل مدینہ کی طرف آدمی بھیجا کہ میری طرف اپنی چاہت کے مطابق وند (نمائندہ) بنا کر بھیجو۔ انھوں نے عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کو

### \* حضرت عمرو بن حزم انصاری

امام ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ ”اسد الغابۃ“ میں آپ کے ذکر میں لکھتے ہیں:

۳۸۹۵۔ حضرت عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کا تعلق مدینہ منورہ سے تھا۔ آپ نے کئی عرصوں تک مدینہ میں مقیم رہا۔ آپ کا شمار مدینہ کے علمائے کرام میں ہوتا تھا۔ آپ نے کئی عرصوں تک مدینہ میں مقیم رہا۔ آپ کا شمار مدینہ کے علمائے کرام میں ہوتا تھا۔ آپ نے کئی عرصوں تک مدینہ میں مقیم رہا۔ آپ کا شمار مدینہ کے علمائے کرام میں ہوتا تھا۔

۳۸۹۵۔ حضرت عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کا تعلق مدینہ منورہ سے تھا۔ آپ نے کئی عرصوں تک مدینہ میں مقیم رہا۔ آپ کا شمار مدینہ کے علمائے کرام میں ہوتا تھا۔ آپ نے کئی عرصوں تک مدینہ میں مقیم رہا۔ آپ کا شمار مدینہ کے علمائے کرام میں ہوتا تھا۔ آپ نے کئی عرصوں تک مدینہ میں مقیم رہا۔ آپ کا شمار مدینہ کے علمائے کرام میں ہوتا تھا۔

www.kilabosunnat.com

المیزان

نائبان و نگران خشکین

کتابخانه و مرکز تحقیقات اسلامی

مطالعات و تحقیقات اسلامی

مطالعات و تحقیقات اسلامی

مطالعات و تحقیقات اسلامی

آپ مشہور صحابی ہیں، آپ غزوہ خندق سے پہلے ایمان لائے ہیں کیوں کہ آپ نے غزوہ خندق میں شرکت کی تھی جو آپ کا پہلا غزوہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اہل نجران پر عامل بھی بنایا تھا، اہل نجران کا تعلق بنو حارث بن کعب سے ہے۔ اُس وقت آپ کی عمر سترہ سال (17 years) کی تھی، آپ نے اہل نجران کے لوگوں کو ایک تحریر بھی بھیجی تھی جس میں فرائض اور سنن اور صدقات کا بیان آپ نے کیا تھا۔

عمرو بن حکم رضی اللہ عنہ کی وفات مدینہ منورہ میں 51 اور بقول 53 بقول بعض 54 سن ہجری میں ہوئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے انھوں نے بعد خلافت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں وفات پائی، صحیح یہ ہے کہ سن 50 ہجری کے بعد اُن کی وفات ہوئی کیوں کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے اُن سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت معاویہ سے بہت سخت گفتگو کی تھی جب انھوں نے یزید کے لیے بیعت لینے کا ارادہ کیا تھا اور ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے اور انھوں نے اُن کے دادا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ (جنگ صفین میں) شہید ہوئے تو انھوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔“ (اسد الغابۃ (اردو)، 694-693/2)



ورد (نمائندہ) بنا کر بھیجا، پس انہوں نے آکر اجازت مانگی پس حضرت امیر معاویہؓ کا دربان اُن کے لیے اجازت مانگنے آیا اور کہا: ”یہ عمروؓ ہے جو اجازت طلب کرنے آیا ہے،“ حضرت معاویہؓ نے کہا: ”میرے پاس کیا لایا ہے؟“ اُس نے عرض کیا کہ، ”اے امیر المومنین! وہ آپ سے نیک سلوک طلب کرتے ہوئے آیا ہے پس حضرت معاویہؓ نے فرمایا: ”اگر تو سچا ہے تو وہ لکھ دے جو چاہتا ہے، پس میں اُسے عطا کر دوں گا جو اُس نے مجھ سے مانگا ہے میں اُسے دیکھوں گا نہیں۔“ راوی کا بیان ہے کہ حاجب (Doorkeeper) نے آکر آپ سے کہا: ”تیرا کام کیا ہے؟ جو چاہتا ہے لکھ دے۔“ تو اُس نے (عمروؓ نے) کہا، ”سبحان اللہ!“ میں امیر المومنین کے دروازے پر آیا ہوں، وہ پردے میں ہو گئے ہیں؟ میں تو اُن سے ملاقات کر کے بالمشافہ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔“ حضرت معاویہؓ نے دربان سے کہا: اِس کو فلاں فلاں دن کا وعدہ دے دے جب صبح کی نماز پڑھ کے فارغ ہوں تو آجائے۔“ راوی کہتا ہے پس جب حضرت معاویہؓ نے صبح کی نماز پڑھائی تو تخت لگانے کا حکم دیا، پس اُن کے دفتر میں اُسے رکھ دیا گیا، پھر آپ نے لوگوں کو وہاں سے نکال دیا، آپ کے پاس صرف حضرت عمرو بن حزمؓ کے لیے ایک کرسی تھی جس کو عمروؓ کے لیے رکھا گیا تھا (اور کوئی نہ تھا) پس حضرت عمروؓ نے آکر اجازت طلب کی۔ آپؓ کو اجازت دی گئی، پھر وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئے تو حضرت معاویہؓ نے اُن سے کہا: ”اپنی ضرورت بیان کرو۔“ انہوں نے حمد و ثنا کے بعد کہا: ”مجھے میری عمر کی قسم! یقیناً یزید بن معاویہ نسب سے قریش کی شاخ سے ہیں، مال سے غنی ہیں، مگر ہر خیر سے خالی ہیں اور میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس آدمی کو رعیت دیتا ہے قیامت کے دن اُس سے اُن کے بارے میں سوال کرے گا کہ اُس نے اُن کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اے معاویہ! میں تمہیں امت محمدیہ کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں کہ تم اُن پر کس کو اپنا نائب بنا رہے ہو؟“

راوی کہتا ہے: پس حضرت امیر معاویہؓ کی سانس پھول گئی (بول نہیں پارہے تھے۔) پھر افاقہ ہوا تو آپ (امیر معاویہؓ) نے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا: ”حمد و ثنا کے بعد! پس تو خالص نصیحت کرنے والا آدمی ہے، تو نے بڑے خوبصورت طریقے سے اپنی رائے کہہ دی ہے تو نے جو کچھ کہنا تھا صحیح صحیح کہہ دیا لیکن صورت حال یہ ہے کہ باقی یا میرا بیٹا ہے یا اُن کے بیٹے ہیں (جو حکومت کر سکتے ہیں) لہذا (میں سمجھتا ہوں) اُن کے بیٹوں سے میرا بیٹا زیادہ حق رکھتا ہے (کہ میرا نائب بنے) اور کوئی کام ہے تو بتاؤ!“ انہوں نے (عمرو بن حزمؓ نے) کہا: ”اور کوئی کام نہیں ہے، پھر اُن سے اُن کے بھائی نے کہا: ”ہم مدینہ سے اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے چند کلمات کہنے کی خاطر آئے ہیں۔“ راوی کہتا ہے: ”آپ (امیر معاویہ) نے اُن کو انعامات دینے کا حکم دیا۔“ راوی کا بیان ہے: ”اور وہ عمرو کے لیے اسی مثل نکلے۔“ (1)

کتاب کے محقق حسین سلیم اسد نے اِس حدیث کو ’صحیح‘ کہا ہے۔

1. مسند ابی یعلیٰ (اردو)، 5/362-364، رقم: 7138

مسند ابی یعلیٰ (عربی)، 13/121-123، رقم: 7174



## امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید پلید کی بیعت

امیر معاویہ نے صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی آخری شرط کی کس طرح دھجیاں اڑائی اس پر امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ اپنی کتاب ”تاریخ الخلفاء“ میں لکھتے ہیں :

وفي سنة خمس وأربعين : فتحت القيقان .  
وفي سنة خمسين : فتحت قُھستان عنوة<sup>(۱)</sup> .  
وفيها : دعا معاوية أهل الشام إلى البيعة بولاية العهد من بعده لابنه يزيد فبايعوه<sup>(۲)</sup> ، وهو أول من عهد بالخلافة لابنه ، وأول من عهد بها في صحته .  
ثم إنه كتب إلى مروان بالمدينة أن يأخذ البيعة له ، فخطب مروان فقال : ( إن أمير المؤمنين رأي أن يستخلف عليكم ولده يزيد سنة أبي بكر وعمر ) .  
فقام عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق فقال : ( بل سنة كسرى وقیصر ، إن أبا بكر وعمر لم يجعلها في أولادهما ولا في أحد من أهل بيتهما ) .  
(۱) كذا في « تاريخ الإسلام » ( ۲۱/۴ ) ، وجاء خبر فتحها عند الطبري ( ۲۸۶/۵ ) ، و« المتظم » ( ۲۴۳/۵ ) ، و« الكامل » ( ۳۳۸/۳ ) في سنة ( ۵۱ھ ) .  
(۲) تاريخ الإسلام ( ۱۴۷/۴ ) ، وجاء خبر البيعة عند الطبري ( ۳۰۱/۵ ) ، و« المتظم » ( ۲۸۵/۵ ) ، و« الكامل » ( ۳۴۹/۳ ) ، و« البداية والنهاية » ( ۸۲/۸ ) في سنة ( ۵۶ھ ) .  
۳۲۶

تاریخ الخلفاء  
تألیف  
الکام صلی اللہ علیہ وسلم  
چکلاں الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی  
رحمۃ اللہ علیہ  
( ۱۴۹۱ - ۱۵۷۰ )  
ترجمہ عربیہ و اردو  
پروفیسر مولانا محمد رفیع الرحمن  
پیشوا  
مولانا مفتی محمد رفیع الرحمن  
پیشوا  
مولانا مفتی محمد رفیع الرحمن  
پیشوا  
مولانا مفتی محمد رفیع الرحمن  
پیشوا

تاریخ الخلفاء ( اردو ) ۲۸۳  
ماہر محمد رفیع الرحمن  
یزید کی بیعت  
45 ہجری میں قیقان فتح ہوا۔  
50 ہجری میں قوہستان غلامیہ فتح ہوا اور اس سال امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو بلا کر ان سے اپنے بعد اپنے بیٹے یزید کے لیے بیعت لی اور آپ ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی حیات میں اپنے بیٹے کے لیے بیعت لی۔ اس کے بعد انہوں نے مدینہ میں مروان کو لکھا کہ وہاں کے لوگوں سے بھی بیعت لو۔ چنانچہ مروان نے خطبہ پڑھا اور کہا امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکم بھیجا ہے کہ میں ان کے بیٹے یزید کے لیے سنت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر بیعت لوں۔ اس پر عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا یہ نہ کہو بلکہ کہو کہ سنت کسری و قیصر پر کیونکہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے خلافت کو اپنے بیٹوں یا اپنے خاندان کے لیے خاص نہیں کیا تھا۔  
ایسی رات  
51 ہجری میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور وہاں بھی اپنے بیٹے یزید کے لیے بیعت لی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بلا کر کہا اے ابن عمر تم مجھ سے کہا کرتے تھے کہ میں نہیں پسند کرتا کہ

تاریخ الخلفاء  
مفتی  
حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی رحمہ اللہ  
مؤلف  
مولانا محمد رفیع الرحمن پیشوا  
شعبہ برادرز  
۴۰ اردو بازار لاہور ( پاکستان )





”سن 56 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اپنے بعد یزید کی بیعت کی دعوت دی اور اُس کو ولی عہد مقرر کر دیا اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ کوفہ جائیں اور یزید کی بیعت کے لیے راہ ہموار کریں۔ ایک خط لایا گیا پس اُنھوں نے اُسے لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنایا کہ اُن کی موت واقع ہونے کی صورت میں یزید اُن کا جانشین ہوگا۔“ (1)

### عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جیسے نامور صحابی نے یزید کی بیعت کر لی

تاریخ الخلفاء - (۱۰۱) ۲۸۵  
علامہ جمال الدین سے نقلی  
ابن منذر سے مروی ہے۔ ابن عمرؓ نے یزید سے بیعت کرتے وقت کہا اگر اچھا ہوگا تو ہم راضی ہوں گے اور اگر برا ہوگا تو صبر کریں گے۔

وعن ابن المنذر قال : ( قال ابن عمر حين بوع يزید : إن كان خيراً .. رضىنا ، وإن كان بلاء .. صبرنا ) (۲) .

(۱) تاریخ الإسلام ( ۱۴۸/۴ - ۱۵۰ ) وما بين معقوفين زيادة منه .  
(۲) أخرجه ابن سعد في « الطبقات الكبرى » ( ۱۷۰/۴ ) .

۳۲۷

تاریخ الخلفاء  
حضرت امیر المومنین علیؓ کی وصیت  
مؤلف: شمس الدین محمد بن علی بن ابی طالب  
ترجمہ: شمس الدین محمد بن علی بن ابی طالب  
شعبہ برادری  
۳۰ آئینہ آفرین دور (پاکستان)

تاریخ الخلفاء  
ابن منذر سے مروی ہے  
ابن عمرؓ نے یزید سے بیعت کرتے وقت کہا اگر اچھا ہوگا تو ہم راضی ہوں گے اور اگر برا ہوگا تو صبر کریں گے۔  
مؤلف: شمس الدین محمد بن علی بن ابی طالب  
ترجمہ: شمس الدین محمد بن علی بن ابی طالب  
شعبہ برادری  
۳۰ آئینہ آفرین دور (پاکستان)

”ابن منذر سے مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یزید سے بیعت کرتے وقت کہا، اگر اچھا ہوگا تو ہم راضی ہوں گے اور اگر برا ہوگا تو صبر کریں گے۔“ (2)

1. ”الرد علی المتعصب العنید المانع من ذم یزید (اردو)، صفحہ: 77

2. تاریخ الخلفاء (اردو)، صفحہ: 285، (عربی)، صفحہ: 327



امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ میں موجود تھے اور یہ پورا معاملہ دیکھ رہے تھے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اب تک خاموش اس لیے تھے کہ شاید امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ”صلح امام حسن رضی اللہ عنہ“ کی آخری شرط کو پورا کر لیں مگر افسوس انہوں نے اس آخری شرط کو بھی پورا نہیں کیا۔ اب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس دو ہی راستے تھے یا تو آپ ظالم، شرابی، عیاش حکمران کی بیعت کر کے پوری زندگی آرام سے رہ سکتے تھے یا تو اب رسول خدا ﷺ کے نواسے کو وہ قربانی پیش کرنی ہوگی جو امت کو آج بھی بدر و احد یاد دلا دے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ نے ظالم حکمران، عیاش بادشاہ جس کا شریعت محمدی سے کوئی واسطہ نہیں تھا اُس کی بیعت کو ٹھکرا دیا اور مدینہ سے مکہ اور مکہ سے کوفہ کی اور چل پڑے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ چاہتے تو لشکر لے کر جنگ کرتے مگر آپ جنگِ جمل، صفین و نہروان میں اپنے والد سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کی جد و جہد اور بنو امیہ کی چالاکیاں دیکھ چکے تھے اور اُس وقت سوئی ہوئی اُمت کی اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کی خاموشی بھی دیکھ چکے تھے۔ صلح کا تو کوئی راستہ بنتا ہی نہیں تھا کیوں کہ ”صلح امام حسن رضی اللہ عنہ“ کی شرطوں کو جس طرح تار-تار کیا گیا وہ بھی آپ (امام حسین رضی اللہ عنہ) دیکھ چکے تھے۔

اب وقت تھا ایسا کارنامہ انجام دینے کا کہ امت کو رسول خدا ﷺ کا وقت یاد آ جائے، صحابہ کرام کو بدر و احد یاد آ جائے، نمازیوں کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان تازی ہو جائے۔ قارئین کرام! سانحہ کربلا کو محسوس کیجیے سیدنا علی اکبر بن حسین رضی اللہ عنہ کی اذان میں اذانِ بلال رضی اللہ عنہ کی جھلک تھی، سیدنا قاسم بن حسن رضی اللہ عنہ کی شجاعت میں سیدنا جعفر طیار بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی شجاعت کی جھلک تھی، سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہا نے کربلا میں جس طرح جلتے ہوئے خیموں میں سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی حفاظت کر کے جنگِ احد کا وہ واقعہ تازہ کر دیا کہ کیسے سیدہ زہراء بتول رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے دندانِ مبارک کے زخموں کو صاف کر رہی تھیں۔ قارئین ذرا تاریخ میں سیدنا عباس بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے لاشے کو دیکھو تو وہی احد میں سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کا منظر یاد دلا رہا تھا، سیدنا امام زین العابدین، علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو زنجیروں میں

قید کیا جانا، صحابی رسول ﷺ سیدنا حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کی گرفتاری کی یاد دلا رہا تھا اور اب ذرا دل تھام لو، نبی ﷺ کا نواسہ، سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ جب سجدہ کر رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کے سجدے کی یاد دلا رہے ہیں، زخمی حالت میں لہولہان آپ کی داڑھی مبارک، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خون سے تر داڑھی کی یاد دلا رہی ہے اور امام حسین کا کٹا ہوا سر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے کٹے ہوئے سر کی یاد دلا رہا ہے۔

یہ حسین رضی اللہ عنہ ہی تھے جنہوں نے ملوکیت کی جھوٹی شرافت کا پردہ چاک کر کے ظالم حکمرانوں کے ظلم کو اُمت کے سامنے ننگا کر دیا اور صحابہ کرام کی جماعت و اُمت کو رسول خدا ﷺ کا زمانہ و بدر و اُحد تازہ کر دیا۔ مگر اسلام کو زندہ کرنے کے لیے خاندان رسول خدا ﷺ کو جو قربانیاں پیش کرنی پڑی اُس کی کوئی مثال تاریخِ انسانیت میں نہیں ہے، یہ ملوکیت ہی تھی جس نے رسول خدا ﷺ کے چمنستان کے پھولوں کو شہید کیا، یہ ملوکیت ہی تھی جس کی وجہ سے سیدنا علی اصغر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، یہ ملوکیت ہی تھی جس نے اہل بیت رسول ﷺ کی مستورات کو بے پردہ کیا، یہ ملوکیت ہی تھی جس نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو قید کر کے زنجیروں میں باندھا، یہ ملوکیت ہی تھی جس نے رسول خدا ﷺ جس سر پر، گلے پر، ہونٹوں پر بوسہ دیا کرتے تھے اُس سر حسین رضی اللہ عنہ کو کئی دنوں تک گلی-گلی، شہر-شہر گھمایا۔ آخر میں سر حسین رضی اللہ عنہ پر صحیح بخاری کی ایک حدیث پیش کر رہا ہوں۔







جامع سنن ترمذی

م  
تَفَرُّج

البركة والبركة على محمد بن عيسى السجستاني

سید علی مرتضیٰ قلی‌بے

عمر بن حارث بن ابی سلمیٰ = مالک بن حارث بن ابی سلمیٰ

حیدر  
محمد علی

انجيل مرقس

مستوفى من الامتحان

532 فصلک و مناقب کیمیا

3775. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ  
سَمِيعِ بْنِ رَافِعٍ —

عَنْ يَعْقُبَ بْنِ مَرْثَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَسَنٌ مَنِّي وَأَنَا مِنْ حَسَنِ، أَحَبَّ إِلَهُ مَنْ أَحَبَّ حَسَنًا، حَسَنٌ رِبِطٌ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ)).

**وضاحت:** — امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، ہم اسے عبد اللہ بن عثمان بن حکم کے طریق سے نقل جانتے ہیں اسے کئی راویوں نے عبد اللہ بن عثمان بن حکم سے روایت کیا ہے۔

3776- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ —  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ أَحَدٌ سِوَا أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَجُوزُ بِأَنَّهُ يَكُونُ يَوْمَئِذٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

أَنْبَاءُ رَسُولِ اللّٰهِ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ. بڑھ کر ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ سے مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

**وضاحت:۔** امامِ اہلِ حق فرماتے ہیں: یہ حدیث حسنِ صحیح ہے۔  
 3777۔ حَلَّتَا مُحَمَّدٌ بْنُ بَشَّارٍ حَلَّتَا بَحْیَ بْنَ سَعْدٍ حَلَّتَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ۔

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَشْفُهُ.  
ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو  
دیکھا تھا، حسن بن علی (رضی اللہ عنہ) آپ کے مشافیر ہیں۔

**وضاحت:**۔ اس بارے میں ابو بکر صدیقؓ، امین عباسؓ اور امین زبیرؓ مجھ سے بھی حدیث مروی ہے۔

عن حَفْصَةَ بِنْتِ أَبِي عَمْرٍو قَالَتْ: —  
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي  
سَيِّدَاتِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو حِينَ كَرَّمَ كَرِيمًا زَيْدًا كَرَّمَ

زِيَادٌ فَجِيءٌ بِرَأْسِ الْحَسَنِ فَعَجَلَ يَقُولُ  
يَغْضِبُ لَهٗ فَيُؤْتِيهِ وَيَقُولُ مَا دَأَبْتَ مِثْلَ

﴿3775﴾ حسن: أخرجه ابن ماجه: 144. المسألة الصحيحة: 1227. وأحمد: 17214. وابن حبان: 6971.

(3776) أخرجه البخاري: 3752، وأحمد: 164/3، والحاكم: 168/3.

(3777) صبح قرآن کے لیے رکھی، حلیہ: 2828.

(3778) آخره الخلوي من طريق آخر: 3748- ولين جبان: 6972. والطريق في الكس: 2879.

4 - 533 - فصلی و سالیانہ

ہذا حَسْبُ لِمَ يُذَكِّرُ، قَالَ: ثَلَاثَةٌ: أَمَّا آيَةٌ  
كَانَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

**وضاحت:** - امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح قریب ہے۔

3779- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَنَسٍ

عَنْ هَالِمِ بْنِ قَالِشَةَ —  
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فَخَسَّ أَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
سَيِّدًا عَلَى رُسُلِهِمْ إِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ: حَسَنٌ (رضي اللہ عنہ) سَيِّدًا عَلَى رُسُلِهِمْ إِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ

مَا تَيْنَ الصُّورِ إِيَّاسَ الرَّأْسِ، وَالْحَمِصَيْنِ  
أَنَّهُ بَالِغٌ ۖ مَا كَانَ لِقُلٍّ مِنْ ذَلِكِ.

اس کے رسول ﷺ سے مشابہ تھے اور حسینؑ اس سے  
نئے رسول ﷺ کے مشابہ تھے۔

وضاحت: امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث مسکح فریب ہے۔  
3780۔ حَسْبُكَ رَأْسُكَ مِنْ عَيْدِ الْأَعْلَى حَسْبُكَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ۔

[illegible]

میں وہیں پہنچا تو لوگ کہہ رہے تھے، یہ آگیا آگیا، اچانک دیکھا تو ایک سادہ سراں کو کھانڈا کا مہرہ اصرار علی بن زیاد کے

فَرَّقُوهُ حَتَّىٰ دَخَلَ فِي مَقْعَرِ عَيْنَ الدَّبِيرِ  
يَلِيًّا فَكَفَّتْ مَنَافِعُهُمْ خَرَجَتْ فَلَعَبَتْ حَتَّىٰ

تختوں میں داخل ہو گیا، تھوڑی دیر طویل ہوا، ہر گھل کر چلا گیا،  
یہاں تک کہ قاع ہو گیا۔ ہر لوگوں نے کہا یہ آ گیا، یہ آ گیا

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

وضاحت: یہ حدیث صحیح ہے۔  
باب: إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

378- حَلَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَإِسْحَاقَ بْنَ مُتَصَرِّفٍ قَالَا: أَخْبِرْنَا مُعَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ

سُرَاقِلُ عَنْ سَيِّدَةٍ بِنْتِ حَبِيبٍ عَنِ الْجَعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ عَزِزٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِشٍ —  
مَنْ حُلِقَتْ لَحْيَتَا امْرِئٍ مَاتَ عَهْدُهُ؟ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ جَرْرَجٍ يَقُولُ

(3779) صحيفة أخرجه أحمد: 93/1. وابن حبان: 6974. (3780) صحيح الإسلام.

3781) صحيح: أخرجه أحمد: 391/5، والحاكم: 381/3، وابن حبان: 6960، والطبراني في الكبير: 2606.



## بدر کا بدلہ تھا کر بلا یزید پلید کا سر حسین رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرنا



علامہ ابن الجوزی نے "المعتظم فی تاریخ الملوک والامم" میں نقل کیا ہے:

"سیدنا حسین کا سر لایا گیا، جب اسے یزید کے سامنے رکھا گیا تو اس نے اپنی چھڑی سے اسے ضربیں لگائیں اور یہ شعر پڑھا:

یفلقن هاماً من رجال اعزۃ  
علینا وہم کانوا اعدا و اظلمنا

"یہ سر بدلہ ہے ہمارے ان عزیزوں کا جن کو قیدی بنایا گیا تھا اور جن پر ظلم ہوا تھا۔"

ایک دوسری روایت میں ہے: حسین بن علی کا سر لایا گیا اور اسے یزید بن معاویہ کے سامنے رکھا گیا تو اس نے متعدد جڈیں دیوں اشعار پڑھے:

لیست اشیاقی بیدر شہدوا  
جزع الخسوزج من وقع  
الام

فاهلوا واستهلوا فرحاً  
ثم قالوا لکی بغیت لا تمطل

"آج کا ش میرے دو بزرگ ہوتے جو بد میں شریک ہوئے تھے جن کو قیدی خزانہ کے لوگوں نے تیار کیا ہے، آج وہ خوشی سے نکل اٹھتے اور مجھ سے کہتے کہ آئندہ سستی سے کام نہ لینا۔"

ایک اور روایت میں ہے: میں نے وہ اونٹ ذبح کیا جس پر حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کا سر رکھ کر لایا گیا تھا لیکن وہ اس اونٹ کا گوشت کھائے۔ اس کا گوشت تمہویر سے بھی زیادہ کڑوا تھا۔ مولف کتاب کہتے ہیں کہ جب یزید بیٹھا تو سیدنا حسینؑ کا سر اس کے سامنے رکھا گیا اس نے اسے چھڑی سے نریتے ہوئے یہ شعر پڑھا:

یفلقن هاماً من رجال اعزۃ علینا وہم کانوا اعدا و اظلمنا

(یہ سر بدلہ ہے، ہمارے ان عزیزوں کا جن کو قیدی بنایا گیا تھا اور جن پر ظلم ہوا تھا۔)

حضرت ابو ہریرہؓ جو وہاں موجود تھے، انہوں نے کہا: یزید چھڑی دھونے لگا، انہی قسم میں نے بھی سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے منہ سے حسینؑ کا منہ چیتے رہے تھے۔

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے "المعتظم فی تاریخ الملوک والامم" میں نقل کیا ہے:

"سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا، جب اسے یزید (پلید) کے سامنے رکھا گیا تو اُس نے اپنی چھڑی سے اُسے ضربیں لگائیں اور یہ شعر پڑھا:

یفلقن هاماً من رجال اعزۃ  
علینا وہم کانوا اعدا و اظلمنا

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنت)

”یہ سر بدلہ ہے ہمارے (ہوئے) اُن عزیزوں کا جن کو قیدی بنایا گیا تھا اور جن پر ظلم ہوا تھا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے:

”حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر لایا گیا اور اُسے یزید بن معاویہ کے سامنے رکھا گیا تو اُس نے مندرجہ ذیل دونوں

اشعار پڑھے:“

لِیتِ اشیاقی بِدَرِ شَہِدِوا      جَزَعُ الْخَزْرَجِ مِنْ وَقعِ  
الامـ  
فَاہْلُوا وَاسْتَہْلُوا فَرِحاً      ثُمَّ قَالُوا لِيْ بِقِیتِ لَا تَمثلِ

”آج کاش میرے وہ بزرگ ہوتے جو بدر میں شریک ہوئے تھے جن کو قبیلہ خزرج کے لوگوں نے تیر مارے

تھے، آج وہ خوشی سے کھل اُٹھتے اور مجھ سے کہتے کہ آئندہ سُستی سے کام نہ لینا۔“

ایک اور روایت میں ہے: ”میں نے وہ اونٹ ذبح کیا جس پر حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا سر رکھ کر لایا گیا

تھا لیکن وہ اُس اونٹ کا گوشت نہیں کھا سکے۔ اُس کا گوشت تھوڑے سے بھی زیادہ کڑوا تھا۔“ مؤلف کتاب کہتے ہیں کہ

”جب یزید بیٹھا تو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر اُس کے سامنے رکھا گیا اُس نے اُسے چھڑی سے گریدے ہوئے یہ شعر پڑھا:

یَفْلَقُنْ هَاماً مِنْ رِجَالِ اعْزَقَ عَلَيْنَا وَهَمٍ کَانُوا اَعْقَوْا اَظْلَمَا

”یہ سر بدلہ ہے، ہمارے اُن عزیزوں کا جن کو قیدی بنایا گیا تھا اور جن پر ظلم ہوا تھا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو وہاں موجود تھے، اُنھوں نے کہا: ”یزید چھڑی دور رکھ، اللہ کی قسم! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے منہ سے حسین کا منہ چوس رہے تھے۔“ (1)



## یزید کے حامیوں کو امام ابن جوزی رحمہ اللہ کا جواب



ابن مفلح مقدسی اپنی کتاب ”کتاب الفروع“ میں ابن جوزی کا قول نقل کرتے ہیں:

اگر یہ حضرات کتب سیر کا مطالعہ کر لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ یزید کی بیعت کس طرح لی گئی اور کسی طرح لوگوں پر اس کی بیعت تھوپی گئی۔ اس کے لیے ہر طرح کے ہتھکنڈے اپنائے گئے۔ اگر ہم تھوڑی دیر کے لیے یہ تسلیم کر لیں کہ اسکی خلافت درست تھی لیکن اس سے ایسی حرکات سرزد ہوئیں جو خلافت کو فسخ کرنے کے لیے کافی تھیں جیسے اس کا مدینہ میں لوٹ کھسوٹ مچانا، کعبہ پر نخلیق سے پتھر پھینکوانا، حسینؑ اور ان کے اہل بیت کو قتل کرانا، ان کے ثنایا دانتوں کو لکڑی سے کریدنا، سیدنا حسینؑ کے سر کو کھجے پر لٹکوانا۔ ان تمام حقائق سے وہی پردہ پوشی کر سکتا ہے جو عامی ہو اور یہ خیال کیے بیٹھا ہو کہ اپنے اس رویے سے وہ رافضیوں کو غصہ دلا رہا ہے۔

علامہ ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن مفلح المقدسی حنبلی رحمہ اللہ متوفی سن 763 ہجری اپنی مشہور کتاب ”کتاب

الفروع“ میں علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں:

”اگر یہ حضرات کتبِ سیر کا مطالعہ کر لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ یزید کی بیعت کس طرح کی گئی اور کس طرح لوگوں پر اُس کی بیعت تھوپي گئی۔ اُس کے لیے ہر طرح کے ہتھکنڈے اپنائے گئے۔ اگر ہم تھوڑی دیر کے لیے یہ تسلیم کر لیں کہ اُس کی خلافت درست تھی لیکن اُس سے ایسی حرکات سرزد ہوئی جو خلافت کو فسق کرنے کے لیے کافی تھی جیسے اُس کا مدینہ میں لوٹ کھسوٹ مچانا، کعبہ پر منجنیق سے پتھر پھینکوانا، حسین رضی اللہ عنہ اور اُن کے اہل بیت کو قتل کرانا، اُن کے ثنایا دانتوں کو لکڑی سے کریدنا، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے سر کو کھبے پر لٹکوانا۔ ان تمام حقائق سے وہی پردہ پوشی کر سکتا ہے جو عامی (Vulgar) ہو اور یہ خیال کیے بیٹھا ہو کہ اپنے اس رویہ سے وہ رافضیوں کو غصہ دلا رہا ہے۔“<sup>(1)</sup>













## شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ پر جتنا توں کا رونا

شیخ زبیر علی زئی نے 'فضائل صحابہ' میں امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی "المعجم الکبیر" سے روایت نقل کی ہے:

﴿فَضَائِلُ صَحَابَةِ﴾ (106) (سیدنا) امام حسین رضی اللہ عنہ نے آپ کو تیرا جہاد کے چوتھے سے لگے۔ باقہ۔ (معجم مشاہیر ملوکیت ص ۳۳۳) (مندیج)  
شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس  
موجود تھا۔ میں نے (سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ) کی شہادت کی خبر سنی تو ام سلمہ کو بتایا۔ (کہ سیدنا  
حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں) انہوں نے فرمایا: ان لوگوں نے یہ کام کر دیا ہے، اللہ ان کے  
گھروں یا قبروں کو آگ سے بھر دے اور وہ (غم کی شدت سے) بے ہوش ہو گئیں۔  
(تاریخ دمشق ۲۴/۱۳ ص ۲۴۱)

سیدنا ام المومنین ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) (وفات سن ۶۲ھ) نے فرمایا: میں نے جنوں کو (امام)  
حسین (رضی اللہ عنہ) کی شہادت پر روتے ہوئے سنا ہے۔  
(ابو جریر الطبرانی ۱۳/۲ ص ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵،



امام اہل سنت  
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا غم حسین رضی اللہ عنہ

امام اہل سنت امام ابی عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے غم حسین رضی اللہ عنہ میں جو اشعار پڑھے ہیں، اُسے آپ کے دیوان سے پیش کر کے بات کو ختم کرتا ہوں۔

دیوان الإمام الشافعی	۸۲	دیوان الإمام الشافعی
<p>۱ نَزَلَتْ الْكَلْبَا لَا لِی مُشْعَبٌ وَمَا لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ ۲ وَغَارَتْ نَعْرَمٌ وَانْفَعَتْ تَوَارِثُ سَمْعٌ سَمْعٌ سَمْعٌ سَمْعٌ ۳ تَغْلِي عَلَى النَّعْرَمِ بِنِ الْهَدِيمِ الْهَدِيمِ سَمْعٌ سَمْعٌ ۴ لَيْسَ كَمَا لَيْسَ غُبُ آلِ مُشْعَبٍ أَكْرَمُ لَمْ يَكُنْ سَمْعٌ ۵ غَمُّ شُعْبَةَ بِنْتِ خَشْرَى وَتَوَلَّى سَمْعٌ سَمْعٌ سَمْعٌ</p>	<p>۱ نَزَلَتْ الْكَلْبَا لَا لِی مُشْعَبٌ وَمَا لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ ۲ وَغَارَتْ نَعْرَمٌ وَانْفَعَتْ تَوَارِثُ سَمْعٌ سَمْعٌ سَمْعٌ سَمْعٌ ۳ تَغْلِي عَلَى النَّعْرَمِ بِنِ الْهَدِيمِ الْهَدِيمِ سَمْعٌ سَمْعٌ ۴ لَيْسَ كَمَا لَيْسَ غُبُ آلِ مُشْعَبٍ أَكْرَمُ لَمْ يَكُنْ سَمْعٌ ۵ غَمُّ شُعْبَةَ بِنْتِ خَشْرَى وَتَوَلَّى سَمْعٌ سَمْعٌ سَمْعٌ</p>	<p>۱ نَزَلَتْ الْكَلْبَا لَا لِی مُشْعَبٌ وَمَا لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ ۲ وَغَارَتْ نَعْرَمٌ وَانْفَعَتْ تَوَارِثُ سَمْعٌ سَمْعٌ سَمْعٌ سَمْعٌ ۳ تَغْلِي عَلَى النَّعْرَمِ بِنِ الْهَدِيمِ الْهَدِيمِ سَمْعٌ سَمْعٌ ۴ لَيْسَ كَمَا لَيْسَ غُبُ آلِ مُشْعَبٍ أَكْرَمُ لَمْ يَكُنْ سَمْعٌ ۵ غَمُّ شُعْبَةَ بِنْتِ خَشْرَى وَتَوَلَّى سَمْعٌ سَمْعٌ سَمْعٌ</p>

[illegible]

اشارت بر سر خط

بِیْنِ الْفَرَسِ حَمْدٌ (رواه البخاری)

**دِيَوَانُ**

**الإمام الشافعي**

ابن عبد الله محمد بن الوكيل الشافعي  
(توفي ٢٤٠ هـ — ٢٤٠ هـ)

**ترجمه و تشریح**

حضرت مولانا عبدالحق صاحب کالج اردو ملی ریاست دہلی

**ناشر**

حضرت مولانا عقیل محمد علی مدنی صاحب (دعوتِ اسلامی)

ہندوستان، القزآن، مجبورہ روڈ، کنگرہ، گجرات

اردو ترجمہ

میرا دل آہ آہ کر رہا ہے اور میں کبیدہ خاطر (رنجیدہ) ہوں  
میری نیند اڑ گئی ہے اور عجب بے خوابی کا عالم ہے  
ہے کوئی جو سیدنا حسین علیہ السلام کو میرا پیغام پہنچا دے؟  
اگرچہ بعض قلوب اور جانیں اسے ناپسند کرتی ہیں  
آپ بلا جرم مظلوم شہید کر دیے گئے گویا آپ کی قمیص  
ارجوان کے پانی سے رنگ دی گئی

تلواریں غلط استعمال پر غمزہ ہیں اور نیزے چیخ رہے ہیں  
اور گھوڑوں کی ہنہناہٹ کے بعد رونے کی آوازیں آرہی ہیں

دُنیا آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غم میں کانپ اٹھی  
قریب تھا کہ بیکان جامد (سخت) پہاڑ بھی پگھل جائیں  
ستارے چھپ گئے اور تاروں پر کپ کی طاری ہو گئی  
پردے پھاڑ دیے گئے اور گریبان تار-تار کر دیے گئے

اُس ہاشمی پیغمبر پر دُرود پڑھا جائے  
اور اُن کی اولاد سے جنگ کی جائے؟ کتنی تعجب کی بات ہے

اگر آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہی میرا گناہ ہے  
تو یہ ایسا گناہ ہے جس سے میں توبہ نہیں کر سکتا

یہی وہ لوگ ہیں جو میدانِ حشر میں میرے سفارشی ہوں گے  
جس وقت آنکھیں عذاب و عقاب کے ہولناک مناظر دیکھے گی۔<sup>(1)</sup>

1. دیوان الامام الشافعی (اردو)، صفحہ: 82-84



## علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی خراج عقیدت

قارئین! آخر میں مشہور شاعر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ملوکیت کے خلاف سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا جہاد اور شہادت کو اپنے اشعار میں نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

### سِرِّ حادثہ کربلاء (اقبال)

در معنی حریتِ اسلامیہ و سِرِّ حادثہ کربلا  
 آں امام عاشقاں پورِ بتول  
 سروِ آزادے ز بُستانِ رسول سنیذہ  
 اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر  
 معنی ذبحِ عظیم آمد پر  
 بہر آں شہزادہ خیر المملک  
 دوش ختم المرسلین نغمِ الجمل  
 سرخ رو عشقِ غیور از خون او  
 شوخی ایں مصرع ز مضمون او  
 در میان امت آں رکیواں جناب  
 ہجو حرفِ قل ہو اللہ در کتاب  
 موسیٰ و فرعون و شبیر و یزید  
 ایں دو قوت از حیاتِ آید پدید  
 زندہ حق از قوتِ شبیری است  
 باطل آخر داغِ حسرتِ میری است

چوں خلافت رشتہ از قرآں گسخت  
 حریت را زہر اندر کام ریخت  
 خاست آں سر جلوہ خیر الامم  
 چوں سحاب قبلہ باراں در قدم  
 بر زمین کربلا بارید و رفت  
 لالہ در ویرانہ ہا کارید و رفت  
 تاقیامت قطع استبداد کرد  
 موج خون او چمن ایجاد کرد  
 بہر حق در خاک و خون غلطیدہ است  
 پس بنائے لا الہ گردیدہ است  
 مدعائش سلطنت بودے اگر  
 خود نکردے باچنین سامان سفر  
 دشمنان چوں ریگ صحرا لا تعد  
 دوستان او بہ یزداں ہم عدد  
 سر ابراہیم و اسمعیل بود  
 یعنی آں اجمال را تفصیل بود  
 عزم او چوں کوہساراں استوار  
 پایدار و تند سیر و کامگار  
 تیغ بہر عزت دین است و بس  
 مقصد او حفظ آئین است و بس  
 ما یوا اللہ را مسلماں بندہ نیست



پیشِ فرعونے سرش افگندہ نیست  
 خونِ او تفسیرِ ایں اسرارِ کرد  
 ملتِ خوابیدہ را بیدارِ کرد  
 تیغِ لا چوں از میاں بیروں کشید  
 از رگِ اربابِ باطلِ خون کشید  
 نقشِ اِلَّا اللہ بر صحرا نوشت  
 سطرِ عنوانِ نجاتِ ما نوشت  
 رمزِ قرآن از حسینِ آموختیم  
 ز آتشِ او شعلہ با اندوختیم  
 شوکتِ شام و فرِ بغداد رفت  
 سطوتِ غرناطہ ہم از یاد رفت  
 تارِ ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز  
 تازہ از تکبیرِ او ایماں ہنوز

### تشریح اشعار

کہتے ہیں کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مرتبہ عالیہ کا کیا پوچھنا ہے۔ سیدۃ النساء سیدہ بتول رضی اللہ عنہا اُن کی ماں ہیں اور سید الانبیاء سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے نانا ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اُن کے پدرِ بزرگوار ہیں، جو بسم اللہ کی ”ب“ ہیں یعنی علومِ قرآنی کا دروازہ ہیں اور وہ خود قرآن کی اس آیت کی تفسیر ہیں:

﴿وَفَدَيْنَهُ بِذَبِيحٍ عَظِيمٍ ۝﴾ (الصافات: 107)

”یعنی ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض دے دیا۔“

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی رفعتِ شان کا اندازہ اس بات سے بھی ہو سکتا ہے کہ ایک دفعہ جبکہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ دونوں صاحب زادے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر بیٹھے ہوئے تھے تو ایک صحابی نے یہ کہا کہ اُن صاحب زادوں کی خوش نصیبی کا کیا ٹھکانہ ہے کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر سوار ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

((نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمْمَا وَنِعْمَ الْعَدْلَانِ اَنْتَمَا))<sup>o</sup>

”یعنی تمہارا دونوں کا اونٹ بہترین اونٹ ہے اور تم دونوں بہترین سوار ہو۔“ ”اَدْلَانِ“ اُن دو (2) سواروں کو کہتے ہیں جو کجاوے میں آمنے سامنے بیٹھے ہوں تاکہ وزن برابر رہے۔

جس طرح سورۃ الاخلاص سارے قرآن مجید میں ممتاز ہے، اسی طرح امام حسین رضی اللہ عنہ ساری اُمت میں بلند پایہ رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون یا شعیب رضی اللہ عنہ اور یزید یہ دو (2) آدمیوں ہی کے نام نہیں ہیں بلکہ حیات کے دو مختلف اور ممتاز مظہر ہیں جو قیامت تک اسی طرح برسرِ پیکار رہیں گے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز  
چراغِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے شرار بولی

مطلب یہ ہے کہ دنیا میں شروع ہی سے حق و باطل میں آویزش چلی آرہی ہے اور اگر دنیا میں قوتِ شعیری نہ ہوتی تو حق کب کا مٹ چکا ہوتا۔ سچ تو یہ ہے کہ :

حقیقت ابدی ہے مقامِ شعیری  
بدلتے رہتے ہیں اندازِ کوئی و شامی

نوٹ : اقبال نے قیامِ پاکستان سے پہلے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ :

”نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شعیری کہ فکرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری۔“

قومِ خانقاہوں سے تو باہر نکل آئی لیکن افسوس کہ بعض اسباب ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ وہ (رسمِ شعیری ادا کرنے کے لیے) میدانِ کربلا کی طرف جانے کے بجائے، ہوٹلوں کی طرف چلی گئی اور وہاں جا کر خدا معلوم کیا دیکھا، مگر اب باہر نکلنے کا نام ہی نہیں لیتی۔



اس تمہید کے بعد اقبال **رحمۃ اللہ علیہ** اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب خلافت نے اپنا رشتہ قرآن سے منقطع کر لیا تو اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حریت (آزادی) کا خاتمہ ہو گیا۔ چونکہ خدا پرستی کے لیے حریت (آزادی) کا وجود شرطِ اولین ہے۔ اس لیے امام حسینؑ نے میدانِ کربلا میں اپنی جان دے کر قیامت تک کے لیے ملوکیت (استبداد) کے اصول کو باطل کر دیا یعنی اپنی شہادت سے یہ ثابت کر دیا کہ اسلام ملوکیت کا دشمن ہے۔ اسی لیے اقبال کی تعلیم یہ ہے کہ:

**لَا مُلُوكِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ**

نوٹ: پہلے مصرع میں (چوں خلافت رشتہ از قرآن گسخت) یزید پلید کی تخت نشینی کی طرف اشارہ ہے کیوں کہ وہ اپنے باپ کی وفات کے بعد امت کے انتخاب سے خلیفہ نہیں ہوا بلکہ کسی طرح مسلمانوں پر حاکم بن گیا جس طرح ایک قیصر (رومی بادشاہ) کے بعد، اُس کا بیٹا قیصر (رومی بادشاہ) بن جاتا تھا اُسی کا نام ملوکیت ہے جو حریت کی زد (مقابل) ہے۔

کہتے ہیں کہ امام حسینؑ نے حق کے لیے اپنا سر کٹایا اور اسی لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُنھوں نے اپنی قربانی سے توحیدِ الہی کو از سر نو دنیا میں قائم کر دیا۔ اس کی تشریح ہے کہ اگر وہ اپنی شہادت سے بات کو واضح نہ کرتے کہ توحید پرستی کے لیے حریت لازمی ہے تو مسلمان اس اصول کو فراموش کر دیتے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ رفتہ رفتہ توحیدِ الہی کا خاتمہ ہو جاتا۔ لیکن امام حسینؑ نے قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے ایک نمونہ قائم کر دیا کہ ملوکیت کو مٹانے کے لیے اپنی جان قربان کر دو تا کہ توحیدِ الہی زندہ رہ سکے۔ امام حسینؑ نے اپنے طرزِ عمل سے جناب ابراہیمؑ اور جناب اسماعیلؑ کی تعلیمات کی روح کو دنیا پر آشکار کر دیا۔ جس بات کی اُنھوں نے زبان سے تعلیم دی تھی امام حسینؑ نے اس پر عمل کر کے دنیا کو دکھا دیا۔ تعلیماتِ اسلام کی وہ روح کیا تھی؟ صرف یہ کہ.....

ما سوی اللہ را مسلمان بندہ نیست

”یعنی مسلمان اللہ کے علاوہ کسی کا غلام نہیں ہو سکتا، کسی کے حکم کی اطاعت نہیں کر سکتا، کسی کے سامنے سر نہیں جھکا سکتا“ چونکہ قرآن ایسی تعلیم کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ اس لیے اقبال **رحمۃ اللہ علیہ** نے یہ کہا ہے:

رمز قرآن از حسینؑ برآموختیم

”یعنی حسینؑ نے ہم مسلمانوں کو قرآن حکیم کی روح سے آشنا

”یعنی حسین ؑ نے ہم مسلمانوں کو قرآن حکیم کی روح سے آشنا کیا۔“

نوٹ: میں نے ایک دفعہ حضرت اقبال ؒ سے دریافت کیا کہ ”’رمز قرآن‘ سے آپ کی مراد کیا ہے؟“ تو انھوں نے جواب دیا تھا کہ تعلیمات قرآن کی روح یہ ہے کہ باطل کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر وقت سر بکف رہو اور اگر ضرورت ہو تو جان دینے سے بھی دریغ مت کرو۔

### سطر عنوان نجات مانوشت

کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حسین ؑ نے ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا، اگر ہم اُن کی شہادت پر آنسو بہائیں گے تو ہماری نجات ہو جائے گی۔ یہ دونوں باتیں سراسر غیر اسلامی ہے۔ اقبال ؒ کا مطلب یہ ہے کہ امام حسین ؑ نے راہِ خدا میں سرکٹا کر ہمیں نجاتِ اخروی حاصل کرنے کا طریقہ بتا دیا، یعنی یہ کہ مسلمان وہ ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور کسی بادشاہ کے سامنے سر نہیں جھکاتا۔

### ماسوی اللہ را مسلمان بندہ نیست

اس مصرعے میں شہادتِ حسین ؑ کا سارا فلسفہ مضمر ہے۔ آخری شعر انھوں نے خاص جذباتی رنگ میں لکھا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دمشق، بغداد اور غرناطہ (اسپین میں مسلمانوں کی سلطنت) یہ تینوں عظیم الشان سلطنتیں صفحہ ہستی سے مٹ چکی ہیں لیکن:

### تارِ ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز

یعنی ملت کے خیالات میں جو انقلابِ امام حسین ؑ نے پیدا کیا تھا اُس کا اثر ابھی تک باقی ہے اور اُن کی تحمیر کی آواز سے (بشرط یہ کہ مسلمانوں کی توجہ ریڈیو کی آواز سے ہٹ سکے) اب بھی ایمان زندہ ہو سکتا ہے۔

(پروفیسر یوسف سلیم چشتی)

بلکہ اب تو نگاہِ مسلمان ٹی۔وی۔ اور انٹرنیٹ کی اسکرین میں اُلجھ کر رہ گئی ہے۔<sup>(۱)</sup>

1. شرح اربعین امام حسین ؑ (اردو)، صفحہ: 67-73



# آخذ و مراجع





## آخذ و مراجع

1. کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن - خزائن العرفان فی تفسیر القرآن (اردو):  
 • ترجمہ: مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 1340 ہجری  
 • تفسیر: سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 1367 ہجری  
 • ادبی دنیا، میا محل، دہلی، انڈیا، سن 2017 عیسوی۔
2. صحیح بخاری (عربی): امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی سن 256 ہجری  
 • دار الکتب علمیہ، بیروت، لبنان، سن 2019 عیسوی۔
3. صحیح بخاری (اردو): امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی سن 256 ہجری  
 • مترجم (اردو): مفتی محمد ابراہیم حنفی چشتی۔  
 • محمدی بک ڈپو، دہلی، انڈیا، سن 1434 ہجری۔
4. صحیح مسلم (عربی): امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشابوری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 261 ہجری۔  
 • دار الکتب علمیہ، بیروت، لبنان، سن 2019 عیسوی۔
5. صحیح مسلم (اردو): امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشابوری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 261 ہجری  
 • مترجم (اردو): علامہ غلام رسول سعیدی، متوفی سن 1437 ہجری۔  
 • ارشد بردرس، دہلی، انڈیا سن 1431 ہجری۔
6. صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی (اردو): امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشابوری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 261 ہجری  
 • مترجم (اردو): حضرت علامہ وحید الزماں،  
 • اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی، انڈیا۔
7. سنن نسائی (اردو): امام عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفی سن 303 ہجری  
 • مترجم: مولانا ملک محمد بستان فاروق بک ڈپو، دہلی، انڈیا، سن 2014 عیسوی۔

8. سنن نسائی (اردو): امام عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی نسائی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 303 ہجری

• مترجم: حافظ محمد امین

• تحقیق: حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی، دار العلم پبلیشرز، ممبئی، انڈیا (سن 2012 عیسوی)

9. جامع ترمذی (اردو): امام العلّامہ ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 279 ہجری

• مترجم: علّامہ مولانا بدیع الزماں برادر علّامہ وحید الزماں

• تحقیق و تخریج: شیخ ناصر الدین البانی نعمانی کتب خانہ، لاہور، پاکستان

10. جامع ترمذی (اردو): امام العلّامہ ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 279 ہجری

• مترجم: مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی

رضا اکیڈمی، ممبئی، انڈیا، سن 2012 عیسوی۔

11. جامع سنن ترمذی (اردو): امام العلّامہ ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 279 ہجری

• تحقیق: علّامہ محمد ناصر الدین البانی

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی، انڈیا، سن 2017 عیسوی۔

12. Jami' At-Tirmidhi (English)

Imam Hafiz Abu Eisa Muhammad Ibn Eisa At-Tirmidhi

Translated by : Abu Khaliyl (USA)

Ahadith Edited and Referenced by : Hafiz Abu Tahir Zubair Ali Zai

Published by : Darussalam, Riyadh (2007)

13. سنن ابو داؤد (اردو): امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق الازدی البجستانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 275 ہجری

• تحقیق و تخریج: حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی

• دار السلام ریاض، سعودی عربیہ

14. سنن ابو داؤد (اردو): امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق الازدی البجستانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 275 ہجری

• مترجم: مولانا عبد الحکیم خان اختر شاہجہان پوری

• رضا اکیڈمی، ممبئی، انڈیا، سن 2012 عیسوی



Sunan Abu Dawud (English) .15

Imam Hafiz Abu Dawud Sulayman bin Ashath

- Ahadith edited & referenced by : Hafiz Abu Tahir Zubair Ali Zai
- Published by : Darussalam, Riyadh, Saudi Arabia, 2008

.16 سنن ابن ماجہ : امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ القزوی، متوفی سن 273 ہجری

• مترجم : مولانا عطاء اللہ ساجد

• محقق : حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی، دار السلام، ریاض۔

.17 صحیح سنن ابن ماجہ : محمد ناصر الدین البانی، متوفی سن 1999 عیسوی۔

• مکتبۃ المعروف، ریاض، سعودی عربیہ

.18 الکتاب مصنف فی الآحاد والآثار (عربی) :

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العباسی الکوفی رحمہ اللہ، متوفی سن 230 ہجری

• محقق : کمال یوسف

• دار التاج، بیروت، لبنان، سن 1989 عیسوی

.19 مصنف ابن ابی شیبہ (عربی) :

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العباسی الکوفی رحمہ اللہ، متوفی سن 230 ہجری

• محقق : ابی محمد أسامہ بن ابراہیم بن محمد

.20 مصنف ابن ابی شیبہ (اردو)

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العباسی الکوفی رحمہ اللہ، متوفی سن 230 ہجری

• مترجم : مولانا محمد اویس سرور، مکتبہ رحمانیہ

.21 مسند احمد بن حنبل (عربی) :

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ، متوفی سن 241 ہجری

• محقق : شعیب ارناؤوط، مؤسسة الرسالة، بیروت، لبنان، سن 1421 ہجری

.22 مسند احمد بن حنبل (عربی) :

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ، متوفی سن 241 ہجری

• محقق : احمد محمد شاہ

• دار الحدیث، قاہرہ، مصر، سن 1995 عیسوی

23. **مُسند امام احمد بن حنبل (اردو):** امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 241 ہجری
- مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، پاکستان
24. **سنن دارمی (اردو):** ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن التیمی الدارمی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 255 ہجری
- مترجم: بنت شیخ الحدیث حافظ عبد الستار حماد
25. **مُسند ابو یعلیٰ الموصلی (عربی):**
- امام الہمام شیخ الاسلام ابی یعلیٰ احمد بن علی بن مثنیٰ الموصلی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 307 ہجری
- تحقیق و تخریج: حسین سلیم اسد، دار المعون للتراث، دمشق، سن 1989 عیسوی
26. **مُسند ابو یعلیٰ الموصلی (اردو):**
- امام الہمام شیخ الاسلام ابی یعلیٰ احمد بن علی بن مثنیٰ الموصلی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 307 ہجری
- مترجم: غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی، مدرس، جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ، لاہور، پاکستان
  - پروگریسو بکس، لاہور، سن 2016 عیسوی
27. **مُسند ابی داؤد الطیالسی (عربی):** امام ابو داؤد سلیمان بن داؤد الجارود الطیالسی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 204 ہجری
- تحقیق: دکتور محمد بن عبد الحسن ترکی مرکز البحوث والدّراسات والعربیہ والاسلامیہ
28. **مُسند ابی داؤد الطیالسی (اردو):** امام ابو داؤد سلیمان بن داؤد الجارود الطیالسی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 204 ہجری
- مترجم: غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی، مدرس، جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ، لاہور، پاکستان
  - پروگریسو بکس، لاہور، پاکستان، سن 2014 عیسوی
29. **صحیح ابن خویمہ (اردو):** امام الائمہ ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشابوری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 311 ہجری
- تحقیق: علامہ ناصر الدین البانی
  - مکتبہ النہیم، یو۔ پی۔ انڈیا، سن 2014 عیسوی
30. **مُسند سراج (اردو):** محمد بن اسحاق بن ابراہیم سراج ثقفی نیشابوری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 313 ہجری
- مترجم: فریاد حسین رضوی
  - پروگریسو بکس، اردو بازار، لاہور، پاکستان، سن 2017 عیسوی



31. صحیح ابن حبان (اردو): الحافظ الامام ابی حاتم محمد بن الحبان المصنفی، متوفی سن 354 ہجری

• مترجم: ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

• جیلانی بک ڈپو، سن 2015 عیسوی

سنن الکبریٰ للبیہقی (اردو):

32. الحافظ الامام ابی بکر احمد بن حسین بن موسیٰ البیہقی، متوفی سن 458 ہجری

• مترجم: حافظ ثناء اللہ

• مکتبہ رحمانیہ، لاہور، پاکستان

دلائل النبوة (اردو):

33. الحافظ الامام ابی بکر احمد بن حسین بن موسیٰ البیہقی، متوفی سن 458 ہجری

• مترجم: مولانا محمد اسماعیل جاروی

• دار الاشاعت، کراچی، پاکستان، سن 2009 عیسوی۔

المستدرک علی صحیحین (اردو):

34. الامام الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم نیشابوری، متوفی سن 405 ہجری

• مترجم: محمد شفیق الرحمن قادری رضوی

• جیلانی بک ڈپو، دہلی، انڈیا، سن 2015 عیسوی

المستدرک علی صحیحین (عربی):

35. الامام الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم نیشابوری، متوفی سن 405 ہجری

• تلخیص: امام شمس الدین ذہبی، متوفی سن 748 ہجری

• دار الحرمین، قاہرہ، مصر، سن 1997 عیسوی

المستدرک علی صحیحین (عربی)

36. الامام الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم نیشابوری، متوفی سن 405 ہجری

• تلخیص: امام شمس الدین ذہبی، متوفی سن 748 ہجری

• دار المعرفہ، بیروت، لبنان، سن 2006 عیسوی

37. مجمع الزوائد و منبع الفوائد (عربی):  
حافظ نور الدین ابی الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان الہیثمی، متوفی سن 807 ہجری  
• دار الفکر، بیروت، سن 1994 عیسوی
38. مشکوٰۃ المصابیح مع الاکمال فی اسماء الرجال (اردو):  
الامام المحدث ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب البتیری، متوفی سن 741 ہجری  
• مترجم: ابو انس محمد سرور گوہر  
• محقق: حافظ شیخ زبیر علی  
• اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی، انڈیا، سن 2012 عیسوی
39. معجم الصغیر (اردو):  
حافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 360 ہجری  
• مترجم: عبد الصمد ریالوی  
• فرید بک ڈپو، دہلی، انڈیا، سن 2014 عیسوی
40. صحیح الجامع الصغیر و زیادۃ (عربی):  
محمد ناصر الدین البانی، متوفی سن 1999 عیسوی۔  
• المکتبہ اسلامی
41. مسند عائشہ (اردو): امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 911 ہجری  
• مترجم: وسیم عثمان محمد عثمان مدنی  
• اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی، انڈیا، سن 1993 عیسوی۔
42. سلسلہ احادیث الصحیحہ (اردو): علامہ محمد ناصر الدین البانی، متوفی سن 1999 عیسوی  
• مترجم: محمد محفوظ احمد  
• انصار السنہ پبلیکیشنز، لاہور، پاکستان
43. سلسلہ الاحادیث الصحیحہ و شی من فقہا و فوائدھا (عربی): علامہ محمد ناصر الدین البانی، متوفی سن 1999 عیسوی  
• مکتبہ المعارف، ریاض، سعودی عربیہ، سن 1415 ہجری



44. شرح معانی الآثار المعروف تحاوی شریف (اردو):  
 امام ابی جعفر احمد بن محمد ازدی مصری الطحاوی رحمہ اللہ، متوفی سن 321 ہجری  
 • مترجم: استاد الحدیث مولانا شمس الدین صاحب  
 • مکتبہ العلم، اردو بازار، پاکستان، سن 2012 عیسوی۔
45. خصائص علی (اردو): الامام الحافظ النقاد ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی النسائی، متوفی سن 303 ہجری  
 • ترجمہ، تخریج، تحقیق، تشریح: علامہ قاری ظہور۔ احمد فیضی  
 • مکتبہ باب العلم، جامعہ علی المرتضیٰ، لاہور، پاکستان، سن 1438 ہجری
46. خصائص علی (اردو): الامام الحافظ النقاد ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی النسائی، متوفی سن 303 ہجری  
 • مترجم: نوید احمد ربانی  
 • فوائد، تحقیق و تخریج: علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری  
 • بک کورنر شوروم، جہلم، پاکستان، سن 2014 عیسوی
47. خصائص علی (اردو): الامام الحافظ النقاد ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی النسائی، متوفی سن 303 ہجری  
 • مترجم: مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری (صاحب فیض الباری شرح صحیح بخاری)  
 • علی اکیڈمی، علی گڑھ، یوپی، انڈیا۔
48. شرح اربعین امام حسین رضی اللہ عنہ (اردو): فضیلۃ الشیخ عبد اللہ دانش، خطیب مسجد البدر، نیویورک  
 • العاصم اسلامک بکس لاہور، پاکستان، سن 2015 عیسوی
49. فتح الباری بشرح صحیح البخاری (عربی):  
 امام حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی، متوفی سن 852 ہجری  
 • دار الکتب علمیہ، بیروت، لبنان، سن 2011 عیسوی
50. فیض الباری ترجمہ فتح الباری لبنان: علامہ محمد ابوالحسن سیالکوٹی  
 • مکتبہ اصحاب الحدیث، لاہور، پاکستان، سن 2009 عیسوی
51. شرح صحیح البخاری (عربی): ابی الحسن علی بن خلف بن عبد اللہ بن بطلال، متوفی سن 449 ہجری  
 • مکتبہ الرشد، ریاض، سعودی عربیہ

52. **عمدة القاری شرح صحیح البخاری (عربی):** امام بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 855 ہجری  
 • دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، سن 2001 عیسوی  
 • دارالفکر
53. **نعمت الباری فی شرح صحیح البخاری (اردو):** علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 1437 ہجری  
 • فرید بک ڈپو، دہلی، انڈیا، سن 2013 عیسوی
54. **شرح صحیح مسلم شریف (اردو):** امام المحدثین ابی الحسین مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری النیشابوری رحمۃ اللہ علیہ  
 • علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی سن 1437 ہجری  
 • فاروق بک ڈپو، دہلی، انڈیا، سن 1423 ہجری
55. **تحفة المنعم شرح اردو صحیح مسلم (اردو):** مولانا فضل محمد یوسف زئی  
 • مکتبہ اسماعیل، دیوبند، یوپی، انڈیا
56. **شرح جامع ترمذی شریف (اردو):**  
 • شارح: علامہ محمد یاسین قصوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ  
 • مترجم: ابو العلی محی الدین جہانگیر، فاروق بک ڈپو، دہلی، انڈیا، سن 2019 عیسوی
57. **مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح (عربی):**  
 علامہ الشیخ ابی الحسن نور الدین علی بن سلطان محمد الہروی القاری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 1014 ہجری  
 • دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
58. **مرقاۃ المفاتیح اردو شرح مشکوٰۃ المصابیح (اردو):**  
 علامہ الشیخ ابی الحسن نور الدین علی بن سلطان محمد الہروی القاری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 841 ہجری  
 • مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم  
 • مکتبہ رحمانیہ، لاہور، پاکستان
59. **مرآۃ المناجیح اردو ترجمہ و شرح مشکوٰۃ المصابیح (اردو):**  
 حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خاں بدایونی رحمۃ اللہ علیہ  
 • ادبی دنیا، دہلی، انڈیا



60. اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ (اردو):  
 العلّامہ الحدیث عبدالحق بن سیف الدّین بن سعد اللہ بخاری الدہلوی،  
 متوفی سن 1052 ہجری (سن 1642 عیسوی)  
 • مترجم: علّامہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی  
 • جیلانی بک ڈپو، دہلی، انڈیا
61. احکام القرآن (عربی): حجتہ الاسلام امام ابو بکر احمد بن علی راضی جصاص رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 370 ہجری  
 • بیروت، لبنان
62. احکام القرآن (اردو): حجتہ الاسلام امام ابو بکر احمد بن علی راضی جصاص رحمۃ اللہ علیہ متوفی سن 370 ہجری  
 • بین الاقوامی اسلام یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان، سن 1999 عیسوی۔
63. تفسیر بغوی (اردو): امام الکبیر ابو محمد حسین بن مسعود البغوی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 516 ہجری  
 • ادارے تالیفات اشرفیہ، ملتان، پاکستان، سن 1436 ہجری
64. تفسیر القرآن العظیم (اردو): مفسر قرآن حضرت امام حافظ عماد الدّین بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 774 ہجری  
 • مترجم: ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ ازہری رحمۃ اللہ علیہ  
 • مکتبہ رضویہ، ادبی دنیا، دہلی، سن 2005 عیسوی
65. تفسیر ابن کثیر (ہندی): مفسر قرآن حضرت امام حافظ امام الدّین بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 774 ہجری  
 • ہندی مترجم: مولانا محمد عمران قاسمی بگیا نوی  
 • اسلامک بکس، انڈیا سن 2015 عیسوی
66. دُرّ منثور (اردو): امام جلال الدّین عبد الرحمن ابی بکر سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 911 ہجری  
 • مترجمین: ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ ازہری رحمۃ اللہ علیہ و مولانا سید اقبال شاہ،  
 مولانا محمد بستان و علماء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ  
 • ضیاء القرآن پبلیکیشنز، سن 2006 عیسوی۔
67. علوم الحدیث (اردو):  
 امام تقی الدّین ابو عمر عثمان بن عبد الرحمن الشہر زوری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 343 ہجری

68. : An Introduction to the Science of the Hadith (English)  
 امام تقی الدین ابو عمر عثمان بن عبد الرحمن الشهر زوری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 340 ہجری
69. شرح نخبہ الفکر (اردو): امام حافظ شحاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 852 ہجری
- مرتب: محمد عمر انور، کراچی، پاکستان
  - زمزم پبلیشرس، کراچی، پاکستان، سن 2003 عیسوی
70. شرح نخبہ الفکر فی مصطلحات اہل الاثر (عربی):  
 علامہ الشیخ ابی الحسن نور الدین علی بن سلطان محمد الہرویہ القاری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 1014 ہجری
- دار السلطنت الثانیہ عثمانیہ، سن 1327 ہجری
71. سیر اعلام النبلاء (عربی): امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 748 ہجری
- محقق: شیخ شعیب ارناؤوط
  - مؤسسة الرسالة، بیروت، لبنان، سن 2018 عیسوی
72. کتاب تذکرۃ الحفاظ (عربی): امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی سن 748 ہجری
- دائرة المعارف العثمانیہ، حیدرآباد، انڈیا سن 1958 عیسوی
73. کتاب التذکرۃ بأحوال الموتی وأُمور الآخرة (عربی): امام ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح انصاری  
 خزرجی اندلوسی ثم قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 671 ہجری
- محقق: دکتور صادق بن محمد بن ابراہیم
  - مکتبہ دار المنہاج، ریاض، سعودی عرب، سن 1425 ہجری
74. شرح الشفا للقاضی عیاض (عربی): ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 1014 ہجری
75. الہدایۃ: شیخ الاسلام برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر فرغانی مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 593 ہجری
76. ہلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء (اردو): امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 430 ہجری
- حافظ بک ڈپو، دیوبند، یوپی، انڈیا، سن 2012 عیسوی۔



77. **تہذیب الکمال فی اسماء الرجال (عربی):** حافظ المستقن جمال الدین ابی حجاج یوسف المرزى رحمۃ اللہ علیہ متوفی سن 742 ہجری  
 • مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان
78. **تہذیب التہذیب (عربی):** امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 852 ہجری  
 • دارالکتب علمیہ، بیروت، لبنان، سن 2013 عیسوی۔
79. **تدریب الراوی فی شرح تقریب النوواوی (عربی):** امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 911 ہجری  
 • دارالکتب علمیہ، بیروت، لبنان
80. **بالتبصرہ والتذکرہ (عربی):** امام حافظ زین الدین عبد الرحیم بن حسین بن عبد الرحمن بن ابی بکر بن ابراہیم  
 العراقی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 806 ہجری  
 • دارالکتب علمیہ، بیروت، لبنان
81. **الکامل فی ضعف الرجال (عربی):** الامام الحافظ ابو احمد عبد اللہ بن عدی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 360 ہجری  
 • دار الفکر، بیروت، لبنان  
 • دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
82. **اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (اردو):** امام ابن اثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 630 ہجری  
 • مترجم: مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی  
 • حافظی بک ڈپو، دیوبند، یوپی، بھارت، سن 2007 عیسوی
83. **اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (اردو):** امام ابن اثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 630 ہجری  
 • مترجم: مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی  
 • المیزان، اردو بازار، لاہور، پاکستان
84. **سیر الصحابہ (اردو):** الحاج مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی  
 • دارالاشاعت کراچی، پاکستان
85. **معجم الصحابہ (اردو):** الامام الحافظ ابی الحسن عبد الباقی بن قانع البغدادی، متوفی سن 351 ہجری  
 • مترجم: غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی، مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ، لال گنج، لاہور  
 • پروگریسو بکس، لاہور، پاکستان، سن 2016 عیسوی

86. Encyclopedia : سیرت صحابہ کرام (اردو) :  
• دار السلام، ریاض، سعودی عربیہ، سن 1438 ہجری
87. الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (عربی) : الامام الحافظ ابی عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر القرطبی رحمۃ اللہ علیہ،  
متوفی سن 463 ہجری  
• دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
88. الاصابۃ فی تمیز الصحابہ (اردو) : امام حافظ شحاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 852 ہجری  
• مترجم : مولانا محمد عامر شہزاد علوی  
• مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور، پاکستان
89. الاصابۃ فی تمیز الصحابہ (عربی) : امام حافظ سحاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 852 ہجری  
• مکتبہ العزیزیہ، بیروت، لبنان
90. فضائل صحابہ صحیح روایت کی روشنی میں (اردو) : حافظ شیر محمد  
• تحقیق : حافظ زبیر علی زئی  
• مکتبہ اسلامیہ، لاہور، پاکستان، سن 2010 عیسوی
91. منہاج السنۃ (اردو) : تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام الحرانی بن تیمیہ،  
متوفی سن 728 ہجری
92. العقد الفرید (عربی) : امام ابن عبد ربہ رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 328 ہجری  
• دار الکتب علمیہ، بیروت، لبنان
93. The Unique Necklace (English) : Ahmad ibn Muhammad ibn Abd Rabbih (R.A.)  
• Garnet Publishing Llimited, UK, 2009
94. حجۃ اللہ البالغۃ (اردو) : حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 1762 عیسوی، دہلی  
• مترجم : مولانا عبد الحق حقانی  
• فرید بک اسٹول، اردو بازار، لاہور
95. کتاب الاخبار الطوال (عربی) : علامہ ابو حنیفہ احمد بن داؤد الدینوری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 895 ہجری  
• University of Tronto, Library, 1964, U.S.A.



96. مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (عربی):  
 شیخ امام حافظ الدین محمد بن محمد شہاب المعروف امام کردری حنفی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 827 ہجری  
 • مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدرآباد، دکن، سن 1321 ہجری
97. کتاب الاعتقاد (عربی): قاضی عماد الاسلام ابی الاعلیٰ سعید بن محمد بن احمد نیشابوری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 432 ہجری  
 • دار الکتب علمیہ، بیروت، لبنان، سن 1971 عیسوی
98. التمهید فی بیان التوحید (عربی): ابی شکور محمد بن عبد السید بن شعیب السّلامی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی پانچویں صدی ہجری  
 • مکتبہ اسلامیہ، محلہ جنگی، پیشاور، سن 1311 ہجری
99. تمہید ابوشکور سالمی رحمۃ اللہ علیہ (اردو): ابی شکور محمد بن عبد السید بن شعیب السّلامی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی پانچویں صدی ہجری  
 • مترجم: مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری، فرید بک ڈپو، لاہور، سن 2009 عیسوی
100. الاعتقاد والہدایۃ علی سبیل الرّشاد (عربی): الحافظ الامام ابی بکر احمد بن حسین بن موسیٰ الیمہتی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 458 ہجری
101. سب سے پہلے (کتاب الاوائل): حافظ الکبیر ابی بکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 287 ہجری  
 • حافظ سلیمان بن احمد الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی سن 360 ہجری  
 • حافظ ابو الفضل عبد الرحمن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 911 ہجری  
 • مترجم: شیخ محمد عظیم حاصل پوری
- Farid Book Depot (Pvt) Ltd., New Delhi, India, 2014
102. شرح عقیدہ الطحاویہ (Commentary on the Creed of AT-TAHAWI):  
 IBN ABI AL-IZZ
- Translated by : Muhammad Abdul Haqq Ansari
  - Al-Imam Muhammad Ibn Sa'ud Islamic University
  - Imadatal-Bahth Al-Ilmi
  - Riyadh, Saudi Arabia
  - Institute of Islamic and Arabic Sciences in America
  - 1421 A.H., 2000 C.E.

103. تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک (اردو): امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 310 ہجری  
  - مترجم: مولانا سید محمد ابراہیم ایم۔ اے۔ ندوی
  - عبد اللہ اکیڈمی، لاہور، پاکستان
104. تاریخ الطبری المعروف بہ تاریخ الامم والملوک (عربی): امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری رحمۃ اللہ علیہ متوفی سن 310 ہجری  
  - دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، سن 2012 عیسوی
105. الکامل فی التاریخ (عربی): امام العلّامہ عمدۃ المؤرخین ابی الحسن علی بن محمد بن محمد الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ، المعروف ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 630 ہجری  
  - محقق: ابی الفداء عبد اللہ قاضی
  - دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، سن 2010 عیسوی
106. الکامل فی التاریخ تاریخ ابن اثیر (اردو): امام العلّامہ عمدۃ المؤرخین ابی الحسن علی بن محمد بن محمد الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ المعروف ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 630 ہجری  
  - مترجم: مولوی عبد الرحمن
  - نفیس اکیڈمی، کراچی، پاکستان
107. البدایۃ النہایۃ (عربی): حافظ ابی الفداء اسماعیل بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 774 ہجری  
  - دار الکتب علمیہ، بیروت، لبنان، سن 2015 عیسوی
108. البدایۃ والنہایۃ (تاریخ ابن کثیر) (اردو): حافظ ابی الفداء اسماعیل بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 774 ہجری  
  - مترجم: مولانا اختر فتح پوری
  - نفیس اکیڈمی، اردو بازار، کراچی، پاکستان، سن 1989 عیسوی
109. دیوان امامہ الشافعی (اردو): ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 204 ہجری  
  - مترجم و شارح: حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کاپووری
  - جامعہ علوم القرآن، بھروج، گجرات، ہند، سن 1425 ہجری
110. حیۃ الحیوان (اردو): علّامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ الدمیری رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 808 ہجری  
  - کتب خانہ حمیدیہ، دہلی، بھارت، سن 2014 عیسوی



111. الصّوائق المحرقة علی اهل الرّفص والضّلال والزّندقة (عربی):  
ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 973 ہجری  
• دار الوطن، ریاض، سعودی عربیہ
112. الصّوائق المحرقة علی اهل الرّفص والضّلال والزّندقة (اردو):  
ابی العباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 973 ہجری  
• مترجم: علامہ اختر فتح پوری
113. الصّوائق المحرقة علی اهل الرّفص والضّلال والزّندقة (عربی):  
ابی العباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 973 ہجری  
• دار الوطن، ریاض، سعودی عربیہ
114. الردّ علی المتعصّب العنید المانع من ذمّ یزید (اردو): امام علامہ جمال الدین ابی الفرج عبد الرحمن بن جوزی  
المعروف ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 597 ہجری  
• صفّہ فاؤنڈیشن، لاہور، پاکستان، سن 2011 عیسوی۔
115. مناقب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (عربی): امام علامہ جمال الدین ابی الفرج عبد الرحمن بن جوزی  
المعروف ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 597 ہجری  
• مکتبہ الخانجی، مصر، سن 1930 عیسوی۔
116. تاریخ الخلفاء (اردو): الامام الحافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 911 ہجری  
• مترجم: مولانا صاحبزادہ محمد مبشر چشتی سیالوی - شبیر بردرس، لاہور، پاکستان، سن 2002 عیسوی
117. تاریخ الخلفاء (عربی): الامام الحافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 911 ہجری  
• دار المنہاج، بیروت، لبنان، سن 2013 عیسوی
118. تاریخ الخلفاء (اردو): الامام الحافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 911 ہجری  
• مترجم: اقبال الدین احمد - نفیس اکیڈمی، اردو بازار، کراچی، پاکستان، سن 1983 عیسوی
119. تاریخ اسلام (اردو): مؤرخ اسلام اکبر شاہ خاں نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 1426 ہجری  
(نوٹ: مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو سن 1929 عیسوی میں لکھا تھا۔

120. مقصدِ حسین (اردو): مولانا محمد اسحاق مدنی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 2013 عیسوی  
• سلطان العلماء اکیڈمی، فیصل آباد، پاکستان
121. امام حسن علیہ السلام اور خلافتِ راشدہ (اردو): مفتی غلام رسول جماعتی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ  
• دارالعلوم قادریہ جیلانیہ، لندن (برطانیہ)، سن 2006 عیسوی
122. سیدنا حسن بن علی - شخصیت اور کارنامے (اردو): ڈاکٹر علی محمد، محمد صلابی  
• مترجم: ڈاکٹر لیس محمد مکی؛ فرید بک ڈپو، دہلی، انڈیا
123. علمو الاولاد کم محبة آل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اردو): ڈاکٹر محمد عبدہ میانی  
124. الکوثر الجاری الی ریاض احادیث البخاری: علامہ احمد بن اسماعیل بن عثمان بن محمد الکورانی شافعی، متوفی سن 893 ہجری  
• دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان
125. تکمیل الایمان (ایمان کامل کیسے ہو؟) (اردو): رئیس المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی سن 1052 ہجری  
• حواشی: مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ  
• مترجم: محمد اقبال احمد  
• سبزواری پبلیشرز - ہائڈنگ انٹرنیشنل پریس، کراچی، پاکستان، سن 1999 عیسوی۔
126. کنز الہدایت فی فضائل اہل بیت (عربی): ابو الرضا مقبول احمد رضوی جلالی  
• دار التحقیق، جامعہ محمدیہ فاروقیہ رضویہ، شادیوال، گجرات، پاکستان (2015)
127. حضرت امیر معاویہ اور تاریخی حقائق (اردو): حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی  
• کتب خانہ نعیمیہ، دیوبند، انڈیا
128. حضرت امیر معاویہ خلیفہ راشد (اردو): سید محمد ہاشمی میاں اشرفی جیلانی  
• والنضی پبلیکیشنز، لاہور، پاکستان، سن 2014 عیسوی، سن 1435 ہجری
129. تصفیہ مابین سنی و شیعہ (اردو): سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ  
• گولڑہ شریف، اسلام آباد، پاکستان، سن 2005 عیسوی۔
130. جمل و صفین - حدیث و تاریخ کی روشنی میں (اردو): پروفیسر خسرو قاسم  
• علی اکیڈمی، علی گڑھ، یوپی، انڈیا



131. شہادتِ امام حسین علیہ السلام : احادیث پیغمبر اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کی روشنی میں  
• مرتب : خسرو قاسم

• علی اکیڈمی، علی گڑھ، یوپی، انڈیا

132. امیر معاویہ سے متعلق ایک حدیث ”لا أشبع الله بطنه“ کی صحیح شرح (اردو):  
شیخ ابو الفضل عماد الدین جمیل حلیم الحسینی الشافعی الاشعری، رئیس جامعۃ المشائخ الصوفیاء فی لبنان  
• علی اکیڈمی، علی گڑھ، یوپی، انڈیا

133. The Judgement of Ahl-Al-Sunnah on Siffin from classical sunni sources  
(Arabic-English) : Sayyid Hasnain Bukhari, 2018

134. العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ (اردو): مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

• رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، پاکستان، سن 2003 عیسوی

135. مقالات الحدیث (اردو): حافظ زبیر علی زئی، متوفی سن 2013 عیسوی

• مکتب الحدیث حضرو، سن 2011 عیسوی

136. The Oxford Dictionary of Islam(English): Oxford University Press, New York, USA, 2003

137. Al-Qamoos Al-Waheed Dictionary (Arabic-Urdu): مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانوی، دار السلام

138. Al-Qamoos Al-Waheed Dictionary (Arabic-Urdu): مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانوی

• کتب خانہ حسینیہ، دیوبند، یوپی، انڈیا

139. Research Paper : واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر 72 صحیح الاسناد احادیث کی روشنی میں :

انجینئر محمد علی مرزا، جہلم، پاکستان

140. Urdu to English Dictionary : وسیم اللہ کھوکھر

• الحسنات بکس پرائیویٹ لی۔

141. : Advanced 21st Century (Urdu-Hindi-English Dictionary)

• پنجاب پبلیکیشنز

142. http://www.merriam - webster.com

143. Islam 360 Application





# IMAM JA'FAR SADIQ FOUNDATION

(Ahle Sunnat)



**Founder & Chairman :**

**Dr. Shahezad Husain Yasinmiya Kazi**

**Mughalwada, Qasba, Modasa, Arvalli-383315 (Gujarat, India.)**

**Mo. 85110 21786**